www.KitaboSunnat.com

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ

(الذاریات ۵۵)

خطباتِ ہزاروی

تالیف

خادم القرآن والسنۃ

فضل الرحمٰن ہزاروی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ

(الذاریات ۵۵)

خطباتِ ہزاروی

جلد اوّل

تالیف

خادم القرآن والسنۃ

فضل الرحمٰن ہزاروی

www.KitaboSunnat.com

ناشر

خادم کتاب وسنت حافظ سیف الرحمان بٹ ایم۔اے

چیئرمین تحریک اصلاح امت پاکستان

رحمان منزل گلی نمبر ۱۹ امیر پارک جناح روڈ گوجرانوالہ

Mob.: 0334-4527002

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر و مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب ..... خطبات ہزاروی

مصنف ..... حضرت مولانا فضل الرحمٰن ہزاروی

ناشر ..... حافظ سیف الرحمٰن بٹ

تعداد ۱۱۰۰

ضخامت ۵۰۴

ملنے کے پتے

نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور-7321865

دارالفرقان الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور-7231602

دارالکتب السلفیہ شیش محل روڈ لاہور-7237184

مکتبہ نعمانیہ اردو بازار گوجرانوالہ

مدینہ کتاب گھر اردو بازار گوجرانوالہ

مکتبہ محمدیہ ○ قدامت سٹریٹ اردو بازار لاہور الفضل مارکیٹ 0300-4826023

E-mail:maktabah_muhammadia@yahoo.com & maktabah_m@hotmail.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتساب

میں اپنی

والدہ محترمہ

کے نام کرتا ہوں

جن کی محنتوں، کوششوں اور شفقتوں

کی وجہ سے اس مقام پر پہنچا ہوں

کہ اللہ نے مجھے دین کی خدمت

کرنے کی توفیق عطاء فرمائی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

توحید باری تعالیٰ جل مجدہ	13
ایک مواحد نے محبت توحید میں کیا خوب کہا ہے	17
حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی امت کے سامنے توحید بیان کی	18
حضرت ھود علیہ السلام نے اپنی امت کے سامنے توحید بیان کی	21
حضرت صالح علیہ السلام کا اپنی امت کے سامنے توحید بیان کرنا	26
حضرت لوط علیہ السلام کا اپنی امت کے سامنے توحید بیان کرنا	28
حضرت شعیب علیہ السلام کا اپنی امت کے سامنے توحید بیان کرنا	30
کچھ مفہوم	33
حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرعون اور ال فرعون کے سامنے توحید بیان کرنا	36
کچھ مفہوم	37
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنی امت کے سامنے توحید بیان کرنا	43
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے والد صاحب اور قوم سے ایک مکالمہ اور	49
مندرجہ بالا آیات کی وضاحت میں کچھ تفسیری واقعات	51
حضرت ابراہیم علیہ السلام جب اپنے باپ سے جدا ہوئے	56
سید الانبیاء تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کے سامنے توحید بیان کرنا	58
دنیا کی بے ثباتی کی عجیب مثال	64
عاجز کا پاکپتن کے میلہ پر آنکھوں دیکھا حال	68
سید الانبیاء کا طائف میں توحید بیان کرنا	73

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت سید الانبیاء ﷺ کا جنوں کو وعظ کرنا	81
عاجز کا پاکپتن کے میلہ پر جانے والوں کا آنکھوں دیکھا حال	97
پاکپتن کے ایک اور میلہ کا بھی عینی مشاہدہ	100
بابے فرید رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے باب جنت کے واقعات میں ایک ضروری بات رہ گئی ہے	103
حضور ﷺ کے چچا ابو طالب کا اسلام قبول نہ کرنا	103
سردار ابو طالب کو حضور ﷺ کے بارہ میں قریش مکہ کی دھمکی	104
سردار ابو طالب رسول اللہ کے چچا کو دھمکی	105
بعض مؤرخین کرام نے لکھا ہے جو سید الانبیاء ﷺ نے اپنے بزرگوار چچا کو اسلام کی دعوت دی اور جو اس سے نے جواب دیا	110
آپ ﷺ کی تبلیغ توحید کے بارے میں ایک اللہ کا بندہ	
عجیب انداز سے رطب اللسان	112
اسی توحید کی وجہ سے سید الانبیاء ﷺ کو اپنوں نے بھی معاف نہیں کیا	113
ربیعہ بن عباد دیلی اپنے اسلام لانے کے بعد	115
ابی بن خلف بھی آپ کا بے پناہ دشمن تھا	116
فکر دنیا و آخرت اور ان سے تعلق رکھنے والے معاملات	116
حضرت بابا سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے موت فوت کے بارہ میں کیا خوب لکھا ہے	126
آج یا کل	133
حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان	148
تکمیل انسانیت کے لیے	149
آپ کے غیر مسلم چچاؤں کے بارہ میں شاعر نے کیا خوب لکھا ہے	152
ایک اور محب رسول	153
مقام محمد	155

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کفر کے زمانہ میں حضرت عروہ بن مسعود ثقفی کا آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے

بارہ حسن عقیدت	172
حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کی اسلام کے ساتھ عقیدت	173
حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی حضور ﷺ سے محبت	173
حضرت حبیب رضی اللہ عنہ کا آپ سے پیار	173
حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کی عجیب محبت رسولؐ	174
حضرت یوسف علیہ السلام کا عجیب تقویٰ	174
حضرت یاسر رضی اللہ عنہ اور حضرت مائی سمیہ رضی اللہ عنہا کے ایمان افروز واقعات	175
۲۔اولین مسلمان ابوبکر صدیق اور آپ ﷺ کی ہر موقع پر تعاون کرنا	175
حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ کا نفاق سے ڈر	179
صحابہ کرام کی اتباع نبوی ﷺ اور محبت رسول	187
علامہ اقبال رحمۃ اللہ کے ناصحانہ اشعار	189
حکم جہاد کی ضرورت	190
جنگ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ بن نضر کا جام شہادت پینا	191
اسی جنگ میں حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ شہید ہوئے	193
اس جنگ احد کے نقصانات	193
اسی جنگ میں نبی ﷺ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے	194
جنگ یرموک اور ایک مجاہد کا بہادری کا شوق	194
اہل تشیع کی تردید اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت	196
تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مہاجرین وانصار کا ایمان	207
صحابہ کرام کی اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت	210
اللہ رب العزت نے اپنے نبی ﷺ کو صحابہ کرام کی معیت کی تاکید کی	211
عبداللہ بن ام مکتوم کا ایمان اور ایک کافر کی تردید	213

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سید الانبیاء ﷺ کو صحابہ کرام کے بارہ میں معاف کرنے اور بخشش مانگنے کا حکم	214
ترک تقلید کے شاندار اشعار	217
تاریخ اہلحدیث کے قیمتی جواہرات اور لعل	218
صحابہ کرام کی عملی زندگی کی جھلک	218
سب فرقے سوائے اہلحدیث کے اس شعر کے مصداق ہیں	218
اہلحدیث کا عقیدہ اور عمل اہلحدیث کی تاریخ	219
ہم اسی کو دھراتے ہیں اور نیز سب کو اہلحدیث کا کہنا	219
اور نسبت رسول ﷺ کو جو اس شعر میں ادا کیا	219
کھجور کے تنے کا رسول اللہ ﷺ کی جدائی میں رو پڑنا	220
حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا عجیب واقع	223
دوسری حدیث بھی اسی صحابی کے بارہ عرض کیے دیتا ہوں	224
تیسری حدیث صحابی مذکورہ کے بارہ میں	224
اسی عنوان کی تائید کے لئے قرآن عظیم کا ایک اور مقام عرض کرتا ہوں	227
ایاس بن معاذ رضی اللہ عنہ کا ایمان لانا	232
ضماد ازدی رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا	233
طفیل بن عمر دوسی رضی اللہ عنہ کا ایمان لانا	234
حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا ایمان لانا	235
ایک دوسرا شاعر بزرگ لکھتا ہے	237
کچھ تفسیر	238
شرک کے موضوع پر بنی اسرائیل میں بت پرستی	261
ماپ تول میں کمی بیشی کرنے والوں کی سزا	264
اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنے کا عجیب انداز	267
دولت پر غرور کرنے کا وبال	272

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہ بابل کے ہاتھ سے بنی اسرائیل کی بربادی	278
شہر بابل اور اس کے تاریخی واقعات	280
یہودیوں کی گمراہی کا آغاز	283
بابل کی بربادی اور تباہی	286
اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد وقتال	288
جہاد وقتال کے موضوع پر ایک عجیب واقعہ	292
اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد وقتال نہ کرنے کی وعید	294
طارق کا اندلس پر حملہ	298
جہنمیوں کا چالیس سال تک روتے رہنا	301
جہاد ہی مسلمانوں کے لئے ذلت سے بچنے کا ذریعہ ہے	302
جنگ خندق کا ایک موقع	308
ایک عیسائی کا مسلمانوں کو کتوں کے ساتھ تشبیہ دینا	312
شرعی پردہ قرآن وسنت کی روشنی میں	320
مفہوم	326
کچھ مفہوم	329
عورت کا سر منڈانا یا بال بکثرت کاٹنا جائز نہیں	329
ان دونوں احادیث کا کچھ مفہوم	330
کچھ مفہوم	342
اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ہی واجب الاطاعت ہیں	349
کچھ مفہوم	357
علامہ اقبال توحید کے اثبات میں موجودہ قبر پرستوں کی خوب تردید کی ہے	364
اعلان وفات کا جائز طریقہ	365
وہ کام جن سے میت کو فائدہ پہنچتا ہے	367

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازِ جنازہ کا اہتمام اور پڑھنے کی فضیلت	380
مفہوم	381
کچھ مفہوم	381
عورت مسجد میں نمازِ جنازہ ادا کر سکتی ہے	382
حضرت حنظلہ اُسیدی رضی اللہ عنہ کا اپنے حق میں نفاق سے ڈر اور اتباع نبوی	383
کچھ مفہوم	385
کچھ مفہوم	386
کچھ مفہوم	386
کچھ مفہوم	387
کچھ مفہوم	389
مفہوم نمبر (۲)	389
کچھ مفہوم	383
زیادہ باتوں سے خوف خدا کم ہو جاتا ہے	394
کچھ مفہوم	397
صحابہ کرام کو سنت سے پیار	402
نرالی مجلس ذکر	407
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ قول آب زر سے لکھنے کے قابل ہے	409
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک مرتبہ رات کو حفاظتی گشت کرنا	412
دریائے نیل کا خشک ہونا	413
کچھ مفہوم	414
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا تذکرہ	414
حضرت ابن نافع رضی اللہ عنہ	416
حضرت صفیہ رضی اللہ عنہ	417

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ مفہوم	417
تاجدار مدینہ ﷺ سے صحابہ کرام کی محبت	419
کچھ مفہوم	420
اللہ تعالیٰ سے سارے دل سے پیار کرنا	421
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام اور محبت نبوی ﷺ	424
ملک شام کا سفر	425
یہ بشپ اوّل	425
دوسرا بشپ	426
موصل کو روانگی	426
تیسرا بشپ	426
نصیبین کا سفر	427
چوتھا بشپ	427
عموریہ کا سفر	427
پانچواں اسقف یعنی پادری	427
عموریہ کے اسقف پادری کی وصیت اور بشارت	428
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور عرب کا سفر	428
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فروخت ہو گئے	428
غلامی اور سفر مدینہ	429
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام	430
یہودی آقا سے آزادی	431
حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام	432
تین مسجدوں کے سوا کسی کے لیے بغرض ثواب سفر نہ کیا جائے	436
تاجدارِ مدینہ ﷺ کی شان وعظمت	440

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک حدیث شریف کی علمی تحقیق اور وضاحت	455
کچھ تشریح	456
تو مردوں کو نہیں سنا سکتا	461
اس مسئلہ کی تائید میں سید الاحناف حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت عرض کیے دیتا ہوں	467
انسان اور انسانیت	470
درود شریف	470
قربانی کے دن	491
حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ	491
اور حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے	491
قربانی رات کے وقت	491
قرآن وحدیث کے علم کے حصول کی فضیلت	492
انسانی پیدائش کی عجیب کیفیت	494
نیویارک میں ایک عورت نے نماز جمعہ مشترکہ مردوں عورتوں کو پڑھائی	496
دنیا کے مقابلہ میں انبیاء علیہم السلام آخرت کی کامیابی مانگتے ہیں	502

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

توحید باری تعالیٰ جل مجدہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ نَحۡمَدُہٗ وَنَسۡتَعِیۡنُہٗ وَنَسۡتَغۡفِرُہٗ وَنُؤۡمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیۡہِ وَنَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَیِّاٰتِ اَعۡمَالِنَا مَنۡ یَّھۡدِہِ اللّٰہُ فَلَامُضِلَّ لَہٗ وَمَنۡ یُّضۡلِلۡہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشۡھَدُ اَنۡ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَاشَرِیۡکَ لَہٗ وَنَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ اَمَّابَعۡدُ○ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ○ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ○

﴿ وَ اِذۡ اَخَذَ رَبُّکَ مِنۡۢ بَنِیۡۤ اٰدَمَ مِنۡ ظُھُوۡرِھِمۡ ذُرِّیَّتَھُمۡ وَ اَشۡھَدَھُمۡ عَلٰۤی اَنۡفُسِھِمۡ اَلَسۡتُ بِرَبِّکُمۡ قَالُوۡا بَلٰی شَھِدۡنَا اَنۡ تَقُوۡلُوۡا یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ اِنَّا کُنَّا عَنۡ ھٰذَا غٰفِلِیۡنَ○ اَوۡ تَقُوۡلُوۡۤا اِنَّمَاۤ اَشۡرَکَ اٰبَآؤُنَا مِنۡ قَبۡلُ وَ کُنَّا ذُرِّیَّۃً مِّنۡۢ بَعۡدِھِمۡ اَفَتُھۡلِکُنَا بِمَا فَعَلَ الۡمُبۡطِلُوۡنَ○ ﴾ (پارہ۹ رکوع ۱۲)

''ترجمہ: اور جس وقت نکالا پروردگار تیرے نے بنی آدم سے اولاد انکی انکی پیٹھوں سے۔ اور فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب ارواح نے عرض کی کہ یا اللہ تو ہمارا رب ہے۔ ہم گواہی دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن تم یہ کہہ دو۔ کہ ہم اس سے غافل تھے۔ یا ایسا نہ ہو کہ تم کہہ دو شرک تو ہمارے باپ دادوں نے کیا تھا پہلے سے۔ اور ہم اولاد تھے ان کے بعد۔ کیا ہلاک کرے گا تو ہم کو ساتھ اس چیز کے کیا باطل والوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو حید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لیے ہے

چنانچہ ان آیات مذکورہ کی تفسیر میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث جو مسند احمد میں امام احمد بن حنبلؒ نے بیان کی ہے اور صاحب مشکوٰۃ نے مشکوٰۃ میں وہ ہی لفظ بلفظ لکھ دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ جو توحید کی تائید میں لعل و جواہرات کی حیثیت رکھتی ہے۔

وَعَنْ اُبَیِّ ابْنِ کَعْبٍ رضی اللہ عنہ فِیْ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ من ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ قَالَ جَمَعَهُمْ فَجَعَلَهُمْ اَزْوَاجًا ثُمَّ صَوَّرَهُمْ فَاسْتَنْطَقَهُمْ فَتَکَلَّمُوْا ثُمَّ اَخَذَ عَلَیْهِمُ الْعَهْدَ وَالْمِیْثَاق وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ فَاِنِّیْ اُشْهِدُ عَلَیْکُمُ السَّمٰوٰات السَّبْعَ وَالْاَرْضِیْنَ اسَّبْعَ وَاُشْهِدُ عَلَیْکُمْ اَبَاءَ کُمْ اٰدَمَ اَن تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَمْ تَعْلَمْ بِهٰذَا اِعْلَمُوْا اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ غَیْرِیْ وَلَا رَبَّ غَیْرِیْ وَلَا تُشْرِکُوْا بِیْ شَیْئًا اِنِّیْ سَاُرْسِلُ اِلَیْکُمْ رُسُلِیْ یُذَکِّرُوْنَکُمْ عَهْدِیْ وَمِثَاقِیْ وَاُنْزِلُ عَلَیْکُمْ کُتُبِیْ قَالُوْ شَهِدْنَا بِاَنَّکَ رَبُّنَا وَاِلٰهُنَا لَا رَبَّنَا غَیْرُکَ وَلَا اِلٰهُنَا غَیْرُکَ فَاَقَرُّوْا بِذَالِكَ وَرُفِعَ عَلَیْهِ اٰدَمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ فَرَای لْغَنِیَّ وَالْفَقِیْرَ وَحَسَنَ الصُّوْرَةِ وَدُوْنَ ذَالِكَ فَقَالَ رَبِّ لَوْ لَاسَوَّیْتَ بَیْنَ عِبَادِكَ قَالَ اِنِّیْ اَحْبَبْتُ اَنْ اُشْکَرَ وَرَایَ الْاَنْبِیَآءَ فِیْهِمْ مِثْلَ السُّرُجِ عَلَیْهِمُ النُّوْرُ خُصُّوْا بِمِیْثَاقٍ اٰخَرفِی الرِّسَالَةِ وَالنُّبُوَّةِ وَهُوَ قَوْلُهٗ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَا قَهُمْ اِلٰی قَوْلِهٖ عِیْسٰی ابْنَ مَرْیَمَ کَانَ فِیْ تِلْكَ الْاَرْوَاحِ فَاَرْسَلَهٗ اِلٰی مَرْیَمَ عَلَیْهَا السَّلَامُ عَنْ اُبَیٍّ اَنَّهٗ دَخَلَ مِنْ فِیْهَا رَوَاه اَحْمَد (باب لایمان بالقدار) مشکوٰۃ شریف

''ترجمہ: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اس کی تفسیر میں بیان کیا ہے وَاِذْ اَخَذَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَبُّكَ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ یعنی جب اللہ تعالیٰ نے بنی ادم کی پشت سے ان کی اولاد نکال کر ان سے وعدہ لیا فرمایا ان کو جمع کیا اور جوڑے جوڑے بنا دیا پھر ان کو صورت دی اور بولنے کے لیے کہا۔ انہوں نے کلام کیا پھر ان سے پختہ وعدہ لیا اور خود گواہ بنایا فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں کہا ہاں تو ہمارا رب ہے۔ فرمایا میں تم پر سات آسمان سات زمینوں کو گواہ کرتا ہوں۔ اور تمہارے باپ آدم علیہ السلام کو گواہ کرتا ہوں۔ تاکہ تم قیامت کے دن یہ نہ کہو کہ ہمیں یہ معلوم نہ تھا۔ جان لو۔ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں اور نہ ہی میرے سوا کوئی رب ہے نہ ہی میرے ساتھ کسی کو شریک کرنا؟ میں تمہارے پاس رسول بھیجوں گا وہ تمہیں میرا عہد یاد دلائیں گے میں تم پر اپنی کتابیں اتاروں گا۔ انہوں نے کہا ہم گواہی پیش کرتے ہیں کہ تو ہی ہمارا رب ہے اور ہمارا معبود ہے انہوں نے اس کا اقرار کیا پھر آدم علیہ السلام کو سامنے کیا گیا؟ وہ دیکھ رہے تھے انہوں غنی اور فقیر دیکھے خوش وضع اور بدوضع کو دیکھا تو فرمایا میرے رب تو نے اپنے بندوں کو برابر کیوں نہیں بنایا۔ فرمایا مجھے پسند ہے کہ میرا شکر کیا جائے۔ اور انبیاء ان میں مثل چراغوں کے تھے؟ ان پر نور تھا ان سے رسالت اور نبوت کے متعلق ایک خاص وعدہ لیا گیا وہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ۔ جب ہم نے نبیوں سے وعدہ لیا۔ تم سے اور نوح علیہ السلام سے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور عیسی بن مریم علیہما السلام سے' حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان ارواح میں تھے انہیں علیہم السلام کے پاس بھیج دیا ابی بن کعب سے مروی ہے کہ وہ ان کے منہ سے داخل ہوئے۔'' (احمد)

اس آیت کریمہ مذکورہ سے اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی مذکورہ روایت سے ثابت ہوا توحید باری تعالیٰ ایک ایسا اہم مسئلہ ہے کہ یہاں تک کہ آدم علیہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السلام پیدا بھی نہیں ہوئے اور نہ ان کی اولاد پیدا ہوئی عالم ارواح میں اللہ رب العٰلمین نے ان سے اپنی ربوبیت اور الوہیت اپنی معبودیت کا عہد و پیمان لے لیا جبکہ ان کو خاکی جسم بدن بھی اور اعضا بھی نہیں ملے تھے۔ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کا یہ ہی معنی نہیں کہ کیا میں تمہارے پالنے والا نہیں ہوں۔

اے عذار نہ ہار اقراروں انت پچھوں ہتھ ملنا
کدھر آبوں تے کدھر جانا کس سنگت وچ رلنا

بلکہ یہاں اس آیۃ کریمہ کا یہ مطلب ہے۔ بدنی قولی مالی تمام عبادات صرف اور صرف اللہ رب العزت کے ہی لیے ہیں جن میں کوئی شریک اور معاون متقابل نہیں ہوسکتا۔ اور یہی مضمون قرآن عظیم میں اللہ رب العٰلمین نے ایک اور جگہ ان الفاظ سے ذکر کیا ہے۔ (ان الذین قالوا ربنا اللہ) تحقیق جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہی ہے لفظ رب اتنا وسیع المعنی ہے کہ جس کا کوئی احاطہ اور شمار ہی نہیں۔ یعنی پالنے پرورش کرنے والا وہ اللہ ہی ہے۔ حاجت روا مشکل کشا وہ اللہ ہے بیماریاں دور کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ صحت اور تندرستیاں دینے والا وہ اللہ تعالیٰ ہے بنی نوع انسان کی بہترین شکلیں بنانے گھڑنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ جنگلوں اور چٹیل میدانوں میں تحفظ کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ نہروں سمندروں کی بادِ مخالف اور طغیانیوں اور تباہ کن ٹھاٹھوں سے کشتیوں' لانچوں' بحری بیڑوں گھمسن گھروں اور سمندرون کی مخالف فضاء سے ہمکنار کرنے والا نجات دینے صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ غنی اور تونگر کرنے والا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ منت اور نذرو نیاز ماننے کے لئے اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ بارش برسانے والا ٹھنڈی ہوائیں چلانے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ جس کے نام کی سچی قسم اٹھائی جائے وہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ جس کے سامنے رکوع کیا جائے سجدہ کیا جائے قومہ جلسہ قیام کیا جائے تشہد بیٹھا جائے وہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے بیٹے بیٹیاں دینے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے صرف بیٹے دینے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ صرف بیٹیاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ کسی کو کچھ بھی نہ دینے اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ لیل و نہار کی روشنی اور تاریکی سورج کا طلوع ہونا غروب ہونا رات کو چاند ستاروں کا آسمان دنیا میں مزین ہونا زمین و آسمان کے کلی انتظامات اسی رب العٰلمین کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ حصوصاً زمین میں لہلاتی ہوئی کھیتیاں انگوریاں نباتات چہکتے مہکتے ہوئے باغات اور ان کے پھل فروٹ ان کے پھول مزین خوشبو دار خوشنما اور خوبصورتی کو دوبالا کرتی ہوئی کلیاں یہ سب اللہ احکم الحاکمین کی وحدانیت اور توحید باری تعالیٰ کی گواہی دیتی ہیں

ایک مواحد نے محبت توحید میں کیا خوب کہا ہے

پروردگار عالم تیرا ہی اک سہارا
تیرے سوا جہاں میں کوئی نہیں ہمارا

نوحؑ کا سفینہ تو نے طوفاں سے بچایا
دنیا میں تو ہمیشہ بندوں کے کام آیا
مانگی خلیل نے جب تجھ سے دعا اے خدایا
آتش کو تو نے فورا اک گلستاں بنایا
میری التجا نے تیری رحمت کو ہے ابھارا

پروردگار عالم تیرا ہی اک سہارا
ترے سوا جہاں میں کوئی نہیں ہمارا

یونسؑ کو تونے مچھلی کے پیٹ سے نکالا
تو نے ہی مشکلوں میں ایوب کو سنبھالا
الیاسؑ پر کرم کا کیا تو نے اجالا
ہے جہاں میں یا رب تیرا ہی بول بالا
تو نے سدا الٰہی بگڑی کو سنوارا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پروردگار عالم تیرا ہی اک سہارا
تیرے سوا جہاں میں کوئی نہیں ہمارا

یوسفؑ کو تو نے مولا دی قید سے رہائی
یعقوبؑ کو دوبارہ شکل پسر دکھائی
بہتی ہوئی ندی میں موسیٰؑ کی راہ بنائی
تو صلیب سے بھی عیسیٰ کی جاں بچائی
داتا تیرے کرم کا کوئی نہیں کنارا

پروردگار عالم تیرا ہی اک سہارا
تیرے سوا جہاں میں کوئی نہیں ہمارا

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی امت کے سامنے توحید بیان کی

﴿ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ○ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○ قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّ لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ ﴾ (پارہ ۸ رکوع ۱۵)

''البتہ تحقیق بھیجا ہم نے نوح علیہ السلام کو اس کی قوم کی طرف پس کہا اے قوم میری عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی نہیں واسطے تمہارے کوئی معبود سوائے اس کے تحقیق میں ڈرتا ہوں اوپر تمہارے عذاب دن بڑے سے۔ کہا سرداروں نے قوم اس کی سے تحقیق ہم دیکھتے ہیں تجھ کو بیچ گمراہی ظاہر کے نوح علیہ السلام نے جواب میں فرمایا مجھ میں ذرہ بھی گمراہی نہیں لیکن میں بھیجا ہوا ہوں رب العٰلمین کی طرف سے کچھ مفہوم اللہ تعالیٰ رب العزت نے سورہ اعراف کے شروع میں آدم علیہ السلام اور ان متعلقات کا ذکر کیا تو انبیاء علیہم السلام کے قصے بیان فرماتا ہے ابتداذ کر نوح علیہ السلام سے فرمائی جاتی ہے کیونکہ آپ ہی سب سے پہلے رسول ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے بعد دنیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بھیجا۔ کسی نبیؑ نے ایسی تکلیفیں نہیں اٹھائیں جیسی حضرت نوح علیہ نے اٹھائیں ہاں بعض اسرائیلی انبیاء کو شہید بھی کیا گیا۔ مفسرین لکھتے ہیں کہ نوح علیہ السلام اپنے نفس پر بہت نوحہ کیا کرتے تھے اس لیے ان کا نام نوح علیہ السلام پڑ گیا تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ تک دس صدیاں گزری تھیں۔ یہ سب لوگ اصول اسلام توحید پر تھے۔ علمائے مفسرین لکھتے ہیں بت پرستی کی ابتدا یوں ہوئی وہ لوگ جو صالحین تھے فوت ہو گئے تو ان کے معتقدین نے ان کی قبروں پر مسجدیں بنالیں اور ان کی تصویریں بنا کر ان میں رکھنے لگے تا کہ انہیں دیکھ کر ان کی حالت اور عبادت کو یاد کرتے رہیں اور انہیں کے جیسے بننے کی کوشش کرتے رہیں۔ جب کچھ زمانہ گزر گیا تو ان تصویروں کے بجائے ان کے پتلے بنا دیئے گئے۔ کچھ دنوں بعد ان پتلوں کا احترام کرنے لگے اور پرستش پوجا پاٹ ہونے لگی۔ ان پتلوں کے نام بھی انہیں صالحین کے نام تھے۔ یعنی ود۔ سواع۔ یغوث۔ یعوق۔ نسر وغیرہ۔ جب یہ مجسمہ پرستی بڑھ گئی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا کہ پرستش صرف اللہ تعالیٰ کی ہی کی جائے۔ حکم ہوا اے قوم عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی کرو۔ اس کے سوا اقتدار کسی کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب عظیم نازل ہو جائے۔ اسی لیے اللہ رب العزت نے سورہ شوریٰ پارہ ۲۵ میں ارشاد فرمایا۔

﴿ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ۝ ﴾

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے امت محمد ﷺ اللہ رب العزت نے تمہارے لیے شریعت مقرر کی ہے جس کی وصیت اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو کی۔ اور جو وحی کی ہم نے تیری طرف۔ اور جو حکم کیا ہم نے ساتھ اس کے حضرت ابراہیم کو اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موسیٰ علیہ السلام کو اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہ کہ قائم رکھو تم دین اسلام یعنی توحید کو اور مت متفرق ہو بیچ اس کے۔ الغرض یہ تھے حضرت نوح علیہ السلام جنہوں نے بڑی بڑی تکلیفیں اٹھا کر اللہ رب العزت کی توحید کو اپنی قوم کے سامنے پیش کیا۔ لیکن آج ہمارے ملک پاکستان میں توحید کا یہ عالم ہے اکثر مسلمان نام نہاد نماز ہی نہیں پڑھتے بعض جو پڑھتے ہیں ان میں بعض کا یہ حال ہے کہ نماز کے قیام میں سورۃ فاتحہ پڑھتے ہوئے کہتے ہیں

﴿ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ ﴾

ترجمہ: یا اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں پھر جب کسی بزرگ کا عرس یا میلہ کوئی اہم دن ہوتا ہے تو وہاں بھی پختہ قبر مزار۔ گنبد کے سامنے کھڑے ہو کر قیام۔ رکوع۔ سجدہ بھی کرتے ہیں اور ان کی مالی لحاظ سے منتیں نذر و نیاز بکرے چھترے پنڈ ھارے بزرگ کے تقرب کی وجہ سب کچھ کرتے ہیں ایسے معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں جو انہوں نے وعدہ اللہ تعالیٰ سے کیا تھا وہ جھوٹا کیا تھا اور یہ ان کی ایک منافقانہ چال تھی۔

اسی لیے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا ہے

یہ معاملے دل کے ہیں جو تیرا جی چاہے کر
مگر مجھے تو راس نہ آیا یہ طریقہ خانقاہی

پھر دوسری جگہ نصیحت آمیز الفاظ سے تحریر کرتے ہیں

جو میں سربسجدہ کبھی ہوا
تو زمین سے آنے لگی صدا
تیرا دل تو ہے صنم آشنا
تجھے کیا ملے گا نماز میں

ایسے مسلمانوں نے یہاں تو جو کرنا تھا وہ کیا انہوں نے رئیس المحدثین سید محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو بھی معاف نہیں کیا وہاں بخارا میں جا کر انکی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبر کے پاس میلے اور پنڈھارے شروع کر دیئے ہیں وہاں قوالیاں کراتے ہیں باطل طریقہ سے پیٹوں کو بھرتے ہیں

ایسے لوگوں کے بارے میں اقبال دعا کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

عطا کر دے انہیں یارب بصارت بھی بصیرت بھی
مسلمان جا کے لٹتے ہیں سوادِ خانقاہی میں
نظم عبودیت پڑھی میں نے کچھ ایسے لحن سے
ہنس کے رباب اٹھالیا نغمہ زن الست سے

حضرت ھود علیہ السلام نے اپنی امت کے سامنے توحید بیان کی

﴿ وَ اِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ○ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ سَفَاهَةٍ وَّ اِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ○ ﴾ (پارہ ۸/۱۶ رکوع)

''ترجمہ: اور طرف قوم عاد کے ان کے بھائی ھود علیہ السلام کو بھیجا فرمایا اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں کیا تم نہیں ڈرتے۔ کہا سرداروں ان لوگوں نے جو کافر ہوئے اس کی قوم سے تحقیق ہم دیکھتے تجھ کو بیوقوفی میں اور ہم البتہ گمان کرتے تجھ کو جھوٹوں میں سے حضرت ھود علیہ السلام نے جواب میں فرمایا میں بے وقوف نہیں ہوں لیکن رسول ہوں رب العٰلمین کی طرف سے کچھ مفہوم اللہ تعالیٰ رب العزت نے حضرت ھود علیہ السلام کو اس کی امت اور قوم کا بھائی ارشاد فرمایا ہے چونکہ ہر نبی اپنی قوم ورشتہ داروں کا بھائی ہوتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ہر نبی علیہ السلام کا رتبہ نبوت ایک شاندار مرتبہ علیہ ہوتا ہے جس منصب تک پوری امت میں کسی کو رسائی نہیں ہوسکتی۔ لیکن یہ بھی بہت بڑا ظلم ہے انبیاء علیہم السلام کو ان کے رتبہ کی وجہ سے آدمیت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور انسانیت سے نکال دیا جائے علامہ حالی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدا انبیاء تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ کیا خوب کہا ہے۔

بنانا نہ تربت کو میری صنم تم
نہ کرنا میری قبر پر سر کو خم تم
نہیں بندہ ہونے میں کچھ مجھ سے کم تم
کہ بیچارگی میں برابر ہیں ہم تم
مجھے دی ہے حق نے بس اتنی بزرگی
کہ بندہ بھی ہوں اس کا اور ایلچی بھی

اللہ رب العزت فرماتے ہیں جس طرح ہم نے قوم نوح کی طرف رسول بھیجا تھا۔ اسی طرح قوم عاد کی طرف بھی ایک شخص ھود علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا تھا۔ یہ عاد بن ارم کی اولاد سے تھے بڑے بڑے مکانات میں رہتے تھے جیسے کہ فرمایا۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ قوم عاد کو اللہ تعالیٰ رب العزت نے کیسی سزا دی۔ ان کے مکانات اور باغ بڑے بڑے ستونوں والے تھے شہروں میں ایسے بڑے مکانات کہیں بھی نہیں تھے اور یہ ان کی زبردست قوت جسمانی کی دلیل تھی۔ جیسا کہ فرمایا لیکن قوم فخر و ناز میں پڑ گئی ناحق غرور کرنے لگی اور کھلا دعویٰ کرنے لگی کہ ہم سے بڑھ کر قوی کون ہے؟ کیا انہوں نے اس پر غور نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ جس نے انہیں پیدا کیا ہے وہ ان سے زیادہ قوی ہے۔ وہ ہماری آیتوں اور معجزوں کا انکار کرتے تھے۔ ان کے مساکن ملک یمن میں احقاف میں تھے وہ ایک ریگستانی اور پہاڑی قوم ہے۔

حضرت ھود علیہ السلام پچاس سال تک وعظ کرتے رہے اور وہ قوم یہ کہتی رہی کہ تم جھوٹے ہو حضرت ہود علیہ السلام نے جب ان کے کفر کو حد سے متجاوز دیکھا تو مجبوراً بددعا کی تین سال تک پانی نہ برسا سارے چشمے خشک ہو گئے بھیڑ بکریاں سب چوپائے مر گئے۔ قحط سالی نے سب کا حال پتلا کر دیا اور حضرت ہود علیہ السلام کے اس کہنے پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِسْتَغْفِرُوْ رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ۔

ترجمہ: اپنے اللہ برحق سے معافی مانگو اور اس کی طرف رجوع کرو وہ تم پر آسمان سے پانی برسائے گا اور تمہاری قوتوں کو توانائی دے گا۔ کعبہ کے بننے سے بہت قبل یہ قومیں مکہ مکرمہ کی عزت کیا کرتی تھیں کہ وہاں عرفات پر ھبوط آدم کہ بعد آدم علیہ السلام اور ام حوا علیہا السلام کی ملاقات ہوئی تھی اس وجہ سے حضرت ہود علیہ السلام کے کہنے پر قوم ہود سے چند آدمیوں کو بطور وفد کے مکہ معظمہ کی طرف روانہ کیا۔ تیسرے روز یہ لوگ مکہ پہنچ گئے معاویہ بن بکر کے مکان پر مقیم ہوئے۔ معاویہ بن بکر انہیں کی قوم سے تھا اس نے مہمانداری کے لحاظ کہا کہ تین دن ٹھہر کر آرام کر لو جب سفر کا تھکان دور ہو جائے اس وقت اطمینان کے ساتھ دعا مانگنا۔ ان لوگوں نے شامت اعمال سے اس بات کو قبول کر لیا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ یہ لوگ دعوت ورقص وشراب میں ایسے ڈوبے کہ اپنی پیاسی قحط زدہ قوم کو بھلا دیا۔ تین دن کا کیا کہنا مہینوں گزر گئے۔ معاویہ بن بکر نے جب ان لوگوں کو عیش وعشرت میں اس قدر منہمک دیکھا اور یہ سمجھ لیا کہ جس کام کے لیے آئے تھے اس کو انہوں نے بالکل بھلا دیا تو اپنی لونڈیوں کو یہ چند اشعار سکھلائے جو انہوں نے مجلس عیش میں گائے یہ اشعار قدیم ترین عربی کا نمونہ ہیں۔

اَلَا يَا قَيْلَ وَيَحْكَ قُمْ فَهَيْنِمْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُصْبِحُنَا غَمَامًا
فَيَسْقِيْ اَرْضَ عَادٍ اِنَّ عَادًا قَدِ مُسُوْا لَايَبِيْتُوْنَ الْكَلَامَا
وَاِنَّ الْوَحْشَ يَاْتِيْهِمْ جِهَارًا وَلَا يَخْشٰى لِعَادِيْ سِهَامًا
وَاِنَّكُمْ هُنَا فِيْمَا اشْتَهَتْمْ نَهَارُ كُمْ وَلَيْلُكُمْ تَمَامًا

حوالہ معجز نما قرآن مجید مترجم مقدمہ

''ترجمہ: اے سردار تمہارے حق میں افسوس ہے ذرہ ٹھہرو اور نرمی کرو۔ شائد اللہ تعالیٰ بارش بھیج دے اور وہ زمین عاد کو سیراب کر دے کیونکہ قوم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عاد کے لوگ اب ایسے ہو گئے ہیں کہ جنگل کے درندے ان کے پاس روز روشن میں آتے ہیں۔ اور وہ عاد کے لوگوں کے تیروں سے بھی نہیں ڈرتے۔ اور مقام افسوس ہے کہ تم اس جگہ اپنی مرضی کے مطابق رات اور دن عیش میں گزارتے ہو۔

اس وفد کے ممبران یہ اشعار مذکورہ سنکر اپنی غفلت پر نادم ہوئے۔ مدثر بن سعد نے اپنے ساتھیوں سے کہا بھائیو مناسب ہے واپس چلو اور ہود علیہ السلام کی بات مان لو تا کہ تم اور تمہاری قوم سختی اور مصیبت سے نجات پاسکیں۔ مدثر بن سعد کے ساتھیوں نے یہ سمجھا کہ یہ اپنے باپ دادا کے دین سے بے دین ہو گیا ہے ہمیں گمراہ کرتا ہے۔ الغرض اس قوم کے سرداروں نے سیاہ بادل کو پسند کیا کہ اس میں پانی ہوتا ہے اور یہی مطلوبہ بادل قوم عاد کے لیے تباہی کا باعث بنا جیسے سورہ الحاقہ پارہ ۲۹ رکوع ۵ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

﴿ وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ O سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍO فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ O ﴾

قوم عاد کے لوگ تیز اور تند ہوا سے ہلاک کیے گئے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے ان پر سات رات اور آٹھ دن مسلط کر دیا تھا سو تو اس قوم کو اس طرح گرا ہوا دیکھتا کہ گویا وہ گری ہوئی کھجوروں کے تنے ہیں۔ کیا تجھ کو ان میں کا کوئی بچا ہوا نظر آتا ہے۔ کچھ مفہوم ابن ابی حاتم میں ہے حضور سید الانبیاء تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ عادیوں کے ہلاک کرنے کے لیے ہواؤں کے خزانہ میں سے صرف انگوٹھی کی جگہ کے برابر کشادہ کی گئی تھیں جس سے ہوائیں نکلیں اور پہلے وہ گاؤں اور دیہات والوں پر آئیں ان کے تمام مردوں عورتوں کو چھوٹوں بڑوں کو ان کے مالوں اور جانوروں سمیت لیکر آسمان وزمین کے درمیان معلق کر دیا' شہریوں کو بوجہ بہت بلندی اور اونچائی کے یہ معلوم ہونے لگا کہ سیاہ رنگ کا بادل چڑھا ہوا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے خوش ہونے لگے کہ گرمی کے باعث جو ہماری بُری حالت ہو رہی ہے اب پانی برس جائے گا اتنے میں ہواؤں کو حکم ہوا اور اس نے ان تمام کو ان شہریوں پر پھینک دیا یہ اور وہ سب ہلاک ہو گئے حضرت مجاہد رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس ہوا کے پر اور دم بھی تھے؟ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بتلاؤ تم ان میں اسے یا ان کی نسل میں سے ایک کو بھی تم دیکھ رہے ہو؟ یعنی سب کے سب تباہ برباد ہو گئے کوئی نام لیوا پانی دیوا باقی نہ رہا۔ (ابن کثیر جلد ۵۔ آیۃ مذکورہ کے تحت)

نوٹ: قوم عاد مشرک تھے اللہ اور اللہ کے رسول کی باتوں کو نہیں مانتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول کے اوامر اور نواھی کو نہیں مانتے تھے معاشرہ کی اکثر خرابیوں کا شکار تھے۔

اک ہم اپنے آئینہ میں اپنے آپ کو دیکھیں کیا بحیثیت مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے کے ہم شرک نہیں کر رہے ہم میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانیاں نہیں پائی جاتیں۔ پاکستانی نام نہاد مسلمانوں اپنے گریبان میں منہ اور آنکھیں ڈال کر دیکھو کیا کر رہے ہو کہاں جا رہے ہوں۔ شرک تم میں کئی اقسام کا موجود ہے۔ چوری راہ زنی سود خوری تم ہو۔ رشوت تم میں ہے۔ بدکاری تم میں ہے شرابخوری پان خوری سگریٹ حقہ نوشی تم میں ہے سارے جہاں کے منشیات تم میں ہیں۔ کیبل۔ ٹی وی۔ کمپیوٹر۔ وی سی آر۔ کے خرافات تم میں ہیں۔ پاکستانیوں تم میں شرک اتنا ہے کہ شائد مغربی ممالک کے یہودیوں عیسائیوں مجوسیوں۔ انڈیا کے ہندوؤں۔ سکھوں۔ پنڈتوں میں بھی اتنا شرک نہ ہوگا۔

علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے۔

وضع میں تم ہو نصاری تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت صالح علیہ السلام کا اپنی امت کے سامنے توحید بیان کرنا

﴿ وَ اِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰیَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِیْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ○ وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّ بَوَّاَكُمْ فِی الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّ تَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُیُوْتًا فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَ لَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ○ ﴾ (پارہ ۸ رکوع ۱۷)

''ترجمہ: حضرت صالح علیہ السلام کو بھیجا فرمایا اے میری قوم عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی نہیں واسطے تمہارے کوئی معبود سوائے اس کے تحقیق آئی تمہارے پاس دلیل تمہارے رب کی طرف سے یہ اونٹنی ہے اللہ تعالیٰ کی تمہارے لیے نشانی تم اسے چھوڑ دو کھائے اللہ تعالیٰ کی زمین میں اور نہ ہاتھ لگاؤ تم اس کو برائی کے ساتھ پس پکڑے گا تم کو عذاب دردناک اور یاد کرو تم جبکہ جائے نشین کیا تم کو پیچھے قوم عاد کے اور جگہ دی تم کو بیچ زمین کے بنا لیتے ہو تم اس کی نرم زمین محل اور تراش لیے ہو تم پہاڑوں میں گھر پس یاد کرو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو اور نہ پھرو تم بیچ زمین کے فساد کرنے والے۔''

کچھ مفہوم زیر آیت مذکورہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے پہلے عرب قدیم کے جو قبائل تھے انہیں میں سے حضرت ثمود علیہ السلام بھی تھے جو قوم عاد کے بعد ہوئے حجاز وشام کے درمیان جو وادی قری اور اس کے اطراف میں ان کے مساکن مشہور ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ۹ ہجری تبوک کی طرف جارہے تھے تو ان کے مساکن اور گھروں پر سے گزرے۔ ایک مقام تھا حجر نامی یہاں قوم ثمود کی بستی تھی۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کی معیت میں یہاں اترے تو لوگوں نے ان چشموں سے پانی لیا جنہیں قوم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ثمود استعمال کرتے تھے۔ اس پانی سے آٹا گوندھا اور ہانڈیوں میں ڈالا تو نبی ﷺ نے حکم دیا ہانڈیاں الٹا دی جائیں اور گوندھا ہوا آٹا اونٹوں کو کھلا دیا جائے۔ پھر یہاں سے آپ کوچ کر گئے۔ پھر ایک دوسرے چشمے پر اترے جو قوم ثمود کے پینے کا چشمہ نہیں تھا بلکہ قوم ثمود کی اونٹنی کا کے پینے کا چشمہ تھا آپ نے اس سے بھی منع فرما دیا تھا کہ جلدی عذاب کی ہوئی قوم سے گزریں کیونکہ مجھے تو خوف ہوتا ہے کہ ثمود قوم جس طرح مبتلائے عذاب ہو گئے تھے کہیں تم بھی نہ ہو جاؤ اس لیے اس چشمہ پر قیام نہ کرو اور جو مسکن ثمود تھا اگر گزرنا بھی پڑے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں زاری کرتے ہوئے گزرو۔ اگر زاری نہیں کر سکتے تو ادھر سے گزرنا بھی نہیں ورنہ تم پر بھی وہی عذاب آ جائے گا۔ ابن کثیر پارہ ۸ آیات مذکورہ کے الغرض قوم ثمود نے حضرت صالح علیہ السلام کی کوئی بات نہ مانی۔ شرک اور دیگر جرائم میں مبتلا رہے حضرت صالح علیہ السلام کے ہاتھ پر جو معجزہ اونٹنی کا ظاہر ہوا اس کے مخالف ہو گئے۔

امام جعفر رضی اللہ عنہ اور دیگر بعض علمائے مفسرین نے اونٹنی کے قتل کا سبب یہ بتایا ہے کہ ایک عورت تھی غنیزہ نام کی بڑھیا اور وہ کافرہ تھی۔ حضرت صالح علیہ السلام سے اسے عداوت اور دشمنی تھی۔ اس کی خوبصورت لڑکیاں تھیں' مال و دولت حاصل تھا۔ اس کا شوہر ذواب بن عمرو سائے ثمود میں سے تھا۔ اور ایک دوسری عورت صدقہ بنت محیا نامی جو حسب و نسب مال و جمال والی تھی۔ یہ ایک مومن مسلمان کی بیوی تھی اور اپنے شوہر کو چھوڑے ہوئے تھی۔ ناقہ کے قاتل سے ان دونوں نے وعدے کر رکھے تھے۔ بہر حال مختصر یہ ہے کہ ان دونوں عورتوں نے اپنے حسن اور بیٹی کے حسن کی شرط کی اگر اونٹنی کو قتل کر دو تو بیٹی حسینہ تجھے دے دوں گی بہر حال قدار بن سالف اور مصدع بن معرج نے ثمود قوم کے غنڈوں سے ساز باز کر لی سات آدمی ان دونوں کے ساتھ ہو گئے اس طرح مل کر سب نو افراد ہوئے جو بجائے اصلاح کرنے کے فساد پر کمر بستہ ہوئے یہ اپنی قوم کے سرکردہ لوگ تھے۔ ان کافروں نے کافر قبیلہ کے لوگوں کو بھی ساتھ ملا لیا تھا۔ یہ سب کے سب چلے اور اونٹنی کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتظار کرنے لگے۔ جب یہ پانی پی کر واپس چلی تو قدار بن سالف اس کی راہ میں ایک چٹان کے پیچھے گھات لگائے بیٹھا رہا۔ اور مصدع بن معرج دوسری چٹان کے پیچھے تھا۔ اونٹنی مصدع بن معرج کے پاس سے گزری۔ اس نے ایک تیر مارا وہ اونٹنی کے پنڈلی کو لگا۔ غیزہ بنت غنم نکلی اور اپنی سب سے خوبصورت لڑکی کو لے آئی قدار بن سالف اور اس کی جماعت کے سامنے اپنی لڑکی کا بے پناہ حسن کا مظاہرہ کیا۔ قدار بن سالف اس پیش کش سے متاثر ہو کر تلوار لے کر اٹھا اور اونٹنی کے کونچے یعنی کھچیں کاٹ ڈالیں اور وہ زمین پر گر پڑی' اس نے اپنے بچے کو دیکھ کر ایک چیخ ماری گویا اس بچے کو آگاہ کر رہی ہے کہ بھاگ جا۔ پھر قاتل نے اس کے سینے پر نیزہ مارا اور اس کا گلہ کاٹ دیا۔ اس کا بچہ ایک پہاڑ کی طرف بھاگ گیا چوٹی پر چڑھ کر ایک چیخ ماری گویا کہ کہتا ہے اے میرے رب میری ماں کہاں ہے؟ کہا جاتا ہے کہ تین دفعہ وہ چلایا پھر پتھر کی چٹان کے اندر گم ہو گیا۔ (ابن کثیر۔ پارہ ۸) قوم ثمود کی بربادی تباہی کے لیے آسمان سے ایک چیخ برپا ہوئی۔ زمین سے ایک شدید زلزلہ پیدا ہوا روحیں نکل پڑیں یکلخت سب کے سب مر گئے۔

حضرت لوط علیہ السلام کا اپنی امت کے سامنے توحید بیان کرنا

﴿ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطِ الْمُرْسَلِيْنَ O اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوهُمْ لُوطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ O اِنِّي لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ O فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ O وَمَا اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ O اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ O وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُوْنَ O قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ O ﴾ (پارہ ۱۹ رکوع ۱۳)

''ترجمہ: جھٹلایا قوم لوط علیہ السلام کی نے پیغمبروں کو جب کہ فرمایا ان کے لئے ان کے بھائی لوط علیہ السلام نے کیا تم ڈرتے نہیں بے شک میں تمہارے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لئے رسول ہوں امانتدار تم اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ اور میری تابعداری کرو۔ میں تم سے کسی مزدوری کا سوال نہیں کرتا میری مزدوری اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے جو جہانوں کا رب ہے کیا آتے ہو تم مردوں کے پاس جہان والوں سے۔ اور چھوڑتے ہو تم جو پیدا کیا تمہارے لئے تمہارے رب نے بیویاں بلکہ تم قوم ہو حد سے نکلنے والے۔ کہا انہوں نے اگر نہ باز آئے تم اے لوط البتہ ہو جاؤ گے تم نکالے گئیوں سے۔''

سورہ اعراف میں حضرت لوط علیہ السلام کے واقعات میں آتا ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام اپنی قوم کو وعظ ونصیحت کرتے تھے۔ لوط علیہ السلام وہ ابن ہاران ابن آزر ہے اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے بھتیجے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ وہ بھی ایمان لائے تھے۔ اور ارض شام کی طرف ان کے ساتھ ہجرت کی اللہ تعالیٰ رب العزت نے انہیں اھل سدوم کی طرف بھیجا تھا وہ اہل سدوم کو اللہ کی طرف بلاتے امر با المعروف نہی عن المنکر کرتے۔ اس قوم نے ایسے فواحش اختراع کیے ہوئے تھے کہ آدم علیہ السلام سے لیکر اب تک کسی نے اس کا ارتکاب نہیں کیا تھا۔ اور وہ عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس آتے تھے یہ چیز اب تک کسی کے دل میں بھی نہیں گزری تھی۔ اور بنی آدم آج تک اس کے عادی نہیں تھے خلیفہ ولید بن عبدالملک اموی بانی جامع دمشق نے کہا تھا اگر اللہ رب العزت قوم لوط کا قصہ نہ ارشاد فرماتے تو مجھے اس بات کا یقین بھی نہ آتا کہ کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ ایسا ارتکاب کرسکتا ہے چنانچہ یہ حضرت لوط علیہ السلام اُن سے فرمارہے ہیں کہ تم ایسا فحش کام اختیار کیے ہوئے ہو کہ دنیا میں کسی نے تم سے پہلے کبھی ایسا کام نہیں کیا تھا تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس آتے ہو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے عورتیں پیدا کی ہیں یہ تمہاری بڑی زیادتی اور بڑی جہالت ہے حضرت لوط علیہ السلام کے اور ان کی قوم کے ایسے واقعات سورہ ھود سورہ اعراف سورہ شعرا سورۃ حجر میں بالتفصیل موجودہ ہیں۔ حضرت لوط علیہ السلام اپنی قوم کو مدت تک سمجھاتے رہے قوم لوط نے بنی کی تعلیم وتربیت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو نہ برداشت کیا الٹا کہنے لگے یہ بڑے پاک باز صاف بنتے ہیں ان کو اپنی بستی سے نکال دو یہ فعل اتنا برا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی کو تم دیکھو قوم لوط جیسا فعل کرتا ہے تو حدیث فَاقْتُلُوْا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ ''ترجمہ: قتل کرو تم کرنے والے کو اور جس کے ساتھ کیا جا رہا ہے حضرت لوط علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اپنی قوم کے لیے بدعا کی۔ جیسے سورہ شعراء میں اللہ رب العزت نے حضرت لوط علیہ السلام کی گفتگو نقل کی ہے۔

رَبِّ نَجِّنِیْ وَاَهْلِیْ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ○ فَنَجَّیْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِیْنَ○

ترجمہ: اے میرے رب مجھے اور میری اھل کو نجات دیجئو جو یہ بد اعمالی کرتے ہیں پس نجات دی ہم نے ان کو اور ان کے اھل سب کو

اِلَّا عَجُوْزًا فِی الْغٰبِرِیْنَ

ترجمہ: مگر ایک بڑھیا پیچھے رہنے والوں میں تھی لیکن ان کی عورت یعنی لوط علیہ السلام بیوی کو نہیں بچایا گیا چونکہ وہ ایمان نہیں لائی تھی۔ قوم کے مذہب پر ہی تھی قوم سے ساز باز رکھتی تھی۔ لوط علیہ السلام کے پاس فرشتوں کا نوجوانوں کی شکل میں آنا اور قوم کا اس سے واقف ہو جانا' یہ سب اس عورت کی جاسوسی کے سبب تھا۔ اللہ رب العزت کی طرف سے حکم تھا کہ جب تم اپنی آبادی سے نکلو تو۔

وَلَا یَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدًا

تم میں سے کوئی بھی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی نے اپنی قوم کی ہمدردی کی وجہ سے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے بھی غرق کر دیا بہر حال قوم لوط پر اللہ تعالیٰ نے پتھروں کا عذاب بھیج کر ان کو تہس نہیں کر دیا ہمیشہ سے صفحہ ہستی سے مٹ گئے۔

حضرت شعیب علیہ السلام کا اپنی امت کے سامنے توحید بیان کرنا

﴿ وَ اِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غَيْرُهٗ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَ الْمِيْزَانَ وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾(سورہ اعراف پارہ۸ رکوع ۱۷)

''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مدین کی طرف ان کے بھائی حضرت شعیب علیہ السلام کو بھیجا انہوں نے فرمایا اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں تمہارے پاس ظاہر دلیل تمہارے رب کی طرف سے آ چکی ہے اس لیے لوگوں کو ماپ اور تول پورا دو لوگوں کی چیزیں کم نہ دو اور نہ پھر و بیچ زمین فساد کرنے والے پیچھے اصلاح اس کی کے یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔''

کچھ مفہوم حضرت شعیب علیہ کا اصلی نام سریانی زبان میں یثرون تھا مدین کا لفظ قبیلے کے لیے بھی بولا جاتا ہے اور شہر کے معنے میں بھی استعمال کیا جاتا ہے اور یہ مقام معان کے قریب ہے جو حجاز کے راستے میں ہے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ O وَ لَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ وَ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ وَ اَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ O فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ O﴾

(سورہ القصص پارہ ۲۰ رکوع ٦)

جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہجرت کے موقع پر مدین کی آبادی کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا قریب ہے میرا رب مجھے سیدھے راستہ کی طرف راہ نمائی فرمائے اور جب مدین کے کوئیں پر پہنچے تو دیکھا کہ بہت سارے لوگ اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں اس قوم کے سوا دو عورتوں کو دیکھا کہ اپنے جانوروں کو روک رہی ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کو پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے ان دونوں نے کیا کہ اس وقت تک ہم اپنے جانوروں کو پانی پلایا پھر سائے کی طرح پھرے اور عرض کی اے میرے رب بے شک میں جو نازل کرے تو بھلائی سے میں محتاج ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام کے بارہ میں اللہ رب العلمین ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت شعیب علیہ السلام اپنی قوم کو وعظ ونصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں تمام انبیاء علیہ السلام کی تبلیغ یہی تھی۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے تکمیل حجت ہو چکی ہے۔ حضرت شعیب علیہ السلام لوگوں کو ان کے معاملاتی کاروبار میں ہدایت فرما رہے ہیں کہ اپنے ناپ تول صحیح رکھو لوگوں کو نقصان نہ پہچاؤ۔ دوسروں کے مال میں خیانت نہ کرو۔ ناپ تول میں چوری سے کمی کر کے کسی کو دھوکا نہ دو جیسا کہ اللہ تعالیٰ رب العزت نے سورہ مطففین میں ارشاد فرمایا ہے۔

﴿ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ O الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ O وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ O ﴾ (پارہ ۳۰ رکوع ۸)

''ترجمہ: بڑی خرابی ہے ان لوگوں کے لیے جو ماپ کر لیتے پورا لیتے ہیں جب ماپ تول کر دیتے ہیں کم دیتے ہیں۔ اس میں بہت بڑی زبردست تنبیہ ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت شعیب علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے کہ وہ اپنی قوم سے کہہ رہے ہیں۔ کہ لوگو اللہ احکم الحاکمین کی توحید پابندی کے ساتھ لین دین تجارت اور معاشرہ کے ہر کام میں توحید اور وقت کی شریعت کا خیال رکھو۔ (حضرت شعیب علیہ السلام کو مفسرین محدثین شارحین رَحِمُهُم اللّٰه نے خطیب الانبیاء کہا ہے چونکہ حضرت شعیب علیہ السلام بہت ہی فصیح وبلیغ الفاظ میں بات ارشاد فرماتے تھے اور استعارے استعمال کرتے تھے' نصیحت کرتے تو کنایۃ کرتے۔ حضرت شعیب علیہ السلام اپنی قوم کو یہاں فرمایا۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَلَاتَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا الخ ﴾

اے میری قوم کے لوگو تم راستوں میں اس لیے نہ بیٹھا کرو کہ اللہ پر ایمان لانے والوں کو دھمکیاں دو اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے لوگوں کو روکو اور اس میں ٹیڑا پن تلاش کرتے رہو اور اس وقت کو یاد کرو جب تمہاری تعداد شمار کم تھی اور تمہیں اللہ تعالیٰ نے اکثریت دی اور یہ بھی دیکھو تم سے قبل فساد کرنے والوں کا کیا انجام ہوا۔

کچھ مفہوم:

حضرت شعیب علیہ السلام لوگوں کو حسی اور معنوی طور پر قطع طریق سے منع فرما رہے تھے۔ یعنی راستوں پر نہ بیٹھا کرو کہ لوگوں کو ڈرا دھمکا کر کچھ حاصل کر لو اگر لوگ مال حوالے نہ کریں تو قتل کی دھمکی دینے لگو۔ اس قوم کے لٹیرے چنگی وصول کرنے کے نام سے ٹٹولتے تھے۔ اور جو لوگ حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس ہدایت حاصل کرنے کی غرض سے آتے تھے انہیں روکتے اور نہ آنے دیتے تھے۔ اب ہم اپنی قوم کا حال اپنے مسلمان بھائیوں کا موازنہ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم سے کریں کیا یہ ان سے آگے نہیں بڑھ گئے شرک ہم میں موجود ہے ڈکیتی راہ زنی۔ چوری۔ فراڈ۔ دھوکہ بازی۔ پسٹل۔ بندوق۔ کلاشن کوف۔ کے زور سے مسافروں کو لوٹا جاتا ہے۔ گھروں اور دوکانوں میں دن کو اسلحہ کے زور سے لاکھوں روپے کے زیورات اور نقدی رقمیں پارچہ جات لوٹے جاتے ہیں لاکھوں کی کاریں اور گاڑیاں چھین لی جاتی ہیں اور مالکوں کو ذبح اور قتل کیا جاتا ہے۔ عورتیں شاپنگ کے لیے جاتی ہیں ان سے نقدی اور زیورات سلب کئے جاتے ہیں۔ اگر دو فرد بیوی شوہر کہیں رشتہ داروں کو ملنے کے لیے جاتے ہیں تو ان کو سکوٹر سے اتار کر سب کچھ ان سے لیا جاتا ہے۔ اور ایسے حادثات کا تو پتہ ہی نہیں چلتا اگر سراغ مل جائے تو پولیس توجہ دلاتی ہے کہ پانچ یا دس لاکھ روپے ہمیں دو ہم آپ کی نقدی زیورات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوری شدہ اشیاء آپ کو واپس دلواتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ واپس تو کیا آپ ہمارے پیٹ کو بھی جہنم کی آگ سے بھر دو۔ دوم ہمارے ملک کے معاشرہ کا یہ حال ہے کہ نوجواں شہر کی گلیوں میں۔ سڑکوں پر روڈوں پر بالی بال کھیلتے ہیں اور وہاں خواتیں اور عمر رسیدہ بزرگ اور عمر رسیدہ مائیں گزرتی ہیں جوان اور چھوٹی بچیوں کی گزرگاہ ہے نہ ان کو والدیں روکتے ہیں نہ اھل محلّہ کے معززین توجہ فرماتے ہیں حکومت اور پولیس کے پاس ان کے لیے کوئی قانونی دفتر ہی نہیں جس سے ان کی اصلاح کریں۔ بندہ عاجز کی یہ چند ایک سطور کڑوی ضرور ہیں لیکن سچائی کی شیرینی سے بھرپور ہیں۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا ایک شعر اپنی طرف سے اپنے حال کی مطابقت سے لکھتا ہوں۔

میری زبان قلم سے کسی کا دل نہ دکھے
کسی سے شکوہ نہ ہو زیر آسماں مجھ کو
دلوں کو چاک کرے مثل شانہ جس کا اثر
تیری جناب سے ایسی ملے فغاں مجھ کو
مانا کہ تیری دید کے قابل نہیں ہوں میں
تو میرا شوق دیکھ میرا انتظار دیکھ
کھولی ہیں ذوق دید نے آنکھیں تیری اگر
ہر راہگزر میں نقش کف پائے یار دیکھ

حضرت شعیب کا تذکرہ لکھ رہا تھا اللہ تعالیٰ کے نبیؑ کے جواب میں قوم کے سرداروں نے کہا جو انتہائی متکبر تھے

﴿ قَالَ الْمَلَأُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا قَالَ اَوَ لَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ﴾

(پارہ ۹ رکوع سورہ اعراف)

کہا سرداروں نے اس کی قوم سے کہ ہم آپ کو اور آپ کے مومن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تابعداروں کو اپنی بستی سے نکال دیں گے یا آپ سب ہمارے دین اور ملت میں واپس آ جائیں حضرت شعیب علیہ السلام نے جواب میں کہا ہم اس بات کو مکروہ جانتے ہیں حضرت شعیب علیہ السلام نے قوی دلائل کے ساتھ بالتفصیل ان کو جوابات ارشاد فرمائے جو آیت مذکورہ کے بعد والی ایات میں مذکور ہیں اب قوم کے سرداروں نے یہ بھی کہا:

﴿ وَ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴾ (پارہ ۹ رکوع)

حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کے کافر سرداروں اپنی قوم کو تاکید کی اگر تم نے حضرت شعیب علیہ السلام کی اتباع کی تو تم خسارہ پانے والوں سے ہو جاؤ گے پھر کیا ہوا۔

﴿ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ﴾ (پارہ رکوع)

شعیب علیہ السلام کو جھٹلایا گویا وہ بسے ہی نہیں اپنی آبادی میں جن لوگوں نے حضرت شعیب علیہ السلام کی تکذیب کی وہ خسارے میں پڑ گئے جب حضرت شعیب علیہ السلام نے سرکش و باغی قوم کے لیے بددعا کی اور یہ الفاظ عرض کیے۔

﴿ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ اَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ﴾ (پارہ رکوع)

اے رب ہمارا فیصلہ کر تو ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ اور تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔ سورہ شعراء میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں کہ جب انہوں نے نبی کو جھٹلایا تو بارش میں سے ان پر عذاب نازل ہوا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے مطالبہ کیا تھا اگر تو سچا ہے تو آسمان سے ہم پر ایک ٹکڑا گرادو۔ چنانچہ بتایا گیا کہ انہیں آسمانی عذاب آ پہنچا ان پر تین قسم کے عذاب آئے۔ آسمانی عذاب بارش سے آگ کی چنگاریاں اور شعلے گرنے لگے۔ آسمان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ایک رعد یعنی کڑک پیدا ہوئی۔ ان کے قدموں کے نیچے سے زمین سے شدید زلزلہ پیدا ہوا کہ ان کی جانیں نکل گئیں اور جسد بے روح ہو کر رہ گئے اپنے گھروں میں موت کا لقمہ بن کر ڈھیر ہو گئے (ابن کثیر)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرعون اور آل فرعون کے سامنے توحید بیان کرنا

﴿ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ○ اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ○ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ○ قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ○ قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَ اَرٰى ○ فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَ لَا تُعَذِّبْهُمْ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ وَ السَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ○ ﴾ (پارہ ۱۶ رکوع)

''ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ارشاد فرمایا کہ تو اور تیرا بھائی میری نشانیاں لیکر جاؤ اور میری یاد میں سستی نہ کرنا۔ تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اس لیے کہ وہ سرکش ہو چکا ہے۔ پھر کہو تم اس کو بات نرم شائد کہ وہ نصیحت پکڑے یا ڈر جائے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام نے عرض کی اے ہمارے رب ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں ہم سے زیادتی نہ کرے یا یہ کہ سرکشی کرے۔ اللہ تعالیٰ نے جواب میں ارشاد فرمایا تم دونوں نہ ڈرنا میں تمہارے ساتھ ہوں میں سنتا بھی ہوں اور دیکھتا بھی ہوں۔ پس جاؤ تم اس کے پاس دونوں کہہ دو کہ ہم بھیجے ہوئے ہیں تیرے رب کی طرف سے لہٰذا تم بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے دیں اور ان کو عذاب نہ کریں اور ہم تیرے پاس تیرے رب کی نشانیاں لیکر آئے ہیں اور سلامتی ہو اس شخص پر جو ہدایت کی تابعداری کرلے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کچھ مفہوم:

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی تبلیغ کے لیے حکم ہوا تو حضرت موسیٰ نے عرض کی یا اللہ میرے سینہ کو فراخ کر دے اور میرے کام کو آسان فرما میری زبان کی گرہ کو کھولدے تا کہ لوگ میری بات کو اچھی طرح سمجھ سکیں۔ اور ساتھ ہی عرض کی یا اللہ میرے بھائی ہارون علیہ السلام کو میرا معاون بنادو اور میرے نبوت کے معاملہ میں میرا شریک کار ہوتا کہ میری طاقت مضبوط ہو جائے۔ ہم اس امت کے مسلمان یہ خیال کریں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کے لیے نبوت مانگ رہے ہیں اور یہ دعائیں اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائیں اب ہم ہیں کہ بھائی کا بھائی دشمن ہے بھائی کی خیر خوائی خیر اندیشی کا تصور تک نہیں اگر کسی بھائی کی اچھی حالت ہے تو دوسرا برداشت نہیں کرتا رشتے دار اپنے دوسرے رشتے دار کو اگر معاشی تنگی ترشی ہے تو اس کی تعاون امداد نہیں کرتا اگر خوشحال ہے تو دیکھ نہیں سکتا والدین بیچارے اپنی اولاد کو پال پوس کر ان کے فرائض شادی ادا کرتے ہیں تو وہ جوان بیٹے شادی شدہ یہی خیال کرتے ہیں کہ ہم نے اپنی بیوی بچوں کے ہی اخراجات پورے کرنے ہیں جبکہ عمر رسیدہ ماں باپ ان کی تعاون اور دیکھ بھال کے مستحق ہوتے ہیں چونکہ جو کچھ والدین کے پاس تھا وہ اپنی اولاد کی صلاحیتوں اور فرائض کی ادائیگی میں خرچ کر چکے ہوتے ہیں اور آئندہ کمائی بھی نہیں کر سکتے لیکن ایسی اولاد کے رحم وکرم سے وہ محروم ہوتے ہیں۔ آج تو حال یہ ہے تھوڑے تھوڑے جھگڑے تنازعے کی وجہ سے حقیقی بھائی اپنے بھائی کو قتل کر دیتا ہے۔ چند سال ہوئے اخبار میں آیا تھا کہ ایک بد بخت سنگدل نے اپنے والد کو قتل کر دیا تھا ایسے واقعات بیسیوں روز مرہ اخبارات میں آتے رہتے ہیں۔ لیکن قربان جاؤں انبیاء علیہم السلام کی سیرت پر کہ وہ اپنے بھائی کو اللہ تعالیٰ سے التجا کر کے نبوت دلوا رہے ہیں آپ کہیں گے کہ ان کو تبلیغ دین کے معاملہ میں معاونت کی ضرورت تھی تب ہی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو انہوں نے التجا کی۔ اگر بھائی سے عداوت ہوتی تو کسی اور کے متعلق بھی التجا کر سکتے تھے بہرحال انبیاء علیہم السلام کا تو مقام ہی بہت ارفع واعلیٰ ہے لیکن اگر عام انسانیت کو دیکھا جائے تو پھر بھی بھائی تو بھائی رہ گیا بلکہ لفظ انسان مشتق ہے اُنس سے جسکا یہ معنی ہے عام انسان اس وقت تک انسان کہلانے کا حقدار نہیں جب تک وہ دوسرے انسان سے محبت پیار نہیں کرتا۔ ایک مسلمان کا تو مقام ہی بہت اونچا ہے کہ وہ مومن ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے دوسرے مومن مسلمان سے پیار محبت ہمدردی نہ کرے۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ فارسی کا شعر ہے۔

شب پیش خدا بگریستم زار
مسلماناں چرا ازارند خوارند
ندا آمدنے دانی کہ ایں قوم
دل دارند محبوبِ ندارند

''ترجمہ: رات کے وقت ایک مرتبہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے رویا کہ یا اللہ یہ مسلمان کیوں تکلیف میں اور ذلیل وخوار ہیں آواز آئی اے اقبال کیا تو اس قوم کو جانتا نہیں کہ یہ اپنے سینوں میں دل رکھتے ہیں لیکن انہیں اپنے اللہ سے پیار نہیں۔''

ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

﴿ وَ قَالَ مُوْسٰی یٰفِرْعَوْنُ اِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ○ حَقِیْقٌ عَلٰٓی اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَی اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِیَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ○ قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰیَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ○ الخ﴾ (پارہ ۹ رکوع ۳)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے فرعون میں رب العٰلمین کی طرف سے رسول ہوں۔ میں سچا ہوں اس بات میں کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق جو کچھ کہتا ہوں وہ بالکل سچ ہے اور میں ظاہر باہر دلیل لیکر آیا ہوں تمہارے رب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کی طرف سے اس کے لیے کہ بنی اسرائیل کو میرے ہمراہ بھیج دیجیے۔ فرعون نے جواب میں کہا اگر تو دلیل کے ساتھ آیا تو وہ دلیل میرے سامنے پیش کرو اگر تو سچوں سے ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا یعنی سوٹا میدان میں ڈالا تو وہ اژدھا بن گیا پھر اپنے ہاتھ کو باہر نکالا تو وہ سفید اور چمک رہا تھا یہ دونوں معجزات اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے سامنے پیش کیے ایسے معجزات کا فرعون اور اس کے سرداروں نے جادو کہہ کر انکار کر دیا۔ اب حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جادو گروں کو اکٹھا کر کے مقابلہ کیا گیا تمام جادوگر ہار گئے ناکام ہو گئے بلکہ جادوگر مقابلے والے حضرت موسیٰ کے ہاتھ پر توبہ تائب ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کے دربار میں سجدہ ریز ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہم موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کے رب پر ایمان لائے۔ اب فرعون اور اس کے سرداروں نے ان مسلمان ہونے والوں کے ہاتھ پاؤں کاٹنے اور قتل کی دھمکی دی لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی الوہیت پر قائم رہے اور توحید باری تعالیٰ کو اپنی زندگی کی روح جان کر پابند رہے اور بحالت توحید دنیا سے رخصت ہوئے رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَغَفَرَ اللّٰهُ لَهُمْ۔ الغرض حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دوسرے انبیاء علیہم کی طرح فرعون اور ال فرعون کے سامنے توحید بیان کی اپنی اور اپنے عیال کا بھی فکر نہیں کیا۔

﴿ وَ لَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ O وَ لَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ وَ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ وَ اَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ O فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ O ﴾

(پارہ ۲۰ رکوع ۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جب حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا قریب ہے میرا رب یہ دکھلا دے مجھ کو سیدھا راستہ۔ جب مدین کے پاس پر پہنچے تو دیکھا کہ لوگ اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں اور پایا عورتوں کو کہ وہ اپنے جانوروں کے روکے ہوئے کھڑی ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے ان دونوں نے جواب دیا ہم اس وقت اپنے جانوروں کو پانی نہیں پلاتیں جب تک کہ یہ چرواہے پانی پلا کر واپس نہ چلے جائیں اور ہمارے باپ بہت بوڑھے ہیں پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کی بکریوں کو پانی پلایا اور پھر ہٹ کر ایک سایہ کے نیچے جا بیٹھے پھر عرض کی اے میرے رب جو نعمت بھی آپ مجھ کو دے دیں میں اس کا محتاج ہوں۔

اس ہجرت اور سفر کا سبب ان آیات مذکورہ سے پہلی آیات میں آتا ہے

﴿ وَ لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَ اسْتَوٰۤى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ○ وَ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَ هٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ○ ﴾ (پارہ ۲۰ رکوع ۵)

''جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی جوانی کی عمر کو پہنچے اور درست ہو گئے ہم نے انہیں حکمت اور علم سکھایا ہم اسی طرح جزا دیتے ہیں احسان کرنے والوں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام ایسے وقت میں شہر میں پہنچے کہ وہاں کے باشندے بے خبر تھے تو انہوں نے وہاں کے دو آدمیوں کو لڑتے ہوئے دیکھا ایک تو ان کی برادری سے تھا اور دوسرا ان کے مخالفیں سے تھا وہ جو انکی برادری میں سے تھا اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اپنے مخالف کے مقابلہ میں مدد چاہی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے ایک مکا مارا اور اس کا کام تمام کر دیا حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمانے لگے یہ تو شیطانی حرکت ہوگئی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے شک شیطان کھلا دشمن ہے۔ اب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے میں میرے رب میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے مجھے بخش دے اللہ تعالیٰ رب العزت نے بخش دیا اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا مہربان ہے۔''

(حافظ عماد الدین علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ) ایات بالا کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ جب فرعون اور ال فرعون کے ارادے جب اس شخص کی زبانی آپ کو معلوم ہو گئے یعنی موسیٰ علیہ السلام کو تو آپ وہاں سے تن تنہا چپ چاپ نکل کھڑے ہوئے چونکہ اس سے پہلے کی زندگی کے ایام آپ کے شاہزادوں کی طرح گزرے تھے سفر بہت کڑا معلوم ہوا لیکن خوف ہراس کے ساتھ ادھر ادھر دیکھتے سیدھے چلے جارہے تھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے جاتے تھے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان ظالموں سے یعنی فرعون اور فرعونیوں سے نجات دے ایک رویت میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی رہبری کے کے لیے ایک فرشتہ بھیجا تھا جو گھوڑے پر سوار آپ کے پاس آیا اور آپ کو راستہ دکھا گیا واللہ اعلم۔

تھوڑی دیر میں آپ جنگلوں اور بیابانوں سے نکل کر مدین کے راستے پر پہنچ گئے خوش ہوئے اور فرمانے لگے مجھے ذات باری تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ راہ راست پر ہی لے جائے گا اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ امید بھی پوری کی دنیا آخرت کی سیدھی راہ نہ صرف بتلائی۔ بلکہ اوروں کو بھی سیدھی راہ بتانے والا بنا دیا: مدین کے پاس کے کوئیں پر آئے تو دیکھا کہ چرواہے پانی کھینچ کھینچ کر اپنے اپنے جانوروں کو پلا رہے ہیں وہیں آپ نے بھی ملاحظہ فرمایا کہ دوعورتیں اپنی بکریوں کو ان جانوروں کے ساتھ پانی پینے سے روک رہی ہیں تو آپ کو ان کی بکریوں پر اور عورتوں کی اسی حالت پر کہ یہ بیچاریاں پانی نکال کر پلا نہیں سکتی اور ان چرواہوں میں سے کوئی اس کا روادار نہیں کہ اپنے کھینچے ہوئے پانی سے ان کی بکریوں کو بھی پلادے تو آپ کو رحم آیا اور ان سے دریافت فرمایا کہ تم اپنے جانوروں کو اس پانی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کیوں روک رہی ہو؟ انہوں جواب دیا کہ ہم پانی تو نکال نہیں سکتیں جب یہ اپنے جانوروں کو پانی پلا کر چلے جائیں گے تو بچا کھچا پانی ہم اپنی بکریوں کو پلا دیں گی۔ ہمارے والد صاحب ہیں لیکن وہ بہت ہی بوڑے ہیں:۔

تو آپ نے خود ہی ان کے جانوروں کو پانی پلا دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کوئیں کے منہ کو ان چرواہوں نے ایک بڑے پتھر سے بند کر دیا تھا جس چٹان کو دس آدمی مل کر سرکا سکتے تھے۔ آپ نے تن تنہا اس پتھر کو ہٹا دیا اور ایک ہی ڈول نکالا تھا جس میں اللہ تعالیٰ نے برکت دی اور ان دونوں لڑکیوں کی بکریاں اسودہ ہوگئیں۔ اب آپ تھکے ہارے بھوکے پیاسے ایک درخت کے سائے کے نیچے بیٹھ گئے مصر سے مدین تک پیدل دوڑے بھاگے آئے تھے پاؤں میں چھالے پڑ گئے تھے کھانے کو کچھ بھی پاس نہیں تھا درختوں کے پتے اور گھاس پھوس کھاتے رہے تھے پیٹ پیٹھ سے لگ رہا تھا اور گھاس کا سبز رنگ باہر سے نظر آ رہا تھا۔ آدھی کھجور کو بھی آپ اس وقت ترسے ہوئے تھے۔ حالانکہ اس وقت کی ساری مخلوق سے زیادہ برگزیدہ اللہ رب العزت کے نزدیک آپ تھے صلوات اللہ وسلامہ علیہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تذکرہ میں آپ پڑھ آئے ہیں

فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّىْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ○

اس آیہ کا مفہوم آپ پہلے پڑھ چکے ہیں مزید توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین میں پہنچے تو آپ بھوک کی وجہ سے آپ کا پیٹ پیٹھ کے ساتھ لگ رہا تھا چونکہ کئی دنوں سے آپ بھوکے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کے بھوکے نبیؑ نے کوئیں کا ڈھکن جو دس آدمی اٹھا کر ایک طرف کرتے تھے اکیلے ہی اللہ تعالیٰ کی مدد سے ایک طرف کیا اور جس ڈول کو مدین کی قوم کے کئی آدمی لگ کر کھینچتے تھے اللہ تعالیٰ کے اکیلے نبی بھوکے نے ایک ڈول نکال کر حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹیوں کی بکریوں کو پانی پلایا اور پینے کے لیے بھی بھر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے نبیؑ نے جب اپنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بھوک کی التجا اللہ رب العزت کے ہاں کی تو وہ ایسی مقبول ہوئی کہ اللہ تعالیٰ رب العزت نے آپ کو صرف کھانا نہیں دیا بلکہ کھانا پکانے والی بھی دے دی۔ جب حضرت شعیب علیہ السلام کی لڑکیاں وقت سے پہلے آ گئیں بکریاں بھی رجی ہوئی محسوس کیں تو بیٹیوں سے پوچھا اور انہوں تفصیلا بتایا۔ آپ نے ایک لڑکی کو کہا اسے بلا لاؤ وہ بلانے کے لیے آئی اور کہا میرے والد صاحب آپ کو بلاتے ہیں تا کہ بکریوں کے پانی پلانے کی آپ کو مزدوری دیں

پھر آئی اک دو ہاں تھیں چلدی اپر شرم طور دے
آکھیوس باپ میرا تیں سدے دیندا ای اجر کرم دے
موسیٰ اجر نہ لینا چائے پر بھکھوں عاجر آیا
اگے لگ ٹری اوہ بی بی پچھے موسیٰ دھایا
تے گٹیوں کپڑا ہوا اڈاوے موسیٰ ایہہ نہ بھاوے

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنی امت کے سامنے توحید بیان کرنا

﴿ وَ لَقَدْ اٰتَیْنَآ اِبْرٰهِیْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَ كُنَّا بِهٖ عٰلِمِیْنَ O اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَ قَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِیْلُ الَّتِیْۤ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ O قَالُوْا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِیْنَ O قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ O قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِیْنَ O قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الَّذِیْ فَطَرَهُنَّ وَ اَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ O وَ تَاللّٰهِ لَاَكِیْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِیْنَ O فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِیْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَیْهِ یَرْجِعُوْنَ O ﴾ (پارہ ۱۷ رکوع ۵)

''اور البتہ تحقیق دی ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ہدایت اس کی اس سے پہلے کہ ہم ان کو جانتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ اور قوم کو کہا کیا ہیں یہ صورتیں جن کے سامنے تم اعتکاف کرتے ہو۔ انہوں نے جواب میں کہا کہ ہم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اپنے باپ دادوں کو اسی حال میں پایا ہے کہ وہ ان کی عبادت کیا کرتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا تم اور تمہارے باپ دادا ظاہر باہر گمراہی میں ہو۔ وہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہنے لگے کیا تم سچی بات ہم سے کہتے ہو یا دل لگی کر رہے ہو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا بلکہ رب تمہارا رب ہے آسمانوں اور زمین کا جس نے پیدا کیا ان کو اور میں اوپر اس بات کے شاہدوں سے ہوں۔ اور اللہ کی قسم میں تمہارے ان بتوں کی گت بناؤں گا جبکہ تم پھر جاؤ گے پیٹھ پھیر کر۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کے بتوں معبودوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے مگر بڑے بت کو چھوڑ دیا تا کہ یہ اس کی طرف لوٹیں۔ جب واپس ہوئے تو اپنے معبود ان باطل کو دیکھا کہ ٹوٹے پھوٹے اڑ بگ بڑنگ پڑے ہیں۔ تو کہنے لگے

﴿ قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ O قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ O قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ O ﴾ (پارہ ۱۷ رکوع ۵)

کہنے لگے کس نے یہ کام ہمارے معبودوں کے ساتھ کیا ہے وہ تو بہت بڑا ظالم ہے بعض لوگوں نے کہا ہم سنتے ہیں کہ ایک نوجوان ہے جو ہمارے بتوں کی توہین کیا کرتا ہے اور جس کا نام ابراہیم ہے۔ کہنے لگے اس کو لوگوں کے سامنے لاؤ تا کہ لوگ بھی اسے دیکھ لیں۔ جب جناب ابراہیم خلیل الرحمٰن کو بلایا گیا آپ حاضر ہوئے پوچھتے ہیں کہ یہ تو ہیں اور ہتک آپ نے ہمارے معبودوں کے ساتھ کی ہے آپ نے جواب میں فرمایا یہ کام تو ان کے بڑے نے کیا ہوگا اس سے پوچھو اگر یہ بولتے ہیں۔ بہرحال یہ مکالمہ بالتفصیل سورہ انبیاء اور سورہ الصفت میں ہے بڑے سوالات اور جوابات ہوئے ہر سوال و جواب میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے ان کو ناکام کیا بالآخر کفار اور آپ کی قوم نے یہ فیصلہ کیا کہ بہت سی آگ تیار کر کے حضرت ابراہیم علیہ کو آگ کی نظر کر کے ان کو جلا دو چنانچہ قرآن مجید نے بیان کیا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَ انْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ O قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ O وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ O ﴾(پارہ ۱۷ رکوع ۵)

کفار نے کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلا دو اور اپنے بتوں کی مدد کرو اگر اس کام کو کرنے والے ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے آگ کو حکم دیا کہ اے آگ تو ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارہ میں بدترین مکر کیا ہم نے انہیں نقصان پانے والا کر دیا۔

(حافظ عماد الدین علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ) اپنی تفسیر میں آیات مذکورہ کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ قاعدہ ہے جب انسان دلیل سے عاجز آ جاتا ہے تو یا نیکی اسے گھسیٹ لیتی ہے یا بدی غالب آ جاتی ہے یہاں ان لوگوں کو ان کی بدبختی نے گھیر لیا اور دلیل سے عاجز آ کر قائل معقول ہو کر اپنے دباؤ کا مظاہرہ کرنے لگے اور آپس میں مشورہ کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈال کر اس کی جان لے لو تا کہ ہمارے ان خداؤں کی عزت رہ جائے اس بات پر سب نے اتفاق کیا اور لکڑیاں جمع کرنی شروع کر دیں یہاں تک کہ بیمار عورتیں بھی نذر مانتی تھیں کہ اگر انہیں شفا ہو جائے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جلانے کے لیے لکڑیاں لائیں گی۔ زمین میں ایک بہت گہرا بڑا گڑھا کھودا گیا لکڑیوں سے اسے پر کیا اور انبار کھڑا کر کے اس میں آگ لگائی پوری روئے زمین پر کبھی اتنی بڑی آگ نہیں دیکھی گئی جب آگ کے شعلے آسماں سے باتیں کرنے لگے اس کے پاس جانا محال ہو گیا تو اب گھبرائے کہ خلیل اللہ کو آگ میں کیسے ڈالیں؟ آخر ایک کردی فارسی اعرابی کے مشورے سے جس کا نام ہیزن تھا ایک منجنیق تیار کرائی گئی کہ اس میں بیٹھا کر جھلا کر پھینک دو ایک روایت میں آتا ہے کہ اس شخص کو اللہ تعالیٰ رب العزت نے اسی وقت زمین میں دھنسا دیا اور قیامت تک وہ اندر اترتا جاتا ہے جب آپ کو یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل الرحمٰن کو آگ میں ڈالا گیا تو آپ یہ وظیفہ پڑھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے تھے۔ ﴿حَسْبُنَا اللّٰهَ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ﴾ ترجمہ: مجھے اللہ تعالیٰ رب العزت کافی اور بہترین کارساز ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ آنحضرت سیدالانبیاء ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کے پاس یہ خبر پہنچی کہ تمام کفار عرب لشکر جرار لیکر آپ کے مقابلہ کے لیے آرہے ہیں تو تاجدار مدینہ سیدالانبیاء ﷺ نے بھی یہی وظیفہ کثرت سے پڑھا۔ الغرض آگ کی اتنی تپش تھی کہ کسی کو قریب آنے کی جرائت نہیں تھی لیکن جناب ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام بڑی جرأت اور اطمینان کے ساتھ کھڑے ہیں بعض بزرگ شعرانے اس آگ کا نقشہ یوں کھینچا ہے۔

اگ بلی تاں ترے ترے کوہ تک بلایا گرد چوفیرا
کوئی نہ خوف خیال نبی نوں دھن رسولاں جیرا

اگر ہمارے اس گئے گزرے دور کا کوئی پاکستانی مسلمان ہوتا تو معذرت کرتا ثوری کہتا ہوا معافی مانگ لیتا یا آگ کے خوفناک منظر کی تاب نہ لاکر موت کا لقمہ بن جاتا۔ لیکن خلیل الرحمٰن حضرت ابراہیم جدالانبیاء علیہ السلام پر ذرہ بھر بھی گھبراہٹ نہیں تاری ہوئی بلکہ زبان سے یہ الفاظ اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کر رہے تھے۔ جن الفاظ کو عمادالدین حافظ علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عربی کی تفسیر ابن کثیر میں اس طرح نقل کیا ہے

﴿اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ فِي السَّمَآءِ وَاحِدٌ وَاَنَا فِي الْاَرْضِ وَاحِدٌ عَبْدُكَ﴾

ترجمہ: یا اللہ تو آسمانوں میں اکیلا معبود ہے؟ اور زمیں میں میں تیرا اکیلا عبادت کرنے والا ہوں۔ حافظ عمادالدین علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ اپنی عربی کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چخہ کی آگ میں ڈالنے کے لیے باندھنے لگے تو آپنے فرمایا الٰہی تیرے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں تیری ذات پاک ہے تمام حمدوثنا تیرے لیے ہی لائق وسزاوار ہیں سارے ملک کا تو اکیلا ہی مالک ہے کوئی بھی تیرا شریک اور ساجھی نہیں۔ ایک بزرگ شاعر نے کیا خوب لکھا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واحد واحد واحد مولا بولے بنی حقانی
وحدت ذکر محبت اندر ہو جانا قربانی
اتول چخہ کفاراں والی بھانبھڑ بھڑک مچاوے
اتول چخہ عشق الٰہی تیز المبہ لاوے

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ علیہ اور بعض دیگر مفسرین رحمھم اللہ اجمعین لکھتے ہیں بعض سلف صالحین سے منقول کہ اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے سامنے آسمان و زمین کے درمیاں ظاہر ہوئے عرض کی کیا آپ کوئی حاجت ہے آپ نے جواب میں فرمایا کہ اے جبرئیل۔ اَمَّا اِلَیْکَ فَلَا وَاَمَّا مِنَ اللّٰہِ فَبَلٰی۔ اے جبرئیل مجھے تم سے کوئی حاجت نہیں البتہ اللہ تعالیٰ رب العزت سے حاجت ہے۔

ایک شاعر اللہ والے نے کیا خوب لکھا ہے۔

حکم کرو تاں طبق زمیں دا پنجہ مار اٹھاواں
آتش سنے کفار تمامی وچ سمندر پاواں

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جواب کی ترجمانی ابن کثیر کے حوالہ کی کچھ اپنے الفاظ میں شاعر نے یوں بیاں کی ہے۔

میرا مولا حاضر ناظر رکھیں مارن والا
پھر میں کس کارن غیراں آگے کراں بیان حوالا

مطلب یہ ہے کہ اے جبرئیل امین؟ مجھے آپ کی مدد امداد کی ضرورت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مدد امداد کا میں طالب ہوں وہ بذات خود میری مدد فرمائے گا الغرض جب آپ کو چخہ کی آگ میں ڈالا گیا تو آپ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل پڑھ رہے تھے حافظ ابن کثیر اور دیگر بعض مفسرین کرام بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ ابن عباس کے حوالہ سے کہ بارش کا فرشتہ منتظر تھا۔ کان لگائے تیار تھا کہ کب اللہ احکم الحاکمین حکم دیں تو میں آگ پر بارش برسا کر آگ کو ٹھنڈی کردوں لیکن اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رب العزت نے برائے راست آگ کو ہی حکم کر دیا کہ میرے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام پر تو سلامتی اور ٹھنڈک بن جا فرماتے ہیں کہ اس حکم کے ساتھ ہی روئے زمین کی آگ ٹھنڈی ہو گئی حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس دن دنیا بھر میں کوئی انسان آگ سے فائدہ نہ اٹھا سکا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رسیاں تو جل گئیں لیکن آپ کے ایک رونگٹے اور بال کو بھی آگ نہ لگی' حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اگر آگ کو صرف ٹھنڈا ہونے کا ہی حکم ہوتا تو پھر ٹھنڈک بھی آپ کو ضرر پہنچاتی اس لیے ساتھ ہی فرما دیا گیا کہ ٹھنڈک کے ساتھ سلامتی بن جا۔ حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بہت بڑا گڑھا اور بہت ہی گہرا کھودا گیا تھا اور اسے آگ سے پر کیا تھا ہر طرف آگ کے شعلے نکل رہے تھے اس میں خلیل خدا کو ڈال دیا لیکن آگ نے آپ کو چھوا تک نہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بل کل ٹھنڈا کر دیا' مذکور ہے کہ اس وقت حضرت جبرئیل امین آپ کے ساتھ تھے آپ کے منہ پر سے پسینہ پونچھ رہے تھے بس اس کے سوا آپ کو آگ نے کوئی تکلیف نہیں دی۔ عجیب بات یہ بھی ہے جن رسیوں میں جکڑ کر آپ کو آگ ڈالا گیا وہ رسیاں تو تمام کی تمام جل گئیں لیکن اللہ رب العزت نے اپنے خلیل کا ایک لوں بھی جلنے نہیں دیا چخہ کی آگ میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا آرام کرنا ایک عالم باعمل شاعر لکھتا تھا۔

بھابٹر چار چو فیریئو پیا بلداوچ ربدا نبی خلیل ہیگا
مڑکا پونجے تسلیاں دے بیٹھا سوہنے کول امین جبرئیل ہیگا
سڑ جاوسی ایہہ نہ بچدا اے بیٹھا کہے ذلیل نمرود ہیگا
اوہنوں کسے دی نہیں پرواثاقب راکھا جنہاندا رب وکیل ہیگا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد نے جو سب سے اچھا کلمہ کہا ذیل کے شعر میں تحریر ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ابراہیم دے باپ نے اکھیا سی برکت والڑا رب غفار تیرا
زندہ اگ وچ رکھیا اس تینوں درد مند واہ واہ مددگار تیرا
جس ذات بچا لیا اگ وچوں چن چمکدا پیا رخسار تیرا
تیرے ربدی شان کمال وڈی مہربان اوہ آپ دلدار تیرا
اہدے جیہانہ کوئی جہاں اتے شان والڑا رب ستار تیرا
ثاقب جہدا رکھواڑا رب عالم اونہوں دکھ دیوے مردار کیڑا

امام سدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سائے کا فرشتہ اس وقت آپ کے ساتھ تھا۔ ایک روائت میں یہ بھی آتا ہے کہ آپ اس چخہ کی آگ میں چالیس یا پچاس دن رہے فرمایا کرتے تھے مجھے اس زمانے میں جو راحت اور سرور حاصل تھا ویسا اس سے نکلنے کے بعد حاصل نہیں ہوا کیا اچھا ہوتا کہ مری ساری زندگی اسی میں گزرتی سیدالانبیاو تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے اس وقت تمام جانور اس آگ کو بجھار ہے تھے سوائے گرگٹ کے یہ اور پھونک رہا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مار ڈالنے کا حکم دیا العرض حضرت ابراہیم نے قوم کے سامنے جو توحید بیان کی اور اس کے عوض میں بڑی بڑی تکلیفیں برداشت کیں یہاں تک کہ اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنا پڑا اور چخہ میں پیش کر دیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے والد صاحب اور قوم سے ایک مکالمہ اور

﴿ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ۝ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِيْنَ ۝ قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ۝ اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ۝ قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَا آبَآئَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ۝ قَالَ اَفَرَاَيْتُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۝ اَنْتُمْ وَآبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ۝ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ۝ وَالَّذِيْ هُوَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ○ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ○ وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ○ وَالَّذِيْ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ○ رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ○ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ○ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ○ وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ○ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ○ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ○ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ○ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ○﴾

(پارہ ۱۹ رکوع ۹)

''ترجمہ: اور پڑھ تو اوپر ان کے قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جس وقت کہا واسطے باپ اپنے کے اور قوم اپنی کے کس چیز کی عبادت کرتے ہو تم کہا انہوں نے عبادت کرتے ہیں ہم بتوں کی پس رہے ہیں ہم واسطے ان کے بیٹھے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا یہ سنتے ہیں جب کہ تم ان کو پکارتے ہو۔ یا فائدہ دیتے ہیں تم کو یا ضرر پہنچاتے ہیں کہا انہوں نے بلکہ پایا ہم نے اپنے باپ دادوں کو اسی طرح کرتے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کیا پس دیکھا تم نے اس چیز کی کہ عبادت کرتے ہو تم۔ تم اور باپ دادے تمہارے پہلے۔ پس تحقیق وہ دشمن ہیں واسطے میرے مگر پروردگار جہانوں کا۔ جس نے پیدا کیا ہے مجھ کو پھر وہی راہ دکھاتا ہے مجھ کو۔ اور وہ ذات پاک جو کھلاتا ہے مجھ کو اور پلاتا ہے مجھ کو۔ اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھ کو شفا دیتا ہے اور وہ ذات پاک جو موت دیگا مجھ کو پھر زندہ کرے گا مجھ کو۔ اور وہ ذات پاک کہ امید رکھتا ہوں میں کہ میری خطا قیامت کے دن معاف فرمائے گا۔ اے میرے رب بخش مجھ کو حکم اور ملا دے مجھ کو ساتھ نیکوں کے۔ اور میرا ذکر آئندہ آنے والے لوگوں میں جاری رکھ۔ اور کر مجھ کو جنت النعیم کے وارثوں سے۔ اور بخش واسطے باپ میرے کے تحقیق وہ گمراہوں سے تھا۔ اور نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رسوا کر مجھ کو اس دن کہ اٹھائے جائیں گے۔ جس دن کہ نہ نفع دے گا
مال اور نہ بیٹے۔ مگر وہ شخص جولائے اللہ تعالیٰ کے پاس دل سلامت۔
اور نزدیک کی جائے گی جنت واسطے پرہیز گاروں کے۔

مندرجہ بالا آیات کی وضاحت میں کچھ تفسیری واقعات:

تمام مواحدین کے باپ اللہ تعالیٰ رب العزت کے محبوب بندے اور رسول اور خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ افضل التحیہ والتسلیم کا واقعہ بیان ہو رہا ہے سید الانبیا تاجدار مدینہ ﷺ کو حکم ہو رہا ہے کہ آپ اپنی امت کو یہ واقعہ سنا دیں تا کہ آپ کی امت بھی اخلاص، توکل اور اللہ واحد کی عبادت اور شرک اور مشرکین سے بیزاری میں آپ کی اقتدا کریں جناب حضرت ابراہیم علیہ السلام اول دن سے ہی اللہ تعالیٰ کی توحید پر قائم تھے۔ اپنی قوم اور والد صاحب سے فرمایا یہ بت پرستی کیا کر رہے ہو انہوں نے جواب دیا ہم تو پرانے وقت سے ان بتوں کی مجاوری اور عبادت کرتے چلے آتے ہیں حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام نے ان کی اس غلطی کو اپنر واضح کر کے ان کی غلط روش بے نقاب کرنے کے لیے ایک بات اور بھی بیان فرمائی کہ تم ان سے دعائیں مانگتے ہو اور دور نزدیک سے ان کو پکارتے ہو، تو کیا یہ تمہاری پکار سنتے ہیں؟ یا جس نفع کے حاصل کرنے کے لیے تم انہیں پکارتے ہو وہ نفع تمہیں پہچا سکتے ہیں؟ یا اگر تم ان کی عبادت چھوڑ دو تو کیا وہ تمہیں نقصان پہچا سکتے ہیں؟ اس کا جواب جو قوم کی طرف سے ملا وہ صاف ظاہر ہے کہ ان کے معبود ان کاموں میں سے کسی کام کو نہیں کر سکتے۔ انہوں نے صاف کہا کہ ہم تو اپنے بڑوں کی تقلید کی وجہ سے بت پرستی پر جمے ہوئے ہیں۔

ان کے جواب میں حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے ان سے اور ان کے معبود ان باطل سے اپنی برأت اور بیزاری کا اعلان فرما دیا، صاف فرما دیا تم اور تمہارے معبود، جن کو تم اور تمہارے باپ دادا پرستش کرتے رہے، ان سب سے میں بیزار ہوں وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب میرے دشمن ہیں میں صرف سچے رب العٰلمین کا پرستار ہوں' میں مواحد مخلص ہوں' جاؤ تم اور تمہارے معبودوں سے جو ہو سکے کر لو۔ حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم سے یہی فرمایا تھا کہ تم اور تمہارے سارے معبود مل کر اگر میرا کچھ بیگاڑ سکتے ہیں تو کمی نہ کرو۔ حضرت ھود علیہ السلام نے بھی فرمایا تھا میں تم سے اور تمہارے معبودوں سے خدائے تعالیٰ کے سوا سب سے بیزار ہوں۔ تم سب اگر مجھے کچھ نقصان پہچا سکتے ہو تو پہچا دو! میرا بھروسہ اپنے رب کی ذات پر ہے تمام جاندار اس کے ماتحت ہیں وہ سیدھی راہ والا ہے اسی طرح خلیل الرحمٰن علیہ السلام نے نے فرمایا میں تمہارے معبودوں سے بل کل نہیں ڈرتا' ڈرتو تمہیں میرے رب سے رکھنا چاہیے جو سچا اللہ تعالیٰ رب العزت ہے۔ آپ نے اعلان فرما دیا تھا کہ مجھ میں اور تم میں عداوت ہے جب تک تم ایک اللہ تعالیٰ رب العزت پر ایمان نہ لاؤ۔ اے والد صاحب میں آپ سے اور آپ کی قوم سے اور آپ کے معبودوں سے بری ہوں صرف اپنے رب سے آرزو ہے کہ وہ مجھے راہے راست دکھائے اسی کو یعنی لا الہ الا اللہ کو انہوں نے کلمہ بنایا پھر حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام اپنے مولا اپنے الہ اپنے معبود حقیقی کی صفات بیان فرما رہے ہیں کہ میں تو ان صفات والے رب کا ہی عابد ہوں یعنی عبادت کرتا ہوں' اس کے سوا اور کسی کی عبادت نہیں کروں گا۔ پہلا وصف یہ ہے کہ وہ میرا خالق ہے اسی نے اندازہ مقرر کیا ہے اور وہی مخلوقات کی اس کی رہبری کرتا ہے' دوسرا وصف یہ کہ وہ ہادی حقیقی ہے جسے چاہتا ہے اپنی راہ پر چلاتا ہے جسے چاہتا ہے اسے غلط راہ پر لگا دیتا ہے۔ تیسرا وصف میرے رب کا یہ ہے کہ وہ رزاق ہے آسمان و زمین کے تمام اسباب اسی نے مہیا کیے ہیں بادلوں کا اٹھانا پھیلانا ان سے بارش کا برسانا اس سے زمین کو زندہ کرنا پھر پیداوار کا اُگانا اسی کا کام ہے' وہی مٹھا اور پیاس بجھانے والا پانی ہمیں دیتا ہے اور اپنی اور مخلوق کو بھی الغرض کھلانے پلانے والا وہی ہے' ساتھ ہی بیماری اور تندرستی بھی اسی کے ہاتھ ہے لیکن حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کا کمال ادب دیکھئے کہ بیماری کی نسبت تو اپنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف کی اور شفا کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف' گو بیماری بھی اسی کی قضاوقدر سے اسی کی بنائی ہوئی چیز ہے یہی لطافت سورہ فاتحہ کی دعا میں بھی ہے کہ انعام وہدایت کی اسنادتو خدائے عالم کی طرف منسوب کردی ہے۔ سورۂ جن میں جنات کا قول بھی ملاحظہ ہو جہاں انہوں نے کہا ہے کہ ہمیں نہیں معلوم کہ زمین والی مخلوق کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا گیا ہے یا ان کے ساتھ ان کے رب نے بھلائی کا ارادہ کیا ہے؟ یہاں بھی بھلائی کی نسبت رب کی طرف کی گئی ہے اور برائی کے ارادے میں یہ نسبت ظاہر نہیں کی گئی اسی طرح کی یہ آیت ہے کہ جب میں بیمار پڑ جاتا ہوں تو میری شفا پر بجز اللہ تعالیٰ کے اور کوئی قادر نہیں دوا میں تاثر پیدا کرنا اسی کے بس کی چیز ہے موت وحیات پر بھی قادر وہی ہے۔ ابتدا اور انتہا اسی کے ہاتھ ہے اسی نے پہلی پیدائش کی ہے وہی دوبارہ لوٹائے گا۔ دنیا واخرت میں گناہوں کی بخشش پر بھی وہی قادر ہے' وہ جو چاہتا ہے۔ غفور ورحیم بھی وہی ہے رب العزت کے ہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام التجا کررہے۔

﴿ رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴾

اینۂ مذکور اور دیگر کچھ ایات پیچھے لکھ آیا ہوں۔ خلیل اللہ عرض کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے حکمت سے نواز اور مجھے نیکوں میں شامل فرمادے۔ اور میرا ذکر خیر پچھلے لوگوں میں بھی باقی رکھ۔ اور مجھے نعمتوں والی جنت کی وارثوں سے بنادے۔ اور اے میرے رب میرے باپ کو بھی بخش دو یقیناً وہ گمراہوں میں سے تھا۔ اے اللہ مجھے قیامت کے دن رسوانہ کرنا۔ جس دن کوئی مال ودولت اور بیٹے کام نہیں آئیں گے۔ مگر جو آدمی اللہ تعالیٰ کے سامنے سلامتی والا دل یعنی بے عیب دل لے کر آیا۔ آپ نے دیکھا ہے اس آخری امت کے مسلمانوں کہ جناب ابراہیم علیہ السلام اللہ کے جانی اور دلی دوست ہیں لیکن کسی لطافت عاجزی انکساری سے تقویٰ اور زہد میں رہ کر صرف قوم اور باپ کو وعظ نصیحت ہی نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف ایک الحاح وعاجزی سے دعائیں کررہے ہیں۔ بیت اللہ شریف کے بنانے کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت جبکہ باپ اور بیٹا دونوں بیت اللہ کی تعمیر کر رہے ہیں
اور ساتھ دعائیں مانگ رہے ہیں

﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم﴾ (پارہ رکوع ۱۵)

بیت اللہ شریف کی نیوں کو اونچا کر رہے دیواریں بنا رہے ہیں بیت اللہ شریف کی تعمیر شروع ہے اور اطاح سے دعائیں مانگ رہے ہیں۔ یا اللہ تیرے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے تیرے گھر کو تیری توفیق سے بنا رہے ہیں اسے قبول فرما لینا۔ جس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس التجا کو اس کام کو کہیں ردی کی ٹوکری میں نہ ڈال دینا بلکہ اپنے ہاں شرف قبولیت عطا فرمانا۔ اس آیۃ مذکورہ کو ایک بزرگ عالم باعمل مفسر قران حضرت وہیب بن ورد رحمۃ اللہ علیہ جب پڑھتے تو بے ساختہ رونا شروع کر دیتے آنسوؤں کی لڑیاں ان کے رخسار کو تر کر دیتیں روتے ہوئے فرماتے اے خلیل اللہ ذبیح اللہ۔ اللہ تعالیٰ کا گھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے بناتے ہو اور عدم قبولیت سے ڈرتے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ ہمارا عمل۔ یہ ہمارا کام اللہ تعالیٰ کے دربار میں مسترد نہ ہو۔ ایک حدیث میں آتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى بَعَثَ جِبْرَائِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَام اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ لَهٗ يَا اِبْرَاهِيْمُ اِنِّىْ لَمْ اَتَّخِذْكَ خَلِيْلًا عَلٰى اَنَّكَ اَعْبُدُ عِبَادٌ لِّىْ وَلٰكِنْ اَطَّلَعْتُ فِىْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَوْ اَجِدْ قَلْبًا اَسْخٰى مِنْ قَلْبِكَ اَلْحَدِيْثُ (اَلتَّرغيب)

سید الانبیاء تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رب العزت نے حضرت جبرئیل امین کو حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام کے پاس بھیجا اور فرمایا کہ اے ابراہیم علیہ السلام ہم نے تم کو اپنا خلیل اس لیے نہیں بنایا کہ آپ میری بہت زیادہ عبادت کرتے ہیں بلکہ میں نے تمام مومنوں کے دلوں کی طرف توجہ فرمائی ہے اور میں نے دیکھا پر رکھا کہ آپ بہت زیادہ سخی ہیں پوری کائنات انسانی میں۔ میں نے آپ کو زیادہ سخی پایا ہے جس بنا پر ہم نے آپ کو خلت کی پوشاک پہنا دی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہے۔ یہ وہ سخی تھے کہ فرشتے مہمانوں کی شکل میں جب تشریف لائے تو جناب ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے بچھڑا ذبح کر کے تل کر ان کے سامنے رکھ دیا جب ان کے ہاتھ کھانے کی طرف نہ بڑھے تو حضرت خلیل اللہ پریشان ہوئے اس دور میں یہ رواج تھا جو مہمان میزبان کے گھر سے کھانا نہیں کھاتا تھا وہ مخالف سمجھا جاتا تھا۔ فرشتوں نے عرض کی خلیل اللہ ڈریں نہ غمزدہ نہ ہوں ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں آپ کو بیٹے کی بشارت دینے کے لیے اور قوم لوط علیہ السلام کی بربادی تباہی کے لیے آئے ہیں۔ آپ اتنے زبردست سخی تھے کہ اللہ احکم الحاکمین کے حکم پر اللہ تعالیٰ کی توحید کی تائدی میں اپنی جان کا نذرانہ چخہ کی آگ میں پیش کر دیا آپ وہ خلیل الرحمٰن تھے۔ اللہ تعالیٰ رب العزت سے بیٹا اسماعیل علیہ مانگ کر لیا جب بیٹا مل گیا حکم ہوا خلیل اپنے بیٹے اور اس کی والدہ محترمہ حاجرہ مصری رضی اللہ عنہا کو بے آب و گیاہ جنگل میں میری رضا کے لیے چھوڑ آؤ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل اور اس کی والدہ کی حفاظت کی پھر حکم ہوا خلیل اللہ آپ نے بیٹے کی دعا مانگی اور میں نے آپ کو بیٹا عطا فرمایا اب اسے اپنے ہاتھ سے چھری لیکر میرے راستہ میں قربان کر دو خلیل اللہ علیہ السلام اس کام کے لیے بھی تیار ہو گئے سورہ الصّٰفّٰت میں آتا ہے حضرت ابراہیم بیٹے سے پوچھتے ہیں

﴿يَابُنَيَّ اِنِّي اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّي اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى قَالَ يَاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝﴾ (پارہ ۲۳ رکوع ۷)

ترجمہ: حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے سے پوچھتے ہیں کہ بیٹا میں خواب آپ کو ذبح کرتا ہوا دیکھتا ہوں آپ کی کیا مرضی کیا رائے ہے بیٹے نے بلا سوچے سمجھے جھٹ عرض کی آباجی ایسی باتیں بھی کوئی پوچھنے والی ہوتی ہیں آپ چھری لے کر مجھے ذبح کر دیں انشاء اللہ آپ مجھے صابروں سے پائیں گے اور واقعی بیٹے نے ایسے صبر کا مظاہرہ کیا کہ کمال کر دی۔ بغیر پوچھنے کے بھی ذبح کر سکتے تھے۔ لیکن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوچھا اس لیے کہ کسی کو بدگمانی نہ ہو کہ باپ نے بیٹے کو بلاوجہ ذبح کر دیا ہے۔ اور دیگر اس لیے بھی پوچھا کہ بیٹے کی اطاعت اور فرمانبرداری کا پتہ چل جائے آخر وہ بھی بہترین خلف الرشید تھا جس نے مان لیا اور اپنے اللہ اور والد کی اتباع کا ثبوت پیش کر دیا۔ الغرض جناب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کی قربانی بھی پیش کر دی گو چھری نے ذبح نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ابراہیم میں نے آپ کو ازمایا ہے اور آپ آزمائش میں کامیاب اور کامران ثابت ہوئے ہیں۔ یہ تھیں سخاوتیں جناب خلیل اللہ علیہ السلام کیں۔

﴿ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴾

یہ آیۃ مذکورہ پچھلی ایات میں یہ ایۃ کریم اور اس کا معنی لکھ آیا ہوں دوبارہ وہاں دیکھ لینا اس کا مفہوم یہ ہے کہ لسان صدق سے مراد ذکر جمیل ہے یعنی جس کے ساتھ مجھ کو یاد کریں میرے پیچھے اور جس کی وجہ سے لوگ میری اقتدا کریں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لسان صدیق سے اہل ملل یعنی سب ادیان کا اجتماع مراد ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارہ میں کوئی ایسی امت نہیں جو حضرت خلیل اللہ سے محبت کا دعویٰ نہ کرتی ہو اور ان کی ثناوصفت نہ کرتی ہو بلکہ اہل مکہ کے مشرکین اور کفار کا یہ دعویٰ تھا ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام جب اپنے باپ سے جدا ہوئے

سورہ توبہ کی تفسیر میں آتا ہے جب خلیل اللہ علیہ السلام جب اپنے باپ آزر کی بت پرستی سے بیزار ہو کر جدا ہونے لگے تو والد صاحب کے حق میں دعائے خیر کا وعدہ کیا تھا اس وعدہ کو پورا کرنے کے لیے اس وقت تک باپ کے لیے مغفرت کی دعا مانگتے رہے جب تک باپ کے کفر کی حالت میں مرنے کا یقین نہیں ہوا جب یہ معلوم ہوا کہ باپ کا خاتمہ کفر پر ہوا تو پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ سے پہلے سید الانبیاء تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا سردار ابو طالب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اپنے والدین کے لیے مغفرت کی دعا مانگنے کا ارادہ کیا تھا اور بعضے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اپنے مشرک والدین کے لیے مغفرت کے دعا مانگا کرتے تھے اللہ تعالیٰ رب العزت نے سورہ توبہ میں منع فرما دیا چنانچہ ارشاد گرامی ہے۔

﴿ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَ لَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴾ (سورہ التوبہ)

''میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ایمانداروں کے لیے جائز نہیں کہ وہ مشرکین کے لیے دعائیں اگر چہ وہ ان کے قریبی رشتہ دار کیوں نہ ہوں اس کے بعد کہ ان کے لیے ظاہر ہو گیا کہ وہ جہنمی ہیں اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالیٰ رب العزت نے ممانعت کا حکم دے دیا فرمایا کہ میرے دشمنوں کے لیے تمہیں دعا مانگنا لائق نہیں ہے۔ اور اگر چہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ کے لیے دعائے مغفرت کرنے سے بیزاری ظاہر کی مگر قیامت کے دن اس کو دوزخ میں جاتے وقت جب دیکھیں گے تو اللہ رب العزت سے اس کی نجات کی فریاد کریں گے مگر اللہ رب العلمین اس کو ایک درندے کی شکل میں بدل کر دوزخ میں داخل کر دے گا کہ جنت کافروں پر حرام ہے (بخاری۔ مسلم۔ فتح الباری۔ ابن کثیر)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سید الانبیا تاجدار مدینہ ﷺ کا اپنی امت کے سامنے توحید بیان کرنا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَامُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّابَعْدُ○ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

﴿ یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ○ قُمْ فَاَنْذِرْ○ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ○ وَثِیَابَکَ فَطَھِّرْ○ وَالرُّجْزَ فَاھْجُرْ○ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَکْثِرُ○ وَلِرَبِّکَ فَاصْبِرْ○ فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ○ فَذٰلِکَ یَوْمَئِذٍ یَّوْمٌ عَسِیْرٌ○ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ غَیْرُ یَسِیْرٍ○ ﴾ (پارہ ۲۹ رکوع ۱۵)

''ترجمہ: میں شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ جو بخشش کرنے والا نہایت مہربان ہے۔ اے کپڑا اوڑھنے والے کھڑا ہو تو پس ڈرا لوگوں کو۔ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر۔ اور اپنے کپڑوں کو پاک کر۔ اور پلیدی کو چھوڑ دے۔ اور مت دو کسی کو زیادہ لینے کی غرض سے۔ اور اپنے رب پر صبر کر۔ جبکہ پھونکا جائے گا صور میں پس یہ وہ دن۔ دن بھاری ہے (یعنی سخت دن ہوگا) جس میں کافروں پر ذرا بھی آسانی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوگی۔

ان مذکورہ ایات میں اللہ تعالیٰ رب العزت نے اپنے حبیب ﷺ کی بعض صفات کا تذکرہ بڑے اچھے پیرائے اور شاندار انداز سے بیان فرمایا ہے آپ کے کپڑا اوڑنے اور کمبل کی تعریف یآیھا المزمل ☆ اور یآیھا المدثر کہہ کر آپ کے لباس مبارک کی شان وشوکت بیان فرمائی اور ساتھ ہی قم فانذر۔ ترجمہ۔ کھڑا ہو اور لوگوں کو ڈرا۔ یہ الفاظ بیان کیے اللہ تعالیٰ رب العزت نے اپنے نبی سیدالانبیاء ﷺ کی امت کے سامنے توحید بیان کرنیکی ڈیوٹی لگائی ہے اور سید العٰلمین ﷺ اس ڈیوٹی کو ایسا ادا کیا کہ جس کی مثال کائنات انسانی میں نہیں ملتی آپ کے اس توحید کے وعظ کی صدا جب بلند ہوئی تو پورا اہل مکہ ہی نہیں بلکہ پورا عرب آپ کا مخالف بن گیا آپ ﷺ کی ذات گرامی نے اپنی جان اپنا مال اپنا کاروبار اپنی ہر طرح کی سہولت ہر طرح کا آرام سکون توحید کی وجہ سے اپنے اللہ پر قربان کر دیئے اور مزید اللہ تعالیٰ جل مجدہ کی ذات بابرکات نے آپ ﷺ کو ارشاد فرمایا

﴿یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَ اللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ۝﴾ (پارہ٦ رکوع ١٤)

اے رسول ﷺ آپ پہنچا دیجیے جو اتارا گیا ہے آپ کے رب کی طرف سے اور اگر آپ نے یہ کام نہ کیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی رسالت عطا کردہ کا حق ہی نہیں ادا کیا اور اللہ تعالیٰ لوگوں سے آپ کو محفوظ رکھے گے اور تحقیق اللہ تعالیٰ کافروں کی قوم کو ہدایت نہیں کرتے۔

آیۃ مذکورہ میں جملہ احکام قرآن وسنت کے ہیں خواہ وہ احکامات قران کے ہوں یا احادیث صحیحہ نبویؐ کے ہوں یا تو ارت انجیل وغیرہ کتب سماویہ کے جو سابقہ قوموں کی تحریف سے پاک ہوں جن کی تائید قران وسنت نے کی ہو یہ سب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراد ہو سکتے ہیں لیکن ان سب احکامات میں سرفرست توحید باری تعالیٰ ہے۔ اور آپ ﷺ کی ذات اقدس نے بہتریں بڑے خوبیوں کے ساتھ توحید الہ العٰلمین کو بیان کیا۔ قران عظیم کے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ رب العزت نے اپنے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو ارشاد فرمایا

﴿قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجَاهِلُوْنَ○ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ○ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ○﴾

(پارہ ٢٤ رکوع ٤)

فرما دیجئے اے میرے پیغمبر ﷺ کیا اللہ تعالیٰ کے سوا آپ مجھے حکم دیتے ہو کہ میں عبادت کروں اے جاہلو۔ اور البتہ تحقیق وحی کی گئی میری طرف اور ان لوگوں کی طرف جو آپ سے پہلے گزر گئے ہیں اگر اے میرے نبی ﷺ اگر آپ نے بھی شرک کیا تو آپ کے تمام نیک اعمال ضائع ہو جائیں گے اور آپ زبردست خسارہ پانے والوں سے ہو جائیں گے۔ بلکہ آپ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور آپ میرے شکر گزار بندوں سے ہو جائیں کچھ مفہوم قارئین کرام آپ نے یہ محسوس کر لیا ہے کہ اللہ جل جلالہ نے سید الانبیاء ﷺ کی ذات گرامی کو صرف توحید و وحدانیت کے بیان کرنے کا ہی نہیں ارشاد فرمایا بلکہ اللہ جل مجدہ کی ارفع واعلی ذات معبود حقیقی کا اپنے حبیب ﷺ کو قول وفعل عمل اور کردار کے لحاظ سے تاکید کی کہ آپ میری توحید کو اپنے جسم وجان وبدن پر بھی لاگو کریں چونکہ اہل مکہ اور کفار عرب کی رات دن یہی کوشش رہتی تھی کہ جہاں تک ہو سکے کہ محمد ﷺ بھی ہمارے بتوں ٹھاکروں دیوتاؤں معبودانِ باطل کی عبادت کریں اللہ تعالیٰ رب العزت نے تاکید فرمادی کہ اے حبیب کبریا ﷺ آپ علیٰ الاعلان واشگاف الفاظ میں انہیں تاکید کر دیں کہ ایسی امید ایسی تمنا ہرگز ہرگز مجھ سے نہ کریں میں کسی قیمت پر بھی ان کی عبادت کے لیے تیار نہیں ہوں۔ میرا الہ۔ میرا معبود۔ میرا داتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرا حاجت روا۔ میرا مشکل کشا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ آپ

﴿ یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ الخ ﴾

میں آپ پڑھ آئے ہیں آیۃ مذکورہ کی تفسیر میں مفسرین کرام نے لکھا ہے کہ تاجدار مدینہ سید الانبیاء ﷺ ایک سفر میں تھے آپ ﷺ ایک سایہ دار درخت کے نیچے جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنی عادت کے مطابق ہر منزل میں تلاش کر کے آپ کے لیے چھوڑ دیتے تھے آپ ﷺ دوپہر کا قیلولہ کر رہے تھے کہ اچانک ہی ایک اعرابی آیا آپ کی تلوار جو ایک درخت میں لٹکی ہوئی تھی اتاری اور میان سے باہر نکالی اور ڈانٹ کر کہنے لگا۔ من یَعْصِمُكَ مِنِّیْ۔ یعنی محمدؐ مجھے بتاؤ اب میری اس تلوار سے آپ کو کون بچائے گا آقائے دوجہاں رحمۃ للعلمین ﷺ بے ساختہ ارشاد فرمایا۔ اللہ یعنی اللہ تعالیٰ مجھے بچائے گا۔ اس وقت اعرابی کا بدوی آدمی کا ہاتھ کانپنے لگا اور تلوار اس کے ہاتھ سے نیچے گر گئی اور درخت ٹکراتا ہے اور اس کا دماغ پاش پاش ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس آیۃ مذکورہ کو نازل کرتے ہیں۔ واقع ۲ دوم۔ تفسیر ابن ابی خاتم میں ہے جب حضور رحمۃ للعلمین ﷺ نے جب بنو انمار کا غزوہ کیا۔ ذات الرقاع کے کھجوروں کے باغ میں آپ ایک کوئیں میں پاؤں مبارک لٹکائے ہوئے بیٹھے تھے جو بنو نجار کا ایک شخص وارث نامی نے کہا دیکھو میں اب محمد ﷺ کو قتل کرتا ہوں لوگوں نے کہا کیسے کرے گا جواب میں کہا میں کسی حیلے حوالے سے تلوار آپ سے لے لوں گا اور پھر ایک ہی وار سے قتل کر دوں گا یہ مذکورہ آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا اور ادھر ادھر کی باتیں کرتا رہا پھر آپ ﷺ سے دیکھنے کے لیے تلوار مانگی آپ ﷺ نے اسے دے دی۔ لیکن تلوار اس کے ہاتھ میں آتے ہی اسپر اس بلا کا لرزہ طاری ہوا لرزہ چڑھا آخر تلوار نہ سنبھل سکی اور ہاتھ سے نیچے گر گئی اور آپ ﷺ نے فرمایا تیرے اور تیرے بدارادے کے درمیان اللہ تعالیٰ حائل ہو گیا ہے پھر آیۃ کریمہ

﴿ یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ الخ ﴾

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نازل ہوئی۔ واقع سوم۔ حویرث بن حارث کا بھی ایسا ہی واقع مشہور ہے تفسیر ابن مردویہ میں ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ کی یہ عادت تھی کہ سفر میں جس جگہ ٹھہرتے قیام کرتے تو آنحضرت ﷺ کے لیے گھنے سایہ والا درخت آپ کے لیے چھوڑ دیتے تاکہ آپ اس کے زیر سایہ آرام فرمائیں۔ ایک دن آپ ﷺ ایسے درخت کے نیچے سو گئے اور آپ کی تلوار اِسی درخت سے لٹک رہی تھی کہ ایک آدمی آیا اس نے تلوار اتار لی اور کہنے لگا اب بتا آپ کو کون بچائے گا آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اللہ بچائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تلوار نیچے رکھ دے وہ اس قدر ہیبت میں آ گیا کہ حکم برداری کرنی پڑی اور تلوار آپ کے سامنے ڈال دی اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیۃ مذکورہ نازل فرمائی۔

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ۔

ان تینوں واقعات میں سے ایک واقع میں آتا ہے کہ جب مخالف نے تلوار اٹھائی اور آپ ﷺ سے پوچھا کہ آپ کو میری تلوار سے کون بچائے گا تو آپ نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا جب آپ نے وہی تلوار اٹھا کر واس کی طرف سیدھی کی اور پوچھا تمہیں میری تلوار سے کون بچائے گا تو اس آدمی نے جو جواب دیا اس کا مطلب یہ تھا جو مندرجہ ذیل میں تحریر ہے۔

نگاہوں سے قتل کر دے نہ ہو تکلیف دونوں کو
تجھے خنجر اٹھانے کی مجھے گردن جھکانے کی

اسی توحید باری تعالیٰ کے بارہ میں رب العٰلمین نے ارشاد فرمایا

﴿ وَ تِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ○ وَ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَ نُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ وَ اَيُّوْبَ وَ يُوْسُفَ وَ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ○ ﴾

(پارہ ۷ رکوع ۱۶)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور یہ ہیں دلیلیں جو دیں ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس کی قوم پر بلند کرتے ہیں ہم درجے جس کے چاہتے ہیں تحقیق پروردگا حکمت والا ہے جاننے والا۔ اور بخشا ہم نے واسطے اس کے اسحٰق علیہ السلام اور یعقوب علیہم السلام ہر ایک کو ہم نے ہدایت سے نوازا اور نوح کو ہم نے ہدایت دی اس سے پہلے اور اس کی اولاد سے حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمس علیہ السلام اور حضرت ایوب علیہ السلام اور یوسف علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام اور اِسی طرح بدلہ دیتے ہیں ہم نیکی کرنے والوں کو۔ ان ایات مذکورہ اور ان کے بعدوالی چار ایات میں اللہ تعالیٰ رب العزت نے ان کل چھے ٦ ایات میں اٹھارہ ١٨ انبیاء علیہ السلام کا تذکرہ کر کے فرمایا کہ

﴿ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ﴾

اگر یہ سارے انبیاء۔ اللہ تعالیٰ کے لاڈلے نبی۔ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ شخصیات شرک کرتے تو ان کے تمام اعمال صالحہ تباہ و برباد ہو جاتے اس میں کوئی شک نہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی عصمت اتنی بلند اور بالا ہے۔ شان وشوکت عظمت اتنی عمدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے جرائم سے اپنے حفظ وامان میں رکھتے ہیں کہ ان سے ایسے جرائم کا ارتقاب نہیں ہونے دیتے۔ لیکن پھر بھی ارشاد فرمایا کہ اگر یہ انبیا علیہ السلام شرک کرتے تو ان کے جملہ نیک اعمال برباد ہو جاتے۔

ہم امت محمد ﷺ ہوتے ہوئے ہمیں بھی شرم کرنی چاہیے چونکہ زندگی کی کوئی گارنٹی نہیں اور کوئی علم نہیں کہ کب موت آ جاتی ہے اور خالی دامن اللہ تعالیٰ کے ہاں پیش ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ توحید کے معاملہ میں اور جرائم سے بچنے کے سلسلہ میں اپنے حفظ وامان میں رکھے امین ثم امین ایک شاعر نے کیا خوب لکھا ہے۔

ہوش وحواس تاب وتواں اے داغ جا چکے
اب ہم بھی جانے والے ہیں سامان تو گیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹھکانا گور ہے تیرا سامان کچھ تو کر غافل
کہاوت ہے کہ خالی ہاتھ گھر جانا نہیں اچھا

دنیا کی بے ثباتی کی عجیب مثال

ایک آدمی نے اپنی بیٹی لخت جگر کو فریضہ نکاح کے موقع پر کافی حد تک جہیز اور ساز سامان بکثرت قیمتی دیا اور اپنی طرف سے کوئی ارمان نہ چھوڑ ایسی کوئی کمی نہ رہنے دی کہ بیٹی کو اگر کوئی چیز ضرورت ہو تو مہیا نہ ہو سکے بیٹی شادی کے بعد جلد فوت ہوگئی تو اس نے فی البدیع یہ اشعار کہے جو ذیل میں تحریر ہیں۔

نہ آیا یاد مجھ کو اے آرام جاں اس نامرادی میں
کفن دینا تجھے بھولے تھے سامان شادی میں
اس گلستاں میں بہت کلیاں مجھے تڑپا گئیں
کیوں لگی تھیں شاخ میں کیوں بن کھلے مرجھا گئیں

﴿ وَاَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ○ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ○ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ○ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ○ الَّذِيْ يَرَاكَ حِيْنَ تَقُوْمُ○ وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِيْنَ○ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ○ ﴾ (پارہ ۱۹ رکوع ۱۵)

''ترجمہ: اور ڈرا تو اپنے قبیلہ کے نزدیک والوں کو اور نیچا کر باز و اپنا واسطے اس شخص کے پیروی کرتا تیری ایمان والوں میں سے پس اگر نافرمانی کریں تیری پس کہہ تو تحقیق میں بیزار ہوں اس چیز سے جو کرتے ہو تم اور توکل کر اوپر اس غالب مہربان کے۔ وہ ذات پاک جو دیکھتا ہے تجھ کو جس وقت کہ کھڑا ہوتا ہے تو۔ اور پھرنا تیرا بیچ سجدہ کرنے والوں کے۔ تحقیق وہ اللہ تعالیٰ خوب سننے والا اور خوب جاننے والا ہے۔ قران کریم میں ایک دوسری جگہ اللہ رب العلمین ارشاد فرماتے ہیں لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا۔ ترجمہ: تا کہ ڈرائے تو مکہ والوں اور اسکے گردو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نواح والوں کو تیسری جگہ ارشاد فرمایا لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْ بَلَغَ ترجمہ: تاکہ میں اسی قرآن کے ساتھ تمہیں اور جسے بھی یہ قران پہنچے ڈرا دوں چوتھی جگہ سورہ یٰسٓ میں ارشاد فرمایا

﴿ یٰسٓ○ وَ الْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ○ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ○ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ○ تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ○ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ○ ﴾

اے سردار قسم ہے قرآن حکمت والے کی بے شک تو میرے پیغمبروں سے ہے۔ اوپر سیدھے راستہ کے۔ نازل کیا گیا ہے غالب مہرباں کی طرف سے تاکہ ڈرائے تو ایسی قوم کو جو نہیں ڈرائے گئے باپ دادے ان کے پھر وہ غافل ہیں۔

بہرحال جب آیۃ کریمہ

﴿وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ○﴾ (پارہ ۱۹ رکوع ۱۵)

نازل ہوئی تو سید الانبیاء تاجدار مدینہ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی ذات گرامی نے قریش مکہ اور اپنے قبیلہ بنی ہاشم کے افراد کا نام لے لے کو ان کے سامنے توحید باری تعالیٰ بیان کی جس کی تفصیل میں دو حدیثیں حضرت رسول اللہ ﷺ کی بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ چنانچہ پہلی حدیث

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ فَصَعِدَ النَّبِیُّ ﷺ اَلصَّفَا فَجَعَلَ یُنَادِیْ یَا بَنِیْ فِهْرٍ یَا بَنِیْ عَدِیٍّ لِبُطُوْنِ قُرَیْشٍ حَتّٰی اجْتَمَعُوْا فَقَالَ اَرَاَیْتَكُمْ لَوْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَیْلًا بِالْوَادِیْ تُرِیْدُ اَنْ تُغِیْرَ عَلَیْكُمْ اَكُنْتُمْ مُصَدِّقِیَّ قَالُوْا نَعَمْ مَاجَرَّبْنَا عَلَیْكَ اِلَّا صِدْقًا قَالَ فَاِنِّیْ نَذِیْرٌ لَّكُمْ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ فَقَالَ اَبُوْلَهَبٍ تَبًّا لَّكَ سَائِرَ الْیَوْمِ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَهَبٍ وَتَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ نَادٰی یَاعَبْدَ مَنَافٍ اِنَّمَا مَثَلِیْ وَ مَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ رَاَی الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَ یَرْبَا اَهْلَهٗ اَنْ یَسْبِقُوْهُ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَجَعَلَ يَهْتِفُ يَا صَبَاحَاهُ۔ (مشکوٰۃ شریف مترجم جلد ٤)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا اس نے جبکہ اتری آیت ڈرا اپنے کنبہ والے قریبوں کو پس چڑھے نبی ﷺ صفا پہاڑی پر پھر شروع کیا پکارنا اے اولاد فہر کی اے اولاد عدی کی قریش کے فرقوں کے لیے یہاں تک کہ وہ جمع ہوئے پھر فرمایا کہ خبر دو مجھ کو کہ اگر خبر دوں میں تم کو یہ کہ ایک لشکر اترا ہے بیچ جنگل کے ارادہ کرتا ہے حملہ کرے تم پر آیا سچا جانو گے تم مجھ کو انہوں نے جواب دیا ہاں اس لیے کہ نہیں تجربہ کیا ہم نے تم پر مگر سچ کا۔ آپ ﷺ نے فرمایا پس تحقیق خبر دیتا ہوں میں تم کو پہلے اترنے عذاب کے پس کہا ابولہب نے ہلاکت ہو تم پر تمام ایام کیا اسی لیے اکٹھا کیا تھا تو نے ہم کو پھر اتری یہ سورۃ مبارکہ ہلاک ہوں دونوں ہاتھ ابولہب کے اور خود بھی وہ ہلاک ہو یہ روایت بخاری اور مسلم کی ہے اور ایک روایت کے یہ الفاظ بھی ہیں کہ آواز دی آپ ﷺ نے اور فرمایا اے عبد مناف کے بیٹو میرا اور تمہارا حال اس آدمی کی طرح ہے جس نے دشمن کا ایک لشکر دیکھا پھر گیا وہ آدمی تاکہ نگہبانی اپنی قوم کی پھر ڈرایا آدمی کہ سبقت لیجائیں دشمن اس کے اہل کی طرف پھر شروع کیا چلانا اور کہنا یَا صَبَاحَاهُ دوسری حدیث (٢)

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَكَ الْاَقْرَبِيْنَ دَعَا النَّبِیُّ ﷺ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوْا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ يَا بَنِیْ كَعْبِ ابْنِ لُوَیٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَابَنِیْ مَرَّةَ ابْنِ كَعْبٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَابَنِیْ عَبْدِ شَمْسٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَابَنِیْ عَبْدِمَنَافٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَابَنِیْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلَبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَافَاطِمَةُ اَنْقِذِیْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَايَةِ الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قَالَ يَامَعْشَرَ قُرَيْشٍ اِشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ لَااُغْنِیْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَابَنِیْ عَبْدِ مُنَافٍ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لَااُغْنِیْ عَنْکُمْ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا یَاعَبَّاسُ ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَااُغْنِیْ عَنْکَ مِنَ اللّٰہِ شَیْاءً وَیَاصَفِیَّۃُ عَمَّۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَااُغْنِیْ عَنْکِ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا وَیَافَاطِمَۃُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِیْنِیْ مَاشِئْتِ مِنْ مَّالِیْ لَااُغْنِیْ عَنْکِ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا (مشکوٰۃ شریف مترجم جلد ٤)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت مبارکہ اتری کہ اے میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کنبہ قبیلے کے لوگوں کو ڈراؤ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش مکہ کو دعوت دی پکارا عام اور خاص سب کو پھر وہ جمع ہوئے پس فرمایا آپؐ نے اسے اولاد کعب بن لوی کی اپنے نفسوں کو آگ سے بچاؤ۔ اے اولاد بنی مرہ بن کعب کی اپنے نفسوں کو اگ سے بچاؤ اے اولاد عبد شمس کی اپنے نفسوں کو آگ سے بچاؤ۔ اے اولاد عبد مناف کی اپنے نفسوں کو آگ سے بچاؤ۔ اے اولادِ ھاشم کی اپنے نفسوں کو آگ سے بچاؤ۔ اے اولاد عبدالمطلب کی اپنے نفسوں کو آگ سے بچاؤ۔ اے فاطمہ اپنے نفس کو آگ سے بچا میں اللہ تعالیٰ کے ہاں تجھے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہیں بچا سکوں گا۔ سوائے اس کہ تمہارا مجھ پر قرابت کا حق ہے میں اسے تر کرتا رہوں اس کی تری کے ساتھ روایت کیا اس حدیث مسلم نے بخاری اور مسلم میں روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جماعت قریش کی خرید و اپنی جانوں کو نہیں ہٹا سکتا میں تم سے اللہ تعالیٰ کا عذاب اے اولاد عبد مناف کی نہیں ہٹا سکتا میں تم سے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کچھ بھی اے صفیہ رسول اللہ کی پھوپھی میں تجھ سے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کچھ بھی دور نہیں کر سکتا۔ اے فاطمہ محمد الرسول اللہ کی بیٹی سوال کر تو مجھ سے مال کا جو تو چاہے لیکن قیامت کے دن میں تجھ سے اللہ تعالیٰ کا عذاب نہیں دور کر سکوں گا۔ کچھ مفہوم قارئین کرام آپ نے ان دونوں حدیثوں کو جو صحیح بخاری اور مسلم کی ہیں ان کے متن اور معانی میں پڑھا ہے کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم بہت بڑی محنت شاقہ سے اللہ تعالیٰ کی توحید کو اپنے قریبی رشتہ داروں اور تمام سرداران قریش کے سامنے بغیر کسی رو رعایت اور بغیر کسی ڈر خوف کے بڑے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واشگاف الفاظ میں کھل کر اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کی گو توحید باری تعالیٰ کے معاملہ میں آپ نے بڑی بڑی تکالیفیں اور مصائب برداشت کئے لیکن اھل زمانہ کو توحید کے نور سے منور کیا آج تک اس کی روشنی دنیائے اسلام میں موجود ہے اور انشاء اللہ بفضل الہ تا قیامت بدستور قائم رہے گی۔ اس میں شک نہیں کہ بعض مسلمانوں نے اس توحید خالص میں اپنی خواہشات سے شرک کی ملاوٹ کر دی ہے عید میلاد النبی کے بہانہ سے شرک کر رہے ہیں کبھی محرم کی بعض رسومات کو اپنا کر شرک کر رہے ہیں کبھی معراج النبی ﷺ کا بہانہ کر کے شرک وبدعت کر رہے ہیں کبھی شعبان المعظم کی بعض رسومات کو ادا کر کے شرک وبدعت کو پروان چڑھایا ہے۔ اور کبھی شادیوں اور غمیوں موت فوت کے مواقعوں پر شرک وبدعات کے طومار اور پہاڑ کھڑے کئے جا رہے ہیں۔ یہ تمام میلے عرس فوت شدہ بزرگوں کی قبروں کے طوالف اور ان اہل قبور کے سامنے ہاتھ باندھ کر قیام کرنا ہاتھ پھیلا کر ان سے مرادیں مانگنا۔ اور بزرگانِ دین سے اپنے لئے استدعا کرنا۔ دوزانو ہو کر بطور تشہد قبروں کے سامنے بیٹھنا۔ اور پیروں کے نام کے بکرے چھترے چڑھاوے چڑھانا پنڈھارے دیگر بزرگوں کے نام پر ان کے روحانی تقریب کی وجہ سے تقسیم کرنا۔ بھائیو یہ شرک وبدعت نہیں تو اور کیا ہے۔

عاجز کا پاکپتن کے میلہ پر آنکھوں سے دیکھا حال

بابا فرید کے مزار سے کچھ فیصلہ پر ایک اور مزار ہے مزار کے جس حصہ میں قبر ہے وہاں کچھ لوگ قبر کو سجدہ کر رہے ہیں کچھ دوزانو ہو کر تشہد کی شکل میں بیٹھے ہیں۔ کچھ قیام کی حالت میں بڑی حضوری کے ساتھ کھڑے ہیں۔ کچھ بزرگ قبر والے بابا سے مانگ رہے ہیں۔ اور اس مزار کے دوسرے حصہ میں نقلیے گویئے کنجر ڈوم راگئے قوالی کر رہے ہیں اور سامعین جھوم جھوم کر ان کو ویلوں کا نظرانا پیش کر رہے ہیں۔ اسی لیے تو علامہ اقبال رحمہ اللہ نے پریشان ہو کر اپنی قلم کو جنبش

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکر یہ کہا ہے۔ شعر وضع میں تم ہو نصاری تو تمدن میں ہنود
تم ہو مسلماں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

خانپور کٹورا کے قریب ایک گدی ہے جو انتہائی معروف ومشہور ہے وہاں کا ایک معتقد لکھتا ہے

چاچڑ وانگ مدینہ دسے تے کوٹ مٹھن بیت اللہ
ظاہر دے وچ پیر فریدن باطن دے وچ اللہ

ایک اور بد بخت لکھتا ہے۔

سسی نوں بے ریت دے جیویں موسیٰ نوں کو طور
اسیں جانا اے شہر کھرپیڑیں سانوں کعبہ نہیں منظور

نوٹ یہ کھرپیڑ گدی ضلع سائیوال میں ہے

ایک اور بے نصیب یوں رقمطراز ہے۔

ساڈا عبدالقادر قادر ہے سانوں ہور قادردی لوڑ نہیں
بغداد دیاں گلیاں کافی نے سانوں ہو گلیاں دی لوڑ نہیں

اس کے جواب میں بندہ عاجز نے یہ لکھا ہے۔

ساڈا اللہ قادر قادر ہے سانوں ہور قادردی لوڑ نہیں
مکے مدینے دیاں گلیاں کافی نے سانوں ہور گلیاں دی لوڑ نہیں

ایک اور ازلی بد بخت نے یہ بھی کہ دیا ہے۔

ہمارا کام ہے علیؓ کا نام لینا
علیؓ کا کام ہے گرتوں کو تھام لینا

میں نے اس کے جواب میں یہ تحریر کیا ہے

ہمارا کام ہے اللہ کا نام لینا
اللہ کام کام ہے گرتوں تھام لینا

ایسے بے شمار واقعات ہیں موقع بموقع عرض کروں گا۔ بہرحال میں سید

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الانبیاء ﷺ کا مسئلہ توحید بیان کرنے کے سلسلہ میں کچھ معروضات عرض کر رہا تھا نبی ﷺ نے ایک روز سب کو کھانے کی دعوت دی۔ یہ لوگ سب بنی ہاشم ہی تھے۔ ان کی تعداد چالیس یا اکتالیس یا انتالیس تھے۔ اس روز ابولہب کی بکواس کی وجہ سے نبی ﷺ کو کلام کرنے موقع ہی نہ ملا۔ اس لیے دوسری رات پھر ان ہی کی دعوت کی گئی جب سب لوگ کھانا کھا کے دودھ پی کر فارغ ہوئے تب نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا (اپنے گھرانے کے لوگوں میں آنحضرت ﷺ کی تقریر) اے حاضرین! میں تم سب کے لیے دنیا و آخرت کی بہبود لیکر آیا ہوں اور میں نہیں جانتا کہ عرب بھر میں کوئی شخص بھی اپنی قوم کے لئے اس سے بہتر اور افضل چیز لایا ہو۔ مجھے اللہ رب العٰلمین نے حکم دیا ہے۔ کہ آپ لوگوں کو اس کی دعوت دوں۔ بتاؤ کہ تم میں سے میرا کون ساتھ دے گا؟ یہ سن کر سب کے سب چپ رہ گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر کہا یا رسول اللہ ﷺ میں حاضر ہوں نبی ﷺ نے ابو طالب سے فرمایا کہ آپ اس کی بات مانا کرو اور جو کہا کرے سنا کرو۔ یہ فقرہ سن کر مجمع خوب کھلکھلا کر ہنسا اور ابوطالب سے تمسخر کرنے لگا دیکھو تمہیں محمد ﷺ نے کہہ دیا ہے۔ کہ آج سے تم اپنے فرزند کا حکم مانا کرو۔

(پہاڑی کا وعظ اور اہل مکہ کو تبلیغ) ایک روز نبی ﷺ نے کوہ صفا پر چڑھ کر لوگوں کو پکانا شروع کیا۔ جب سب لوگ جمع ہو گئے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا تم مجھے بتاؤ تم مجھے سچا سمجھتے ہو یا جھوٹا جانتے ہو۔ سب نے ایک آواز سے کہا ہم نے کوئی بات غلط یا بیہودہ آپ کے منہ سے نہیں سنی۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ تو صادق اور امین ہے نبی ﷺ نے فرمایا دیکھو میں پہار کی چوٹی پر کھڑا ہوں اور تم اس کے نیچے ہو۔ میں پہاڑ کے ادھر بھی دیکھ رہا ہوں ادھر بھی نظر کر رہا ہوں اچھا اگر میں یہ کہوں کہ رہزنوں کا ایک مسلح گروہ دور سے نظر آ رہا ہے جو مکہ پر حملہ آور ہو گا کہ تم اس کا یقین کر لو گے؟ لوگوں نے کہا بیشک کیونکہ ہمارے پاس تجھ جیسے راستباز آدمی کے جھلانے کی کوئی وجہ نہیں۔ خصوصاً جبکہ وہ ایسے بلند مقام پر کھڑا ہے کہ دونوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف دیکھ رہا ہے نبی ﷺ نے فرمایا یہ سب کچھ سمجھانے کے لیے ایک مثال تھی آب یہ یقین کرلو کہ موت تمہارے سر پر آرہی ہے اور تمہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہونا ہے اور میں عالم آخرت کو بھی ایسا ہی دیکھ رہا ہوں جیسا کہ دنیا پر تمہاری نظر ہے اس دل نشین وعظ سے مطلب نبی ﷺ کا یہ تھا کہ نبوت کے لیے ایک مثال پیش کریں کہ کس طرح ایک شخص عالم آخرت کو دیکھ سکتا ہے جبکہ ہزاروں آدمی نہیں دیکھ سکتے (تبلیغ میں آنحضرت ﷺ کی کوششیں) اب نبی ﷺ عام طور پر سمجھانا شروع کیا ہر ایک میلے میں ہر ایک گلی کوچے میں جاجا کر لوگوں کو توحید کی خوبی بتاتے۔ بتوں۔ پتھروں۔ درختوں کی پوجا سے روکتے بیٹوں کے مار ڈالنے سے ہٹاتے زنا سے منع کرتے (آپ ﷺ کے وعظ کی بڑی بڑی باتیں) جوا کھیلنے سے لوگوں کو روکتے تھے آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ لوگ اپنے جسم کو نجاست سے کپڑوں کو میل کچیل سے زبان کو گندی باتوں سے دل کو جھوٹے اعتقادوں سے پاک وصاف رکھیں۔ وعدہ اور اقرار کی سخت پابندی کریں لین دین میں کسی سے دغا نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کو نقص سے عیب سے الودگی سے پاک سمجھیں اس بات کا پختہ اعتقاد رکھیں کہ زمین آسمان چاند سورج چھوٹے بڑے سب اللہ رب العزت کے پیدا کیے ہوئے ہیں۔ سب اسی کے محتاج ہیں دعا کا قبول کرنا بیمار کو صحت وتندرستی دینا مرادیں پوری کرنا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی اور حکم کے بغیر کوئی کچھ بھی نہیں کرسکتا۔ فرشتے اور نبی بھی اس کے حکم کے خلاف کچھ بھی نہیں کرتے۔

(منڈیوں اور میلوں میں آنحضرت ﷺ کا تبلیغ کرنا) عرب میں عکاذ اور یعنبہ اور ذی المجاز کے میلے بہت مشہور تھے دور دور سے لوگ وہاں آیا کرتے تھے نبی ﷺ ان مقامات پر جاتے اور میلے میں آئے ہوئے لوگوں کو اسلام اور توحید کی دعوت فرمایا کرتے تھے (قریش کی مخالفت) معزز قریس کو جو عرب میں اپنے آپ کو سب سے برا سمجھتے تھے جیسے سمندر میں ویل مچھلی ہے۔ قریش کو نبی ﷺ کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعظ پسند نہ آیا اس کی چند وجوہات تھیں (۱) وہ نبوت کا مفہوم سمجھنے سے قاصر تھے اور بعید جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کوئی انسان۔ انسانوں کو سمجھانے کے لیے آئے (۲) وہ جزا وسزائے اعمال کے قائل نہ تھے اس لیے یہ تعلیم کہ موت کے بعد اعمال کی جواب دہی ہوگی اللہ کے نزدیک بالکل قابل تمسخر بات تھی (۳) وہ خاندان اور شرافت بزرگان پر نہایت مغرور تھے اور انہیں اسلامی مساوات اور اخوت کا قبول کرنا ایک قسم کی حقارت اور ذلت محسوس ہوتی تھی۔ (۴) ان میں اکثر قبائل بنو ہاشم سے مخالفت رکھتے تھے۔ اور اس سے برتر کسی مذہب میں کسی خوبی کا امکان بھی ان کے تصور میں نہ آتا تھا۔ (۶) وہ زنا جوا رہزنی قتل عہد شکنی آوارگی ہر ایک قانون وقائدہ کی بندش وقیود سے آزاد رہتے بیشمار عورتوں کو گھر میں ڈال رکھنے کے عادی تھے اور اسلام کا قانون ان کو اپنی پیاری عادات کا دشمن معلوم ہوتا تھا اس لئے انہوں نے آنحضرت ﷺ کی مخالفت پر کمر باندھی اور اسلام کا نام ونشان مٹا دینے کا فیصلہ کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سید الانبیاء ﷺ کا طائف میں توحید بیان کرنا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَامُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّابَعْدُ○

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

اب قریش مکہ نے نبی ﷺ کو زیادہ ستانا شروع کر دیا ایک دفعہ ایک شریر نے سید الانبیاء ﷺ کے سر پر کیچڑ پھینک دیا آنحضرت ﷺ اسی طرح گھر میں داخل ہوئے آپ ﷺ کی بیٹی خاتون جنت اٹھی وہ سر مبارک دھلاتی جاتی تھی نبی ﷺ نے فرمایا پیاری بیٹی تم کیوں روتی ہو تمہارے باپ کی حفاظت خود اللہ تعالیٰ فرمائے گا (نبی ﷺ کا تبلیغ و توحید کے لیے مختلف قبائل کی جانب سفر کرنا) اگرچہ سردار ابو طالب کا سہارا جاتا رہا۔ اگرچہ خدیجۃ الکبریٰ جیسی بیوی جو مصیبتوں اور تکلیفوں میں نہایت غمگسار تھی جدا ہو گئی مگر سید الانبیاء ﷺ نے اور زیادہ جوش سے وعظ و نصیحت کا کام شروع کر دیا۔ چنانچہ تھوڑے ہی دنوں بعد نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ سے نکلے اور بیرون جات وعظ کے لئے تشریف لے گئے آپ ﷺ کے ساتھ اس سفر میں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ تھے۔ مکہ معظمہ اور طائف کے درمیان جتنے قبائل تھے سب کے سامنے آپ نے وعظ اور توحید بیان کی توحید کی منادی کرتے ہوئے نبی ﷺ پاپیادہ طائف کی سرزمیں پہنچے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طائف میں بنوثقیف قبیلہ کے لوگ آباد تھے یہ سرسبز ملک اور سرد پہاڑ پر رہنے کی وجہ سے ان کے غرور کی کوئی حد نہ تھی۔ عبد یالیل۔ مسعود۔ حبیب۔ یہ تینوں بھائی وہاں کے سردار تھے۔ نبی ﷺ پہلے ان سے ملے اور انہیں اسلام کی دعوت دی۔ ان میں سے ایک بولا کہ میں کعبہ کے سامنے ڈاڑھی منڈوادوں گا اگر تو اللہ کا نبی ہو تجھے اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہو۔ دوسرا بولا کیا تیرے سوا اللہ تعالیٰ کو اور کوئی بھی رسول بنانے کو نہ ملا جسے چڑھنے کے کیے کوئی سواری بھی میسر نہیں اسے رسول بنانا تھا تو کسی حاکم یا سردار بنایا ہوتا تیسرا بولا کہ میں تجھ سے کبھی بات ہی نہیں کروں گا۔ کیوں کہ اگر تو اللہ تعالیٰ کا رسول ہے جیسا کہ تو کہتا ہے تب تو یہ خطرناک بات ہے کہ میں تیرے کلام کو رد کروں اگر تو اللہ پر جھوٹ بولتا ہے تو مجھے شایان شان نہیں کہ میں تجھ سے بات کروں اب سید الانبیاء ﷺ نے فرمایا کہ میں تم سے صرف یہ چاہتا ہوں کہ اپنے خیالات کو اپنے پاس ہی رکھو ایسا نہ ہو یہ خیالات دوسرے لوگوں کے ٹھوکر کھانے کے سبب بن جائیں۔ نبی ﷺ نے وعظ فرمانا شروع کر دیا ان ظالم سرداروں نے اپنے غلاموں اور شہر کے لڑکوں کو سکھایا لوگوں نے وعظ و نصیحت کے وقت نبی ﷺ پر اتنے پتھر پھینکے کہ حضور ﷺ خون سے تربتر ہو گئے خون بہہ بہہ کر جوتے میں جم گیا اور وضو کے لیے پاؤں سے جوتا نکلنا مشکل ہو گیا۔

اور پھر بدمعاشوں اور اوباشوں نے نبی ﷺ کو اس قدر گالیاں دیں تالیاں بجائیں چیخیں لگائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو ایک مکان کے احاطہ میں جانے پر مجبور ہوئے یہ جگہ عتبہ اور شیبہ فرزندان ربیعہ کی تھی انہوں نے دور سے آپ کی اس حالت کو دیکھا اور سید الانبیاء ﷺ پر ترس کھا کر اپنے غلام عداس کو کہا کہ پلیٹ میں انگور رکھ کر اس شخص کو دے آؤ غلام نے مالک کی بات پر عمل کرتے ہوا انگور نبی ﷺ کے سامنے پیش کئے سید الانبیاء ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک انگوروں کی طرف بڑھایا اور نبوت کی زبان طیبہ سے بسم اللہ شریف پڑھی پھر انگور کھانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شروع کیے عداس نے حیرت کی نظر سے نبی ﷺ کی طرف دیکھا اور پھر کہا ایسا کلام ہے کہ یہاں کے باشندے نہیں بولا کرتے سید الانبیاء ﷺ نے فرمایا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو اور تمہارا مذہب کیا ہے؟ عداس نے عرض کی میں عیسائی ہوں اور نینوی کا باشندہ ہو نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم مردِ صالح یونس بن متی کے شہر کے باشندے ہو عداس نے عرض کی جی ہاں آپ کو کیا خبر ہے کہ یونس بن متیٰ کون تھا اور کیسا تھا آپ ﷺ نے فرمایا وہ میرا بھائی تھا نبی علیہ السلام تھا اور میں بھی اللہ تعالیٰ کا نبی ہوں عداس یہ سنتے ہی جھک پڑا اور اس نے نبی ﷺ کا سر مبارک ہاتھ مبارک قدم مبارک چوم لئے عقبہ بن شیبہ نے دور سے غلام کو ایسا کرتے دیکھا اور آپس میں کہنے لگے لو غلام تو ہاتھوں سے نکل گیا۔ جب عداس لوٹ کر اپنے آقا کے پاس آیا تو انہوں نے کہا کم بخت تجھے کیا ہو گیا تھا کہ اس شخص کے ہاتھ پاؤں سر چومنے لگ گیا تھا عداس نے کہا حضور عالی آج اس شخص سے بہتر کوئی بھی روئے زمین پر نہیں اس نے مجھے ایسی بات بتائی جو صرف نبی ہی بتا سکتا ہے انہوں نے عداس کو ڈانٹ دیا کہ خبردار کہیں اپنا دین نہ چھوڑ بیٹھنا تیرا دین اس کے دین سے بہتر ہے اسی مقام پر ایک دفعہ وعظ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ ﷺ کو اتنی چوٹیں لگیں کہ سید الانبیاء ﷺ بیہوش ہو کر گر پڑے حضرت زید رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو اپنی پیٹھ پر اٹھایا اور آبادی سے باہر لے گئے پانی کے چھینٹے آپ کے چہرہ انور پر مارنے سے ہوش آیا۔ اسی سفر میں اتنی تکلیفوں اور ایذاؤں کے بعد اور ایک شخص تک کے مسلمان نہ ہونے کے رنج اور صدمہ کے وقت بھی نبی ﷺ کا دل اللہ تعالیٰ کی عظمت اور صحبت سے بھر پور تھا اس وقت جو دعا حضور ﷺ مانگی اس کے الفاظ یہ ہیں

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَشْكُوْ ضُعْفَ قُوَّتِي وَقِلَّةَ حِيْلَتِي وَهَوَانِيْ عَلَى النَّاسِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَنْتَ رَبُّ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ وَاَنْتَ رَبِّيْ اِلٰى مَنْ تَكِلُنِيْ اِلٰى بَعِيْدٍ يَتَجَهَّمُنِيْ اَوْ اِلٰى عدو ملكت امرى ان لم يكن على

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غضبك فلا ابالی ولكن عافيتك هی اوسع لی اعوذ بنور وجهك الذی اشرقت له الظلمت وصلح عليه ام الدنيا والاخرة من ينزل بی غفبك او يحل علی سخطك لك العتبی حتی ترضی ولاحول ولاقوة الابك (رحمة للعلمين جلد ۱)

''ترجمہ: الٰہی اپنی کمزوری بے سروسامانی اور لوگوں کی تحقیر کی بابت تیرے سامنے فریاد کرتا ہوں تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے درماندہ عاجزوں کا مالک تو ہی ہے اور میرا مالک بھی تو ہی ہے مجھے کس کے سپرد کیا جاتا ہے کیا بیگانہ ترشر کے یا اس دشمن کے جو کام پر قابو رکھتا ہے۔ لیکن جب مجھ پر تیرا غضب نہیں تو مجھے اس کی کچھ پروانہیں۔ کیونکہ تیری عافیت میرے لئے زیادہ وسیع ہے۔ میں تیری ذات کے نور سے پناہ چاہتا ہوں جس سے سب تاریکیاں روشن ہو جاتی ہیں۔ اور دنیا دین کے کام اس سے ٹھیک ہو جاتے ہیں کہ تیرا غضب مجھ پر اترے یا تیری رضامندی مجھ پر وارد ہو۔ مجھے تیری ہی رضامندی اور خوشنودی درکار ہے اور نیکی کرنے یا بدی سے بچنے کی طاقت مجھے تیری ہی طرف سے ملتی ہے۔ سیدالانبیاء ﷺ نے اپنی قوم کی طرح اہل طائف کے سامنے بھی یہی دعوت پیش کی۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ تُفْلِحُوْا۔

اے لوگو تم یہ کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں یعنی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی عبادت کے لائق ہے۔ اور تم یہ کہنے اور عمل کرنے سے کامیاب اور کامران ہو جاؤ گے۔ لیکن قسمت کی بات ہے کہ اہل طائف نے بھی بدخلقی اور بے رحمی اور بے دردی کا مظاہرہ کیا اللہ تعالیٰ کے حبیب تاجدار مدینہ ﷺ پر غنڈے اور اوباش جوانوں لڑکوں سے پتھروں کی بارش کرادی۔ سرداروں کے حکم سے ان لوگوں نے سید العلمین ﷺ پر اس قدر پتھر برسائے کہ حبیب الٰہ ﷺ اس قدر زخمی ہوئے کہ آپ کے نعلین یعنی جوتیوں میں خون کا جماؤ ہونے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی وجہ نبوت کے پاؤں مبارک سے بڑی مشکل سے اتاری گئیں۔ لیکن سید الانبیاء تاجدار مدینہ ﷺ بدستور اللہ تعالیٰ کی توحید یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ تُفْلِحُوْا۔ کے الفاظ پیش کرتے رہے اور بعض موقعوں پر آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرماتے تھے کہ تَمْلِکُوْنَ الْعَرَبَ وَالْعَجَمَ○ اگر لا الہ الا اللہ پڑھ لو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں عرب وعجم کا مالک اور فرمان روا بادشاہ بنا دیں گے۔ اہل طائف کی طرف سے جو جوابات آپ کو ملے حفیظ جالندھری نے اپنے الفاظ میں کچھ اس طرح بیان کیا ہے

کوئی بولا کہ آپ اعجاز اپنا کوئی دکھلائیں
کم از کم یہ تو ہو پتھر یہی ہم پر پلٹ آئیں
کوئی بولا کہ یہ تم سے بلاہٹ کیوں نہیں جاتی
ہمارے غرق ہونے کو زمین پھٹ کیوں نہیں جاتی

بعض مفسرین کرام نے لکھا ہے کہ حضرت زید بن حارث آپ ﷺ کے ہمراہ تھے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے عرض کی آپ کو ان لوگوں نے بہت اذیت اور تکلیف پہنچائی ہے آپ ان کے لیے بد دعا کریں نبی ﷺ فرمانے لگے۔

اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ

یا اللہ میری قوم کو ہدایت کر دو اس لئے کہ یہ مجھے جانتے ہی نہیں اس لئے اگر ان کو میری حقانیت کا پتہ ہوتا تو یقیناً یہ ایسا سلوک مجھ سے نہ کرتے حضرت مولنا جالندھری اپنے انداز میں یوں رقم طراز ہیں۔

دعا مانگی الٰہی قوم کو چشم بصیرت دے
الٰہی رحم کر ان پر انہیں نور ہدایت دے
جہالت ہی نے رکھا ہے صداقت کے خلاف ان کو
بیچارے بے خبر انجان ہیں کر دے معاف ان کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الٰہی رحم کر کہسار طائف کے مکینوں پر
الٰہی پھول برسا پتھروں والی زمینوں پر

آپ کے خادم حضرت زید رضی اللہ عنہ کے اصرار پر آپ نے جو ارشاد فرمایا وہ حدیث شریف کے یہ الفاظ ہیں

اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَانًا وَلٰکِنِّیْ بُعِثْتُ دَاعِیًا وَّرَحْمَةً

ترجمہ: میں دنیا میں لعنت اور بدعا کرنے کے لیے نہیں آیا بلکہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے داعی اور رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ یہ شعر سن کر رحمة للعٰلمین نے ہنس کے فرمایا

کہ میں اس دہر میں قہر وغضب بن کر نہیں آیا

قدرے ٹھہر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس باغ سے نکلے تو مکہ مکرمہ کی راہ پر چل پڑے۔ غم والم کی شدت سے طبیعت مبارک نڈھال اور دل مبارک پاش پاش ہو رہا تھا۔ آپ جب قرن منازل پہنچے تو اللہ رب العزت کے حکم سے حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے ان کے ساتھ پہاڑوں کا فرشتہ بھی تھا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ گزارش کرنے آیا تھا۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیں وہ اہل مکہ کو دو پہاڑوں کے درمیان پیس ڈالے اس واقعہ مذکورہ کی تفصیل صحیح بخاری شریف میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ان کا بیان ہے کہ انہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دریافت کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی ایسا دن بھی آیا ہے جو احد کے دن سے زیادہ سنگین رہا ہو؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں تمہاری قوم سے مجھے جن جن مصائب کا سامنا کرنا پڑا ان سب سے زیادہ سنگین مصیبت وہ تھی جس سے میں گھاٹی کے دن دوچار ہوا جب میں نے اپنے آپ کو عبد یالیل بن عبد کلال کے صاحبزادے پر پیش کیا مگر انہوں نے میری بات منظور نہ کی تو غم والم سے نڈھال اپنے راستے پر چل پڑا اور مجھے قرن ثعالب پر ہی پہنچ کر افاقہ ہوا۔ وہاں میں نے سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ بادل کا ایک ٹکڑا مجھ پر سایہ فگن ہے۔ میں نے بغور دیکھا تو اس میں حضرت جبریل علیہ السلام تھے انہوں مجھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پکار کر کیا آپ ﷺ کی قوم نے آپ سے بات جو کہی ہے اللہ تعالیٰ نے اسے سن لیا ہے۔ اب اس نے آپ ﷺ کے پاس پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہے تا کہ آپ ﷺ ان کے بارے میں اسے جو حکم چاہیں دیں۔ اس کے بعد پہاڑوں کے فرشتے نے مجھے آواز دی اور سلام کرنے کے بعد کہا: اے محمد ﷺ بات یہی ہے۔

اب آپ ﷺ جو چاہیں..... اگر چاہیں کہ میں انہیں دو پہاڑوں کے درمیاں کچل دوں تو ایسا ہی ہوگا۔ چنانچہ ایک روایت میں بھی آتا ہے۔

فَرَفَعْتُ رَأسِیْ فَإِذَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتنِیْ

ترجمہ: میں نے سر اٹھایا۔ تو بادل کا ٹکڑا مجھے نظر آیا جس نے مجھ پر سایہ کیا ہوا تھا فنظرت میں نے وہاں جبریل علیہ السلام کو دیکھا' جبریل علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رُدُّوْا عَلَيْكَ

یعنی اللہ رب العزت آپ کی قوم کا آپ کو برا کہنا اور آپ کو جھٹلانا تکذیب کرنا سب کچھ سن لیا ہے۔

وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَامُرَهٗ بِمَا شِئْتَ بِهِمْ

اب اللہ تعالیٰ رب العزت نے آپ کے پاس پہاڑوں کے فرشتہ کو بھیجا ہے تا کہ جو آپ حکم کریں اس کو وہ بجالائے سید الانبیاء ﷺ فرماتے ہیں اس کے بعد پہاڑوں کے فرشتہ نے مجھے مخاطب کر کے سلام عرض کیا۔ اور کہا اگر آپ ارشاد فرمائیں تو میں طائف زمین کے اردگرد جو دو پہاڑ ہیں ان کو آپس میں ٹکرادوں اور ان کے درمیان لاکر اہل طائف کو تباہ برباد کردوں سید الانبیاء تاجدار مدینہ رحمۃ للعلمین ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا

﴿بَلْ اَرْجُوْا اَنْ يُخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُاللّٰهَ وَحْدَهٗ وَلَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا﴾

ترجمہ: بلکہ میں امید رکھتا ہو کہ اللہ رب العزت ان کی نسلوں سے ایسے لوگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدا کریں گے جو اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کی عبادت کریں گے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے مسلمانوں آپ ﷺ کی امت کے لوگو ذرا دھیان تو کرو کہ سید الانبیاء تاجدار مدینہ ﷺ کی ذات گرامی ذات اقدس نے بڑی بڑی تکلیفیں کفار کی طرف سے اٹھائیں اور اپنی ذات کا انتقام نہیں لیا بلکہ معاف فرما دیا۔ ہاں تو میں عرض کر رہا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ اللہ عزوجل ان کی پشت سے ایسی نسل پیدا فرمائے گا جو صرف ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے شریک نہیں ٹھہرائیں گے (صحیح بخاری شریف کتاب بدء الخلق جلد۱ صفحہ ٤٥٨۔ مسلم شریف مالقی النبی ﷺ من اذی المشرین والمنافقین۔ جلد۲ صفحہ ۱۰۹)

سید الانبیاء تاجدار مدینہ ﷺ کے اس جواب سے آپ کی یگانہ روزگار شخصیت اور ناقابل ادراک گہرائی رکھنے والے اخلاق عظیمہ کے جلوے دیکھے جاسکتے ہیں بہر حال اب سات آسمانوں کے اوپر سے آنی والی اس غیبی مدد کی وجہ سے آپ ﷺ کا دل مطمئن ہو گیا اور غم و الم کے بادل چھٹ گئے چنانچہ آپ ﷺ نے مکہ معظمہ کی راہ پر مزید پیش قدمی فرمائی اور وادیٔ نخلہ میں جا فروکش ہوئے یہاں دو جگہیں قیام کے لائق ہیں ایک السیل الکبیر اور دوسرے زیمہ کیونکہ دونوں جگہ پانی اور شادابی موجود ہے لیکن کسی ماخذ سے یہ پتہ نہیں چل سکا پھر آپ ﷺ ان میں کس جگہ قیام فرمایا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت سید الانبیاء ﷺ کا جنوں کو وعظ کرنا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَامُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّابَعْدُ○ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

سید الانبیاء ﷺ کی ذات گرامی نے نہ صرف انسانوں کے سامنے توحید اور شریعت کے احکامات بیان کیے بلکہ تاجدار مدینہ ﷺ نے جنوں کے سامنے بھی رب العٰلمین کی توحید بیان کی وادی نخلہ میں آپ ﷺ کا چند ایام قیام رہا اس دوران میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے پاس جنوں کی ایک جماعت بھیجی جس کا ذکر قران مجید میں دو جگہ پر آیا ہے ایک سورہ احقاف میں دوسرا سورہ جن میں' سورہ احقاف کی آیات یہ ہیں

﴿ وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْا اَنْصِتُوْا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُنْذِرِيْنَ ○ قَالُوْا يٰقَوْمَنَا اِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا اُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ يٰقَوْمَنَا اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ ﴾

(پارہ ٢٦ رکوع ٤)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ترجمہ: اور جب پھرلائے ہم تیری طرف جنوں کی ایک جماعت کو جو سنتے تھے قرآن غرض جب وہ لوگ قرآن کے پاس آئے کہنے لگے خاموش رہو۔ پھر جب قرآن پڑھا جا چکا تو وہ جن اپنی قوم کے پاس خبر پہچانے کے واسطے واپس گئے کہنے لگے اے بھائیو ہم ایک کتاب سنکر آئے ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد نازل ہوئی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے حق اور راہ راست کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اے ہماری قوم اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کا کہنا مانو اور اس پر ایمان لے آؤ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تمہیں عذاب دردناک سے محفوظ رکھے گا۔ سورہ جن کی آیات

﴿قُلْ اُوحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًاO یَهْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا اَحَدًاO وَاَنَّهُ تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًاO وَاَنَّهُ كَانَ یَقُوْلُ سَفِیْهُنَا عَلَی اللّٰهِ شَطَطًاO وَاَنَّا ظَنَنَّا اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَی اللّٰهِ كَذِبًاO﴾ (پارہ ۲۹ رکوع ۱۱)

آپ فرما دیجئے کہ میرے پاس اس بات کی وحی آئی ہے کہ جنات میں سے ایک جماعت نے قرآن سنا پھر انہوں نے کہا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے جو راہ راست کی طرف ہدایت کرتا ہے سو ہم تو اس پر ایمان لے آئے اور ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں گے۔ اور ہمارے پروردگار کی بہت بڑی شان ہے اس نے کسی کو بیوی اور اولاد نہیں بنایا۔ اور ہم میں سے جو بیوقوف ہوئے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی شان میں بڑھی ہوئی باتیں کہتے ہیں

﴿وَاَنَّا ظَنَنَّا اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَی اللّٰهِ كَذِبًاO﴾

''پارہ اور رکوع مذکورہ'' اور ہمارا یہ خیال تھا کہ انسان اور جنات کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی شان میں جھوٹی بات نہیں کہیں گے''

سورہ جن کی آیات کا شان نزول امام احمد اور امام ترمذی امام بخاری امام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مسلم رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ کبار محدثین کرام نے مختلف طرق سے متعدد احادیث نقل کی ہیں جن کا خلاصہ مطلب مع تشریح کے جو سیرت کی کتابوں میں یوں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کئی برسوں سے قریش مکہ کو سمجھایا اور انکی سختیوں کو بڑے استقلال سے برداشت کیا اور بجز چند آدمیوں کے ایمان نہ لائے اسی پارہ میں سورہ نوح میں حضرت نوح کا قصہ سنا کر اطمینان دلایا گیا تو یہ خیال کیا گیا کہ یہ نہیں مانتے تو چلو باہر کے لوگوں کو وعظ و نصیحت کریں اس غرض سے سید الانبیاء ﷺ طائف کی طرف تشریف لے گئے وہاں کے سردار عبد یالیل و مسعود۔ وحبیب تین شخصوں کو ملے یہ تینوں بدسلوکی سے پیش آئے اور آپ سید الانبیاء تاجدار مدینہ ﷺ کو اپنے شہر سے باہر نکال دیا۔

تب آپ حضرت رحمۃ للعلمین شفیع المذنبین سید المرسلین ﷺ نے عکاذ کا قصد کیا آپ ﷺ راستہ میں بمقام نخلہ ٹھہرے اور صبح کی نماز پڑھانے کو کھڑے ہوئے تو شہر نصیبین کے نوجوان جو اس تلاش میں نکلے تھے کہ ان پر آسمانی خبروں کے بند ہونے کا کیا سبب ہے او یہاں بھی آئے آپ سید الانبیاء تاجدار مدینہ ﷺ سے قرآن کریم سنکر ششدر رہ گئے اور کان لگا کر سننے لگے جب سن چکے تو کہنے لگے اللہ کی قسم یہی چیز ہے جس سے ہم کو اوپر رسائی نہیں ہوتی یہ خود بھی ایمان لائے اور اپنی قوم کو جا کر ہدایت کی دعوت دی سورہ احقاف کے حوالہ سے قارئین کرام آپ پڑھ چکے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے پاس جن آئے جبکہ آپ ﷺ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کئی جن سنکر ایمان لائے پھر اپنی قوم سے جا کر بیان کیا یہاں ان کے بیان کو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی رسول اللہ ﷺ پر اس کے بعد بہت دفعہ جن آکر ملے اور ایمان لائے قرآن سیکھا یہ سید الانبیاء ﷺ کے مواعظ حسنہ اور تبلیغ دین کے یہ اثرات تھے کہ جنوں نے اعتراف کیا کہ ہم نے عجیب وغریب قرآن سنا جو سراسر ہدایت کی رہنمائی کرتا اور ہم بذات خود ایمان لائے اور تازندگی اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔ اور یہ بھی اقرار کیا کہ اللہ رب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العزت بیوی اور اولاد سے پاک ہے اور پھر یہ بھی اعتراف کیا کہ ہم میں سے وہ بیوقوف اور احمق ہے جو اللہ تعالیٰ کے بارہ میں ایسی زیادتی کی باتیں کرے سورہ جن کی آیات اور سورہ احقاف کی آیات سے یہ پتہ چلا کہ سید الانبیاء ﷺ والی بطحا شافع روز جزا تاجدار مدینہ ﷺ کی ذات گرامی صرف انسانوں کی طرف ہی نبی نہیں بنا کر بھیجے گئے بلکہ آپ جنوں اور پوری کائنات اور ساری مخلوقات کے آپ نبی تھے اور نبی ہیں چنانچہ قرآن عظیم میں اللہ رب العزت اپنے نبی ﷺ کی شان عظیمہ کے سلسلہ میں یوں ارشاد فرماتے ہیں

﴿ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴾ (پارہ ۱۷ رکوع ۷)

ترجمہ: اے میرے حبیب ﷺ ہم نے آپ کو سارے جہانوں کا رحمت بنا کر بھیجا ہے آپ نیکوں کے لیے اس کی رحمت ہیں آپکا رحمت ہونا مجسم ہے کہ آپ کی اتباع وتابعداری کی وجہ سے مسلمانوں کی زندگی دنیا میں اچھی طرح گزرتی ہے اور آخرت میں عند اللہ اجر وثواب سے مالا مال ہونگے اور بدوں کافروں منافقوں اور بُرے لوگوں کے لیے بھی آپ رحمت ہیں آپ کی ختم نبوت رحمت کا سبب ہے جبکہ آپ ﷺ کی آمد آمد کے بعد عام قسم کے عالمی عذاب خسف مسخ۔ یعنی قوم کو زمین دھنسا دینا۔ شکلیں بدل دینا۔ بندروں۔ خنزیروں کی شکلوں میں تبدیل کر دینا یہ سب عذاب اللہ تعالیٰ رب العزت نے اس آخری امت سے ہٹا دیئے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے آپ ﷺ کا وجود پاک جسد اطہر ختم نبوت اس قدر ارفع واعلیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ رب العزت نے آپ ﷺ کو ہفت اقلیم کی نبوت کا رتبہ ومرتبہ عطا فرمایا ہے اسی لیے تو میں کہا کرتا ہوں۔ آپ انسانوں کے بھی نبی ہیں۔ آپ جنات کے بھی نبی ہیں۔ زمینوں کے بھی نبی ہیں آپ نہروں دریاؤں سمندروں کے بھی نبی ہیں آپ کھیتیوں باڑیوں باغوں درختوں پودوں کے بھی نبی ہیں۔ آپ در ودیوار پہاڑوں کے بھی نبی ہیں۔ آپ کنکروں اور پتھروں کے بھی نبی ہیں چونکہ نبوت کے ہاتھ مبارک میں بعض دفع کنکریاں بھی اللہ تعالیٰ کی تسبیحات بیان کرتی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تھیں آپ ﷺ کی ذات گرامی اونٹوں گھوڑوں جانوروں کے بھی نبی تھے چونکہ بعض دفعہ اونٹ آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوتے تو اپنے سر آپ کے سامنے جھکا دیتے تو سید الانبیاء والی بطحاء اپنے دست نبوت سے اسکو پیار دیتے ازروئے شفقت اپنے نبوت کہ ہاتھ اس کے سر پر پھیر دیتے ایسے بعض واقعات احادیث میں ہیں عنقریب آگے انشاء اللہ تحریر کروں گا آپ زمینوں کے بھی نبی ہیں۔ آپ کی وفات حسرت آیات کی وجہ سے وہ زمین کے حصے بھی فراق رسول ﷺ میں ضرور روئے ہونگے جہاں جہاں آپ کھڑے ہو کر بیٹھ کر عبادت کرتے تھے یا جس حصہ میں آپ کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر تبلیغ دین کی اشاعت فرمایا کرتے تھے آپ آسمانوں کے بھی نبی ہیں چاند سورج ستاروں آسمانی کائنات کے بھی نبی ہیں۔ آپ سدرۃ المنتھی کے بھی نبی ہیں جہاں معراج کے موقع پر جبریل امین نے بھی معذرت کے ساتھ چھوڑ دیا۔ آپ آسمان اور زمین فرشتوں کے بھی نبی ہیں آپ اللہ رب العزت کے عرش کے بھی نبی ہیں جہاں آپ اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفاعت کبری کے لیے سر بسجود ہوں گے اور کلمات عبادات جو اللہ آپ کو سکھائیں گے القا کریں گے ان کو پڑھ کر آپ شفاعت کریں گے جو تمام امتوں کے لیے ہوگی۔

آپ قبلہ اول مسجد بیت المقدس کی مسجد قدس کے بھی نبی ہیں جہاں آپنے سب نبیوں کو شب معراج میں آپ نے والہانہ اور مؤثر خطاب اور تفصیلی تقریر ارشاد فرمائی آپ مقام محمود کے بھی نبی ہیں بلکہ مقام محمود کے ہی نبی نہیں بلکہ آپ ﷺ کی ذات گرامی اللہ تعالیٰ رب العزت کے بھی نبی ہیں ہاں تو میں سید الانبیاء تاجدار مدینہ ﷺ کی شان وشوکت کے متعلق لکھ رہا تھا اور یقیناً آپ کی نبوت عامہ ہے آپ ﷺ کے لیے جملہ انبیاء کی نبوت خاص خاص آبادیوں بستیوں شہروں کے لیے قوموں کے لیے تھیں لیکن جب مدینہ کے تاجدار مکہ معظمہ کے سردار سردار عبداللہ کے لخت جگر دریتیم کی باری آئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سید

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوالبشر آدم علیہ السلام کا سید العرب والعجم سید الانبیاء والی بطحا منبہ جود وسخا شافع دوز جزا شافع محشر سید الرسل۔ ختم الرسل ہفت اقلیم کی نبوت کا مرتبہ دیگر جامع نبوت کی پوشاک پہنا دی چنانچہ قرآن عظیم اپنی زبان میں من جانب اللہ یوں رقم طراز ہے۔

﴿وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (۲۲ پارہ رکوع ۹)

''اے میرے پیغمبر ﷺ ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے خوشخبری دینے والا اور عذابوں سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔''

دوسرے مقام ذیشان پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا﴾ (پارہ ۹ رکوع ۱۰)

''اے میرے پیغمبر ﷺ آپ فرما دیجئے کہ میں سب کی طرف اللہ کی طرف سے رسول بن کر آیا ہوں۔''

آپ عربیوں کے لیے آپ حبشوں کے لئے چینیوں کے لیے مصریوں کے لیے امریکیوں کے لیے برطانیوں کے لیے ایرانیوں کے لیے ترکیوں کے لیے افریقیوں کے لیے فرانسیسیوں کے ہے۔ روسیوں کے لیے پاکستانیوں کے لیے ہندوستانیوں کے لیے کشمیریوں کے لیے افغانیوں کے لیے قبائلیوں کے لیے الغرض حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ سید العٰلمین شفیع المذنبین سید المرسلین رسول رب العٰلمین ﷺ جملہ مخلوقات کے آپ نبی ہیں آپ ﷺ زمین کے تحت الثری سے لیکر ساتوں آسمانوں تک اور سدرۃ المنتہیٰ سے لیکر عرش مجید تک اللہ رب العزت کی ساری کائنات کے نبی محترم حضرت محمد ﷺ نبی ہیں آج اس دور میں وہ مسلمان اشد بدنصیب ہیں جو اپنی غمی شادی میں نکاح اور عقیقہ میں کاروبار اور معاملات میں لین دین میں مزدوری اور محنت میں کار خانہ داری اور فیکٹری میں تجارت اور دوکانداری میں زراعت اور زمیندارہ میں سودی کاروبار اور رشوت دینے لینے کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ میں سید الانبیاء تاجدار مدینہ ﷺ کی تعلیم وتربیت کا خیال نہ رکھے اللہ تعالیٰ کی عبادات بھی کرے لیکن اللہ رب العزت کے ولیوں اور دوستوں کو سجادہ نشینوں اور مزار والوں کو خانقاہوں اور درباروں والوں کو پختہ قبروں اور چوکھنڈیوں کو بن کے درختوں اور جنڈیوں کو اس لیے پوجے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے ہیں یہ اللہ نہیں ہیں لیکن اللہ تعالیٰ رب العزت سے جدا بھی نہیں ہیں یہ سب باتیں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے مقابلہ میں حبیب اللہ کی عداوت اور دشمنی اور بے ادبی کا سبب ہیں ایسے امور اور کاموں کا کرنا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت وتوحید اور سنت کے خلاف ہے اور آپ کی تعلیم تربیت اور ۲۳ سالہ نبوت زندگی میں آپ ﷺ نے جو جو احکامات ہمیں دیئے ہیں ان کے منافی اور ان سے مذاق اڑانا ہے چنانچہ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ رب العزت نے ارشاد فرمایا ہے

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا﴾ (پارہ ۲۱ رکوع ۱۹)

ترجمہ: لوگوں تمہارے لیے میرے نبی کی زندگی کے تمام معاملات بہترین قسم کا نمونہ ہیں لیکن ان لوگوں کے لیے جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات اور آخرت کا یقین کرتے ہوں اور اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ یاد کرتے ہوں اسی ضمن میں کچھ حدیثیں عرض کرتا ہوں۔

اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ فِيْ نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فَجَآءَ بَعِيْرٌ فَسَجَدَلَهٗ فَقَالَ اَصْحَابُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَسْجُدَ لَكَ فَقَالَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَاَكْرِمُوْا اَخَاكُمْ (مشکوٰۃ شریف باب عشرت النساء)

ترجمہ: امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام مہاجرین وانصار میں تشریف فرما تھے چنانچہ ایک اونٹ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیا اور اس نے آپ ﷺ کے سامنے اپنے سر کو جھکا دیا تو صحابہ کرام نے عرض کی اللہ کے رسول ﷺ آپ کے سامنے جانور اور درخت سجدہ کرتے ہیں اور ہم زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کے سامنے سجدہ کریں تو آپ ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا تم سجدہ اپنے رب کے سامنے کرو اور اپنی بھائی کی عزت کرو۔ یعنی میں محمد الرسول اللہ کی عزت کرو اس سے معلوم ہوا کہ غیر کو سجدہ غیر کی عبادت جائز ہوتی تو شان وشوکت عظمت اور بزرگی کے اعتبار اور لحاظ سے آپ اللہ تعالیٰ کے بعد ساری کائنات سے افضل ہیں آپ نے اپنے سامنے سجدہ کرنے سے روک دیا دوسری حدیث درج ذیل ہے۔

عَنْ قَيْسِ ابْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ الْحِيْرَةَ فَرَاَءَ يْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَّهُمْ فَقُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَحَقُّ اَنْ يُسْجَدَ لَهٗ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْحِيْرَةَ فَرَاَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَّهُمْ فَاَنْتَ اَحَقُّ اَنْ نَسْجُدَلَكَ فَقَالَ لِيْ لَوْمَرَرْتَ بِقَبْرِيْ اَكُنْتَ تَسْجُدُلَهٗ فَقُلْتُ لَافَقَالَ لَاتَفْعَلُوْا (مشکوٰۃ شریف باب عشرۃ النساء)

ترجمہ: حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حیرہ شہر میں گیا تو وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ اپنے بادشاہ کو سجدہ کرتے ہیں تو میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے جب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر خدمت ہوا تو میں نے عرض کی کہ میں حیرہ شہر میں گیا اور میں نے دیکھا کہ وہاں کے لوگ اپنے بادشاہ کو سجدہ کرتے ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ آپ زیادہ حقدار ہیں کہ ہم آپ کے سامنے سجدہ کریں آپ نے فرمایا کہ اے میرے صحابی کیا دیکھا تو نے اگر تو میری وفات کے بعد میری قبر کے پاس سے گزرے تو کیا میری قبر کو سجدہ کرے گا تو قیس بن سعد صحابی رسول نے جواب میں عرض کی نہیں۔ آپ نے فرمایا میری زندگی میں بھی مجھے سجدہ نہ کرنا اس حدیث

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بھی ثابت ہوا کہ نبی ولی بزرگ استاذ پیر مرشد مزار پختہ قبر روضہ چوکھنڈی بزرگ کا دربار نوگزے کی قبر ایسے آستانے ان پر سجدہ کرنا یا ان کے سامنے جھکنا یا ان کو ہاتھ لگا کر ہاتھ چومنا سب شرک اور کفر ہے ایسے مشرک کا کوئی عمل نماز روزہ حج زکوٰۃ عمرہ نفل نوافل استغفار درود شریف ہر قسم کی عبادت ریاضت قرآن پڑھنا اس وقت تک کوئی عبادت قبول نہیں جب تک ایسے شرک سے سچی توبہ کر کے آئندہ ایسے شرک سے باز نہ آئے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ ہمیں ظاہری اور باطنی ہر شرک سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے امین ثم امین

موجودہ بعض مسلمانوں میں جو شرک ہے اس کا سبب یہ ہے کہ ہماری حاجات ہمارے بزرگان زندہ یا فوت شدہ ہی پورا کرتے ہیں ان کے قدموں کی برکت سے ہمارا نظام دنیا بخیر وخوبی سے چل رہا ہے اور ان کے بے دین ملنگوں کا بھی یہی نعرہ ہے۔

جب وہ بھنگ استعمال کرتے ہیں تو نشہ بھنگ میں وہ عجیب بکواسات زبان سے نکالتے ہیں جیسے وہ کہتے ہیں پی ساوی کوئی نہ آوی۔ آنے پٹھے جڑھ پٹی جاوی پھر کبھی یہ بھی کہہ گزرتے ہیں سرقی سرقی خبر لے آدھر کی۔

یہ بھی ان ہی کی گفتار ہے۔ نہ جا کے نہ کھا دھکے نہ رکھ روزہ نہ مر بھوکہ

وجود عاشقاں کلی نماز است

پیتیاں پیتیاں اساں اللہ نال گلاں کیتیاں

حالانکہ قرآن عظیم کے دوسرے سپارے میں رب العلمین ارشاد فرماتے ہیں

﴿وَاِذَا سَئَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ الخ﴾

ترجمہ: اے میرے پیغمبر ﷺ جب میرے بندے میرے بارہ میں سوال کریں تو آپ فرما دیجئے کہ میں بالکل قریب ہوں جب میرا بندہ مجھ سے دعا مانگے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ قرآن عظیم کے ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ارشاد فرمایا

﴿ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴾ (سورہ ق پ ٢٦)

ترجمہ: اے میرے بندے میں (تیری شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں) یعنی گردن کی رگ سے تیسری جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

﴿ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴾

اے میرے بندو میں تم سے بہت زیادہ قریب ہوں لیکن تم مجھے دیکھتے نہیں چوتھی جگہ قرآن کریم میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں

﴿ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ﴾ (المؤمن پ ٢٤)

ترجمہ: تمہارے رب نے ارشاد فرمایا کہ تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ تحقیق جن لوگوں نے مجھ سے مانگنے میں تکبر کیا عنقریب داخل ہوں گے جہنم میں ذلیل ہو کر اب فسوس صدافسوس ہے کہ آج کا مسلمان جب مزارات پر حاضری دیتا ہے تو کہتا ہے بہاوالحق بیڑا دھک کبھی کہتا ہے لے لے کگڑ دے دے پتر۔ نعوذباالله من ذالك اور کبھی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو مخاطب کرتا ہے اور یہ شعر پڑھتا ہے

پیراں دیا پیرا کر دے دور مجبوریاں
بنے تو لایاں جڑیاں رب نے روڑیاں

کوئی ظالم شرک کے گھمن گھروں میں پھنسا ہوا یہ بھی کہتا ہے

پیرا میری ترے اگے تیری ترھ درگائیں۔

کوئی مشرک یہ بھی کہہ گزرتا ہے

ہمارا کام ہے علیؓ کا نام لینا
علی کا کام ہے گرتوں کو تھام لینا

سید علی ہجویری کی کتاب کشف المحجوب میں شروع کے صفحہ پر کسی معتقد نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فارسی کا شعر شرکیہ یہ لکھا ہے

اولیا راہست قدرت ازالہ
تیر گشتہ باز گرداند زراہ

''ترجمہ: اولیائے کرام کو اللہ تعالیٰ کے ہاں اتنی قدرت اور طاقت ہے''

کہ کسی کی قضاؤ قدر کا تیر اللہ کی طرف سے چل پڑے تو بزرگ اسے واپس کر دیتا ہے نَعوذ بِاللّٰہِ مِنْ ذَالِكَ کفار مکہ کو جب پوچھا جاتا کہ آپ ان ٹھا کروں بتوں کی پوجا کیوں کرتے ہو۔ ان کی منتا کیوں کرتے ہو تو وہ جواب میں یہ الفاظ کہتے تھے جو قرآن عظیم میں مرقوم ہے ہیں

﴿مَانَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى الخ﴾

ترجمہ: ہم ان کی پوجا پاٹ ان کے سامنے جھکنا ان کے سامنے ماتھا ٹیکنا اس لیے کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک کر دیں لیکن آج کا کلمہ گو مشرک اتنا بدنصیب اتنا بدبخت ہے کہ وہ براہِ راست ڈریکٹ اللہ تعالیٰ کے ولیوں کو پکارتا ہے ان کی نظرو نیاز ان کے نام پر بکرے چھترے چڑھاوے چڑھاتا ہے پنڈھارے اور دیگیں دیتا ہے کیا یہ ہی دین ہے کیا یہ بھی توحید وسنت ہے علامہ اقبال رحمۃ اللہ نے کیا خوب کہا ہے۔

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے نا امیدی
بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

لیکن مسلمانوں کے موجودہ حال کو ملحوظ رکھ کر میں یہ عرض کرتا ہوں۔

مزاروں سے تجھ کو امیدیں خدا سے نا امیدی
بتاتو سہی اور کافری کیا ہے

حالانکہ احادیث نبویہ کے دفتر میں مشہور ومعروف حدیث قدسی موجود ہے اللہ تعالیٰ کے نبی سید الانبیاء تاجدار مدینہ ﷺ کی ذات گرامی ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ رب العزت فرماتے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنَا اَغْنَى الشركَآءِ عَنِ الشركِ مَنْ عَمِلَ عَمَلاً اَشْرَكَ فِيْهِ مَعِىَ غَيْرِىْ تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ وَاَنَا مِنْهُ بَرِىْءٌ۔

مسلم شریف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں بڑا بے نیاز ہوں شریکوں کے شرک سے جو کوئی نیک عمل کرے اور اس میں میرے ساتھ کسی غیر کو شریک کرے تو میں اس کو اور اس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں اور میں اس سے بیزار ہو جاتا ہوں۔ (صحیح مسلم)

حدیث قدسی کا کچھ مفہوم یہ حدیث قدسی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کارو باری لوگ تو اپنی مشترکہ چیزیں آپس میں بانٹ لیتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ایسا ہرگز نہیں کرتا' وہ بے پرواہ ہے جو عمل بھی اللہ تعالیٰ کے لیے کیا جائے اور اس میں غیر اللہ کو شریک کیا جائے تو ایسے عمل سے اللہ تعالیٰ رب العزت اپنا عبادت کا حصہ قبول نہیں کرتے۔ سارے کا سارا ہی رد کر دیتے ہیں اور اس سے بیزار ہو جاتے ہیں یعنی شرک کے عقیدہ کے ساتھ جو عبادت بھی کی جائے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں غیر مقبول اور مردود ہے اور اللہ تعالیٰ ایسی عبادت اور مشرک عابد سے ناخوش وناراض' خفا' اور بیزار ہے۔ مثال کے طور پر کوئی مانگتے وقت یہ کہے نذر اللہ نیاز حسینؓ دو۔ اور دینے والا نذر اللہ نیاز حسینؓ سمجھ کر خیرات کر دے تو لینے اور دینے والا دونوں مشرک ہو گئے کیونکہ نذر یا نیاز عبادت ہے نذر اللہ کہہ کر نذر کو اللہ تعالیٰ کے لئے عبادت جانا۔ اور نیاز حسین کہنے سے نیاز نذر حضرت حسینؓ کے حق میں عبادت ہو گئی لہٰذا اللہ تعالیٰ اس شراکت حسین رضی اللہ عنہ کے سبب سے یہ نذر اور سوکن عبادت قبول ہی نہیں کرتا اور اس عبادت سے ناراض ہو جاتا ہے اور ناراض ہو جائے گا اب آپ بذات خود انصاف کریں کہ جو مالی عبادت بدنی عبادت قولی عبادت میں کسی کو بھی شریک کریں خواہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواہ کسی صحابی رضی اللہ عنہ کو خواہ کسی تابعی رحمۃ اللہ علیہ کو خواہ کسی تبع تابعی رحمۃ اللہ علیہ کو خواہ کسی شہید کسی بزرگ کسی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خانقاہ کسی مزار والے کو۔ کسی زندہ پیر اور فوت شدہ پیر فقیر کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کریں گے۔ تو یہ شرک سراسر کفر ہوگا اور کافر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنمی ہے اور اس کا کوئی عمل قبولیت کے درجہ تک نہیں پہنچے گا۔

چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دس باتوں کی وصیت ارشاد فرمائی۔ اور ان میں سب سے پہلی بات یہ تھی کہ اے معاذ

لَاتُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَاِنْ قُتِلْتَ اَوْ حُرِّقْتَ

ترجمہ: اے معاذ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کی ذات اور صفات اور عبادات میں کسی کو شریک نہ کرنا اگرچہ تو قتل کیا جائے یا جلایا جائے۔

پھر شرک اتنا بدترین عمل کیوں نہ ہو جبکہ اللہ تعالیٰ رب العزت ارشاد فرماتے

اِنَّ اللّٰهَ لَايَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذَالِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ○ (پارہ ۵ رکوع ۱۵)

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالیٰ نہیں بخشتے یہ کہ شرک کیا اس کے ساتھ کسی چیز کو اور اس کے ماسوا جو گناہ ہیں اللہ تعالیٰ جن کو چاہتے ہیں معاف فرما دیتے ہیں اور جس شخص نے بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا وہ دور دراز کا گمراہ ہے اسی لیے تو مسلمانوں کی یہ بدترین خصلت شرک کی دیکھ کر اقبال نے کہہ دیا ہے۔

ہم تو مائل بکرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے کوئی راہ روے منزل ہی نہیں
تربیت عام تو ہے جو ہر قابل ہی نہیں
جس سے تعمیر ہو آدم کی یہ وہ گل ہی نہیں
جو ہر قابل ہو تو ہم شان کہی دیتے ہیں
مانگنے والوں کو دنیا بھی ہم نئی دیتے ہیں

ان اشعار کا مطلب یہ ہے کہ اگر میرے بندے مجھ سے خالص مانگیں تو میں دینے کے لیے تیار ہوں لیکن جو مانگنے میں روحانی طور پر غیروں کو میرا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریک بنائیں تو ایسے لوگوں کو میں پسند نہیں کرتا۔ اسی لئے اقبال نے دوسری جگہ لکھا ہے۔

جن کو آتا نہیں دنیا میں کوئی فن تم ہو
نہیں جس قوم کو پروائے نشیمن تم ہو
بجلیاں جس میں ہوں اسودہ وہ خرمن تم ہو
بیچ کھاتے ہیں جو اسلاف مدفن تم ہو
ہونیکو نام قبروں کی تجارت کر کے
کیا نہ بیچو گے جو مل جائیں صنم پتھر کے

واخر دعونا عن الحمدللہ رب العلمین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ نَحۡمَدُہٗ وَنَسۡتَعِیۡنُہٗ وَنَسۡتَغۡفِرُہٗ وَنُؤۡمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیۡہِ وَنَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَیِّاٰتِ اَعۡمَالِنَا مَنۡ یَّھۡدِہِ اللّٰہُ فَلَامُضِلَّ لَہٗ وَمَنۡ یُّضۡلِلۡہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشۡھَدُ اَنۡ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَاشَرِیۡکَ لَہٗ وَنَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ اَمَّابَعۡدُ○ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ○ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ○

قرآن عظیم میں اللہ رب العزت اپنی توحید والوہیت کے بارہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

﴿ قُلِ ادۡعُوا الَّذِیۡنَ زَعَمۡتُمۡ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ لَایَمۡلِکُوۡنَ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الۡاَرۡضِ وَمَالَھُمۡ فِیۡھِمَا مِنۡ شِرۡکٍ وَمَا لَہٗ مِنۡھُمۡ مِنۡ ظَھِیۡرٍ○ ﴾ (پارہ ۲۲ رکوع ۹:)

ترجمہ: اے میرے نبی ﷺ آپ فرما دیجئے کہ تم ان لوگوں کو پکارو جن کے متعلق تم گمان کرتے ہو اللہ تعالیٰ کے سوا وہ زرہ برابر بھی اختیار نہیں رکھتے آسمانوں میں اور زمین میں اور نہ ان کی ان دونوں میں شرکت ہے اور نہ ان میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کا کسی کام میں مددگار ہے لہٰذا مسلمان کے لیے یہ ضروری ہے اللہ رب العزت کی ذات وصفات میں کسی کو شریک نہ کرے اور اپنی حاجات مختلفہ میں کسی کو روحانی طور پر اپنے نفع نقصان کا مالک نہ سمجھے مفسرین کرام بیان کرتے ہیں آیۃ مذکورہ کی تفسیر میں پکارنے والے حاجتمند کی مراد وہ شخص پورا کرسکتا ہے جس کو تین باتوں میں سے کوئی بات حاصل ہو یا تو خود مالک مختار ہو۔ یا مالک پر اس کا دباؤ ہو جیسا امرا وزیر جو سلطنت کے رکن ہوتے ہیں اور ان کی ناراضگی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بادشاہ کو سلطنت بگڑنے کا خوف ہوتا ہے تو ناچار ان کا کہنا ماننا پڑتا ہے اور یا ایسا پیارا ہو جس کی پاسداری خاطر منظور ہو خواہ جی چاہے یا نہ چاہے جیسے بیٹا یا بیوی ان کی محبت اور الفت کے سبب ان کی سفارش رد نہ کر سکے۔ اس لیے فرمایا مشرک لوگ جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا پوجتے ہیں پکارتے ہیں ان سے مرادیں مانگتے ہیں ان کو ان تینوں باتوں سے کوئی بھی حاصل نہیں نہ ان کو زمیں و آسمان میں ذرہ بھر اختیار ہے اور نہ کوئی اللہ رب العزت کا مددگار ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ پر کسی کی مدد غالب ہے جو خواہ مخواہ ان کی سفارش قبول ہو بلکہ فرشتے اور انبیاء علیہم السلام اولیائے کرام سب اللہ تعالیٰ رب العزت سے ڈرتے ہیں اور بغیر اجازت کے دم نہیں مار سکتے اس لیے اللہ تعالیٰ کو جو مسلمان راضی کرنا چاہے تو اپنی ہر مشکل میں اپنی تنگی ترشی حاجت اور ضرورت میں اپنی ہر طرح کی محتاجی میں اپنے خالق اپنے مالک اپنے حاجت روا مشکل کشا کے علاوہ کسی کو نہ پکارے اسی لیے تو اللہ رب العلمین نے قرآن عظیم میں ارشاد فرمایا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَالْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ○

ترجمہ: اے دنیا جہان کے لوگو تم سب کے سب اللہ تعالیٰ رب العزت کے محتاج ہو اور اللہ تعالیٰ غنی ہے تعریف کیا گیا لیکن آج کل کے برائے نام مسلمان شرک وکفر بدعات میں اس قدر ڈوبے ہوئے ہیں اگر ان کی فہرست تحریر کروں تو پوری کتاب بن جائے ہمارے گوجرنوالہ سے محلّہ امیر پارک سے کچھ نوجوان سید علی ہجویری جن کو داتا صاحب کے نام سے لوگ پکارتے ہیں میلے پر گئے اور اس بزرگ کے محبت اور قربت اور احترام کی وجہ سے ان کی عبادت جان کر پا پیدل گئے ہیں اس میلہ سے فارغ ہو کر پھر پیدل چل کر واپس گوجرانوالہ میں آئے ہیں ایک صاحب نے بتایا کہ پھر کئی دن تک صحت خراب ہونے کی وجہ سے چار پائی پر پڑے رہے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عاجز کا پاکپتن کے میلہ پر جانے والوں کا انکھوں دیکھا حال

ایک مرتبہ لاہور جانے کا اتفاق ہوا چونکہ ایک کتاب چھاپنے کے لیے پریس والے کو دی تھی اس کا پتہ کرنے کے لیے گیا اتفاقا پاکپتن کے میلہ کے لیے جو زائرین جارہے تھے ان کی گاڑیاں بسیں یادگار سے لے کر علی ہجویری کے مزار تک کھڑی تھیں یعنی ایک قطار میں ٹھہری ہوئی تھیں اور مجھے اس بات کا علم نہیں تھا۔ میں نے ایک دو صاحبوں سے پوچھا انہوں نے بتایا کہ بابے فرید کا پاکپتن شریف میں میلہ شروع ہے اور یہ سب بسیں جو ایک قطار میں چوک یادگار سے لیکر سید علی ہجویری کے مزار اور دربار تک کھڑی ہیں ان کے زائرین پاکپتن کے میلہ عرس پر جا رہے ہیں اور یہاں توقف اس لیے کیا ہے کہ سید صاحب کے مزار کی زیارت اور دیدار کر لیں۔ سید صاحب کے مزار اور روضے کو سلام کر لیں۔ اور اس سلام دیدار زیارت کا عجیب وغریب جو منظر میں نے دیکھا وہ عجیب ہی نہیں بلکہ شرعی نقطہ نظر کے لحاظ سے شدید حیران کن ہے ان گاڑیوں بسوں کے پاس سے جب میں گزرا تو اپنی انکھوں سے دیکھا کہ جو زائرین ان بسوں سے اتر کر ہجویری صاحب کے دربار پر جاتے تھے ان میں مرد بھی تھے عورتیں بھی جوان بھی بوڑھے بھی بچے بھی عورتوں میں بڑی عمر کی عورتیں اور جوان بچیاں بھی تھیں حیران کن بات یہ تھی کہ جو صاحبان اور صاحبات بسوں سے اتر کر سید علی ہجویری کے مزار پر سلام کے لیے جاتے تھے ان کے پاؤں میں جوتے بالکل نہ تھے میں حیران ہوا کہ شائد یہ ساری فوج بغیر جوتوں کے ہی آئی ہے تو بتانے والے نے بتایا کہ یہ تعظیم عزت واحترام کی وجہ سے جوتے بسوں میں رکھ کر اترتے ہیں اور یہ معاملہ اتنا غیر شرعی اور شرک اور کفر ہے جس کی کوئی انتہا نہیں قارئین کرام آپ جانتے ہیں ہم جب مسجد میں اللہ تعالیٰ کے گھر میں جاتے ہیں تو جوتوں سمیت جاتے ہیں کبھی بھی اللہ تعالیٰ کے احترام کے لیے جوتے گھر پر اتار کر نہیں جاتے۔ بلکہ وضو کر کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوتے جھاڑ کر دوھرے کر کے اندر رکھتے ہیں جہاں نماز پڑھی جاتی بلکہ سنت نبوی کی وجہ سے جوتا صاف ہو یا نیا ہو تو ہم جوتا پہن کر نماز بھی پڑھ لیتے ہیں لیکن افسوس صد افسوس مسلمانوں آپ اللہ تعالیٰ رب العزت سے بھی اپنے ولیوں مرشدوں پیروں بزرگوں کی زیادہ منتا کر کے مشرک اور بدعتی بن رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی بغاوت سرکشی اختیار کر لی ہے اللہ تعالیٰ اور اللہ کے نبی سید الانبیاء ﷺ سے بیگانے ہو رہے ہو۔ اللہ ہم اور آپ سب کو شرک و بدعت سے بچائے امین ثم امین۔ ایسے شرک و بدعات کے مقابلہ میں اللہ رب العلمین کا ارشاد گرامی پڑھیں اور سنیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی تاجدار مدینہ ﷺ سید الانبیاء والی بطحا شافع روز جزا کو حکم دیا

﴿قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ○ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ○﴾ (پارہ ٢٤ رکوع ٤)

ترجمہ: اے میرے نبی ﷺ آپ فرما دیجئے کیا اللہ تعالیٰ کے سوا تم مجھے حکم دیتے کہ میں عبادت کروں اے جاہلو اور البتہ تحقیق حکم کیا گیا ہے میری طرف یعنی اللہ نے وحی بھیجی میری طرف اور پہلے انبیاء کی طرف اگر تو شرک کرے گا تو تیرے سب کے سب نیک اعمال ضائع ہو جائیں اور تو خسارہ پانے والوں سے ہو جائے گا۔ بلکہ تو اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کر اور ہو تو شکر گزار حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مشرکین نے آنحضرت ﷺ کو جہالت کی وجہ سے کہا آپ ہمارے بتوں معبودوں کی عبادت کریں ہم بھی آپ کے خدا کی عبادت کریں گے تو اللہ تعالیٰ رب العزت نے یہ آیتیں اتار کر آپ کو تاکید فرما دی آپ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کریں اور اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندوں سے ہو جائیں ان آیات سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جب نیک اعمال میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کیا تو اس عبادت کا کوئی وزن نہیں بلکہ وہ عبادت کفر اور شرک کے رنگ میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدل جاتی ہے اور ایسا عابد اللہ تعالیٰ کا دشمن بن جاتا ہے۔

اسی لیے تو مولنا حالی رحمۃ اللہ علیہ موجودہ مسلمانوں کی حالتِ زار اپنے اشعار میں بیان کر گئے

کرے غیر گربت کی پوجا تو کافر
جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر
کو اکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبیؐ کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبیؐ سے بڑھا ہیں
مزاروں پہ جاجا کے نذریں چڑھا ہیں
شہیدوں سے جاجا کر مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل ان کے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے
وہ دیں جس سے توحید پھیلی جہاں میں
ہوا جلوہ گرحق زمین و زماں میں
رہا شرک باقی نہ وہم گماں میں
وہ بدلا گیا آکے ہندوستاں میں
ہمیشہ سے تھا جس یہ اسلام نازاں
وہ دولت بھی کھو بیٹھے آخر مسلمان
بنانا نہ تربت کو میری صنم تم
نہ سر کرنا میری قبر پر سر کو خم تم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں بندہ ہونے میں کچھ مجھ سے کم تم
کہ بیچارگی میں برابر ہیں ہم تم
مجھے دی ہے حق نے بس اتنی بزرگی
کہ بندہ بھی ہوں اس کا اور ایلچی بھی

پاکپتن کے ایک اور میلہ کا بھی عینی مشاہدہ

منڈی عارفوالہ میں جبکہ بندہ عاجز چک 25 میں خطیب تھا اور یہ قصبہ ان ایام میں اس کی تحصیل پاکپتن تھی اور ضلع ساہیوال تھا اس قصبہ مذکورہ میں اللہ تعالیٰ کے مجھے اٹھارہ سال تک دین اسلام کی خدمت کرنے کی توفیق بخشی اور اسی دوران محرم کے ماہ میں جن تین دنوں میں بابے فرید کا جنتی دروازہ کھلتا ہے (جو باب جنت کے نام سے مشہور ہے) گاؤں کے کچھ اس عقیدہ والے احباب جانے لگے تو حقیقت معلوم کرنے کے لیے بندہ عاجز بھی ان کے ہمراہ ہولیا اور اس دوران جو جو شرک عاجز نے دیکھا ہے وہ کبھی خواب و خیال میں بھی نہ تھا کہ مسلمان بھی ایسا کرتے ہیں دن کو تو مختلف جگہوں پر جو اور مزار ہیں وہاں قوالی وغیرہ کے اکھاڑے ہوتے رہے ایک پختہ قبر جو مزار کی شکل میں تھی وہاں مزار والے کمرہ میں کچھ مسلمان افراد کو دیکھا کہ کچھ مزار کے سامنے سجدہ کر رہے ہیں۔ اور کچھ قیام کی حالت میں کھڑے ہیں اور کچھ تشہد کی حالت میں دوزانو مراقبہ کی شکل میں مزار کی طرف ٹکٹکی لگا کر دیکھتے ہوئے پورے اخلاص سے شرک کر رہے ہیں۔ بندہ عاجز نے ایک آدمی کو کہا کہ کیا یہ ٹھیک کر رہے ہیں یہ ان کے لیے جائز ہے وہ بد بخت بھی نہ بولا۔ بالآخر وہاں سے نفرت کی وجہ سے باہر نکلا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ اس پختہ قبر اور مزار سے باہر اس کے متعلقہ صحن میں قوالوں گویوں راگیوں سرودیوں کی ایک محفل جمی اور رچی ہوئی ہے وہاں قوال گا رہے ہیں۔ سامعین پر لطف اندوزی سے سروں کی ہلا ہلا کر مسرور اور خوش ہو رہے ہیں اور اس معاملہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سماعت کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور مزار والے کی قربت اور اعزار و اکرام و احترام سمجھ رہے ہیں اور ابھی کئی جگہوں پر بابے فرید رحمہ اللہ کے مزار کے قریب ایسے معاملات ہو رہے تھے لیکن ایک ہی جگہ کو دیکھ کر دینی حمیت کی وجہ سے تن بدن میں آگ لگ گئی اب جب رات کا سماں شروع ہوا تو بابے فرید رحمہ اللہ کا جنتی دروازہ کھلا تو زائرین لوگ جوق در جوق ہزاروں کی تعداد میں جمع ہیں اور رسیاں تڑوا رہے ہیں کہ کب ہم جنتی دروازہ سے گزر کر پورے مشرک اور بدعتی بن کر واپس گھروں کو جائیں اور زائرین معتقدین جو جنتی بننے کے لیے یہاں جمع تھے ان کا یہ حال تھا کہ انہوں نے اپنے کپڑے اوپر کر کے ٹنگے ہوئے یعنی سمیٹے ہوئے تھے جیسے کوئی کپڑوں کی حالت میں کبڈی کھیلنا یا کشتی کرنا چاہتا ہے تو اپنے کپڑوں قمیصوں شلواروں تیڑ کی چادروں یعنی تہبندوں کو خوب کنج کر باندھ دیا ہے اور اگر اور بھی کوئی معمولی سامان ہے تو اسے بھی کندھوں کے ساتھ معلق کر کے باندھ دیا ہے ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے جنتی دروازہ میں داخل ہونے کے ایسی صعوبتیں اور مشکلات اٹھانے کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ نیک اعمال کی ضرورت ہوتی ہے لیکن پاکپتن والا بہشتی دروازہ داخل ہونے کے لیے ہٹے کٹے آدمیوں کو داخل ہونے کا موقع فراہم ہوتا ہے اب بابے فرید کے (باب جنت) یعنی جنتی دروازہ میں داخل ہونے کی یہ کیفیت تھی کہ سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کا جمگھٹا اور جم غفیر تھا۔ لوگ دھاوا بول کر (باب جنت) یعنی جنتی دروازے کی طرف دوڑ دوڑ کر دھکے دے دے کر جاتے اور سرکاری سطح پر وہاں پولیس متعین تھی جب پولیس دیکھتی کہ لوگ پر امن طریقہ بہشتی سے دروازہ میں نہیں جاتے تو پولیس تشدد کی حالت میں لاٹھی چارج کرتی اور ان کی لاٹھیاں کم از کم ڈھائی ڈھائی۔ تین تین گز کی لمبی بانس کی ہوتی ہیں اور وہ بے تحاشا زائرین جنتی دروازہ میں داخل ہونے پر برسائی جاتی ہیں۔ اور یہ پولیس کے سپاہی جب ڈانگیں برساتے ہیں تو ان کو کوئی فکر نہیں ہوتا کہ کسی کا سر پھٹ جائے۔ بازو یا کندھا ٹوٹ جائے ٹانگیں ٹوٹ جائیں یا جسم میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زخم ہو جائیں اس بات کی ان کو کوئی پروانہیں ہوتی۔ اب اس معاملہ میں عجیب و غریب مزے کی یہ بات بھی ہے کہ جب شدت سے لاٹھی چارج پولیس کی طرف سے ہوتی ہے ڈانگیں برستی ہیں مارکٹائی کا سماں عروج پر ہوتا ہے تو زائرین معتقدین بھیڑ ڈالتے ہوئے ان لاٹھیوں ان ڈانگوں اور مارکٹائی کا جواب یہ دیتے ہیں فری فری پورے جوش اور پورے مسرت کی حالت میں بیک آواز جب فری فری پکارتے ہیں تو یہ سب آوازیں مل کر ایک زبردست قسم کا شور اور غوغا شروع ہو جاتا ہے اور جو لوگ قرب وجوار میں بہشتی دروازہ میں داخل ہونے کے مشتاق ہیں ان کے حوصلے اور بھی بلند ہوتے ہیں اور وہ بھی اپنی تیاریاں اسی ذوق میں کر رہے ہوتے ہیں جنتی دروازہ میں داخل ہونے والے زائرین اپنی طرف سے تو نعرہ فرید۔ فرید۔ لگاتے ہیں۔ لیکن جب ڈانگیں تیزی سے برستی ہیں تو لوگوں کے جذبات ابھرتے ہیں اور وہ فرید فرید کے بجائے فری فری کہنا شروع کر دیتے ہیں جس کا معنی یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہمیں یہ ڈانگیں برسنے کا حق نہیں تھا لیکن یہ ہمیں Free بھی مل رہی ہیں لیکن اس کے مد مقابل میرے اللہ کی بہشت کا یہ حال ہے جیسے اللہ رب العلمین سورہ زمر میں ارشاد فرماتے ہیں

﴿وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۝ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ۝ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ﴾

(سورہ الزمر پارہ ٢٤)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں چلائے جائیں گے وہ لوگ جنہوں نے پرہیز گاری کی اپنے رب کے سامنے جنت کی طرف جماعتیں جماعتیں جب وہ جنت کے پاس آئیں گے تو ان کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے جنت کا دربان فرشتہ کہے گا جنت میں داخل ہونے والو تم پر سلام ہو تم جنت میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہو تم داخل ہو جاؤ جنت میں ہمیشہ رہنے والے جنتی لوگ جنت مین داخل ہو کر کہیں گے سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہم سے سچا وعدہ کیا تھا اور ہم کو جنت کا وارث بنایا اور جنت میں جہاں بھی ہم چاہیں رہائش پذیر ہوں پھر بہت ہی اچھا ہے ثواب کام کرنے والوں کا معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی بہشت میں کوئی مار کٹائی کوئی لاٹھی چارج نہیں جہاں جنتی دروازہ میں داخل ہونے کے لئے تشدد اور مار کٹائی ہو وہ جنتی دروازہ نہیں بلکہ وہ جہنم کی تشبیہ ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو سوچنے سمجھنے کی توفیق دے امین ثم امین

(بابے فرید رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے باب جنت کے واقعات میں ایک ضروری بات رہ گئی ہے)

وہ یہ ہے جب معتقدین اپنے بزرگ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے باب جنت کے پاس جاتے ہیں (تو ایک سپاہی پولیس کا باب جنت یعنی جنتی دروازہ میں کھڑا ہے) وہ اس معتقد طالب جنتی دروازہ کو دھکا دیگر بابے فرید رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر پھینک دیتا ہے۔ اور دوسرا سپاہی جو بابے فرید رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کے پاس کھڑا ہے وہ باہر دھکیل دیتا ہے بس یہ ہے بابے فرید رحمۃ اللہ علیہ کے باب جنت کا (یعنی جنتی دروازہ دخول اور خروج) یہ معاملات بندہ عاجز مواحد فضل الرحمٰن ہزاروی نے غالباً ۷۰ء کے قریب اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب کا اسلام قبول نہ کرنا

﴿اَلْحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَامُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّابَعْدُ○ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ اِنَّكَ لَاتَهْدِىْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءَ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ○

(پارہ ۲۰ رکوع ۹)

(ترجمہ) تحقیق آپ نہیں ہدایت کر سکتے اس شخص کو جس کے ساتھ آپ محبت کرتے ہوں لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہیں ہدایت کریں۔ وہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے ہدایت پانے والوں کو لیکن چچا سردار ابو طالب کے ساتھ آپ نے بڑی محبت کی لیکن ایمان نصیب نہ ہوا جس کی تفصیل انشاء اللہ آگے عرض کروں گا۔

بہرحال مشرکین مکہ کی چال ناکام ہوگئی اور ان کی سمجھ میں آ گیا کہ وہ اپنے جذبہ عداوت کو اپنے دائرہ ہی میں آسودہ کر سکتے ہیں' لیکن اس کے نتیجے میں انہوں نے ایک خوفناک بات سوچنی شروع کر دی درحقیقت انہیں اچھی طرح احساس ہو گیا تھا کہ اس مصیبت کے نمٹنے کے لیے اب ان کے پاس دو ہی راستے رہ گئے ہیں یا تو رسول اللہ ﷺ کو بزور طاقت تبلیغ سے روک دیں یا پھر آپ کے وجود مبارک کا صفایا کر دیں۔ لیکن یہ دوسری صورت حددرجہ مشکل تھی چونکہ سردار ابو طالب آپ ﷺ کے محافظ تھے اور مشرکین مکہ کے سامنے آہنی دیوار بنے ہوئے تھے۔ اس لیے یہی مفید سمجھا گیا کہ سردار ابو طالب سے دو دو باتیں ہو جائیں۔

سردار ابو طالب کو حضور ﷺ کے بارہ میں قریش مکہ کی دھمکی

اس تجویز کے بعد سرداران قریش ابو طالب کے پاس آئے۔ حاضر خدمت ہوئے اور بولے: ابو طالب آپ اچھی طرح جانتے ہیں آپ ہمارے اندر سن وشرف اور اعزاز کے مالک ہیں۔ ہم نے آپ کی خدمت میں گزارش کی کہ اپنے بھتیجے کو روکیے لیکن آپ نے نہیں روکا آپ یاد رکھیں ہم اسے برداشت نہیں کر سکتے کہ ہمارے آبا و اجداد کو گالیاں دی جائیں' ہماری عقل وفہم کو حماقت زدہ قرار دیا جائے اور ہمارے خداؤں کی عیب جوئی کی جائے آپ روک دیجئے ورنہ ہم آپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اور ان سے ایسی جنگ چھیڑیں گے کہ ایک فریق کا صفایا ہو جائے گا۔

سردار ابوطالب رسول اللہ کے چچا کو دھمکی

سردار ابوطالب پر اس زور دار دھمکی کا بہت زیادہ اثر ہوا اور انہوں نے رسول ﷺ کو بلا کر کہا: بھتیجے! تیری قوم کے لوگ میرے پاس آئے تھے اور ایسی ایسی باتیں کہہ کر گئے ہیں۔ اب مجھ پر اور خود اپنے آپ پر رحم کرو۔ اور مجھ پر اتنا بوجھ نہ ڈالو جو میرے بس سے باہر ہے۔

یہ بات سنکر رسول اللہ ﷺ نے سمجھا کہ آپ کے چچا سردار ابوطالب بھی آپ کا ساتھ چھوڑ دیں گے۔ اور وہ بھی آپ کی مدد سے کمزور پڑ گئے ہیں اس لیے آپ نے فرمایا چچا جان خدا کی قسم! اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند کو رکھ دیں کہ میں اس کام کو اس حد تک پہنچائے بغیر چھوڑ دوں گا کہ یا تو اللہ تعالیٰ اسے غالب کر دے گا یا میں اسی راہ میں فنا ہو جاؤں گا تو بھی نہیں چھوڑ سکتا۔ اس کے بعد آپ کی آنکھیں اشک بار ہوئیں آپ ﷺ رو پڑے اور اٹھ گئے جب واپس ہونے لگے تو سردار ابوطالب نے پکارا اور آپ ﷺ سامنے تشریف لائے تو کہا بھتیجے جاؤ جو چاہو کہو خدا کی قسم میں تمہیں کبھی کسی وجہ سے نہیں چھوڑ سکتا پھر یہ اشعار سردار ابوطالب نے کہے۔

وَاللّٰهِ لَنْ يَّصِلُوْا اِلَيْكَ بِجَمْعِهِمْ
حَتّٰى اُوَسَّدَ فِي التُّرَابِ دَفِيْنًا
فَاصْدَعْ بِاَمْرِكَ مَا عَلَيْكَ غَضَاضَةٌ
وَبَشِّرْ وَقَرِّ بِذَاكَ مِنْكَ عُيُوْنًا

''ترجمہ بخدا وہ لوگ تمہارے پاس اپنی جمعیت کے ساتھ ہرگز نہیں پہنچ سکتے یہاں تک کہ میں مٹی میں دفن کر دیا جاؤں تم اپنی بات کھلم کھلا کہو تم پر کوئی قدغن نہیں تم خوش ہو جاؤ اور تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں''

۵۲۔ ابن ہشام/۳۶۵ ۵۳۔ مختصر السیرۃ شیخ محمد بن عبدالوھاب صفحہ ۶۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک مرتبہ سرداران قریش اکٹھے ہو کر سردار ابو طالب کے پاس آئے اور کچھ گذارشات عرض کیں ان گذارشات کا مفہوم ہمارے کچھ اسلامی شعرائے کرام نے ان الفاظ میں بیان کیے ہیں

کہا تیرا بھتیجا اب ہمیں بے دین کہتا ہے
ہمارے دین کو انسان کی توہین کہتا ہے
برا کہتا ہے وہ سارے ہمارے اِن خداؤں کو
ہبل کو لات کو عزی کو دیوی اور دیوتا وں کو

الحاصل کلام یہ ہے کہ اب ہمارے صبر واستقلال کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے یا تو آپ اسے ایسے معاملات سے روکو یا ہمارے حوالے کر دو ہم خود اس سے نمٹ لیتے ہیں۔

نہیں برداشت کر سکتے اب ہم اس کی جرأت کو
یہاں اب دیکھ لیں گے اس کو اور اس کی نبوت کو
ہم اپنے دین کی توہین پر چپ رہ نہیں سکتے
تمہارے پاس آئے ہیں کہ اب ہم سہ نہیں سکتے
تم اس کا ساتھ چھوڑ دیا اسے تنبیہ فرماؤ
وگرنہ جنگ کا سامان کرو میدان میں آؤ

جب سردار ابو طالب نے قریشی سرداروں کی یہ باتیں سنیں تو قلب حزیں درد اور محبت سے بھر گیا اس نے نبی ﷺ کو بلایا اور سمجھایا کہ بھتیجے بت پرستی کا کارد اور تردید نہ کیا کرو دیکھو یہ تمہاری اس تبلیغ کی وجہ سے یہ سارے اہل مکہ ہمارے دشمن بن گئے ہیں سید الانبیاء ﷺ اپنے چچا سردار ابو طالب کی یہ باتیں سنیں تو آنکھیں اشک بار ہو گئیں۔

چچا کے دامن شفقت کو جب ہٹتا ہوا پایا
تو ہو کر آبدیدہ ہادی برحق نے فرمایا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جفاؤ جور کی آندھی چلے طوفان آجائیں
مٹانے کو میرے شداد اور ہامان آجائیں
میرے ہاتھوں پر لاکر چاند سورج بھی اگر رکھ دیں
میرے پاؤں تلے روئے زمیں کا مال وزر رکھ دیں
خدا کے حکم سے میں ہرگز بازرہ نہیں سکتا
یہ بت جھوٹے ہیں میں جھوٹوں کو سچا کہہ نہیں سکتا
کسی دھمکی کسی ڈر سے میرا دل گھٹ نہیں سکتا
مجھے یہ فرض ادا کرنا ہے اس سے ہٹ نہیں سکتا

بہرحال سیدالانبیاء تاجدار مدینہ ﷺ نے اپنے چچا سردار ابو طالب کو یہ باور کرادیا کہ دنیا کی کوئی طاقت مجھے ایسے معامات سے روک تھام کا ذریعہ نہیں بن سکتی جب تک زندگی ساتھ دے گی توحید باری تعالیٰ کا کام کرتا ہی رہوں گا تب تک میں نے اپنی جان اپنے اللہ کے سپرد نہیں کی زندگی میں توحید بیان کرنا میرے جسم اور روح کی غذا ہے میرے جسمانی اعصاب کی تقویت ہے

www.KitaboSunnat.com

میرے دل کی تقویت اور سرور ہے۔

بہرحال میں اپنے عربی کے پچھلے شعر کو پھر دہراتا ہوں جو سردار ابوطالب نے آپ سے کہا تھا وہ یہ ہے۔

وَاللّٰهِ لَنْ يَّصِلُوْا اِلَيْكَ بِجَمْعِهِمْ
حَتّٰى اُوَسَّدَ فِى التُّرَابِ دَفِيْنًا
فَاصْدَعْ بِاَمْرِكَ مَا عَلَيْكَ غَضَاضَةٌ
وَبَشِّرْ وَقَرِّ بِذَاكَ مِنْكَ عُيُوْنًا

''ترجمہ: خدا کی قسم وہ لوگ تمہارے پاس اپنی جمعیت سمیت ہرگز نہیں پہنچ سکتے یہاں تک کہ میں مٹی میں دفن کر دیا جاؤں۔''

تم اپنی بات کھلم کھلا کہو تم پر کوئی قدغن نہیں اور تمہاری آنکھیں اس سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹھنڈی ہو جائیں۔

یہ باتیں نبی ﷺ کو سردار ابوطالب نے کہہ کر پوری طرح مطمئن کر دیا کہ میری زندگی میں تمہیں تیرے اس مشن سے کوئی روک نہیں سکتا اور زندگی نے جب تک وفا کی میں تیرا ساتھ دیتا رہوں گا اور تو اپنے کام کو جاری اور ساری رکھ۔

نوٹ:- یہ سب باتیں قرابت رشتہ داری بھتیجا اور ہاشمی ہونے کے اعتبار سے چچا ابوطالب نے حضرت سید الانبیاء تاجدار مدینہ ﷺ سے شفقت پیار محبت سے کیں۔ اور جناب سید الانبیاء ﷺ نے اپنے چچا کے اسلام قبول کرنے کی اور توحید بیان کرنے کی بڑی کوشش کی لیکن وہ اس معاملہ میں بالکل نا کام اور نامراد اور زیرو رہا بلکہ زندگی کے ایام ہفتے مہینے کئی سالہا سال گزر گئے لیکن دین اسلام کے زیور سے آراستہ پیراستہ نہ ہو سکا۔ اس مضمون کو شروع کرتے ہوئے جو ایہ کریمہ اِنَّكَ لَاتَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ الخ لکھی ہے۔ اسی طرح دوسرے بعض مقامات میں آتا ہے لَیْسَ عَلَیْكَ هُدَاهم الخ یعنی اے میرے نبی تیرے ذمہ ان کی ہدایت نہیں وہ چاہے تو ہدایت بخشے ایک اور دوسری آیت میں آتا ہے وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِیْنَ الخ گو تو اے میرے نبی ﷺ ہر چند طمع امید کرلے کہ یہ لوگ ایمان لائیں۔ لیکن ان میں سے اکثر ایمان دار نہیں ہوتے یہ اللہ تعالیٰ رب العزت کے علم میں ہے کہ مستحق ہدایت کون ہے اور مستحق ضلالت کون ہے؟

بخاری شریف مسلم شریف میں ہے یہ ایۂ کریمہ اِنَّكَ لَاتَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ الخ آپ سیدا لانبیاء تاجدار مدینہ ﷺ کے چچا سردار ابوطالب کے بارے میں اتری ہے۔ جو آپ سید الانبیاء تاجدار مدینہ ﷺ کا بہت طرفدار تھا اور ہر موقع پر آپ ﷺ کی نبوت کے معاملہ میں مدد کرتا رہتا تھا اور تمام مواقع پر آپ کا ساتھ دیتا رہتا تھا اور مزہ یہ تھا کہ دل سے محبت کرتا تھا لیکن یہ سب محبت شفقت پیار بوجہ رشتہ داری کے طبعی تھی شرعی نہ تھی جب اس کی موت کا وقت قریب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیا تو حضور تاجدار مدینہ ﷺ نے اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی اور ایمان لانے کی رغبت دلائی۔ لیکن تقدیر کا لکھا اور اللہ رب العلمین کا چاہا غالب آیا یہ ہاتھوں میں سے پھسل گیا اور اپنے کفر پر اڑا رہا حضور رحمۃ للعلمین ﷺ اس کے پاس آئے اور وہ اس کے انتقال کا وقت تھا۔ سردار ابوجہل اور سردار عبداللہ بن امیہ بھی اس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ سید الانبیاء ﷺ نے فرمایا چچا جان آپ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہہ دو۔ اس کی وجہ سے میں اللہ تعالیٰ رب العزت کے ہاں تیرا سفارشی بن جاؤں گا۔ ابوجہل اور عبداللہ بن امیہ نے کہا ابو طالب کیا تو اپنے باپ دادا سردار عبدالمطلب کے دین سے پھر جائے گا حضور ﷺ چچا ابو طالب کو سمجھاتے اور یہ دونوں سرداران کفر اسے روکتے یہاں تک کہ آخری کلمہ اس کی زبان سے یہی نکلا کہ میں یہ کلمہ نہیں پڑھتا اور میں اپنے باپ سردار عبدالمطلب کے دین پر ہوں آپ ﷺ نے فرمایا پھر بھی میں تیری لیے اللہ رب العلمین سے استغفار کروں گا یہ اور بات ہے کہ میں روک دیا جاؤں اللہ رب العزت مجھے منع فرما دے۔ لیکن اسی وقت یہ آیت اتری

﴿مَاکَانَ لِنَبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ یَسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ وَلَوْ کَانُوْا اُولِیْ قُرْبٰی مِنْ بَعْدِ مَاتَبَیَّنَ لَھُمْ اَنَّھُمْ اَصْحَابُ الْجَحِیْمُ○﴾

ترجمہ: نہیں لائق نبی ﷺ کے لیے اور ایمانداروں کے لیے کہ مشرکوں کے لیے دعائے استغفار کریں اگرچہ وہ قریبی رشتہ دار کیوں نہ ہوں اس کے بعد کہ ان کے لیے ظاہر ہوگیا ہے کہ وہ جہنمی ہیں اور اسی سردار ابوطالب کے بارہ میں آیت نازل ہوئی (صحیح مسلم شریف وغیرہ)

﴿اِنَّکَ لَاتَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءَ الخ﴾

ترمذی شریف وغیرہ کتب حدیث میں ہے کہ سردار ابوطالب کی مرض الموت میں حضور سید الانبیاء ﷺ نے ان کے سامنے لا الہ الا اللہ کا کلمہ پیش کیا کہ کہو میں اس کی گواہی قیامت کے دن اللہ رب العزت کے سامنے دے دوں گا۔ تو اس نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب میں کہا مجھے اپنے خاندان قریش کا فکر نہ ہوتا ان کے طعنے ملامت کا خوف نہ ہوتا کہ اس نے موت کی گھبراہٹ کی وجہ سے یہ کلمہ پڑھ لیا ہے کہ میں اسے کہہ کر تیری آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیتا مگر پھر بھی اسے صرف تیری خوشی کے لیے کہتا اس پر یہ آیۃ کریمہ نازل ہوئی دوسری ایک اور روایت میں ہے کہ آخرش اس نے کلمہ پڑھنے سے انکار کر دیا اور وضاحت سے کہہ دیا کہ میرے بھتیجے میں تو اپنے بڑوں کی روش پر ہوں اور اسی بات پر اس کی موت ہوئی کہ وہ سردار عبد المطلب کے مذہب پر ہے۔ (۲۰ پارہ تفسیر ابن کثیر)

بعض مؤرخین کرام نے لکھا ہے جو سید الانبیاء ﷺ نے اپنے بزرگوار چچا کو اسلام کی دعوت دی اور جو اس سے نے جواب دیا:

آپ فرماتے ہیں شعر

يَاعَمِّيْ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
فَاُجُ يَهَا لَكَ عِنْدَ اللّٰه

ابو طالب کا رسول اللہ کو جواب دینا

وَلَقَدْ عَلِمْتُ بِاَنَّ دِيْنَ مُحَمَّدٍ
مِنْ خَيْرِ اَدْيَانِ الْبَرِيَّةِ دِيْنًا
دَعْوَتَنِيْ وَ عَرَفْتُ اَنَّكَ نَاصِحِيْ
وَلَقَدْ صَدَقْتَ وَثُمَّ كُنْتَ اَمِيْنًا
لَوْلَا الْمَلَامَةُ اَوْحِذَارَ مُسَبَّةٍ
لَوَجَدْتَنِيْ سَمْحًا بذاك مُبِيْنًا

اشعار کا ترجمہ: (۱) اے میرے چچا جان آپ یہ کہہ دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں پھر میں قیامت کے دن آپ کے بارے میں سوال جواب اللہ تعالیٰ کے ہاں عرض کروں گا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) ابوطالب نے کہا اے میرے بھتیجے میں جانتا ہوں کہ تجھ محمد کا دین تمام دنیا کے دینوں سے بہترین عمدہ دین تیرا ہے

(۳) چچا ابو طالب نے کہا تو نے مجھے دعوت دی ہے اور میں جانتا ہوں کہ تو میری خیر خواہی کرتا ہے اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تو سچا ہے اور پھر تو امانتدار بھی ہے

(۴) اگر قریش مکہ کے سرداروں کی ملامت اور طعن گالی گلوچ کا ڈر نہ ہوتا

تو اے محمد ﷺ تو مجھے اس حال میں پاتا کہ میں تری اس بات کو ظاہر باہر مان لیتا۔

نبی ﷺ سید الانبیاء تاجدار مدینہ والی بطحا شافع روز جزا رحمۃ للعلمین رسول رب العلمین سید المرسلین شفیع المذنبین اکرم الاولین والاخرین خطیب الانبیاء امام الانبیاء معراج والے سدرۃ المنتھی والے قاب قوسین والے آن کی آن میں معراج کرنے والے حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنے پیارے چچا سردار ابوطالب کے سامنے جو توحید بیان کی صراط مستقیم کی طرف لانے کی انتہائی کوشش کی دعوت وتوحید مختلف انداز سے پیار ومحبت سے ہمدردی وغم گساری سے خیر خواہی وخیر اندیشی سے دعوت دی لیکن سردار صاحب کی قسمت نے ساتھ نہ دیا اور دنیا سے کفر کی حالت میں دنیا کو خیر باد کہا۔

بلکہ مؤرخین کے یہ قلم نوک کردہ عربی کے اشعار میں بھی عجیب نکات ہیں جب رحمۃ للعلمین ﷺ نے اپنے مشفق چچا سردار ابوطالب کو جبکہ وہ زیادہ علیل اور پاس کچھ قریشی سردار بھی بیٹھے نشست فرما تھے آپ نے قریب ہو کر عرض کی بلکہ کان کے ساتھ نبوت کی زبان کو قریب کر کے ارشاد فرمایا چچا جان اسلام قبول کرلو میں اللہ تعالیٰ سے جھگڑ کر رو دھو کر آپ کو بخشوا لوں گا۔ لیکن ابو طالب نے جو جواب دیا وہ یہ تھا وَلَقَدْ عَلِمْتُ بِاَنَّ دِیْنَ مُحَمَّدٍ یہاں ایک نقطہ اس شعر میں یہ بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ اس نے عَلِمْتُ میں جانتا ہوں یہ نہیں کہا (حَسِبْتُ) کہ میرا خیال ہے یہ بھی نہیں کہا (ظَنَنْتُ) کہ میرا گمان ہے بلکہ (عَلِمْتُ) کہا کہ میں روز روشن کی طرح جانتا ہو کہ میرے بھتیجے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ آپ کا دین آپ کا مذہب سچا ہے اور میرے لیے اس دین کی قبولت اس لیے محال ہے کہ سرداران قریش یہ نہ کہیں کہ دیکھا ہے سردار ابوطالب اپنے آخری وقت میں اپنے بھتیجے محمد کا دین قبول کر کے اپنے آبا و اجداد کے دین سے بے دین ہو کر مر گیا ہے اور یہ بات میرے لئے تو ہین آمیز ہے میرا ناک کٹ جائے گا

آپ ﷺ کی تبلیغ توحید کے بارے میں ایک اللہ کا بندہ عجیب انداز سے رطب اللسان

خطا کار سے درگزر کرنے والا
بداندیش کے دل گھر کرنے والا
مفاسد کو زیر و زبر کرنے والا
قبائل کو شیرو شکر کرنے والا
اُتر کر حِرا سے سوئے قوم آیا
اوراک نسخۂ قیمیا ساتھ لایا
کہ ہے ذات واحد عبادت کے لائق
زباں اور دل کی شہادت کے لائق
اسی کے ہیں فرماں اطاعت کے لائق
اسی کی ہے سرکار خدمت کے لائق
لگاؤ تو لو اس سے اپنی لگاؤ
جھکاؤ تو سر اس کے آگے جھکاؤ
اسی پر ہمیشہ بھروسہ کرو تم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی کے غضب ڈرو گر ڈرو تم
اسی کی طلب میں مروجب مرو تم
مبرا ہے شرکت سے اس کی خدائی
نہیں اس کے آگے کسی کو بڑائی
وہ دین جس سے توحید پھیلی جہاں میں
ہوا جلوہ گر حق زمین و زماں میں
وہ بدلا گیا آکے ہندوستاں میں
ہمیشہ سے تھا جس پہ اسلام نازاں
وہ دولت بھی کھو بیٹھے آخر مسلماں

اسی توحید کی وجہ سے سید الانبیاء ﷺ کو اپنوں نے بھی معاف نہیں کیا:

ابن عساکر میں ہے کہ ابولہب اور اس کا بیٹا عتیبہ ملک شام کے سفر کی تیاریاں کرنے لگے اس کے بیٹے نے کہا کہ سفر میں روانہ ہونے سے پہلے ایک مرتبہ ذرا محمد ﷺ کے خدا کو ان کے سامنے گالیاں دے آؤ (نعوذ باللہ من ذالک) چنانچہ یہ آیا اور اس نے کہا کہ اے محمد ﷺ میں تو اس کا منکر ہوں (چونکہ یہ ناہنجار اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا سخت بے ادب اور گستاخ تھا اور بار بار گستاخی سے پیش آیا کرتا تھا) حضور سید الانبیاء ﷺ کی زبان نبوت سے اس کے لیے ایک بدعا نکل گئی کہ باری تعالیٰ اپنے کتوں میں سے ایک کتا اس پر مقرر کر دے۔ جب یہ عتیبہ لوٹ کر اپنے باپ کے پاس آیا اور یہ ساری باتیں کہہ سنائیں تو ابولہب نے کہا بیٹا اب تو مجھے تیری جان کا اندیشہ ہو گیا ہے اس مدعی نبوت کی دعا رد نہ جائے گی۔ اس کے بعد یہ قافلہ یہاں سے روانہ ہوا شام کی سرزمین میں ایک راہب کے عبادت خانہ کے پاس پڑاؤ کیا راہب نے ان سے کہا یہاں تو بھیڑیے ایسے پھرتے ہیں جیسے بکریوں کے ریوڑ ہیں تم یہاں کیوں آ گئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سردار ابولہب یہ بات سنکر کھٹک گیا اور تمام اپنے قافلے والوں کو جمع کر کے کہا دیکھو میرے بڑھاپے کا حال تمہیں معلوم ہے اور تم جانتے ہو میرے کچھ حقوق تم پر ہیں آج میں تم سے عرض کرتا ہوں کہ تم سب اسے قبول کرو گے بات یہ ہے کہ مدعی نبوت نے میرے جگر گوشے کے لیے بدعا کی ہے اور مجھے اس کی جان کا خطرہ ہے تم سب اپنا اسباب اس عبادتخانہ کے پاس جمع کرو اور میرے بیٹے کو اس پر سلاؤ اور تم سب اس کے اردگرد پہرہ دو لوگوں نے کہا بہت اچھا اس بات کو منظور کر لیا یہ سب قافلہ والے اپنے سب جتن کر کے ہشیار رہے کہ رات کا وقت ہوا اچانک ہی ایک شیر آیا اور سب افراد کے چہرے سونگھنے لگا جب سب منہ سونگھ چکا گویا جسے تلاش کر رہا ہے اسے نہ پایا پچھلے پاؤں ہٹ کر بہت زور سے جست کی یعنی چھلانگ لگائی جست کی وجہ سے وہ اونچائی پر پہنچ گیا وہاں جا کر اس کا بھی منہ سونگھا اور گویا وہی اس کا مطلوب ہے پھر تو اس نے اس کے پرخچے اڑا دیئے چیر پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اس وقت ابولہب کہنے لگا کہ اس کا تو مجھے پہلے ہی یقین تھا کہ محمد ﷺ کی بدعا کے بعد یہ بچ نہیں سکتا (ابن کثیر پارہ۔ ۲۷) اسی ظالم چچا کافر ابولہب کی تردید سورۃ لہب نازل ہوئی۔

اور اسی سورہ لہب میں اللہ رب العزت نے ابولہب کی قباحتیں بیان کی ہیں چنانچہ فرمان باری ہے۔

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ تَبَّتْ يَدَا اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ○ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ○ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ○ وَامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ○ فِىْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ○﴾ (پارہ ۳۰ رکوع ۳۶)

ترجمہ: ٹوٹ جائیں دونوں ہاتھ ابولہب اور وہ خود بھی برباد ہو جائے نہ اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ اس کی کمائی عنقریب داخل ہوگا آگ شعلہ مارنے والی میں اور اس کی بیوی اٹھانے والی لکڑیوں کو بیچ گردن اس کی سے رسی ہے کھجور کی صحیح بخاری شریف میں ہے کہ سید الانبیاء ﷺ بطحا میں جا کر ایک پہاڑی پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چڑھ گئے اور اونچی اونچی آواز سے یاصباحاہ یاصباحاہ فرمانے لگے یہ ارشاد گرامی قریش سنکر سب جمع ہو گئے۔ تو آپ نے فرمایا اگر میں تم سے یہ کہوں صبح یا شام دشمن تم پر چھاپا مارنے والا ہے تو کیا تم مجھے سچا سمجھو گے؟ سب نے جواب دیا جی ہاں' آپ نے فرمایا سنو میں تمہیں خدائی سخت عذابوں سے ڈرانے آیا ہوں خبر دے رہا ہوں' تو ابولہب کہنے لگا تجھے ہلاکت ہو کیا اسی لیے تو نے ہمیں جمع کیا ہے؟ اس پر یہ (سورہ الہب) اتری۔ دوسری روایت میں آتا ہے یہ ہاتھ جھاڑتا ہوا یہ کہتا ہوا یوں کہتا اٹھ کھڑا ہوا اور یہ ابولہب آنحضرت ﷺ کا چچا تھا۔ اور اس کا نام عبدالعزا بن عبدالمطلب تھا۔ اور اس کی کنیت ابو عتیبہ تھی اس کے چہرے کی خوبصورتی چمک دھمک کی وجہ سے اسے ابولہب یعنی شعلے والا کہا جاتا تھا یہ حضور ﷺ کا بدترین دشمن تھا۔ ہر وقت ایذا دہی تکلیف رسانی نقصان پہچانے کے درپے رہا کرتا تھا۔

ربیعہ بن عباد دیلی اپنے اسلام لانے کے بعد

زمانہ جاہلیت کا واقع بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ذوالمجاز کے بازار میں دیکھا کہ آپ سید الانبیاء تاجدار مدینہ ﷺ فرما رہے ہیں کہ لوگو۔ لا الہ الا اللہ کہو تو فلاح یعنی کامیابی پالو گے' لوگوں کا مجمع آپ ﷺ کے آس پاس لگا ہوا تھا میں نے دیکھا آپ کے پیچھے ہی ایک گورے سفید چمکتے چہرے والا بھینگی آنکھ والا جس کے سر کے بڑے بالوں کی دو منڈھیاں تھیں آیا اور کہنے لگا لوگو یہ بے دین جھوٹا ہے نعوذ باللہ من ذالك العزض آپ لوگوں کو مجمع میں جا کر اللہ رب العزت کی توحید کی دعوت دیتے ہیں اور یہ شخص پیچھے یہ کہتا ہوا چلا جا رہا تھا میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون آدمی ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ آدمی آپ ﷺ کا چچا ابولہب ہے لعنہ اللہ علیہ (مسند امام احمد)

ابوالزیاد رحمۃ اللہ علیہ نے راوی حدیث حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس وقت بچہ سے ہی ہوں گے فرمایا نہیں میں اس وقت کافی عمر کا تھا مشک لاد کر پانی لے آیا کرتا تھا۔

ابی بن خلف بھی آپ کا بے پناہ دشمن تھا

ابی بن خلف جنگ بدر کی لڑائی میں آنحضرت ﷺ کو شہید کرنے کے لیے نکلا اور وہ پکڑا گیا حضور رحمۃ للعلمین ﷺ نے اسے چھوڑ دیا اس ظالم نے نذر مانی ہوئی تھی کہ میں آنحضرت ﷺ کو نعوذ باللہ قتل کروں گا اس مقصد کے لیے اس نے ایک گھوڑا تیار کر رکھا تھا جس کو وہ ہر روز تین صاع دانا ڈالا کرتا تھا جب جنگ احد کی لڑائی کا وقت آیا تو اس نے حضور ﷺ کی طرف گھوڑا دوڑایا بھگایا تاکہ وہ حبیب خدا ﷺ کو شہید کر دے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو پتہ چلا کہ اس کے عزائم ٹھیک نہیں تو وہ اسے روکنے لگے لیکن سید العٰلمین ﷺ نے فرمایا کہ میرے صحابہ کرام اسے آنے دو روکو نہیں جب آپ کے قریب آیا آپ ﷺ کی ذات قدس نے اپنے بابرکت ہاتھ میں نیزہ لیکر اس کی طرف متوجہ ہوئے اور ایک نیزہ کا وار مار کر اس کو گھوڑے سے نیچے گرا دیا اور گرتے ہی پسلی ٹوٹ گئی اور یہ بھاگا بھاگا قریش کے پاس پہنچ گیا اور ساتھ ہی کہنے لگا کہ مجھے محمد نے مارا ہے ﷺ قریش نے تسلی دیتے ہوئے کہا سردار صاحب یہ کوئی کاری زخم نہیں اور نہ ہی یہ زخم خطرناک ہے وہ جواب میں کہنے لگا نہیں نہیں اب میں بچ نہیں سکتا زندہ رہ نہیں سکتا یہ تو پسلی ٹوٹنے کا زخم ہے اگر محمد ﷺ مجھ پر تھوک بھی دیتے تب بھی میں مرجاتا یہ ظالم ناہنجار اسی دزد اور پسلی ٹوٹنے کی وجہ سے مقام سرف میں مرگیا اور داخل فی النار ہوا (مجموع التفاسیر) اور دیگر بعض تفاسیر میں بھی یہ واقع موجود ہے۔

فکر دنیا و آخرت اور ان سے تعلق رکھنے والے معاملات

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَامُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّابَعْدُ○ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتُ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرُ○ (پارہ ٤ رکوع ١٠)

''ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور تم قیامت کے دن پورا پورا بدلہ دیئے جاؤ گے جو آدمی بھی جہنم کی آگ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا وہ کامیاب ہوگیا۔ اور دنیا کی زندگی محض ایک فائدہ دھوکا دینے والی ہے مضمون کی موٹی سرخی پر آپ غور کریں تو آپ حیران ہو جائیں گے کہ اکثر علمائے کرام (فکر آخرت) لکھتے ہیں اور مؤلف نے (فکر دنیا وآخرت لکھا ہے) یہ تعجب کی بات ہے۔ محترم قارئین! اصل میں بات یہ ہے کہ یہ دنیا دارالعمل ہے یہاں رہ کر ہم کچھ نیک اعمال کریں گے جرائم سے بچیں گے تو تب ہی ہمیں فکر آخرت کی تیاری کا موقع فراہم ہوگا۔ جیسے میں اپنے اس مدعا کے ثبوت اور دلائل میں ایک حدیث سید انبیاء ﷺ کی عرض کیے دیتا ہوں ویسے تو اس مضمون کی کئی احادیث میرے دل وماغ میں اللہ رب العلمین نے رقم کر رکھیں ہیں۔ الحمد للہ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے سید الانبیاء ﷺ ارشاد فرماتے ہیں اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ ترجمہ: دنیا آخرت کی کھتی ہے یعنی اس دنیا میں آپ جو کماؤ گے اس کا بدلہ اجروثواب آپ کو قیامت میں ملے گا آپ دنیا کے کاروبار کا مشاہدہ کریں کھیتی باڑی زراعت کو دیکھیں۔ آپ سردیوں میں گندم کاشت کرتے ہیں اور گرمیوں میں کٹائی کر کے اس کا غلہ حاصل کرتے ہیں آپ مکی پکانے والی گرمیوں میں کاشت کرتے ہیں جب وہ پک کر پر سفید چھلیاں ہو جاتی ہیں چند ماہ بعد آپ اس کی کٹائی کر کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا غلہ حاصل کرتے ہیں اسی طرح آپ چاولوں کی پنیری لاب گرمیوں میں لگاتے ہیں اور سردیوں کے قریب اس کی کٹائی ہوئی ہاتھوں سے کریں تب بھی تھر یشر سے کریں تب بھی اسی طرح تمام جنسیں ایک موسم میں کاشت کی جاتی ہیں اور ان کے پکنے اور تیار ہونے کے بعد ان کا غلہ حاصل کیا جاتا ہے یہی حال ہے ہماری آخرت کی کھیتی کا جب کہ ہم دنیا میں رہ کر نیک اعمال بکثرت سے کریں گے اور ہر برائی غلط کاری جرائم شرک وبدعات سے اجتناب کریں گے شراب خوری جوابازی رشوت سودی لیں دین۔ بدکاری منشیات اغوا زنا کاری چوری راہنزنی۔ موسیقی گانے بجانے ڈھول ڈھمکے ٹیلیویژن، وی سی آر۔ کمپیوٹر۔ ان سب مذکورہ خرافات کو نہ چھوڑیں گے تو آخرت کی فکر آخرت کی تیاری کب کر سکتے ہیں جب کہ آپ پانچگانہ نمازیں نہ پڑھیں گے قرآن کریم ناظرہ حفظ اور ترجمہ نہیں پڑھیں گے ہر روز تلاوت قرآن۔ اور پانچ نمازوں کے بعد مسنون ذکر واذکار دن اور رات کے مسنون وظائف۔ اور بعد نماز عشا سورہ سجدہ اکیس 21 پارہ میں ہے۔ اور سورہ ملک جو انتیس 29 پارہ کی پہلی سورت ہے بعد نماز عشاء نہ پڑھیں گے نماز جنازہ سنت کے مطابق نہ پڑھیں نہ پڑھائیں گے شادی سنت کے مطابق نہ کریں گے اور اس میں خطبہ نکاح مسنونہ اور اس دوران میں آیات خطبہ کے کچھ معانی اور مفہوم نہ بیان کریں گے تو فکرت آخرت کی کب تیاری ہوگی۔ اور یہ پختہ قبریں اور مزارات یہ قبروں پر چوکھنڈیاں پختہ قبروں پر یہ روضے اور عالی شان گمبد اور دلکش عمارتیں کیوں بنائی جاتی ہیں کیا یہ سب مذکورہ بالا معاملات یہ فکر اخرت کی یاد دلاتے ہیں۔ یا فکر آخرت کی یاد بھلاتے ہیں ویرو بھائیو۔ بزرگو نوجوان بیٹو کچھ تو فکر کرو کچھ تو اپنے دل دماغ میں جھانک کر فکر آخرت کا سامان کرو۔ اگر آپ رات دن عرسوں۔ میلوں۔ میلادوں میں رہے۔ دو دو سو میل تین سو میل پر آپ فوت شدہ بزرگوں کی خانقاہوں پر مزاروں پر چکر لگاتے رہے تو فکر آخرت کی تیاری کب ہوگی اور آپ کب اللہ اور اللہ کے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سرخرو اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کامیاب ہونگے یہ جو کچھ میں نے لکھا ہے اس نبی ﷺ کے ارشادات گرامی کے مطابق لکھا ہے اور اس رسول اللہ ﷺ کی شان یہ ہے شعر

ھ ہور نوں ہوردی چاہ ہوسی مینوں چاہ اس بدر منیر دی اے
جہدے نام دی شرم خدا کھاوے جہدی انگلی چندنوں چیر دی اے
کھارے کھوہ جہدا تھک کرے مٹھے دھم جگ وچ جہدی تاثیر دی اے
صبح شام صمصام غلام ہویں شرم اس تائیں دامن گیر دی اے

میں نے مضمون کی جو پہلی آیت میں لکھا ہے اس میں اللہ رب العلمین نے ہماری رہنمائی کی ہے کہ تم نے یہاں ہمیشہ نہیں رہنا اس لیے اپنے سفر کی تیاری کرلو آپ کا بہت بڑا لمبا سفر اور خطرناک بھی ہے لہٰذا لمبائی کے خطرے کا آپ نے یہیں انتظام کرنا ہے پھر دوسرے مقام پر اللہ رب العلمین ارشاد فرماتے ہیں

﴿وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ وَ مَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا وَ سَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ۝﴾ (پارہ ٤ رکوع ٦ :)

ترجمہ: اور نہیں محمد ﷺ مگر اللہ تعالیٰ کے رسول تحقیق گزر گئے آپ سے پہلے کئی رسول اگر آپ بھی فوت ہو جاتے یا شہید کیے جاتے کیا مسلمانوں تم اپنی ایڑیوں پر دین اسلام سے پھر جاتے اور عنقریب بدلہ دیں گے اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو کچھ مفہوم اس آیت کریمہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے کہ موت فوت حق ہے اور اس راستہ سے انبیاء اور رسل بھی اپنی زندگانی گزارنے کے بعد چلے گئے اور ان رسولوں ﷺ نے اپنی پوری زندگیاں اللہ رب العزت کی توحید اور شریعت کے احکامات اور سنت کے پھریرے دنیا میں لہراتے رہے اور خود بھی عبادات الٰہیت میں سرشار رہے اور دوسری بات سختی سے یہ ارشاد فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ اگر اس دنیا فانی سے چلے گئے ہیں تو اس تئیس ۲۳ سال زندگی میں جو کارنامے جو تبلیغ دین اور جو عبادات آپ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیے ہیں وہ سختی اور پابندی سے بغیر کمی بیشی کے آپ کی امت نے ادا کرنے ہیں اور رائی کے دانہ کے برابر بھی ذرہ بھر آپ نے کمی بیشی نہیں کرنی اور صحابہ کرام پر قربان جاؤں جنہوں نے اپنے آپ کو اپنی بیویوں بچوں بچیوں کاروبار لین دین معاشرہ دین وسیامت کے ہر پہلو میں انفرادی اجتماعی ہر شعبہ میں ان باتوں کا خیال رکھا اور عمل کر کے دکھایا بلکہ سنت کے خلاف کوئی معاملہ دیکھا تو تشدد سے اس کی اصلاح کی جیسے عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ رویت کی حدیث میں آتا ہے

وَعَنْ عُمَارَةَ ابْنِ رُوَيْبَةَ اَنَّهٗ رَئٰى بِشْرَ ابْنِ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَّدَيْهِ فَقَالَ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَايَزِيْدُ عَلٰى اَنْ يَّقُوْلُ بِيَدِهٖ هٰكَذَ وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ

مشکوٰۃ شریف باب الخطبه والصلواة)

ترجمہ: حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے جمعہ والے دن بشر بن مروان کو خطبہ کی حالت میں لوگوں کو اشارہ کرتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے ہوئے دیکھا تو میں نے کہا اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھوں کو برباد کرے۔ اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں دیکھا ہے کہ آپ خطبہ کی حالت میں ایک ہاتھ کی تسبیح کی انگلی سے اشارہ فرمایا کرتے تھے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے قارئین کرام آپ نے اس حدیث مذکورہ پر غور کیا ہو گا صحابی رسولؐ نے خطبہ جمعۃ المبارک میں میں عوام الناس کی طرف دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرنا اس لیے پسند نہیں کیا اس لیے تردید کی کہ سید الانبیاء تاجدار مدینہ ﷺ بذات خود تسبیح کی انگلی سے یعنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا کرتے تھے۔ اور اس حدیث میں ایک باریکی یہ بھی ہے کہ سنت کے خلاف دیکھ کر تل ملا اٹھے اور فرمایا قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھوں کو برباد کرے یہ سخت کلمہ اس لیے کہا کہ ایسی بدعت نہ ہونے پائے۔ یہ تھا معمول صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اور سنت مصطفیٰ ﷺ سے پیار اور انتہائی محبت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری حدیث

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا اِستوٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَی الْمِنْبَرِ قَالَ اِجْلِسُوْا فَسَمِعَ ذَالِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَجَلَسَ عَلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ تَعَالِ یَاعَبْدَاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

(رواہ ابود اوود مشکوۃ شریف باب مذکورہ)

ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جمعۃ المبارک کے دن رسول اللہ ﷺ جب ممبر پر کھڑے ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ صحابہ کرام بیٹھ جاؤ۔ اس بات کو حضرت عبداللہ بن مسعود نے مسجد کے دروازہ پر سنا اور وہیں بیٹھ گئے تو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا عبداللہ بن مسعود تم آ جاؤ۔ شارحین کرام لکھتے ہیں کہ کچھ صحابہ کرام مسجد کے صحن میں کھڑے تھے آپ نے ان کو فرمایا کہ تم بیٹھ جاؤ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد کے دروازہ میں ہی بیٹھ گئے آپ ﷺ نے فرمایا عبداللہ تم آ جاؤ تو یہ گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے مسجد میں داخل ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا تم کھڑے ہو کر نہیں آئے عرض کی اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ آپ نے کھڑے ہونے کا نہیں ارشاد فرمایا اس لیے میں نے گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے حکم کی تعمیل کی ہے یہ تھی صحابہ کرام میں تعمیل واتباع رسول محبت رسول ﷺ اللہ تعالیٰ اپنے بے پایاں فضل وکرم سے ہم سب مسلمان مردوں عورتوں کو بوڑھے اور جوانوں کو اپنے رسول اللہ ﷺ کی محبت الفت واتباع کی توفیق بخشے امین ثم امین

اللہ تعالیٰ رب العزت ایک تیسرے مقام علیشان پر ارشاد فرماتے ہیں

﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُوْالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ﴾

(پارہ ۲۷ رکوع ۱۲)

ترجمہ: ہر ایک جو اس زمیں پر رہنے والا ہے وہ سب کے سب فنا ہو جائیں گے اور سرف تیرے رب کی ذات باقی رہے گی جو بزرگی اور عزت والا ہے اس ایۃ کریمہ سے بھی ظاہر ہوا کہ دنیاں فانی ہے اور بقا سرف اللہ رب العزت کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذات بابرکات کو ہے پھر انسان اور جنوں کے لیے یہ اشد ضروری ہے کہ اپنی موت فوت کے لئے تیاری کریں دنیا کو ہموار کرنے بہتر بنانے سامان مہیا کرنے میں جتنی بھی کمی رہ جائے کوئی حرج نہیں لیکن آخرت کے سامان میں معمولی کمی بھی تو رہ گئیں تو لاتلافی نقصان ہوگا ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک آدمی سید الانبیاء ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کی

قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَزْهَدَى النَّاسَ فَقَالَ مَنْ لَّمْ يَنْسَ الْقَبْرَ وَالْبِلٰى وَتَرَكَ اَفْضَلَ زِيْنَتِهِ الدُّنْيَا وَاٰثَرَ مَايَبْقٰى عَلٰى مَايَفْنٰى وَلَمْ يَعِدْ غَدًا مِّنْ اَيَامِهٖ وَعَدَ نَفْسَهٗ مِنَ الْمَوْتٰى (مجموع التفاسير)

ترجمہ: ایک آدمی نے عرض کی اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ زاہد کون ہے آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا جو آدمی اپنی قبر کو اور مٹی کے ساتھ مٹی ہو جانے کو نہ بھولے اور اپنی دنیا کی بہترین زیب وزینت کو چھوڑ دے اور باقی رہنے والی کو فنا ہونے والی پر اختیار کرے۔ اور کل آنے والے دن کو اپنی زندگی کے دنوں میں شمار نہ کرے اور اپنے آپ کو قبر والے مردوں میں شمار کرے اس حدیث مبارکہ کا مفہوم بھی کمال اپنی قبر اور قیامت کی طرف توجہ دلائی ہے اور سائل نے سرف زاہد کی تفصیل پوچھی تو اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ ﷺ نے سات باتیں ارشاد فرما کر اپنی امت کی اصلاح فرما دی اور ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے کوجے میں آپ نے دریا بند کر دیا ہے۔ اب بھی یہ آخری امت آخرالزمان نبی ﷺ کی نہ سوچے نہ سمجھے تو اس کی مرضی کی بات ہے قرآن عظیم کے ایک چوتھے مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

﴿اَيْنَ مَاتَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ﴾

(پارہ ۵ رکوع ۸)

ترجمہ: لوگو تم جہاں بھی ہو گے تمہیں موت پالے گی اگر چہ تم مضبوط محلوں میں کیوں نہ بند ہو جاؤ۔ دنیا کی اور دین کی اکثر چیزوں میں اختلاف ہے لیکن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت کے بارہ میں کسی کافر کسی دہریے اور کسی مسلمان اور کسی ملحد کا بھی اختلاف نہیں ہر ایک کہتا ہے کہ موت برحق ہے موت آ کر رہے گی موت کا ہر ایک نے لقمہ بننا ہے ہر جاندار ذی روح موت کو چکھے گا اگر یہ بات صحیح ہے اور یقیناً صحیح ہے تو پھر ہم مسلمان ہوتے ہوئے کیوں نہیں موت کی تیاری اور موت کے مراحل اور منزلوں میں جو اشیا کی ضرورت ہے وہ نیک اعمال کیوں نہیں کرتے موت اور عالم برزخ اور قیامت کی تیاریوں میں ہم زیرو ہیں اور ہمارا یہ دعویٰ بھی ہے کہ ہم مسلمان اور کامل مومن ہیں سید الانبیاء تاجدار مدینہ ﷺ کے زمانہ طیبہ میں ایک اعرابی آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی چنانچہ حدیث شریف کی کچھ عبادت یوں ہے

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ اَعْرَابِیًّا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ مَتَی السَّاعَۃُ قَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا اَعْدَدْتَّ لَھَا قَالَ حُبَّ اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ (متفق علیہ) وَھٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّھُمَا مَا اَعْدَدْتُّ مِنْ کَثِیْرِ صَوْمٍ وَلَا صَلٰوۃٍ وَلَا صَدَقَۃٍ وَلٰکِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ قَالَ اَنَسٌ فَمَا رَاَیْتُ الْمُسْلِمِیْنَ فَرِحُوْا بِشَیْءٍ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرْحَھُمْ بِھَا (بخاری اور مسلم)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ قیامت کب قائم ہوگی تو رسول اللہ ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا تو نے قیامت کے لیے کیا تیار کیا ہے اعرابی نے جواب میں عرض کی کہ میں نے قیامت کے لیے اللہ تعالیٰ کی اور اللہ کے رسول کی محبت تیار کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن تو اس نبی کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت کرتا ہے اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے اور یہ لفظ مسلم شریف کے ہیں بخاری اور مسلم میں یہ بھی آتا ہے کہ وہ اعرابی کہنے لگا میں نے قیامت کی تیاری کے لیے نفلی روزے نہیں رکھے میں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفلی نمازیں نہیں پڑھیں میں نے نفلی صدقات وخیرات نہیں کیے لیکن میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انتہائی محبت و پیار رکھتا ہوں حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا مسلمانوں کو کہ کسی چیز پر اسلام قبول کرنے کے بعد اتنے خوش ہوئے ہوں جتنے اس اعرابی صحابی کے سوال وجواب پر خوش ہوئے تھے۔ اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام کو اپنی موت فوت قیامت کا والہانہ فکر تھا جس بنا پر وہ پانچ بنا اسلام کے اور ساری شریعت محمدی کے کامل اور مکمل پابند تھے اور پابند کیوں نہ ہوں جنہوں اپنے محسنوں اور محبوبوں کی اتباع کی خاطر یعنی اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی خاطر سب کچھ نچھاور اور قربان کر دیا تھا دنیا کی ہر قسم کی عیش وعشرت سکون وآرام کو خیر باد کہہ دیا تھا اور یہ ثابت کر دیا تھا کہ ہم اس دنیا میں اللہ رب العزت کی عبادت کریں گے اور حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کی متابعت کریں گے۔ قرآن کی ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

﴿ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ اَفَائِن مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُوْنَ ﴾

(پارہ رکوع)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور نہیں کیا ہم نے کسی بشر کے لیے آپ سے پہلے اس دنیا میں ہمیشہ رہنا کیا آپ فوت ہو جائیں گے اور آپ کے یہ مخالفین اس دنیا میں ہمیشہ رہیں گے اگر اللہ تعالیٰ کے مقربین انبیاء علیہم السلام اور پیغمبر آخر الزمان نبی ﷺ اس دنیا فانی سے رخصت ہوگئے اپنے رفیق اعلیٰ سے جاملے تو کون ہے اللہ ورسول کا مخالف جو اس فانی دنیا میں ابدالاباد تک رہے حدیث شریف میں آتا ہے۔

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَكْثِرُوْا ذِكْرَهَا ذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ (رواه الترمذی والنسای وابن ماجة۔ مشکوٰۃ شریف)

سید العلمین رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ سے زیادہ اس موت کو یاد کرو جو دنیا کی لذتوں کو توڑ پھوڑ دینے والی ہے یہ نسخہ مذکورہ جو سید الانبیاء ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر یہ استعمال کیا جائے تو یقیناً دنیا میں کوئی سا جرم مسلمان سے سرزد نہیں ہوسکتا چونکہ ہم مسلمان موت کو یاد ہی نہیں کرتے اگر ہم موت کو یاد کریں تو یہ ذلت یہ رسوائی یہ زبوں حالت ہمارا مقدر نہ بنتی اور ہم باطل کفریہ مذاہب کے مقابلہ میں تباہی و بربادی کا شکار نہ ہوتے یہ شرابخوری جوا رشوت کا لین دین مسلمانوں کا آپس میں قتل وغارت۔ چوری۔ ڈکیتی۔ رہزنی۔ اغوا۔ زنا ہکاری۔ تھوڑی تھوڑی باتوں میں قتل تک کو نوبت کا آجانا۔ یہ گانا بجانا۔ موسیقی۔ ٹیلی ویجن۔ وی سی آر کے فحش گانے۔ بے پردہ عورتوں کے ڈانس۔ حصوصا انڈیا کی فلمیں اور ننگے ناچ۔ اور ڈرامے یہ سب مذکورہ اشیاء ہم مسلمانوں میں کیوں ہیں اس لیے ہمیں موت یاد نہیں شادیوں پر گانے والی عورتوں کو مدعو کیا جاتا ہے اور ان کا گانا سنکر مسرور ہوا جاتا۔ اور بعض شادیوں میں ایسے مواقعوں پر اہتمام سے شراب استعمال کی جاتی ہے اسی لئے تو ایک اللہ والے نے کیا خوب کہا ہے

زمانہ میں وہ معزز تھے مسلمان ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآن ہو کر

ہاں جی میں کچھ موت فوت کے متعلق عرض کر رہا تھا کہ آپ ﷺ کی ذات گرامی نے ارشاد فرمایا کہ تم موت کو بکثرت یاد کیا کرو اس لئے کہ وہ لذتوں کو توڑ پھوڑ دینے والی ہے یہ پچھلی حدیث کا ترجمہ ہے ایک اور حدیث میں یہ بھی آتا ہے کہ

فَاِنَّهَا تزْهِدُ الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ

ترجمہ: اگر تم موت کو یاد رکھو گے موت کو یاد کرو گے تو یہ دنیا کی رغبت سے تمہیں بے نیاز کر دے گی اور آخرت یاد کرائے گی۔ ایک اللہ والے شاعر نے قرآن و حدیث کے مطابق اپنے انداز میں موت کو یاد کرنے کا نقشہ بیان کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

ناں دل لائیں اس دنیاے الیہ آنی جانی دنیاں اے
ایندی ہرشے وبندے وہندے ہو جاندی اوڑک فانی اے
اہندے ہریاں بھریاں پیئے خشکی دے وجدے آن تھیڑے اے
رکھ باغاں دے وچ جھولن والے جھکھڑاں آن اکھیڑے اے

اتھے جھکھڑ وگن وچھوڑیاں دے ویراں دیا ٹڈیاں باواں نے
اتھے دور وسیدیاں بھیناں نوں نہیں ملنا آن بھراواں نے
اتھوں نکلن جنارے گھبرواں دے گل کفنی فقیر اندا
اتھے رونے پیں شاہزادیاں تے مندا حال وزیراند

بدن دیاں لیراں پڑے رہیانشان سیر سیراندا
تدبیراں دے چارے نہیں چلے جدوں تیروجے تقدیر اندا
ککھ اڈن لکھاں پیتاندے ہے پھیرہنیر سویرے دا
ایہہ آندھی دسدی سبناں نوں بن جاندی اے کاں بنیر یدا

مالک جاپیندے قبریں نے دروجدا ای وسدے ڈیریدا
جے کاواں ای واسا کرنا ایں کی چاکل اچیرے دا
پانی تے تردیا بلبلیا بے مان تیری زندگانی اے

حضرت بابا سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے موت فوت کے بارہ میں کیا خوب لکھا ہے

لوگ تیاری قبر دی کر دے لحد بناندے ڈیرہ ہو
بھر بھر مٹھیں مٹی پاوں ڈھیر بنان اچیرا ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر کر دعا گھران نوں چلے پھر کسی نہیں پانا پھیرا ہو
ناے عملاں حضرت باہو ہوناسب بنیڑا ہو

ج جیدے کی جاجن خبر مویاندی سوجانے جو مردا ہو
قبراندے اندر ان نہ پانی اتھے خرچ لوڈیدا گھردا ہو
اک وچھوڑا ماں پیو بھایاں دوجا عذاب قبردا ہو
ایماں سلامت تنہاں باہو جورب اگے سردھردا ہو

پڑھ پڑھ علم تے قاری بنیاں حافظ کرن وڈیائی ہو
ساون ماہ دے بدل وانگوں پھرن کتاباں چائی ہو
جتھے لبھے چنگا چوکھا اتھے پڑھن کلام سوائی ہو
اوہ دو ہیں جہانیں گئے باہو جنہاں کھادی بیج کمائی ہو

اللہ رب العزت نے اپنے بندوں کے لئے دنیا واخرت کی کامیابی کے لیے بڑے احکامات بیان کیے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ رب العزت ارشادفرماتے ہیں

﴿ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَ هُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ O اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَ حَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ O ﴾

(پارہ ۱۲ رکوع ۲)

ترجمہ: جو شخص ارادہ کرے دنیا کی زندگی کا اور اس کی زینت کا تو ہم ان لوگوں کے اعمال دنیا ہی میں پورے طور پر بھگتا دیتے ہیں اور ان کے لیے دنیا میں کوئی کمی نہیں ہوتی یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے لئے آخرت میں سوائے دوزخ کے اور کچھ نہیں اور انہوں نے جو کچھ کیا تھا وہ آخرت میں سب ناکارہ ہوگا اور جو کچھ کر رہے ہیں وہ بے اثر ہے ان آیات مذکورہ سے پتہ چلا کہ ایک مسلمان کو ساری محنت ومشقت اور تگ و دو صرف اور صرف دنیا تک ہی محدود نہیں رکھنی چاہیے بلکہ دنیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں رہ کر زیادہ سے زیادہ محنت آخرت کے لیے کرنی چاہیے اسی لیے تو ہم تشہد میں درود شریف کے بعد پڑھتے ہیں

﴿رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

ترجمہ: اے رب ہمارے دے تو ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور جہنم کے عذاب سے ہمیں بچا یہ دعا مذکورہ جو ہمیں رسول اللہ ﷺ نے تشہد میں درود شریف کے بعد دوسری دعاؤں میں پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے جو سلام پھیرنے سے پہلے پڑھی جاتی ہیں اور بعد میں سلام پھیرا جاتا ہے اس میں بھی دنیا کا تذکرہ پہلے ہے اور آخرت کا بعد میں ہے تاکہ دنیا میں رہ کر اپنی آخرت کا بھرپور تیاری کر لے اور اپنی آخرت کو اچھی طرح سلجھائے اور بہترین بنائے تو دعائے مذکورہ کا یہی مطلب ہے کہ یا اللہ ہماری دنیا اور ہماری آخرت ہمارے لیے عمدہ بنا ایک حدیث میں آتا ہے

اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِنَبِیِّ ﷺ اَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَفْضَلُ قَالَ اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا قَالَ فَاَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَکْیَسُ قَالَ اَکْثَرُھُمْ لِلْمَوْتِ ذِکْرًا اَوْ اَحْسَنُھُمْ لِمَا بَعْدَهٗ اِسْتِعْدَادًا اُولٰئِكَ الْاَکْیَاس (الترغیب)

ترجمہ: تحقیق ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کون سا مؤمن بہتر ہے آپ ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا جس آدمی کا اخلاق اچھا ہو پھر پوچھا کونسا مؤمن عقلمند ہے آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا جو موت کو زیادہ یاد کرتا ہو۔ آپ ﷺ کی ذات گرامی نے فرمایا ایسے ہی لوگ عقلمند ہیں۔ معلوم ہوا افضل اور عقلمند لوگ وہ ہیں جن لوگوں کی زندگیاں قرآن کے مطابق اور آپ کے فرمان عالی شان کے مطابق گزریں زندگی کے ہر شعبہ میں اللہ رب العزت کی فرمابرداری اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی اتباع یہی اللہ تعالیٰ کے ہاں کامیابی اور کامرانی کا سبب ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک شاعر نے ایک حدیث کی ترجمانی کرتے ہوئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بارہ میں ایک فقرہ نقل کیا ہے۔

نبی کیا سن فاطمہ بیٹی چاوڑ کریں نہ میری
روز قیامت عملاں باہجوں نہیں خلاصی تیری

یہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت محمد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ بیٹی ہیں جن کو حبیب اِلٰہ اشرف الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا تھا

یَا فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضِیْنَ اَنْ تَکُوْنَ سَیِّدَةُ نِسَآءِ اَھْلِ الْجَنَّةِ (مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ: اے فاطمہ کیا تو پسند کرتی ہے کہ تو جنت کی عورتوں کی سردار ہو۔ بعض علمائے کرام لکھتے ہیں کہ جب سیدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال پر ملال ہوا تو قبر میں دفن کرتے ہوئے ایک صحابی رسولؐ نے قبر کو مخاطب کرتے ہوئے کچھ فقرے کہے جن کا ترجمہ پنجابی کے شاعر نے ان الفاظ میں یوں کیا ہے۔

اے قبر سے اج تو نہ جانے ایہہ میت کسدی آئی
ایہہ پاک نبیؐ دی ہے بیٹی تے حسن حسین دی مائی
قبر کیا ایہہ میں نہ جانا کون ہے فاطمہ مائی
حسب نسب دی لوڑ نہ کائی نہ عملاں باہج رہائی

قرآن کریم میں اللہ رب العٰلمین ارشاد فرماتے ہیں

﴿ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰی لَهَا سَعْیَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْیُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴾ (پارہ ۱۵ رکوع ۲)

''اور جو شخص ارادہ کرے اخرت کا اور اس کے لیے کوشش بھی کرے اور وہ مومن بھی ہو ایسے لوگوں کی کوشش کی قدر کی جائے گی''

اس آیۂ کریمہ میں بھی اللہ رب العٰلمین نے کیسے شاندار پیرائے سے ذکر کیا ہے کہ میرے جو بندے آخرت کا خیال کریں اور رات دن اس میں محنت کریں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوشش کریں لیکن وہ ایماندار ہوں شرک کفر بدعات سے پاک ہوں۔ شریعت محمدی کے پورے تابعدار ہوں ہر جائز کام کے پابند ہوں اور ہر ناجایز کاموں سے اجتناب کریں تو ایسے لوگوں کی ہمارے پاس قدردانی ہوگی۔ اور ان کا اچھی طرح خیر مقدم ہوگا۔ ایک اور حدیث شریف میں آتا ہے۔ شافع روز جزا والے بطحاء ﷺ ارشاد فرماتے ہیں

وَهٰذِهِ الدُّنْيَا مُرْتَحِلَةٌ ذَاهِبَةٌ وَّهٰذِهِ الْاٰخِرَةُ مُرْتَحِلَةٌ قَادِمَةٌ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُوْنَ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَاتَكُوْنُوْا مِنْ بَنِى الدُّنْيَا فَافْعَلُوْا فَإِنَّكُمُ الْيَوْمَ فِى دَارِ الْعَمَلِ ولاحَسَابَ وَاَنْتُمْ غَدًى فِىْ دَارِالْاٰخِرَةِ وَلَا عَمَلَ○ (مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ: اور یہ دنیا کوچ کرنے کی جگہ ہے اور جانے کی جگہ ہے اور یہ آخرت کوچ کرنے کی جگہ آگے آنے والی جگہ ہے اور ہران دونوں کے بیٹے ہوتے ہیں اگر تم سے ہو سکے تو تم دنیا کے بیٹے نہ بنو۔ تم نیک اعمال کرو اس لیے کہ تمہیں عمل کرنے کا موقع ملا ہے آج حساب کا دن نہیں ہے کل قیامت کو آخرت کا گھر ہوگا عمل کرنے کا موقع نہیں ہوگا اس حدیث میں بھی سید الانبیاء ﷺ نے بہترین سے بہترین مثالیں دیکر دنیا و آخرت کے معلومات کا سبق اپنی امت کو دیا ہے کا شکہ ہم اپنے نبی کی امت بنکر اپنے رسول سید الانبیاء ﷺ کے دیئے ہوئے اسباق کو سیکھیں سمجھیں اور عمل کریں اس میں دور دراز کی سوچ بچار کریں۔

ایک اور حدیث میں آپ ﷺ کی ذات گرامی ارشاد فرماتے ہیں

كُوْنُوْ مِنْ اَبْنَآءِ الْاٰخِرَةِ وَلَاتَكُوْنُوْ مِنْ اَبْنَآءِ الدُّنْيَا فَإِنَّ كُلَّ اُمٍّ يَتْبَعُهَا وَلَدُهَا (مشکوٰۃ شریف)

''ہو جاؤ تم آخرت کے بیٹے اور نہ ہو تم دنیا کے بیٹے اس لیے کہ ہر والدہ کی اولاد اپنی والدہ کی تابعدار ہوتی ہے۔''

گویا کہ اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ نے آخرت کو والدہ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ تنبیہ دیگر متوجہ کیا ہے کہ لوگو جب کہ تم اپنے والدین کی تابعداری حسن سلوک کو اچھا جانتے ہو اور فرض سمجھتے ہو تو تمہاری آخرت ہو بہو اسی طرح اس قابل ہے کہ تم ایسے نیک اعمال کرو جو قیامت کے وفاداری کا سبب اور ابتاع کا ذریعہ ہوں لیکن اب جو ہم ہیں دنیا میں اس قدر مست اور دیوانہ وار ہیں کہ ہمیں اپنی قیامت کی طرف ذرہ بھر بھی توجہ نہیں اور ہمارا ہر معاملہ دنیا ہی دنیا ہے جیسے فرقان حمید میں سورہ تکاثر میں رب العلمین نے ارشاد فرمایا

﴿اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ○ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ○ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ○ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ○ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ○ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ○ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ○ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ○ الخ﴾ (پارہ ۳۰ رکوع ۲۷)

''ترجمہ: غافل کر دیا تم کو زیاہ چاہ مال کی نے یہاں تک کہ تم قبروں میں آ پہنچے ہرگز نہیں تم عنقریب جان لوگے۔ پھر ہرگز نہیں تم عنقریب جان لوگے۔''

تو اس سورہ مبارکہ میں اللہ رب العلمین نے انسانی رجحان کا نقشہ خوب کھینچا ہے کہ اے بنی نوع انسان تری تمام تر توجہ تیرا تمام مطلوب اور مقصود صرف اور صرف دنیا ہے اسی میں شب وروز ڈوبا ہوا اور مصروف ہے تجھے اپنے آپ کی بھی فکر کرنی چاہیے۔ ایک اللہ تعالیٰ کے بندہ نے آخرت کی ایک جھلک شعروں میں پیش کی ہے۔

ستر سال گزرے عمر گئی ساری دنوں دن جند ہار دی اے
ہن عمر والا سنگل ڈون ہویا گڈی موت دی چیکاں مار دی اے
اٹھ جلد مسافرا تیار ہو جاگڈی آوندی دھوڑا بھار دی اے
مل لے دھیان تے بیٹیاں ملاقات اے بیبا جاندی وار دی اے
اٹھ جلد مسافرا تیار ہو جاگڈی آوندی دھوڑا بھاردی اے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گڈی موت والی نہیں دیر کردی پورے ٹائم تے کار گزار دی اے
اتھے خرچ والی تینوں لوڑ پیسی اگے راس نہ ملے ادھار دی اے
خرچ جان بیباپن دان کر لے کر بندگی توں پروردیگار دی اے
شاکر دیں نہ رہویں اس راس باہجوں پھر پھرے جنڈی دکھ سہار دی اے

قرآن کریم میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں

﴿ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ﴾

(پارہ ۲۵ رکوع ٤)

''جو شخص ہوا ارادہ کرتا آخرت کی کھیتی کا زیاہ کرتے ہیں ہم اس کی کھیتی کو اور جو شخص دنیا کی کھیتی کا ارادہ کرتا ہو وہ بھی ہم اسے دے دیتے ہیں اور نہیں اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ''

آیۃ مذکورہ میں جو اللہ رب العٰلمین کا ارشاد گرامی ہے اس کا کچھ مفہوم پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو آخرت کے اعمال کی طرف توجہ کرتا ہے ہم خود اس کی مدد کرتے ہیں اسے قوت طاقت دیتے ہیں اس کی نیکیاں بڑھا دیتے ہیں کسی نیکی کو دس گنا کر دیتے ہیں کسی نیکی کو سات سو گنا کسی نیکی کو اس سے بھی زیادہ الغرض آخرت کی چاہت جس دل میں ہوتی ہے اس شخص کو نیک اعمال کی توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا فرمائی جاتی ہے اور جس کی تمام کوشش دنیا حاصل کرنے کے لئے ہوتی ہے۔ آخرت کی طرف توجہ نہیں ہوتی تو وہ دونوں جہاں سے محروم رہتا ہے دنیا کا ملنا اللہ تعالیٰ کے ارادے پر موقوف ہے ممکن ہے وہ ہزاروں جتن کر لے اور دنیا سے بھی محروم رہ جائے بدنیتی کے باعث تھی تو برباد کر ہی چکا ہے دنیا بھی نہ ملی تو دونوں جہان سے گیا گزرا اور اگر تھوڑی سی دنیا مل بھی گئی تو کیا ہوا۔ (ابن کثیر) آیۃ مذکورہ کی تفسیر ایک شاعر نے کیا خوب لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج یا کل

دنیاں اے فانی نوں توں غافلا چھوڑ توں جانا آج یا کل
بھر یا ہویا ابہہ میلڑا وچھڑتوں جانا ہے آج یا کل
نہ کر میریای میریاں نہ تیریاں نہ میریاں
وانگ سکندر ہتھ خالی توں لڑجانا ہے آج یا کل
ایویں نہ رقم روڑا کے مول سمول گوا کے
لیکھا تیرے اس شاہ نے تیتھوں پچھانا ہے اج یا کل
اٹھ سویلڑے جاگ کے ونج توں کچھ وھاج کے
ہٹ تیرے بازار دا بند ہو جانا ہے آج یا کل
بیجنا ہے جو کچھ بیج لے نیکی دا سودا خرید لے
دیس گا کی اس ویلڑے ملائکہ نے پچھنا ہے آج یا کل
سر تیرے تے کو کدی اجل بجدا چلو چلی دا ٹل
کیئیاں نوں مدتاں ہو گیاں کیئیاں نے ٹرنا ہے اج یا کل
کھاندا پھریں پھل کیلڑا تینوں یاد نہیں اوہ ویلڑا
کوڑا اے پھل جو موت دا ذائقہ توں چکھنا ہے اج یا کل
ویت گیا جدوں ویلڑا پھر ہو سی نہ کوئی سہیلڑا
جگاں وچ اکیلڑا ڈیرا توں لانا ہے اج یا کل

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِیْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِیْلٌ۝﴾ (پارہ ۱۰ رکوع ۱۲)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو تمہیں کیا کہا گیا ہے کہ جب کہ تمہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا جاتا کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلو تو تم بوجھل ہو جاتے ہو زمین کی طرف کیا تم راضی ہو گئے ہو دنیا کی زندگی پر آخرت کے مقابلہ میں پس نہیں فائدہ دنیا کا آخرت کے مقابلہ میں مگر تھوڑا۔

مفسرین کرام بیان کرتے ہیں کہ ایک طرف تو گرمی سخت پڑ رہی تھی دوسری طرف پھل پک گئے تھے اور درختوں کے سائے بڑھ گئے تھے' ایسے وقت میں رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی ایک دور دراز کے سفر کے لیے تیار ہو گئے۔ غزوہ تبوک میں اپنے ساتھ چلنے کو سب سے ارشاد فرمادیا کچھ لوگ جورہ گئے تھے انہیں جو تنبیہ کی گئی ان آیات کا شروع اس آیۃ مبارکہ سے ہے کہ جب تمہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کی طرف بلایا جاتا ہے تم کیوں زمین میں دھنسے لگتے ہو' کیا دنیا کی ان فانی چیزوں میں مصروف ہو کر آخرت کی باقی رہنے والی نعمتوں کو بھلا بیٹھے ہو۔ سنو دنیا کی تو آخرت کے مقابلہ میں کوئی ہستی ہی نہیں حضور ﷺ نے اپنی کلمے کی انگلی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اس انگلی کو کوئی ڈبو کر نکالے اس پر جتنا پانی سمندر کے مقابلہ میں ہے اتنا ہی مقابلہ دنیا کا آخرت سے ہے مفسرین رَحِمَهُمُ اللّٰه بیان کرتے ہیں کہ عبدالعزیز بن مروان رحمت اللہ علیہ نے اپنے انتقال کے وقت اپنا کفن منگوایا اسے دیکھ کر فرمایا میرا تو دنیا سے یہی حصہ ہے۔ میں اتنی دنیا لیکر جا رہا ہوں پھر پیٹھ پھیر کر رو کر کہنے لگے ہائے دنیا تیرا بہت بھی کم ہے اور تیرا کم تو بہت ہی چھوٹا ہے افسوس ہم تو دھوکے ہی میں رہے اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالیٰ جل مجدہ کی ذات عالی نے دنیا اور آخرت کا تقابل بیان کیا ہے اور سید الانبیاء ﷺ مدینے کے تاجدار نے بھی اپنی نبوت کی زبان سے دنیا و آخرت کا تقابل بیان کرتے ہوئے مثالیں دیکر امت کے مسلمانوں کو نصیحت کی اور ثابت کیا کہ دنیا والو اپنی آخرت کا خیال کرو۔ آخرت کے لیے محنت اور تگ و دو کرو۔ یہ تمہاری ساری دوڑ دھوپ کوشش وکاوش صرف اور صرف آخرت کے لیے ہونی چاہیے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمت اللہ علیہ جن کو مؤرخین کرام بعض دفعہ عمر ثانی کے نام سے یاد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کرتے ہیں انہوں نے رو رو کر دنیا کی فناہ کا تذکرہ کیا اس سے نفرت کا اظہار کیا اور آخرت کی طرف شاندار پیرائے سے توجہ دلائی اب بھی مسلمان اپنے پیغمبر سید العٰلمین ﷺ کے ارشادات گرامی کی طرف دھیان و توجہ نہ کرے تو انتہائی اس کی بے نصیبی ہے ایک شاعر توحید و سنت والے نے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے محبّ نے کیا خوب کہا ہے۔

جدوں چابی عمر دی مک جانی
گھڑی چلدی چلدی رک جانی
تیرے کم اور لے کے وچ ہی رہ جانے
تیرے کوٹ امیداں دے ڈھیہ جانے
نبھاں رہن حکیماں دے ہتھ پھڑیاں
گولی موت دی سینے وچ ٹھک جانی
سنجے محل تے ماڑیاں چھڈنے نی
جھنڈے وچ اجاڑاں جاگڈنے نی
اوہ دودھ مکھنی کھا پلیا پہلواناں
تک ملکاں نوں جھ تیری سک جانی
چاچے تائے مان روں پئے
سوہرے سالے بھی بودیاں کھوبن پیئے
بھائی آکھن آج ساڈی بانہنہ بھج گئی
کمر بڈڑے باپ دی جھک جانی
جھڑی بیوی تیرے سرتے کلول کرے
جاوے صدقے تے مٹھے مٹھے بول کرے
اج دیکھ کے لاش نوں ڈرنے لگی
اکھاں ٹڈیاں وراچھ ونگی سک جانی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہڑی ململ محل ول تھکدی
چاندی سونے نوں لاہ کے پرہاں سٹدی
اج لیراں حال فقیراں دے
روندی دیاں اکھاں وچوں ہنج سک جانی
جہڑے بچیاں نوں لاڈ کروندار ہیوں
سوہنے سوہنے کپڑے سی کے پواندار ہیوں
اج بازاراں وچ روندے نے
دہی سک جانی آس مک جانی
سدھے مہنہ جو کھان مٹھائیاں نہ
اج بھٹھیاں توں ریڑاں جگدے نے
تقدیر نہ رب دی اک جانی
صمصام نہ موت وسار بہیں
ویکھیں لوہڑانہ تتار بہیں
بس آہ آگئی بس آہ آگئی
آہ آوچ جندڑی مک جانی

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَنْكِبِیْ فَقَالَ كُنْ فِی الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ اِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَاِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَآءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِسَقَمِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ اَخْرَجَهُ البخاری۔

(بلوغ المرام باب الزهد والورع)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے میرے کندھے کو پکڑا اور ارشاد فرمایا کہ اے عبداللہ تو دنیا میں اس طرح ہو کر رہ کہ گویا کہ تو بیگانہ ہے۔ یا راستہ میں گزرنے والا ہے۔ اور تھے حضرت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے جب تو شام کرے تو صبح کی انتظار نہ کر۔ اور جب تو صبح کرے تو شام کی انتظار نہ کر۔ اور اپنی صحت کو غنیمت جان کر اپنی مرض بیماری کے لیے توشہ جمع کر۔ اور اپنی زندگی کو غنیمت جان کر اپنی موت کے لیے تیاری کر اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح بخاری میں روایت کیا ہے۔ کچھ مفہوم جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے ہاتھ کے ساتھ پکڑ کر نصیحت فرمائی کہ عبداللہ دنیا میں تو اس طرح ہو کے رہ کہ گویا کہ تو بیگانہ ہے یا راستہ میں چل رہا ہے یہ دو باتیں سنکر حضرت عبداللہ نے ان دونوں باتوں پر خود بھی عمل کیا اور اپنے دور کے لوگوں کو اپنے شاگردوں اور تلامذہ کو تاکید فرمایا کرتے تھے کہ جب شام ہو جائے تو صبح کی انتظار نہ کرو جب صبح ہو جائے شام کی انتظار نہ کرو ہوسکتا ہے ان اوقات اور گھڑیوں سے پہلے ہی تمہاری موت فوت کا وقت آ جائے اور تمہیں کفن پہنا کر اللہ تعالیٰ رب العزت کے ہاں پیش کر دیا جائے اس لیے زندگی کی ہر گھڑی ہر وقت ہر لحظہ ہر دن ہر گھنٹہ ہر منٹ سیکنڈ اللہ تعالیٰ کی بکثرت عبادت کرو اور ہر طرح کے جرائم اور گناہوں سے کنارہ کش ہو جاؤ۔ جو لوگ اپنی موت کا فکر کیا کرتے تھے اور اپنی فانی زندگی کا محاسبہ کرتے تھے قبر اور عالم برزخ میں ان کا دھیان تھا جرائم اور معاشرہ کی خرابیوں سے بچتے تھے تاریخ نے ان کو سلام عقیدت پیش کیا ہے اور ان کی تعریف بہترین الفاظ میں کی ہے جو ذیل کے چند اشعار میں نقل ہے

وحوش اور بہائم کو انسان بنایا
گڈریوں کو عالم کا سلطاں بنایا
مغرب کی وادیوں میں گونجی آذان ہماری
تھمتا نہ تھا کسی سے سیل رواں ہمارا
تجھ سے سرکش ہوا کوئی تو بگڑ جاتے تھے
تیغ کیا ہے ہم توپ سے لڑ جاتے تھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن اب حالات ایسے منقلب ہیں کی جس کی مثال کیا عرض کروں۔ اور کیسا رونا روؤں۔

خدا کے بندے تو ہیں ہزاروں خدا کا کوئی ایک
لاکھوں میں تو کوئی نہیں عربوں میں جا کر دیکھ

ایسوں کے متعلق شاعر نے کیا خوب لکھا ہے۔

اٹھا کر پھینک دو باہر کی گلی میں
نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے

اللہ تعالیٰ رب العزت قرآن عظیم میں ارشاد فرماتے ہیں

﴿تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَ لَا فَسَادًا وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝﴾ (پارہ ۲۰ رکوع ۱۲)

ترجمہ: یہ آخرت کا گھر ہے ہم اسے ان لوگوں کے لئے خاص کرتے ہیں جو دنیا میں رہ کر سرکشی نہیں کرتے اور فساد بھی نہیں کرتے اور بہترین انجام پرہیز گاروں کے لیے ہے۔ قارون کی بربادی کا حال بیان فرما کر یہ ثابت کیا کہ دار آخرت کی نعمتیں باقی اور بہترین ہیں یہ بات بتلاتا ہے کہ اس دار آخرت کا کون مستحق ہے اور کن کن باتوں سے حاصل ہوتا ہے فرمایا تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ۔ الخ یہ آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کو دیں گے جو دنیا میں سرکشی اور فساد کرنے کا قصد بھی نہ کریں گے۔ علو گردن کشی تکبر بڑا بننا۔ اسلام گردن نہادن یعنی جو آدمی اللہ اور رسول کے آگے گردن جھکائے ان کی سب باتوں کو مانے اس میں تمام عقائد آگئے یعنی قوت نظریہ کی تکمیل اور فساد کی ضد اصلاح ہے اس میں تمام اعمال صالحہ آگئے یعنی نیک کام کرلے۔ اب یہ خیال کرنا کہ دار آخرت کے لیے ایمان اور عمل صالحہ کی کوئی شرط نہیں تکبر اور فساد نہ کرنا ہی کافی ہے محض عقائد خیال ہے۔ ان اعتقادات اور عملیات کو ترک کرنا اور تکبر نہ کرنا اور فساد نہ کرنا ہی کافی ہے محض غلط خیال ہے ان اعتقادات اور عملیات کو ترک تکبر اور فساد کے الفاظ سے اس کو تعبیر کیا

محکم دلائل، و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ فرعون اور قارون کہ جن کا اس سورہ مبارکہ میں ذکر ہے وہ کمبخت اسی تکبر سے ہلاک ہوئے (تفسیر حقانی) اس آیۃ مذکورہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مسلمان اور مومن ہونے کے رشتہ سے قبر اور عالم برزخ قیامت کی تیاری کی فکر ہر مسلمان کے لیے دنیا اور اس کے مشاغل مصروفیات کاروبار ذریعہ معاش سے بھی زیادہ اہمیت ہے کاش ہم مسلمان اس بات کو زیادہ سے زیادہ ترجیح دیں اگر ہمیں آخرت میں نجات مل گئی تو یہ انتہائی خوش نصیبی اور کامیابی ہے اور قرآن عظیم نے اس نقطہ کو بہت بلند پایہ اور واشگاف الفاظ سے ذکر کیا ہے

﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝﴾

ترجمہ: جو شخص جہنم سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے۔

اس آیۃ مذکورہ سے ثابت ہوا کہ دنیا میں رہ کر اپنی موت فوت اور عالم برزخ کی تیاری کرنی ہی جہنم سے بچنے اور جنت میں داخل ہونے کا ذریعہ ہے اور انتہائی کامیابی ہے لیکن ہمارے یہاں پاکستانی مسلمانوں میں کامیاب وکامران اسے سمجھا جاتا ہے جس کے کارخانے فیکٹریاں زمیں مربے جائیداد کوٹھیاں کئی کئی منزلوں کے بالا خانے حکومتی سطحہ پر اعلیٰ آفیسر ہوں۔ فوج میں اعلیٰ افیسران پولیس کے بڑے بڑے آفیسروں سے ساز باز اور مراسم ہوں۔ بینک بیلنس سودی کاروبار رشوت دینا لینا ہر مکروفریب سے دولت کمانا غداری اور دھوکہ بازی سے مال و دولت کا حاصل کرنا اور بکثرت جھوٹ بولنا منشیات کا استعمال کرنا ہر ناجائز معاملات کا مرتکب ہونا غرباء اور یتامیٰ کے حقوق کو فراموش کرنا ایسے آدمیوں کو کامیابی والے دیکھا اور سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ رب العزت کے ہاں وہ کامیاب اور کامیابی والا گنا جاتا ہے جو جہنم سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا وہ کامیاب ہے اسی لیے تو ایک اللہ تعالیٰ کے بندہ نے کیا خوب توجہ دلائی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے

وطن کی یاد کر غافل مصیبت آنے والی ہے
تیری بربادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں
تمہیں ہے جانا عدم کی منزل کہ جس میں کھٹکا قدم قدم ہے
نسیم جاگو کمر کو باندھو اٹھاؤ بستر کہ رات کم ہے
جوانی میں عدم کے واسطے سامان کر غافل
مسافر شب سے اٹھتے ہیں جو جانا دور ہوتا ہے

قرآن کریم میں اللہ رب العلمین نے جنت کے حصول کا عجیب انداز سے تذکرہ کیا ہے جیسے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

﴿ سَابِقُوْا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴾ (پارہ ۲۷ رکوع ۱۹)

ترجمہ: تم اپنے پروردگار کی مغفرت کی طرف دوڑو اور نیز ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمان و زمین جتنی ہے تیار کی گئی ہے ان لوگوں کے لیے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والے ہیں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ دوسری جگہ پر ارشاد فرماتے ہیں

﴿ وَسَارِعُوْا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ○ ﴾ (پارہ رکوع)

اوپر والی آیت ۲۷ پارہ رکوع ۱۹ کی کچھ تفسیر مسند امام احمد کی مرفوع حدیث میں ہے کہ تم میں سے ہر ایک سے جنت اس سے بھی زیادہ قریب ہے جتنا تمہارا جوتی کا تسمہ ہے اور اسی طرح جہنم بھی ہے (بخاری) پھر معلوم ہوا خیر و شر انسان سے بہت زیادہ نزدیک ہے اس لیے اسے چاہیے کہ بھلائیوں کی طرف سبقت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کرے اور برائیوں سے منہ پھیر کر بھاگتا رہے تاکہ گناہ اور برائیاں معاف ہوتے (رہیں اور ثواب) اور درجے بلند ہو جائیں۔ اسی لیے اس کے ساتھ ہی فرمایا دوڑو اپنے رب کی بخشش کی طرف اور جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان و زمین کے برابر ہے جیسے ۲۷ پارہ کے بعد والی آیت میں پہلے مفصل لکھ آیا ہوں

﴿وَسَارِعُوْا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ۝﴾ (پارہ رکوع)

اس کا معنی بھی لکھ چکا ہوں کچھ ان مذکورہ آیات کا مفہوم مطلب یہ ہے کہ اللہ رب العلمین نے اپنے بندوں کو توجہ دلائی ہے کہ تم اپنی زندگی وحیات میں اخروی زندگی کے لیے دوڑ دھوپ کرو۔ محنت کرو۔ مشقت اٹھاؤ۔ تکالیف برداشت کرو بلکہ تم بحیثیت مسلمان ہونے کے ایک دوسرے سے نیک اعمال نیک کردار میں مسابقت کرو جیسے دنیاوی کاروبار میں آپ بے تحاشا بے پناہ مصائب و آلام برداشت کرتے ہیں اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ محنت اور کاوش کرو چونکہ دنیا عارضی ہے اور آخرت دائمی اور بقاوالی ہے اور آخرت کی نعمتیں جنت کے بالا خانے اور جنت کے حور وقصور وہاں کے تخت اور پلنگ وہاں کے پھل فروٹ وہاں کی رہائش گاہیں لمبی چوڑی کوٹھیاں اور محلات بلند اور بالا بہت عمدہ اور نفیس ہوں گے وہاں جنت میں دودھ کی نہریں پاکیزہ شراب کی نہریں۔ شہد خالص کی نہریں اور عمدہ پانی کی نہریں ہونگی حوریں اور غلمان خدمت وتواضع کے لیے حاضر ہو لگے بلکہ اللہ تعالیٰ رب العزت کی طرف سے سیدالانبیاء تاجدار مدینہ ﷺ کی ذات گرامی نے ایک قدسی حدیث بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں

﴿ اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَالَاعَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَاخَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرَ ﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نعمتیں تیار کی ہیں جو بہت زیادہ قیمتی اور انوکھی ہیں برادران اسلام میں آپ سے التماس کرتا ہوں کہ آپ وسعت نظری اور عمیق نگاہ سے دیکھیں کہ معاملات دنیا میں ہم کتنی محنت کرتے ہیں ایک مزدور اپنی معاش دنیا کے لیے آٹھ گھنٹے یا دس بارہ گھنٹے زیادہ تھکان کی حالت میں پسینے سے تربتر ہو کر موسم کی گرمی سردی کو برداشت کرتا ہے اور اپنی مشقت اور تکالیف کو نظر انداز کر کے اپنی روزی کو حاصل کرتا ہے ایک کسان اپنی روزی رزق کے لیے دن کو ہل چلاتا ہے گو ٹھیک دوپہر کا ٹائم کیوں نہ ہو پانی سے زمین کو سیراب کرتا ہے گو دن ہو یا رات کی تاریکی کیوں نہ ہو انتہائی محنت سے کام کرتا ہے ایک کارخانے دار فیکٹری کا مالک اپنے ان املاک کے لیے ضرورت والی اشیا کو مہیا کرنے کے سلسلہ میں رات دن فکر مند رہتا ہے اور بھاگ دوڑ کرتا ہے اور بڑی بڑی مشکلات سے دو چار ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک راج اور معمار کوٹھیوں اور بلڈنگوں کا بہترین کاریگر ہے وہ تعمیری معاملہ میں وہ بھی انتہائی محنتی اور مشکلات کا سامنا کرتا ہے جوں جوں کوٹھی اور تعمیر اونچی ہوتی ہے وہاں وہاں وہ بلندی پر جاتا ہے اور تکالیف بڑھتی جاتی ہیں بعض اوقات یہ یا اس کے ساتھ کام والے مزدور گو سے گر کر ٹانگ یا بازو یا جسم کا کوئی عضو ٹوٹ جاتا ہے یا قضائے الٰہی سے اونچی جگہ سے گرنے کی وجہ سے جان بحق ہو جاتے ہیں اور بعض لوگ رزق اور دولت کے حصول کے لیے بیرونی ممالک میں لاکھوں روپے خرچ کر کے جاتے اور کئی کئی سال بال بچوں کے پاس نہیں آسکتے اور پردیس میں رہتے ہیں یہ سب باتیں تمثیلی طور پر دنیا و آخرت کو مقابلہ و موازنہ کے طور عرض کیں ہیں آپ ان باتوں کو اچھی طرح سوچیں اور سمجھیں دیکھیں کہ دنیا کے لیے کتنی کوشش کرتے ہیں لیکن افسوس کہ ہم اس دنیا میں ڈوب کر دنیا کے غم واندوہ میں پڑ کر دنیا کے تفکرات اور ہموم وغموم سے دو چار ہو کر اپنی آخرت کو بھولے جا رہے ہیں آخرت اور آخرت کی نازونعمتوں کا ہمیں فکر اور تخیل تک نہیں اور ایسے معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں سید الانبیاء ﷺ کی حیات طیبہ اور بزرگان سلف یعنی صحابہ کرام کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگیاں ہمیں یاد ہی نہیں نہ تبع تابعین کے حالات کا ہم نے جائزہ لیا ہے ایسے معلوم ہوتا ہے کہ وحشیانہ زندگیاں گزار رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں کامل اور مکمل مومن اور مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اپنے نبی ﷺ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق ارزاں فرمائے (امین ثم امین) یہ سب واقعات دو آیات مذکورہ کی روشنی میں عرض کئے ہیں یہ بے وفا زندگی ہے یہ فانی زندگی ہے جس میں قطعا کوئی پائیداری نہیں ہے چنانچہ اللہ رب العلمین نے ارشاد فرمایا ہے کہ لوگو اپنے رب کی بخشش مغفرت کی طرف اور جنت کی طرف سبقت کرو جس کی کشادگی کل آسمان اور ساری زمین جتنی ہے ہم نے جو پارسا لوگوں کے لئے بنائی ہے یہاں فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کے اس فضل کے لائق تھے اس لیے اس بڑے فضل اور کرم والے نے اپنی نوازش کے لئے انہیں چن لیا اور ان پر اپنا پورا احسان اور اعلیٰ انعام کیا۔

ایک صحیح حدیث میں آتا ہے جس کو علامہ عماد الدین حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے کہ ایک مرتبہ فقراء مہاجرین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سید الانبیاء تاجدار مدینہ ﷺ کے پاس عرض کی کہ مالدار لوگ تو جنت کے بلند درجوں کو اور ہمیشہ والی نعمتوں کو پا گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیسے؟ تو عرض کی نماز روزہ تو ہم سب کرتے ہیں لیکن مال کی وجہ سے وہ صدقہ کرتے ہیں غلام آزاد کرتے ہیں جو مفلسی کی وجہ سے ہم نہیں کر سکتے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا آؤ میں تمہیں ایسی چیز بتاؤں کہ اس کے کرنے سے تم ہر شخص سے آگے بڑھ جاؤ گے مگر ان سے جو تمہاری طرح خود بھی اس کو کرنے لگیں دیکھو تم ہر نماز کے بعد تینتیس ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ کہو اور اتنی ہی بار اللہ اکبر اور اسی طرح الحمد للہ کچھ دنوں کے بعد یہ بزرگ صحابہ کرام پھر حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہمارے مالدار بھائیوں کو بھی اس وظیفہ کی اطلاع مل گئی اور انہوں نے ابھی اس وظیفہ کو پڑھنا شروع کر دیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے دے۔ قارئین کرام آپ نے مذکورہ آیات کی روشنی میں دیکھا ہے کہ صحابہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آخرت کی دوڑ دھوپ آخرت کی تیاری۔ آخرت کی مسابقت آخرت کی مغفرت اور بخشش آخرت کی جنت کے حصول کے بارہ میں کس قدر محنت اور مشقت کرتے اور آپس میں مقابلہ اور بڑھ چڑھ کر اعمال حسنہ میں ذوق رکھتے تھے اس لیے ان بزرگوں کو اپنی موت فوت اور اللہ رب العلمین کے ہاں حاضری کا رات دن فکر رہتا تھا اور ان کو یقین تھا کہ ہم نے اس دنیا میں نہیں رہنا عنقریب اپنی اجل کا پیالہ پی کر ضرور جانا ہے اور پہلے لوگ بھی جو اچھے یا برے تھے اللہ تعالیٰ کے موافق یا مخالف تھے سب اس فانی آرامگاہ سے چل بسے اسی لیے بعض مفسرین اور مؤرخین نے کیا خوب لکھا ہے فرعون کہاں گیا ساسانی کہاں گئے گیانی کہاں گئے روم کے قیاصرہ کہاں چھپ گئیں یونان کی اولوالعزم فوجیں کہاں جا سوئے ہندوستان کے قدیم راجے۔ مسلمانوں میں خلجی اور تغلق اور لودھی کہاں چلے گئے تیموریوں کا اوج موج کہاں گیا۔ باقی نام رہ گیا صرف اللہ تعالیٰ رب العزت کا اسی لیے اللہ احکم الحاکمین ارشاد فرماتے ہیں

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ○

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یہ ثابت کر دیا کہ مسلمان اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے دین کا بول بالا کرنے کے لیے آیا ہے اور اس کا مقصود دنیا نہیں ہے بلکہ آخرت ہے اور یہ بالکل ٹھیک ہے اسی لیے تو شاعر علامہ اقبال نے کیا خوب لکھا ہے۔

نہ تو زمیں کے لیے ہے نہ آسماں کے لیے
جہاں ہے تیرے لیے تو نہیں جہاں کے لیے
یہ عقل و دل ہیں شرر شعلہ محبت کے لیے
وہ خار و خس کے لیے یہ نیستاں کے لیے
مقام پرورش آہ و نالہ ہے یہ چمن
نہ سیر گلشن کے لیے ہے نہ آشیاں کے لیے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے گا راوی و نیل فرات میں کب تک
تیرا سفینہ تو ہے بحر بیکراں کے لیے

اللہ تعالیٰ رب العزت قرن کریم میں ایک اور جگہ ارشاد فرماتے ہیں

﴿ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا وَ كُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ ﴾ (پارہ ۲۰ رکوع ۹)

ترجمہ: اور ہم بہت سی ایسی بستیاں ہلاک کر چکے ہیں جو اپنے سامان عیش پر نازاں تھے سو یہ ان کے گھر ہیں کہ ان کے بعد آباد ہی نہ ہوئے مگر تھوڑی دیر کے لیے اور آخر کار ہم ہی مالک رہے اس آیۃ مذکورہ میں بھی اللہ رب العزت نے یہ ثابت کیا ہے دنیا اور اس کی زیب وزینت اور اس کی آرائش زیبائش رونق چہل پہل دائمی طور پر نہیں یہ سب اشیا فانی ہیں اور فناہ کے گھاٹ میں اتر کر نیست و نابود ہو جائیں گی۔ اس لئے آیۃ مذکورہ سے پہلی آیۃ مبارکہ میں اہل مکہ کو سمجھایا ان کو نصیحت آمیز طریقہ سے اپنی نعمتیں جتا کر توجہ دلائی کہ میں نے تمہاری رہائش کے مکہ معظمہ اور حرم محترم کو تمہاری آرام گاہ متعین کیا ہے اور دنیا بھر کے رزق اور پھل فروٹ ہر چاروں طرف سے تمہارے پاس کھنچے چلے آتے ہیں لہٰذا اس سلسلہ میں تمہارے لیے مناسب ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی بغاوت اور نافرمانی سے بچ جاؤ۔ چونکہ تم سے پہلے جن امتوں نے اللہ اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اللہ تعالیٰ نے ان کو تباہ و برباد کر دیا اور ان کے افسانے آج دن تک اس دنیا میں موجود ہیں اسی لیے آیۃ کریمہ میں اللہ تعالیٰ رب العلمین نے ارشاد فرمایا جن قوموں کو ہم نے ہلاک کیا ان کے مکانات خالی پڑے رہگئے۔ پھر ان کے بعد ان میں کوئی بھی آ کر نہ بسا مگر کم مسافر یا کوئی وارد و صادر ہونے والا عارضی طور پر بابل اور نینوی کے خرابات کسری کی عمارات صور وصیدا کے کھنڈر یمن میں عاد قوم کے بلند محل عبرت کی نشانیاں ہیں وہ سب مر گئے اور آخر ہم ہی مالک رہے کیونکہ فناہ خلق کے بعد ہم ہی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باقی رہے ہیں۔قرآن مجید کے ایک اور مقام پر اللہ احکم الحاکمین ارشاد فرماتے

﴿ وَ مَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتُهَا وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴾ (پارہ ۲۰ رکوع ۹)

ترجمہ: اور جو بھی دیئے گئے تم کسی چیز سے یہ محض دنیا کا فائدہ ہے اور اس کی خوبصورتی ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ بہت بہتر اور بہت باقی رہنے والا ہے

ایک اور مقام ذیشان پر اللہ رب العلمین ارشاد فرماتے ہیں

﴿ مَاعِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَاعِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ﴾

ترجمہ: جو تمہارے پاس ہے وہ ختم ہونے والا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ دنیا کی ناز و نعمتیں سب عارضی ختم ہونے والی رائیگاں جانے والی چند روزہ نشو ونما والی ہیں لیکن نیک اعمال کر کے جو اعمال اللہ تعالیٰ کے ہاں بھیج دیئے ہیں وہ کمال درجہ کے اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں اور ان کا صلح بھی نہایت عمدگی کے ساتھ اللہ اپنے بندوں کو عنائت فرمائیں گے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ جل مجدہ کی ذات بابرکات ارشاد فرماتے ہیں

وَمَاعِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ۔

''یعنی جو اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے وہ بہتر ہے نیک بختوں کے لیے''

چنانچہ ایک حدیث شریف آتا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہیں ہے مثال دنیا کی آخرت کے مقابلہ میں مگر مثل اس کے کہ کوئی شخص دریا میں انگلی ڈال دے پھر وہ دیکھے کہ کس قدر وہ پانی اس کو لگا ہے روایت کیا اس حدیث مسلم نے یعنی آخرت کے مقابلہ میں دنیا نہایت ہی قلیل ہے جیسے دریا کے مقابلہ ایک یا آدھ قطرہ پانی کا ہے کسی شاعر نے کیا خوب لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ گور سکندر نہ ہے قبر والا
مٹے نامیون کے نشاں کیسے کیسے
رستم رہا زمیں پہ نہ سام رہ گیا
مردوں کا آسماں تلے نام رہ گیا

آج مسلمانوں کے انداز ہی کچھ اور ہیں

زمانے کو خبر کیا سازِ عشرت کی صداؤں میں
صدائے ساز ایماں کتنی مدھم ہوتی جاتی ہے
وہی جام سیاست ہے وہی دستور ساقی ہے
سفید آقا گئے لیکن سیاہ قانون باقی ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَامُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّابَعْدُ○ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ قُلْ اَفَغَیْرَ اللّٰہِ تَاْمُرُوْنِّیْ اَعْبُدُ اَیُّھَا الْجَاھِلُوْنَ○ وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ وَلَتَکُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ ○ بَلْ اللّٰہَ فَاعْبُدْ وَکُنْ مِنَ الشَّاکِرِیْنَ ○ (پارہ ۲۴ رکوع ۴)

''ترجمہ: اے میرے پیغمبر ﷺ آپ فرما دیجئے۔ کیا آپ مجھے حکم دیتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کے سوا غیر اللہ کی عبادت کروں اے جاہلو۔ اور البتہ تحقیق وحی کی گئی تیری طرف اور ان لوگوں کی طرف جو پہلے تم سے گزر گئے اگر تو نے شرک کیا تو تیرے سب نیک اعمال ضائع ہو جائیں گے اور تو خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائے گا بلکہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور شکر گزاروں سے ہو جا۔ توحید باری تعالیٰ کے بعد نبی کریم سید الانبیاء تاجدار مدینہ ﷺ کی سیرت بیان کرنے کے لئے جبریل علیہ السلام کی زباں چاہے اور عمل کرنے اور سننے کے لیے جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دل چاہیے اور عمل کے لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ حضرت عبدالرحمٰن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن عوف رضی اللہ عنہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ان مذکورہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا حوصلہ چاہیے چودہ ۱۴۰۰ سو شہادت عثمان رضی اللہ عنہ کی موت پر بیعت کرنے والوں کی محبت چاہیے ایک لاکھ اسی ہزار صحابہ کرام کی تقوی و پرہیز گاری چاہیے۔''

حضرت عائشہ صدیقہ کا وہ جملہ جو سائل کے جواب میں طیبہ وطاہرہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق خلق مجھ سے کیا پوچھتے ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مجھ سے کیا دریافت کرتے ہو مجھ سے نہ پوچھو بلکہ قرآن کریم سے پوچھو۔ اماں جی فرماتی ہیں كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن جیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق قرآن تھا مجھ سے نہ پوچھو بلکہ قرآن سے پوچھو۔ اور قرآن کے ہر ورق پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن بکھرا ہو نظر آئے گا۔ انبیاء علیہم السلام دنیا میں بھیجے گئے ہیں۔

تکمیل انسانیت کے لیے:

تکمیل انسانیت اس وقت ہوتی ہے جب انسان کی جبین نیاز یعنی پیشانی ہر جائی سے بے نیاز ہو کر یک جائی ہو کر اللہ رب العزت کی بن جائے۔ جیسے اللہ جل مجدہ کی ذات پاک نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارہ میں ارشاد فرمایا

﴿ وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّاO اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَ لَا يُبْصِرُ وَ لَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔاO ﴾

(سورہ مریم پ ۱۶)

اپنے دادا صاحب کا نظریاتی حسن بھی دیکھ لیا کرو۔ توحید باری تعالیٰ ایک ایسی عمدہ چیز ہے جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ رب العزت اپنے پیغمبر آخر الزمان نبی سید الانبیاء تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور تمثیل کے ارشاد فرمایا جا رہا ہے۔

﴿ثُمَّ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًاO﴾ (پارہ ۱۴ رکوع ۲۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت-آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر وحی کی ہم نے تیری طرف یہ کہ تابعداری کر تو دین ابراہیم علیہ السلام کی جو حنیف تھے۔ یعنی ہر طرف سے کٹ کر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے ہی ہو کر ہی رہ گئے تھے ڈوب گئے ان کے مقدر جن کا الٰہ ڈوب گیا پہلے لوگ جب مٹھائی بناتے یا مٹھائی ہلوائی سے خرید کر لاتے چاندی کے ورق کے لگاتے دل کرتا اپنے معبودان باطل کے سامنے سر جھکاتے پھر وہ مٹھائی خود کھا جاتے۔ بشر وہ تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دامن نچوڑیں تو فرشتے وضو کریں بشر وہ تھے جو پیغام دیں تو ہوائیں اطاعت کے لیے تیار ہو جائیں اور اطاعت کریں بشر وہ تھے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کریں تو زمین ان کی جبین کو یعنی پیشانی کو چوم لے۔ بشر وہ تھے کہ جب انہوں نے زندگی گزاری اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع فرمانبرداری کی تو تاریخ کے اوراق ان کو سلام عقیدت پیش کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی نے ارشاد فرمایا ہے کہ باقی سب لوگوں یعنی صحابہ کرام کو دین اسلام نے پالا ہے لیکن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پالا ہے۔ جیسے سید الانبیاء شافع روز جزا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے

وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ اِلَّا كَافَيْنَاهُ مَاخَلَا اَبَابَكْرٍ يُكَافِئُهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَانَفَعَنِيْ مَالُ اَبَابَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا غَيْرَ رَبِّيْ لَاتَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ خَلِيْلًا اَلَاوَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ

(مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس آدمی نے بھی میرے ساتھ احسان کیا میں نے اس کے احسان کا بدلہ دنیا میں چکا دیا یعنی اس کے ساتھ احسان کر کے اس کا بدلہ دے دیا لیکن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بدلہ دنیا میں نہیں دے سکا۔ قیامت کے دن میرا اللہ میری طرف سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بدلہ دیں گے نہیں فائدہ دیا مجھ کو کسی کے مال نے کبھی جتنا فائدہ دیا مجھ کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال نے اور اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا اپنے رب کے سوا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیل بناتا خبردار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارا ساتھی یعنی حضرت محمد الرسول ﷺ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں مفہوم یہ ہے خلیل اس دوست کو کہتے ہیں جس کی محبت دل کی گہرائی تک پہنچی ہو اس لیے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ کی جو محبت اللہ رب العلمین کے ساتھ تھی وہ کسی اور کے ساتھ نہ تھی البتہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آپ کو تمام صحابہ کرام سے بہت زیادہ پیارے تھے بیہقی شریف کی ایک حدیث لوگ بیان کرتے ہالانکہ یہ روایت ضعیف ہے جس میں آتا ہے آنحضرت ﷺ کے پیدا ہونے کی خوشخبری جب ابولہب آپ کے چچا نے سنی تو لونڈی ثوبیہ کو آزاد کیا بعض نے یہ بھی لکھا ہے گھی کے چراغ جلائے چراغاں بھی کیا لڈو جلیبیاں بھی تقسیم کیے لیکن دین مصطفیٰ نہ نصیب ہوا تو سیدھا جہنم میں گیا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے اور دیگر صحابہ رضوان اللہ اجمعین نے ایک لڈو ایک جلیب بھی تقسیم نہیں کیا لیکن دین مصطفیٰ ﷺ کو سینے سے لگایا اور اتباع نبوی کا حق ادا کیا محبت اور الفت کو اپنا کر جنت کی بشارتیں حاصل کر کے بہشت بریں میں جا پہنچے رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کے غیر مسلم چچاؤں کے بارہ میں شاعر نے کیا خوب لکھا ہے

عربوں عجوں شام عراقوں چانن گیا اگہرے
بے نصیب نبی دے چاہے رہ گئے وچ اندھیرے
لے گئے جنت کوثر نہراں دوروں آون والے
امر نبی دا موڑن والے رب نے دور نکالے

ہاں تو میں کچھ شان مصطفیٰ ﷺ کے متعلق لکھ رہا تھا آپ ﷺ کی شان سارا قرآن بھرا پڑا ہے چنانچہ عربی کا شاعر کچھ اپنی عقیدت کا اظہار ان لفظوں میں کرتا ہے

يَاصَاحِبَ الْجَمَالِ وَيَاسَيِّدَ الْبَشَرْ
مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِيْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ
لَايُمْكِنُ الثَّنَآءُ كَمَا كَانَ حَقَّهٗ
بَعْدَ اَزْ خُدَا بَزُرْگ توئی قصہ مختصر

''ترجمہ: اے خوبصورتی والے اے چاند کے سردار تیرے روشن چہرہ سے چاند کو منور کیا گیا ہے ہمارے پاس طاقت نہیں کہ ہم کما حقہ تیر تعریف بیان کریں اس لئے خدا کے بعد بزرگ تو ہی ہے یہ قصہ مختصر ہے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور محبّ رسول ﷺ نے آپ کی

اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان میں کیا خوب لکھا ہے

سانوں ہر دم تانگاں نے لگیاں کدوں دیکھئے گلیاں یار دیاں
ابوبکر نے ساتھ بنایا سب دولت مال لٹایا
جدوں نذراں پیاں سرکاردیاں
سب مال کتیا قربانی جدوں مل پیا پیر حقانی
اکھیں پکھیاں نے نت دیدار دیاں
سانوں ہر دم نے تانگاں نے لگیاں کدون ویکھئے گلیاں یار دیاں
جدوں عمر نے ساتھ بنایا سکے ماموں نوں قتل کرایا
پیاں جوش محبتاں مار دیاں
سانوں ہر دم تانگاں نے لگتا کدوں ویکھئے گلیاں یاردیاں
پیئے دعویٰ کرن غلامی جدوں مل پیا پیرحقانی
سب شوخیاں دلوں وسار دیاں
سانوں ہر دم تانگاں نے لگیاں کدوں ویکھئے گلیاں یاردیاں
جدوں ساتھ عثمانؓ بنایا اونیں ڈاڈا رتبہ پایا
دو نور تجلیاں مار دیاں
سانوں ہر دم تانگاں نے لگیاں کدوں ویکھئے گلیاں یار دیاں
ہے شرم فرشتے کردے جدوں آمجلس وچ وڑدے
الیہ صفتاں نبی دے یاردیاں
سانوں ہر دم تانگاں نے لگیاں کدوں ویکھئے گلیاں یار دیاں
ویکھو علیؓ داشان سوہا یاجینہوں گلے نبیؐ نے لایا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیاں دھماں حیدر قرار دیاں
سانوں ہر دم تانگاں نے لگیاں کدوں ویکھئے گلیاں یار دیاں
جدوں خیبر قلع کرایا جھنڈا علیؓ دے ہتھ پھڑا یا
پین چمکاں پیاں تلوار دیاں
سانوں ہر دم تانگاں نے لگیاں کدوں ویکھئے گلیاں یار دیاں
جدوں ساتھ بلال بنایا جند جان نوں گھول گھمایا
پیاں ڈانگاں بدن اچھاڑ دیاں
سانوں ہر دم تانگاں نے لگیاں کدوں ویکھئے گلیاں یار دیاں
جدوں بدن تے پیدیاں ڈانگاں پیاں نکلن حجروں کا کانگاں
نہیں چھڈڑیاں گلیاں یار دیاں
سانوں ہر دم تانگاں نے لگیاں کدوں ویکھے گلیاں یار دیاں
ویکھو ام عمارہ مائی جدوں جھات نبیؐ ول پائی
دوکھن بدن نوں مار دیاں
سانوں ہر دم تانگاں نے لگیاں کدوں ویکھئے گلیاں یار دیاں
جدوں ساتھ حبابؓ بنایا سب بدں داماس جلایا
پیاں چربیاں نوں پنگھار دیاں
سانوں ہر دم تانگاں نے لگیاں کر وہ ویکھئے گلیاں یار دیاں
نت کافر دین سزائیں چھڈ کلمہ تے جان بچائیں
نہ جھل تکلیفاں مار دیاں
سانوں ہر دم تانگاں نے لگیاں کدوں ویکھئے گلیاں یادیاں
جو عاشق رب دابوے نہ صدق یقینوں ڈوے
اسی نبیؐ تے جاناں وار دیاں
سانوں ہر دم تانگاں نے لگیاں کروں ویکھئے گلیاں یار دیاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیئی ہور لکھاں پروار نے جنہاں وارے مال خزانے
جند جان نبی توں واردیاں
سانوں ہر دم تانگاں نے لگیاں کردوں ویکھے گلیاں یار دیاں
منگ فضل الرحمٰن ہن دعائیں ربانیؐ دے نال رلائیں
سب مومناں عرض گذار دیاں
سانوں ہر دم تانگاں نے لگیاں کدوں ویکھے گلیاں یار دیاں

مقام محمد ﷺ

((اَلْحَمْدُلِلّٰہِ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَھْدِہِ اللّٰہ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَلَانَذِیْرَ لَہٗ وَلَا مِثَالَ لَہٗ وَلَا مَثِیْلَ لَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَسَنَدَنَا وَنَبِیَّنَا وَشَفِیْعَنَا وَھَادِیَنَا وَمُرْشِدَنَا وَمَوْلٰنَا اِمَامُ الْاَنْبِیَآءِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ○ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا○ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا○ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِؤُا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْکَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ○ ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْکَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ○ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنْجِیْکُمْ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ○ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ○ وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كُنْتُ نَبِيًّا وَادَمُ بَيْنَ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ الحديث وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِءٍ مَانَوٰى۔ الحديث وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَنَاسَيِّدُ وَلَدِ ادَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِىْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَّوْمَئِذٍ ادَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَآئِىْ وَاَنَا مَنْ تَنْشَقُ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ رواه التِّرْمِذِىُّ سابقہ احادیث بھی مشکوٰۃ شریف اور صحاح ستہ کی کتب میں موجود ہیں۔ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلٰنَا الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذَالِكَ لِمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔))

سما سکتی ہے کیونکر حُب دنیا کی ہوا دل میں
بسا ہو جبکہ نقش حُب محبوب خدا دل میں
محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اس میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے
محمد کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی
خدا کے دامن توحید میں آباد ہونے کی
محمد کی محبت خون کے رشتوں سے اعلیٰ ہے
یہ رشتہ دینوی قانون کے رشتوں سے بالا ہے
محمد ہے متاع عالم ایجاد سے پیارا
پدر مادر برادر مال و جان اولاد سے پیارا
کیوں نہ ہو وہ سب سے زیادہ پیارا
کہ وہ ہم پر ہے ہم سے زیادہ پیارا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معزز ومحترم قارئین کرام میں امام الانبیاء محبوب کبریا والیٔ بطحا شافع روز جزا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی سیرت طیبہ کے سلسلہ میں کچھ معروضات عرض کرنا چاہتا ہوں اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے ظاہری اور باطنی توفیق دے کہ میں اپنی معلومات کے مطابق قرآن و حدیث اور ان کی روشنی میں صحیح صحیح لکھنے اور موتی بکھیرنے کی توفیق عنایت فرمائے پھر اس کے بعد مجھے اور میرے احباب کرام پڑھنے سننے والوں کو عمل پیرا ہونے کی توفیق ارزاں فرمائیں (امین ثم امین) سب مسلمانوں کو ہر شر وفتنہ سے محفوظ فرمائیں اللہ تبارک وتعالیٰ مرتے وقت ہم سب کو ایمان کی دولت سے نوازیں دنیا اور دین کو ہمارے لئے آسان فرمائیں تمام پریشانیوں کو دور فرمائیں (آمین ثم آمین) سرکار مدینہ تاجدار مدینہ ﷺ کی سیرت طیبہ وپاکیزہ کا باب وعنوان اس قدر طویل ہے کہ صحابہ کرام وتبع تابعین سے لیکر شیوخ التفاسیر اور شیوح الاحادیث کا یہ عقیدہ ہے کہ ساری دنیا کے دریا اور نہریں اور سمندر تمام دنیا کے چشمے اور کنویں کی سیاہی بنائی جائے اور پوری دنیا کی کائنات بمع کافروں اور مسلمان کے اور مسلم اور غیر مسلم سب کے سب ملکر کملی والے کی تعریف اور توصیف کریں جتنے دنیا کے درخت ہیں سب کی قلمیں بنائی جائیں وہ سب جواب دے سکتے ہیں لیکن آقائے دو عالم ﷺ کی تعریف کے سوحصہ میں سے ایک حصہ بھی ادا نہیں ہوسکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ رب العزت جس کا خود ثناخواں ہو اس کا کیا کہنا جیسے فرمان باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ (سورہ الم نشرح پارہ ۳۰)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں ہم آپ کے ذکر وتذکرے کو بلند فرمایا ہے جس کے تذکرے وذکر کو بلند کر دیا ہے اس کی شان وشوکت کو اس کی عظمت اور بزرگی کو گھٹانے والا کون ہے میرے آقا سید العٰلمین ﷺ عجیب قسم کی سیرت لیکر آئے اور تشریف لائے عجیب شان سے تشریف لائے۔ اور ایسے وقت میں تشریف لائے یہ قرآن وحدیث اور صحیح تاریخ سے آپ پوچھیں جبکہ لوگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی بیٹیوں لڑکیوں کو زندہ درگور کیا کرتے تھے ضلالت اور گمراہی ڈیرے ڈال چکی تھی نہ کوئی نبی علیہ السلام نہ کوئی کتاب نہ کوئی شریعت کچھ بھی نہیں تھا بلکہ ہبل۔ لات منات سہیل نامی وغیرہ بتوں کی پوجا ہوتی تھی اور اس وقت کے مکی لوگوں نے بیت اللہ شریف کو بتخانہ بنا رکھا تھا اللہ رب العلمین کے گھر بیت اللہ شریف کے پاس تین سو ۳۶۰ ساٹھ بت جن کی پوجا پر وہ لوگ نازاں تھے۔ باقی لوگوں کے بت جو گھروں میں تھے ان کا کوئی شمار ہی نہیں تھا۔ ان حالات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے کمزور کی زندگی تباہ ہوگئی تھی۔ طاقت ورسب کچھ کھائے چلا جا رہا تھا۔ انسانیت نے دم توڑ دیا تھا جتنا بڑا مرض تھا اتنا ہی بڑا معالج اللہ رب العزت نے بھیجا۔ جب کسی کے بس میں مرض نہ رہے تو بڑے سے بڑے معالج کو بلایا جاتا ہے بلکہ میں یوں کہوں گا کہ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کے زمانہ میں امت اتنی بیمار نہ تھی۔ اور نہ ہی کلیم اللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں امت اتنی بیمار تھی نہ حضرت روح اللہ عیسی علیہ السلام کے زمانہ میں امت اتنی بیمار تھی جس وقت حضور سرور کونین سید العلمین سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے بیماری حد سے بڑھ چکی تھی اور ان ہی حالات کی وجہ سے مخبر صادق سید الانبیاء تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی پھر کس شان کس آن سے ہوئی کس گھرانے اور کس خاندان سے قریش مکہ کے خاندان سے جو سب قریش سے خاندانی لحاظ سے شرافت و بزرگی منصب و مرتبہ کے لحاظ سے بلند و بالا تھا اور عرب لوگ گھبرائے اور مکہ کے لوگوں نے بڑا شور مچایا کہ کسی چوہدری کے ہاں کسی سردار کے ہاں کسی رئیس کے ہاں کسی بڑے وڈیرے کے ہاں نبوت کیوں نہ اتری اللہ تبارک وتعالیٰ جواب میں ارشاد گرامی فرماتے ہیں

﴿وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ○ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَةَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِى الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا وَرَحْمَةُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ○﴾ (پارہ ۲۵ رکوع ۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: کفار نے کہا یہ قرآن دو بستیوں میں سے کسی بڑے سے بڑے آدمی پر کیوں نہیں نازل کیا گیا کیا وہ تیرے رب کی رحمت کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں حالانکہ ہم نے تقسیم کیا ان میں ان کی معیشت کو دنیا کی زندگی میں اور بلند کیا ہم نے ان کے بعض کو بعض پر درجوں میں۔ تاکہ پکڑیں بعضے ان کے بعضوں کو محکوم۔ اور رحمت پروردگار تیرے کی بہتر ہے اس چیز سے جو جمع کرتے ہیں کفار اہل مکہ اہل عرب کا یہ خیال تھا کہ قرآن عظیم اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب اور کلام ہے تو مکہ اور طائف کی دونوں آبادیوں میں کسی صاحب مال و اقتدار پر اترتا ارشاد فرمایا۔ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ کیا یہ سب لوگ میری رحمت کو تقسیم کرتے ہیں ان کا اپنا حال یہ ہے کہ یہ اپنی روزی رزق کے بھی مالک مختار نہیں ہیں بلکہ ہم ہی ان کو رزق پہنچاتے ہیں اور دنیا کے جملہ ساماں خورد ونوش اور استعمال والی اشیاء ہم ان کے لیے مہیا کرتے ہیں یہ تو ہماری مرضی کی بات ہے کہ ہم ایک دریتیم ایک لاوارث ایک ایسی شخصیت کو جس کے پاس مال وزر نہ ہو دنیا کی ٹھاٹھ باٹھ مال ومنال دنیا کی آرائش نمائش سونے چاندی کی ریل پیل نہ ہو اور ہم اس کے سر پر تاج نبوت رکھ دیں اس کو نبوت کی پوشاک پہنادیں۔ اور بڑے بڑے چوہدریوں کو بڑے بڑے رئیسوں کو بڑے بڑے مالداروں سرمایہ داروں اور سرداروں کو پتھر مارنے والا بنادیں۔ مؤرخین کرام لکھتے ہیں علمائے کرام بیان کرتے ہیں جس دن اور جس رات کو سید الانبیاء ﷺ کی پیدائش ہوئی تو سرکار مدینہ ﷺ کی والدہ ماجدہ صاحبہ کے گھر چراغ میں تیل بھی نہ تھا لوگ کہتے ہیں تنگی تھی غربت تھی قلت تھی تیل کے لیے پیسے نہ تھے میں کہتا ہوں ایسا نہیں تھا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا جہانپر آپ کا تاج نبوت طلوع ہو رہا ہو وہاں چراغوں لالٹینوں بجلی کے قمقموں اور ایسی روشنیوں کی کیا ضرورت ہے۔ بلکہ میں یوں عرض کروں گا کہ جہاں سراجِ منیر تشریف لا رہے ہوں۔ جہاں کائنات کے ھادی تشریف لا رہے ہوں جہاں نبیوں کے امام تشریف لا رہے ہوں جہاں نبیوں کے خطیب تشریف لا رہے ہوں جہاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معراج والے شفاعت کبریٰ والے تشریف لا رہے ہوں وہاں چراغوں دیووں مصنوعی بتیوں کا کیا کام ہے اس لیے اللہ رب العلمین نے اس گھر والوں کو چراغ جلانے اور روشنی کرنے کی توفیق ہی نہیں دی تا کہ میرے نبیؐ کی نبوت کی شان وشوکت ارفع واعلیٰ رہے سیدہ آمنہ آپ کی والد ماجدہ بیان فرماتی ہیں کہ سرکار مدینہ ﷺ جب تشریف لائے دنیا میں قدم رکھتے ہی زمین پر سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں سجدہ کیا سجدہ فرمایا اور یہ ثابت کر دیا کہ لوگوں میں اللہ تعالیٰ کا بندہ بن کر آیا ہوں اور یہ بھی ثابت کر دیا کہ معبود کا بھیجا ہوا ہوں میں ساری عمر لوگوں کو سجدہ وعبادت الٰہیہ کی دعوت دیتا رہوں گا۔ جو میرے خلاف سجدہ کریں گے ان کا کچھ اور ہی حال ہوگا جو میرے سجدہ میں سر رکھنے کے بعد بوجھ اونٹوں کی گوبر سے بھری ہوئی اوجریاں اور انتڑیاں رکھ دیں ان کی دنیا وآخرت تباہ ہوگئی۔ ایسے ہی لوگوں کو فرمایا

كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ○

ترجمہ: تم کھاؤ اور پیو تھوڑا سا اس لیے کہ تم مجرم ہو مطلب یہ ہے کہ تم عیش عشرت کر لو۔ گلشرے اڑالو۔ اپنی عیاشیاں عیاریاں کر لو۔ یہ چند دنوں کی بات ہے اور تم انتہائی درجہ مجرم ہو جیسے فرقان حمید میں اللہ رب العلمین ارشاد فرماتے ہیں

﴿اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ﴾ (البروج پ ۳۰)

تحقیق پکڑ تیرے رب کی بہت سخت ہے بے شک وہ اللہ تعالیٰ پہلی مرتبہ پیدا کرتا اور دوبارہ پیدا کرے گا۔ یعنی جب میں تمہیں پکڑوں گا تب تمہیں پتہ چلے گا کہ کس کی گرفت میں آ گئے اور آ پھنسے وہ ابولہب جو رسول اللہ ﷺ کا سگا چچا تھا جس نے اپنے بھتیجے دریتیم کی ولادت باسعادت پر مٹھائیاں تقسیم کیں اور باندھیاں آزاد کیں خوشیاں منائیں کہ میرے بھائی سردار عبداللہ کا نام باقی رہا اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے سرکار مدینہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جس نے خوشیاں منائیں تھیں باندیاں تقسیم کی تھیں جب میں نے اپنی سیرت کا اظہار کیا تھا جب اللہ تعالیٰ کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن سنایا تھا سب سے پہلا پتھر سگے چچا کے ہاتھ سے لگا سرکار مدینہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں کہیں باہر گیا ایک گاؤں میں ایک درخت کے نیچے آرام کر رہا تھا (اور یہ واقعہ ابن مردویہ میں بھی ہے کہ ایک آدمی حویرث بن حارث کا) میں نے اپنی تلوار ایک درخت کے ساتھ لٹکادی ایک کافر غیر مسلم سردست آ پہنچا اس نے تلوار چپکے سے اتار لی یکا یک سونت کر کہنے لگا

مَنْ يَعْصِمُكَ مِنِّيْ يَا مُحَمَّدُ○

ترجمہ: اے محمد ﷺ میری تلوار سے تمہیں کون بچائے گا حبیبِ خدا اشرف الانبیاء ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا اللہ یعنی تیری ننگی تلوار کی دھار سے مجھے اللہ رب العزت بچائیں گے چنانچہ اس کے ہاتھ سے تلوار نیچے گر گئی تلوار تاجدار مدینہ ﷺ نے اٹھائی اور آپ ﷺ کی ذات گرامی نے بھی ارشاد فرمایا کہ اب تو بھی بتا کہ میری تلوار سے تمہیں کون بچائے گا اس نے جو جواب دیا اس کا مطلب یہ ہے جو ایک شاعر اسلام ان لفظوں میں اپنے انداز سے لکھا ہے۔

نگاہوں سے قتل کردے نہ ہو تکلیف دونوں کو
تجھے خنجر اٹھانے کی مجھے گردن جھکانے کی

عرض کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی ذات گرامی آپ کا اخلاق حسنہ آپ کا اخلاق گرانمایا ہی مجھے بچائے گا چونکہ آپ پیغمبر آخرالزمان۔ اور امام الانبیاء ﷺ کی ذات گرامی ہیں اسی لئے اللہ رب العزت نے اپنے حبیب اپنے محبوب پیغمبر ﷺ کی ذات اقدس کو سورہ قلم پارہ ۲۹ میں ان الفاظ سے آپ کی تعریف کی

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ

ترجمہ: اے میرے حبیب ﷺ ہم نے آپ کو خلق عظیم کا مالک بنا کر بھیجا ہے یہاں عرب، عجم، انس، جن الغرض پوری کائنات کے نبی کی شان کا ایک نقطہ عرض کرتا جاؤں ایک اہم نقطہ لکھ جاؤں کہ اللہ تعالیٰ رب العزت اپنی عبادت اپنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریاضت میں عظیم ہیں اور اللہ تعالیٰ کے رسول مخبر صادق سیدالانبیا تاجدار مدینہ سرکار مدینہ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی ذات گرامی خلق اخلاق بیٹھ اٹھ بول چال گفتگو میں اپنوں اور بیگانوں میں عظیم ہیں یہ ہے شان مصطفیٰ یہ ہے عظیمت مصطفیٰ یہ ہے مقام محمد یہ ہے مقام نبوت جس کا مطلب یہ ہے اے میرے محبوب ﷺ مجھے تیرے اخلاق حسنہ کی قسم مشرکین مکہ کی پریشانیوں کی وجہ سے تنگ آ کر سرکار مدینہ ﷺ پہاڑ کے ایک درہ میں جا کر تشریف فرما ہوئے یعنی جا بیٹھے اور بیٹھے بیٹھے خیال آیا کہ الہ العلمین میرا اور میرے غلاموں کیا حال بن گیا کب دشمنوں سے ہماری خلاصی ہوگی یہ واقعہ کوہ صفا کا ہے یعنی صفا پہاڑی کا کہ اچانک ابوجھل ظالم سامنے آ نکلا ایک پتھر اٹھایا اور سرکار مدینہ ﷺ کی ذات گرامی کے سر مبارک میں دے مارا اور کہنے لگا یہاں بیٹھ کر کچھ اور پروگرام سوچ رہے ہو۔ لہو کی دھار نکلی اور دور جا پڑی ایک عورت کی نظر بعض مؤرخین نے لکھا کہ وہ عبداللہ بن جدعان کی لونڈی تھی کہنے لگی اے قریشیو۔ اے قریش کے لوگو ہاشمیوں عبداللہ کے دریتیم کو ابوجہل نے مارا ہے زخمی کیا ہے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا حالانکہ وہ ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے لیکن بھتیجے کی محبت میں آ کر گھر تشریف لائے تیر کمان لیا خانہ کعبہ کے پاس ابوجہل کے سر کے بال کھینچے اور تیر مار کر واپس آئے سرکار مدینہ تاجدار مدینہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ میرے بھتیجے غمگین نہ ہو۔ سرکار مدینہ ﷺ خاموش ہیں حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بھتیجے بولتے کیوں نہیں۔ اگر تمہارے والد محترم رخصت ہوگئے ہیں انتقال کر گئے ہیں وفات پاگئے ہیں ہم تمہارے چچے موجود ہیں اب تو راضی ہو جا حضور سید الانبیاء ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ جن آنسوؤں کا مطلب یہ تھا کہ اگر میں نے دنیا میں اپنے دشمنوں سے بدلے لینے شروع کر لئے تو میری امت کو معاف کرنا کون سکھائے گا چچا جان میں بدلے لینے کے لیے نہیں آیا انہوں نے جو میرے ساتھ کرنا ہے کرنے دو مجھے اپنے کام سے غرض ہے سرکار مدینہ ﷺ جدھر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے گزرتے ہیں پتھروں کی بارش ہے جہاں اللہ تعالیٰ رب العزت کا نام لیتے ہیں توحید الٰہی کی دعوت دیتے ہیں مار پیٹائی کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جس کے بارہ میں پتہ چلتا ہے اس نے اللہ اور رسولؐ کی غلامی کر لی ہے اس کو بھی مارا جاتا ہے وہیں سرکار مدینہ ﷺ کے غلاموں کو مار پٹائی شروع ہو جاتی ہے۔ رات آرام نہیں دن آرام نہیں کسی وقت بھی سکون نہیں ہر وقت پریشانی ہی پریشانی ہے۔ سرکار مدینہ ﷺ ایک مرتبہ بیت اللہ شریف تشریف لے گئے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا مانگی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اچانک حرم محترم کی طرف گیا میرے کانوں میں شور شرابا کی آواز آئی میں نے سمجھا کہ قبیلے آپس لڑ پڑے ہونگے کوئی ذاتی لوگوں کا جھگڑا ہوگا جب میں مجمع عام کے درمیان گیا تو سارے قریش موجود ہیں میری آنکھوں نے دیکھا کہ ایک آدمی نے سرکار مدینہ ﷺ کی گردن مبارک میں چادر ڈال کر بل پر بل دینے لگا سرکار مدینہ ﷺ کی گردن مبارک گھٹ گئی تاہم آپ بڑے خشوع خضوع سے اپنے مالک کے دربار میں سجدہ ریز ہیں اتنے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے دھکے دیکر عقبہ بن ابی معیط کو پیچھے ہٹایا اور زبان سے فرمانے لگے

اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلاً اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰہُ وَقَدْ جَآءَ تْکُمُ الْبَیِّنٰتُ○

ترجمہ: کیا تم لوگ ایسے آدمی ایسی شخصیت کے قتل کے درپے ہو گئے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے اور تمہارے پاس ظاہر باہر دلیلیں بھی لایا ہے اس پر چند شریر کفار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو لپٹ گئے اور بہت زیادہ زدوکوب کیا۔ (ابن کثیر۔ ابن مردویہ رحمۃ للعلمین) ایک حدیث شریف میں آتا ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ مِنْ خَیْرِ قُرُوْنِ بَنِیْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰی کُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِیْ کُنْتُ مِنْہُ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا کہ میں بنی آدم کے بہترین طبقوں سے پیدا کیا گیا ہوں۔ ایک صدی کے بعد دوسری صدی گزرتی گئی یہاں تک کہ میں اس صدی میں پیدا ہوا جس میں پیدا ہوا ہوں۔ کچھ مفہوم اس حدیث صحیح بخاری سے پتہ چلتا ہے کہ مخبر صادق سید الانبیاء والی بطحاء شافع روز جزا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی ذات گرامی بنی آدم کے بہترین طبقوں سے پیدا ہوئے ہیں اور آپ کا طبقہ آپ کا زمانہ پیدائش آپ کا دور حسنہ اتنا بہترین اور عمدہ تھا کہ جس کی مثال جس کی تمثیل دنیا کے دوسرے طبقات میں نہیں پائی جاتی اسی لیے تو سید ولد ﷺ نے ارشاد فرمایا

خَيْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنهم ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ (الحديث)

ترجمہ: بہترین زمانہ میرا ہے اور بہترین زمانہ میرے صحابہ کا ہے اور بہترین زمانہ تابعین کا ہے ان دونوں حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی ذات گرامی افضل واکرم ہیں تیسری ایک حدیث جو صحیح مسلم شریف میں ہے

عَنْ وَّاثِلَةَ ابْنِ الْأَسْقَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كَنَانَةَ مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِيْلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كَنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماعیل سے کنانہ قبیلہ کو چن لیا کنانہ قبیلے سے قریش قبیلے کو چن لیا اور قریش قبیلے سی بنی ہاشم قبیلہ کو چنا اور بنی ہاشم قبیلہ سے مجھ کو چن لیا۔ کچھ مفہوم صحیح مسلم شریف کی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عربوں کے تمام قبائل سے حضرت سید المرسلین شفیع المذنبین رحمۃ للعلمین ھدی للعلمین ﷺ کی ذات اقدس ساری کائنات سے افضل اعلیٰ واکرم ہیں چوتھی حدیث جو حافظ عماد الدین علامہ ابن کثیر نے نقل کی ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ ممبر پر تشریف فرما ہونے کے بعد فرمانے لگے کہ بتاؤ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کون ہوں؟ تو لوگوں نے عرض کی کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوقات پیدا کی اور مجھ کو اپنی مخلوقات میں سے سب سے بہتر پیدا فرمایا اور لوگوں کو دو فریق میں تقسیم کیا اور مجھ کو اچھے فرقے میں قرار دیا۔ اور جب اس نے قبائل پیدا کئے تو سب سے اچھے قبیلہ میں مجھے پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے خاندان بنائے اور مجھ کو سب سے اچھے خاندان میں پیدا کیا۔ میں از روئے خاندان تم میں سب سے اچھا ہوں۔ نیز از روئے ذات کے تم سب میں سے اچھا ہوں۔ سچ فرمایا نبی ﷺ نے پانچویں حدیث اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا کہ اے محمد ﷺ دنیا بھر میں نے مشرق اور مغرب چھان ڈالے لیکن حضرت محمد ﷺ سے بڑھ کر میں نے کسی کو افضل نہیں پایا۔ اور سارے مشرق اور مغرب ڈھونڈ ڈالے تو کوئی خاندان بنو ہاشم کے خاندان سے زیادہ فضیلت رکھنے والا نہ ملا۔ چھٹی حدیث۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب کے دلوں پر نظر ڈالی تو اصحاب کے قلوب کو سب کے دلوں سے اچھا پایا چنانچہ انہیں کو نبی ﷺ کے وزرا اور مددگار بنایا جو نبی ﷺ کے ساتھ دین کے لئے قتال کرتے رہے پس مسلمان جس کو اچھا سمجھتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے پاس بھی اچھا ہے اور جس کو مسلمان برا سمجھتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے پاس بھی برا ہوتا ہے۔ ساتویں حدیث۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے سلمان رضی اللہ عنہ مجھ سے بغض نہ رکھنا اور ناراض نہ رہنا ورنہ تم اپنے دین سے جدا ہو جاؤ گے۔ تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں آپ سے کیسے بغض رکھوں گا' آپ کے ذریعہ سے ہی تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت فرمائی ہے۔ تو آپ نے فرمایا تم قوم عرب سے بغض رکھو گے تو گویا مجھ سے بغض رکھو گے۔ (ابن کثیر جلد دوم پارہ)

ایک شاعر محب رسول ﷺ نے اپنی عقیدت کا اظہار کچھ اپنے انداز میں ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ جو ذیل میں تحریر ہے۔ اور مزہ یہ بھی ہے کہ یہ بھی احادیث نبوی کے تراجم ہیں۔

عائشہ ہے راوی نبی نے سنایا
کہ ایک دن میرے پاس جبریل آیا
کہے لہندے چڑہدے نوں میں ڈوئڈھ آیا
ایہ ٹکڑا زمیں دا میں سارا چاگاہیا
میں اک اک نوں ڈٹھا چھڈی کسر کوئی نہیں
محمد توں افضل ڈٹھا بشر کوئی نہیں
ایہہ وی سخن سن کملی والے سنائے
کہہ اک دن ملک دو میرے پاس آئے
اک پچھے ایہہ کون اے تے دوجا بتائے
ایہہ اللہ دا پیارا محمد سدائے
تاں دوہاں نے اٹھے ترا دو منگایا
مینوں پکڑ کے اک چھابے وچ پایا
دوجے پاسے ہور اک بندہ بہاکے
جدوں تو لیا سی تراروا ٹھا کے
میرا پاسا لگا زمیں نال جا کے
تاں پھر تو لیا پنج بندے بہا کے
میرا پاسا پھیر وی زمین توں نہ ہلے
تاں ویہہ بندے انہاں دوجے پلے
میں ویہاں نالوں ہو یا اتھے بھارا
تاں سونال انہاں کیتا چاہا اڑا
سونے بھی کھا دھا اتاں جا ہلارا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرا پاسا بھارا میرا پاسا بھارا
تاں دنیا ساری انہاں اک پاسے سُٹی
پھر بھی اتاں میری تکڑی نہ اٹھی
خالق ہون ولوں اچا رحمٰن نے
تے مخلوق اندر محمد دا شان اے
اک پاسے ہووے جے سارا جہان اے
زیناں ستے تے ستے آسمان اے
پھیر وی محمد دا ہے شان اعلیٰ
سوہنا کملی والا سوہنا کملی والا
جتنے پیغمبر خدا نے او پائے
اک لکھ کیئی ھزاراں جو آئے
وکھو وکھ سب نوں فضائل عطائے
ودھ ودھ کے اک دوجے توں رتبے پائے
جتنے مراتب نے کل نبیاں اندر
اوہ سارے ہی پائے مدنی پیغمبر
جویں سب توں پہلاں ہے آدم اپایا
تویں سب توں چھیکڑ محمد ہے آیا
جویں قوم نے نوح نبی نوں ستایا
اوہو ای رتبہ ہادی نے طائف اندر پایا
جویں بھائیاں یوسف نوں وطنوں کڈھیا
ایویں میرے آقا نے مکے نوں سی چھڈیا
پہاڑاں تے دیدار موسیٰ نے پایا
محمدؐ نوں عرشاں تے مولا بلایا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسیٰ وانگ جنہاں نوں چاہتھ لایا
سارا روگ ظاہر باطن داگوایا
سلیمان دی فوج جناں دی آئی
محمد نوں بھیجے فرشتے الٰہی
روایت کر پیدا ہے جابر سہارا
میں اک راتیں ڈٹھا محمد پیارا
چنوں چودھویں سی کوئی کوئی تارا
میں دوہاں نوں ویکھا دوبارہ دوبارہ
خدا دی قسم چند مدھم دسیایا
محمدؐ داچہرہ سوہنا نذر آیا
لے تلوار نکلے پیغمبر اساڈا
مہینے داراہ اجے ہو وے دوراڈا
پوے دشمناں نوں اگے ہی رعب ڈاہڈا
تھرتھر کمبن مارے دہشت پئی ڈاہڈی
جے آیا محمد تاں نہیں خیر ساڈی
محمدؐ توں پہلاں جووی نبی آیا
وکھو وکھ قوماں نوں مولا پہچایا
کوئی اس وستی آیا کوئی اس وستی آیا
جدا جدا قوماں نوں آکے ڈرایا
پر محمد نبی ہو یا ساری زمیں دا
لقب پایا رحمت للعٰلمیں دا
ایہہ موسیٰ تے عیسیٰ ایہہ داؤد پیارے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حشرنوں بھی ہونا ہر اک نے کنارے
محمدؐ بناں ہونے نہیں چھٹکارے
جدوں ہر نبیؑ نفسی نفسی پکارے
میرا ہادی ممبرتے خطبہ گزارے
نبی اَجے کوئی قدم نہ اٹھاوے
میرا آقا پہلاں بہشاں نوں جاوے
کنڈا کملی والا جدوں کھڑ کا وے
تاں دربان جنت داعرضاں سناوے
کہے مالک نے سی فرمایا
نہ کھولیں جناں چر محمد نہ آیا
محمدؐ دا باغی ہے باغی خدا دا
خدا دا ولی جو ولی مصطفیٰ دا
جنے پلہ پھڑیا نہیں نورا لھدی دا
کسے ساتھی ہونا نہیں اس بے حیادا
آؤ لوگو قانون غیراندے چھوڑو
محمدؐ نبی نال رشتہ جا جوڑو
نہیں کہدا میں کر کے کسی نوں نشانہ
میری نظر اگے ہے سارا زمانہ
غیراں نال جس نے بھی پایا یا رانہ
محمدؐ دے قانون تھیں ہے بیگانہ
نہ دنیا اتے اوہنوں آرام ہووے
حشرتوں وی اوہ ظالم بدنام ہووے

نوٹ: سابقہ احادیث میں جو عبارات یا بغض کے تراجم۔ اور بعض کے مفہوم میں شعر لکھے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ نَحۡمَدُہٗ وَنَسۡتَعِیۡنُہٗ وَنَسۡتَغۡفِرُہٗ وَنُؤۡمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیۡہِ وَنَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَیِّاٰتِ اَعۡمَالِنَا مَنۡ یَّھۡدِہِ اللّٰہُ فَلَامُضِلَّ لَہٗ وَمَنۡ یُّضۡلِلۡہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشۡھَدُ اَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَاشَرِیۡکَ لَہٗ وَنَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ اَمَّابَعۡدُ○ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ○ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ○ لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ (احزاب پارہ ۲۱)

ان کی روشنی میں موجودہ بھائیوں مسلمانوں مومنوں مردوں عورتوں سے استفسار کرسکتا ہوں اور کرتا ہوں کہ اللہ رب العزت نے آپ کے مقدر میں آپ کی قسمت میں پیغمبر آخرالزمان نبی ﷺ کی نبوت کی ہے اور آپ کے حصہ میں اپنا نبی مقرر کیا ہے۔ اور اس آخری امت کو سید الانبیاء ﷺ کے حصہ کی آخری امت مقرر کیا ہے۔ تو امت والو مسلمانوں بھائیو۔ بزرگو۔ عزیزو۔ دوستو۔ معززات ماؤں۔ بہنوں بیٹیو آپ کو کون سا عذر ہے آپ کو کون سا اعتراض ہے یا آپ نے سید الانبیاء ﷺ کی ذات گرامی میں کون سی کمی دیکھی ہے کہ حضرت سید العٰلمین ﷺ کی اتباع نہیں کرتے آپ کی بات کو علمی لحاظ سے حرف آخر نہیں مانتے آپ کے نقش قدم نہیں چلتے آپ کی ہر طرح کی سنتوں پر عملدرآمد نہیں کرتے۔ شادیوں۔ غمیوں۔ حقیقہ ختنہ نکاح۔ نمازیں۔ روزے حج۔ عمرہ۔ زکوٰۃ۔ عیدین کی نمازیں۔ یہ شادیوں میں لائٹنگ چراغاں۔ دولہا اور اس کے ساتھیوں کی تصویر کشی اور بکثرت تصویریں لینا۔ دولھن اور اس کی سہیلیوں کو قطار میں کھڑی کر کے فوٹو گرافر غیر محرم (Cleen Shave) تصویریں لیتا ہے۔ تصویر لینی بھی حرام ہے اور غیر محرم سے پردہ نہ کرنا بھی حرام ہے ان باتوں میں حضرت سید العٰلمین رحمۃ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

للعلمین۔ ھدی للعلمین ﷺ کی اتباع نہ کرنی آپ کو نہ ماننے کے مترادف ہے بلکہ اکابر علما اہلحدیث کی یہ تحقیق ہے کہ شادی کے موقع پر بوقت نکاح اگر کسی بدعت کا ارتکاب کیا جائے تو نکاح ہی نہیں ہوتا۔لیکن ہمارے یہاں مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ ایک عالم دین نکاح خواں نکاح پڑھ رہا ہے اور ادھر فوٹو گرافر تصویریں لے رہا ہے اور مولوی صاحب بھی گونگے بن کے روک نہیں رہے ایک عربی کے شاعر نے کیا خوب لکھا ہے۔

مَضَتِ الدُّهُوْرُ وَمَا اَتَيْنَ بِمِثْلِهٖ
وَلَقَدْ اَتٰى فَعَجَزْنَ عَنْ نُظَرَائِهٖ

''ترجمہ: یعنی کئی صدیاں گزر گئیں حضرت محمد الرسول ﷺ جیسا کوئی پیدا نہیں ہوا اور آئندہ بھی پیدا نہیں ہوگا۔

تَعْصِى الرَّسُوْلَ وَاَنْتَ تُظْهِرُ حُبَّهٗ
هٰذَا لَعُمْرِىْ فِى الْقِيَاسِ بَدِيْعٌ

''ترجمہ: یعنی تو رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کر کے بھی محبت کا اظہار کرتا ہے بڑی ہی عجیب بات ہے۔''

لَوْكَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَّا طَعْتَهٗ
لِاَنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُّحِبُّ مُطِيْعٌ

''ترجمہ: اگر تیری محبت سچی ہوتی تو تو رسول اللہ ﷺ ی اطاعت کرتا کیونکہ محبّ اپنے محبوب کا اطاعت شعار ہوتا ہے۔''

شاعر لکھنوی کیا خوب لکھتے ہیں

ہے فرش تا عرش عجب بارش انوار
ہر سمت سے رحمت کی گھٹا جھوم رہی ہے
اک نغمہ پر کیف ہواؤں میں ہے رقصاں
فطرت بھی سر عرش علا جھوم رہی ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کانوں میں ہیں اکملت لکم دین کے نغمے
پڑھ پڑھ کے زبان صلی علی جھوم رہی ہے

کفر کے زمانہ میں حضرت عروہ بن مسعود ثقفی کا آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارہ حسن عقیدت

الغرض قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ رب العزت کی عبادت کی اور سید الانبیاء ﷺ کی متابعت کی تو کمال کر دی۔ دنیا کی کوئی چیز کوئی معاملہ ان کے آڑے نہیں آیا جو اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے مقابلہ میں رکاوٹ کا سبب بنے اسی لیے عروہ بن مسعود ثقفی زمانہ جاہلیت میں کفار کی طرف سے سفیر بن کر حضور ﷺ کے پاس آیا آپ کو اور صحابہ کرام کو ملا اور تفصیلی حالات معلوم کرنے کے بعد قریش مکہ کو جا کر بتایا کہ میں نے جو حالات حضرت محمد ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کے دیکھے وہ از حد قابل ستائش ہیں۔ جن کو پنجابی کے شاعر نے اپنے انداز میں یوں بیان کیا ہے

کہے عروہ ثقفی قریشاں نوں جاکے
میں شاہاں دے شاہی درباراں نوں ڈٹھا
زمانے چ ایسی مثال ہی نہیں ملدی
میں جیسا محمد دے یاراں نوں ڈٹھا
گرن قطرے وضوتے بھج بھج پھڑدے
محبت تھیں ملدے رخساراں تے ڈھا
گرے تھک دی چھٹ کوئی نہ زمیں تے
میں دنیا چ ایسا پیارا نہیں ڈٹھا
میں رومی تے شامی شاہاں دے ساتھی
بڑے دٹھے نے تے بڑے نے تکائے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر محمد دی عزت جو کردے صحابہ
دنیاچ ایسا نظارہ نہیں ڈٹھا

حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کی اسلام کے ساتھ عقیدت

ہاں ہاں میں اطاعت رسولؐ اور محبت رسولؐ کے بارہ میں کچھ عرض کر رہا تھا جب حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو امیہ کافر نے خریدا اور اسلام قبول کرنے کی وجہ سے بڑی بڑی تکلیفیں دیا کرتا تھا لیکن حضرت بلال رضی اللہ عنہ تو حید اور حب رسول کی وجہ سے بالکل نہیں ڈرے اور فرمانے لگے جس کو شاعر نے اپنے انداز میں یوں بیان کیا ہے۔

میرے تھلے سولاں میرے اتے سولاں تے سولاں سجے کھبے
سولونی جم جم و جوتے مینوں پاک محمد لبھے

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت

اسی طرح حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے دو بیٹے ایک جنگ میں شہید ہوئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جو کہا شاعر نے اپنے انداز میں کچھ اس طرح ترجمانی کی ہے جو ذیل میں تحریر ہے۔

بے شک پتر ٹھنڈ اکھاں دی تے گھر وچ کرن اجالا
اینھاں نالوں ود کے مینوں کالیاں زلفاں والا

حضرت حبیب رضی اللہ عنہ کا آپ سے پیار

حضرت حبیب رضی اللہ عنہ نے اپنی شہادت کے وقت جو الفاظ کہے ان کی ترجمانی شاعر اسلام نے کچھ اس طرح ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے باد صبا جائیں شہر مدینے تے دئیں سنیا میرا
مکے والیاں سولی دتا یار حبیبؐ جو تیرا
مرنے تھیں کوئی غم نہ مہینوں اک افسوس ودھیرا
جاندی واری میل نہ ہویا قبرتے ماریں پھیرا

حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کی عجیب محبت رسولؐ

حضرت حنظلہ غسیل الملئکہ کی بیوی نے اپنے شوہر شہید کے بارہ میں کیا خوب کہا جس کی ترجمانی میں شاعر اسلام نے لکھا ہے

کوئی پرواہ نہیں رنڈی ہو جاں تے لوں لوں وینھاں جاوے
اے پر پاک محمد تائیں کوئی تکلیف نہ آوے
جے لکھ حوراں ملن مینوں تے دیوں آن وکھالا
تے انھاں نالوں ودھ کے مینوں کالیاں زلفاں والا

حضرت یوسف علیہ السلام کا عجیب تقویٰ

حضرت یوسف علیہ السلام کو جب عزیز مصر کی بیوی نے سب دروازے بند کر کے اپنی خواہش پوری کرنے کے لیے حضرت یوسف علیہ السلام کو کہا هَيْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْٓ اَحْسَنَ مَثْوَایَ اِنَّهٗ لَایُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ○ سورہ یوسف ترجمہ: سب دروازے بند کر کے زلیخہ عزیز مصر کی بیوی نے کہا آ میں تجھے بلاتی ہوں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے جواب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ وہ میرا رب ہے جس نے میرا ٹھکانا اچھا بنایا ہے وہ ناشکروں منکروں کو پسند نہیں کرتا۔ اس واقعہ کی طرف اشارہ کر کے ایک شاعر اسلام نے کچھ اس طرح بیان کیا ہے

نال فریب لیائیوں مینوں ۔ اندر واڑ زلیخہ
چھڈ پلا میں باہر جاواں تے نہ کر خوار زلیخاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ پیغمبر تے باپ پیغمبر تے جد پیغمبراں میرا
شان میری وچ لائق نہیں جو ارادہ تیرا

حضرت یاسرؓ اور حضرت مائی سمیہ رضی اللہ عنہما کا ایمان افروز واقع

سن وے یاسر پیار یادیناں مول نہ ڈولیں
ماری دامر جاوئیں تے بھاویں مندا سخن نہ بولن
وے سنوں کفارو کیوں تسی ایڈیاں شیخیاں چائیاں
اسی جاناں گھول گمائیاں تے جس دم اکھیاں لایاں
تے جس دم سوہنا کلمہ پڑھیا تلیاں تے دھر جاناں
تے بت پرستی مگروں تھی کلمہ بول سنایا
اوہ محل تے ماڑی تہاڈی تیلی لا کے ساڑی
تے مینوں بہت رسول اللہ دی کلی ہے پیاری

۲۔ اولین مسلمان ابوبکر صدیق اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر موقع پر تعاون کرنا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے تھوڑا وقت قبل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی یمن میں ایک شیخ ازدی سے ملاقات ہوئی یہ شیخ کتب سابقہ کے عالم تھے اس نے اپنے مطالعہ کی بنیاد پر ابوبکر رضی اللہ عنہ چوکھٹے کو بھانپ کر سوال کیا کہ آپ حرم مکہ کے باسی ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں پھر اس نے پوچھا کیا آپ قریشی جوان ہیں؟ میں نے جواب دیا جی ہاں اس نے تیسرا سوال کیا آپ تیمی ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں میں تیمی ہوں۔ اس نے کہا ذرا پیٹ اپنا تو دکھلاؤ؟ میں نے اس کی وجہ دریافت کی اس نے کہا عنقریب حرم میں ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے اور دو شخص ایک جوان رعنا اور دوسرا ادھیڑ عمر اس کا تعاون کرے گا جوان رعنا مشکلات کے سمندر میں کود نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والا اور اس کی مشکلات رفع کرنے والا ہوگا اور ادھیڑ عمر والا سفید رنگت کمزور جند جان والا ہوگا اس کے پیٹ پر تل اور بائیں ران پر علامت ہوگی اگر آپ اپنا پیٹ دکھلا دیتے ہیں تو میں اپنے دینی خاکہ کے مطابق آپ کے متعلق کسی نتیجہ پر پہنچ جاؤں گا میں نے اپنا پیٹ دکھلا دیا اس نے جب میری ناف کے اوپر سیاہ تل دیکھا تو کہنے لگا رب کعبہ کی قسم آپ وہی ادھیڑ عمر ہیں میں آپ کو پیشگی ہدایت کرتا ہوں اس کی نبوت کی تصدیق کر کے اسلام قبول کر لینا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں یمن سے مراجعت کرتے وقت اس شیخ محترم سے آخری ملاقات کے لیے حاضر ہوا تو شیخ موصوف نے فرمایا کہ میں نے اس ظاہر ہونے والے نبی کی مدح میں کچھ اشعار لکھے ہیں میرے یہ اشعار اس نبی کو پہنچا دینا میں نے کہا کہ آپ کی امانت پہنچ جائے گی جب میں یمن کے سفر سے واپس مکہ پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کا اعلان فرما چکے تھے اور نعرہ توحید کی وجہ سے مکہ مکرمہ میں ہل چل مچی ہوئی تھی چونکہ میں اس طرح کے قوی حادثات میں ثالث ہوتا تھا لہٰذا میری آمد کی خبر پا کر شیبہ ربیعہ ابوالبختری ابوجہل اور دوسرے سردار آدھمکے اور کہا ایک ناقابل برداشت حادثہ درپیش آچکا ہے۔ ابو طالب کے کے بھتیجے نے نبوت کا دعویٰ کر دیا ہے اگر آپ اس کے حامی نہ ہوتے تو ہم کب کے اس سے نمٹ لیتے آپ کا انتظار تھا اب ہم زیادہ دیر صبر نہیں کر سکتے لہٰذا جلد فیصلہ کریں اور آپ کا فیصلہ ہمارے لئے آخری فیصلہ ہوگا۔ میں نے ان کو ٹھنڈا کر کے واپس کر دیا اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے در دولت پر حاضر ہوا ملاقات پر آپ نے اپنے نبی مرسل ہونے کا اقرار کیا تو میں نے دلیل طلب کی تو آپ نے جواب میں فرمایا میرے نبوت کے دعوے ورسالت کی دلیل وہ شیخ ہیں جس نے میرے بارے میں اپنے کچھ اشعار آپ کے ہاتھ بھیجے ہیں میں نے عرض کی اے میرے حبیب آپ کو کس نے خبر دی فرمایا اس مقدس فرشتے نے بتلایا ہے جو پہلے انبیاء کے پاس آتا رہا ہے بس پھر کیا تھا میں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہوئے عرض کیا میں گواہی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دیتا ہوں اَشْهَدُ اَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ میرے قبول اسلام پر رسول اللہ ﷺ بڑی قلبی فرحت ہوئی (اسد الغابہ ج ۳ ص ۲۰۷، ۲۰۸) ۳۔امام احمد بن حنبل کی تصریح یوسف بن یعقوب یعنی

الماجِشُوْنَ قالَ سَمِعْتُ مَشِيْخَتَنَا اَهْلَ الْفِقْهِ مِنْهُمْ سَعْدُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَصَالِحُ ابْنِ كَيْسَانَ وَرَبِيْعَةُ ابْنُ اَبِىْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَعُثْمَانُ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْاَخْنَسِىُّ وَغَيْرَ وَاحِدٍ يَذْكُرُوْنَ اَنَّ اَبَابَكْرٍ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ (فضائل الصحالة ج ۱ ص ۲۲۴)

حضرت یوسف بن یعقوب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے مشائخ فقہائے کرام سعد بن ابراہیم صالح بن کیسان، ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن اور عثمان بن محمد الاحسنی وغیرھم سے سنا ہے وہ فرماتے تھے مردوں میں اول اول اسلام حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لائے ہیں۔ حضرت عماد الدین حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کا دوٹوک فیصلہ

حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بن مَاجِشُوْنَ قَالَ اَدْرَكْتُ مَشِيْخَتَنَا وَمَنْ نَاْخُذُ عَنْهُ مِنْهُمْ رَبِيْعَةَ وَمُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنْكَدِرِ لَايَشُكُّوْنَ اَنَّ اَوَّلَ الْقَوْمِ اِسْلَامًا اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقِ (البداله والنهايه جلد ۲ ص ۲۷)

ترجمہ: حضرت یوسف بن ماجشون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے شیوخ ربیعہ محمد بن منکدر وغیرھم کو اس تحقیق پر پایا ہے اور ان کو اس بات پر قطعا کوئی شک نہ تھا کہ ساری قوم سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی حلقہ بگوش اسلام ہوئے تھے۔

مؤرخ طبقات ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں جو اولین سیرت نگار ہیں متوفی ۲۳ ہجری فرماتے ہیں متعدد طرق سے مروی ہے کہ سب سے پہلے جو شخص اسلام لایا وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی ہیں (طبقات ابن سعد مترجم جلد ۳ ص ۱۸) سید معین الدین ندوی لکھتے ہیں۔ ایسے احبار و آثار بھی بکثرت موجود ہیں جن سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثابت ہوتا ہے کہ اولیت طرائے امتیاز وشرف صرف اسی ذات گرامی یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے مخصوص ہے جیسا کہ حضرت حسانؓ کے مذکورہ شعروں سے اسی خیال کی تائید ہوتی ہے (خلفائے راشدین ص ۲۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول اور فیصلہ تاریخ اسلام کی مستند اور متعدد کتابوں میں ہے برحقیقت ایسا واشگاف اعتراف جابجا مروی ہے جس میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں کہ اولین مسلمان حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی ہیں۔ ان سب واقعات مذکورہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی تمام صحابہ کرام سے جیسی اولیت حاصل ہے ایسے ہی تمام صحابہ کرام سے افضل واکرم ہیں جیسے ایک شاعر اسلام لکھتے ہیں۔

سارے اصحاباں نالوں ودھکے صدیق دا ہر جاتے ڈٹھا اساں پیاروکھرا
سارے غم خوار ہن مدنی دے یار ہن ایہہ ہے غم خوار غمخوار وکھدا
خود ایندے دراتے ربداحبیب گیا ایہو جیا رتبہ نہ کسے نوں نصیب تھیا
کافراندی ننگی تلواراں وچوں لنگھیا عشق نے کیتا ہے وپارو کھرا
اٹھاں وانگوں بن کے سواری جھک جاوندا پڑھ صلواتاں نالے مونڈیاں تے چاوندا
پیراں وچوں پتھراں تے رت پئی وگدی خوش ہو آکھے ایہہ سوار وکھرا
پہلے جاکے غاروچ دتیاں بہاریاں چولا پھاڑ پھاڑ کرے بند غاراں ساریاں
بچ گیا اک جاں سوراخ پیر رکھ کے ہن بیٹھا ایہہ پہریدار وکھرا
کالا ناگ ڈنگ اتوں ڈنگ پیا ماردا پیر نہ ہلاوے ہے سی دھان اکویا ردا
لکھا لکھا جان اتے جھل کے مصیبتاں غار وچ کیتا ہے دیدار وکھرا
تن من دھن دتی عزت حضور نوں بی بی عائشہ دفتر دتی پر نور نوں
ہر ہر جاتے دیندا گیا قربانیاں دین دا ہے خدمتگار وکھرا
آمنہ دے لال کیتا چندے دا اعلان جاں تھوڑا لیکے آیا ہر کوئی سامان جاں
سوئی تک لے کے ایہہ سامان سارے گھردا کھڑ کے لٹایا گھر بارو کھرا
ہر اوکھے ویلے رہیا مدنی دے نال ہے ساری دنیا نوں فرمایا لج پال ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ایہدیاں تعریفاں جہڑا دل نال کردا رب انہوں دیندا ہے وقار وکھرا
ہر ویلے خاکی بہہ مندڑے کڈھیڈ ہاغاراں دے رفیق نوں الیہ برا سمجھداہا
جدوں دا صدیق نوں ہے دل نال منیاں ہن میرے دل نوں قرار وکھرا
سارے اصحاباں نالوں ودھ کے صدیق داہر جاتے ڈٹھا اساں پیاروکھرا
سارے غمخوارہن مدنی دے یا رہن الیہ ہے غمخوار غمخوار وکھرا

حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ کا نفاق سے ڈر

((عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَيْدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ وَكَانَ مِنْ كتاب رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَقِيَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ اَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ قُلْتُ نَافق حَنْظَلَةُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاتَقُوْلُ قَالَ قُلْتُ نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّ رَاْىُ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ ﷺ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ والْاَوْلَادَوالضَّيْعَاتِ تَسِيْنَا كَثِيْرًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّا لَنَلْقٰى مِثْلَ هٰذَا فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَاذَاكَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ كَاَنَّ رَاْىُ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اَنْ لَّوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَاتَكُوْنُوْنَ عِنْدِىْ وَفِى الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِىْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَّاحَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّسَاعَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (مشکوۃ شریف باب ذکر اللہ عزوجل)

''ترجمہ: حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا اس نے کہ تھے وہ رسول اللہ ﷺ کے کاتبوں یعنی آپ کے منشی تھے فرماتے ہیں ملے مجھ کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوبکر رضی اللہ عنہ پوچھا حنظلہ تمہارا کیا حال ہے کہا میں نے کہ حنظلہ منافق ہو گیا ہوں حضرت ابوبکر صدیق نے کہا اللہ تعالیٰ پاک ہیں حنظلہ تم کیا کہہ رہے ہو حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ فرماتے میں نے کہا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں آپ ہمارے سامنے جہنم اور جنت کے واقعات بیان فرماتے ہیں تو ہماری کیفیت یہ ہوتی ہے کہ گویا ہم جہنم اور جنت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں جب ہم اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اٹھ جاتے ہیں بیوی بچوں کا روبار دھندوں میں مصروف ہو جاتے ہیں تو اکثر چیزیں ہمیں بھول جاتی ہیں یعنی وہ ہماری کیفیت نہیں رہتی تو حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا میرا بھی یہی حال ہے حضرت حنظلہؓ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت ابوبکرؓ چلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں حنظلہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حنظلہ منافق ہو گیا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حنظلہ کیسے منافق ہو گئے ہو۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر حدمت ہوتے ہیں آپ ہمارے سامنے جہنم اور جنت کا تذکرہ کرتے ہیں تو سنکر ہماری کیفیت یہ ہوتی ہے کہ گویا ہم جنت اور جہنم کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ جب آپ کے پاس سے اٹھ کر گھروں کو چلے جائے ہیں بیوی بچوں کا روبار دھندوں میں لگ جاتے ہیں تو اکثر باتیں ہمیں بھول جاتی ہیں یعنی آپ کی موجودگی میں جو کیفیت ہوتی ہے وہ نہیں رہتی۔ تو مخبر صادق سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اس ذات پاک کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تمہاری کیفیت وہی ہو جو میرے سامنے ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہو تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے تمہاری چار پائیوں اور تمہاری خوابگاہوں اور تمہارے راستوں میں تمہیں مل کر تم سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصافحہ کرتے لیکن اے حنظلہ کچھ اوقات اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے ہوتے ہیں اور کچھ اوقات دنیا کے کاروبار مشاغل مصروفیات کے لئے ہوتے ہیں یہ بات اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے تیں دفعہ ارشاد فرمائی۔"

حدیث مذکورہ سے یہ پتہ چلا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ والہانہ پیار تھا تب ہی تو آپ کے پاس سے غیر موجودگی کی حالت میں کیفیت کی تبدیلی سے نفاق کا خطرہ پڑ گیا تھا۔ نسینا کیثرا ترجمہ: ہم اکثر چیزیں بھول جاتے اس سے یہ مطلب نہیں کہ ہمیں کچھ بھی نہیں یاد رہتا بلکہ مطلب یہ ہے کہ آپ کے مواعظ حسنہ سننے کے وقت جو کیفیت ہوتی ہے اس میں کمی کیوں ہو جاتی ہے بلکہ وہی حالت ہمارے گھروں میں کاروبار مشاغل مصروفیات میں کیوں نہیں ہوتی۔ یہ تھی تقویٰ پیرہیز گاری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں وہ ضرب المثل تھے مخبر صادق سید الانبیاء ﷺ تاجدار مدینہ سرکار مدینہ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ والی بطحاء شافع روز جزا سید العرب والعجم ﷺ کی ذات گرامی کی محبت اور آپ کی اتباع صحابہ کرام کے دلوں میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اسی لئے تو وہ دنیا کے بڑے سے بڑے معاملہ کو جو محبت نبوی اور اطاعت رسالت کے سلسلہ میں آڑے آتا تھا وہ اسے نبوت کے قدموں پر نچھاور کر دیتے تھے لیکن اطاعت نبوی اور محبت نبوی پر آنچ نہیں آنے دیتے تھے اسی لئے تو رب العٰلمین احکم الحاکمین مالک الملک خالق کل رازق کل حاکم کل عرشوں والے نے شان صحابہ کے بارے میں قرآن مجید میں متعدد مقامات پر ان محمد الرسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کے تذکرے کئے ہیں ایک مقام پر اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں۔

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ﴾ (پارہ ۲۶ رکوع ۱۰)

محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ والے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کافروں پر زبردست اور آپس میں رحم دل ہیں ں دوسرے مقام پر ارشادِ گرامی ہے

﴿ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴾(پارہ ٢٦۔ رکوع ١٠)

ترجمہ: البتہ تحقیق راضی ہو گیا اللہ ایمانداروں سے جبکہ وہ بیعت کر رہے تھے آپ کی ایک درخت کے نیچے تیسرے مقام پر ارشاد فرمایا

﴿ وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴾ (پارہ ١١ رکوع ٢)

''اور سبقت لے جانے والے پہلے مہاجروں اور انصار سے اور جن لوگوں نے ان کی کی نیک اعمال کے سلسلہ میں'' یہ چوتھا مقام

﴿ لِلْفُقَرَاءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴾ (پارہ ٢٨ رکوع ٤)

ترجمہ: واسطے محتاج مہاجروں ان لوگوں کے جو نکالے گئے اپنے گھروں اور مالوں سے جو اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رضامندی کے متلاشی تھے۔ پانچواں مقام۔

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ (پارہ ٦ رکوع ٥)

چھٹا مقام۔

﴿ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴾(پارہ ١ رکوع ٢)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

''ترجمہ: اور جب کہا جاتا ہے کافروں منافقوں کو کہ تم ایسا ایمان لاؤ جیسا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایمان لائے تو وہ جواب میں کہتے ہیں کہ ہم بیوقوفوں کی طرح ایمان لائیں اللہ تعالیٰ نے جواب میں ارشاد فرمایا یہ بذات خود ہی بیوقوف ہیں لیکن وہ نہیں جانتے ساتواں مقام

﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ (پارہ ۱ رکوع ۱۶)

ترجمہ: پس اگر یہ لوگ ایمان لائیں جیسا کہ میرے نبی کے صحابہ تم ایمان لائے ہو پھر یہ لوگ ہدایت پانے والے ہو جاتے اگر یہ لوگ پھر جائیں تو وہ خلاف میں ہیں عنقریب کفایت کرے گا تجھ کو ان سے اللہ تعالیٰ اور وہ سننے والا جاننے والا ہے یہ چند ایک مقامات لکھے ہیں ورنہ فضائل صحابہ شان صحابہ مناقب صحابہ کے عنوان سے قرآن کریم بھرا پڑا ہے جہاں چاند کی نورانی کرنیں موجود ہیں وہاں ستاروں کی روشنی آسمان کے کو زینت دیئے ہوئے ہے جہاں خورشید یعنی سورج اپنے مطلع سے آسمان و زمین کو منور کئے ہوئے ہے وہاں ستارے بھی آسمان کے مطلع میں صرف آسمان کو ہی مزین کئے ہوئے ہی نہیں بلکہ اندھیری رات میں اپنی ضیاپاشیوں سے زمین پر بھی احاطہ کیے ہوئے ہیں۔

اسی لئے تو ہی میرے آقا سید العلمین کالی کملی والے نے اپنے چہرہ اطہر کو آسمان کی طرف اٹھانے والے نے ارشاد فرمایا تھا حدیث اَلصَّحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ بِاَيِّهِمْ اِقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ آپ نے فرمایا یعنی نبی ﷺ نے یہ حدیث اپنی نبوت کی زبان طیبہ سے اپنے صحابہ کرام کی عظمت وشان میں بیان فرمائی ہے مطلب یہ ہے کہ جیسے آسمان میں ستارے بکثرت ہیں ایسے ہی میرے صحابہ بکثرت ہیں جیسے آسمان کے ستارے آسمان کو زینت دیئے ہوئے ہیں اسی طرح زمیں کے رہنے والوں کو صحابہ کرام دین اسلام کے لحاظ سے زینت دیئے ہوئے ہیں جس طرح آسمان کے ستارے جنات اور شیاطین کے لئے مار اور رجم کا سبب ہیں ایسے ہی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام کے نفوس قدسیہ کفار منافقین یہود ونصاریٰ کے لیے مار اور رجم کا سبب تھے ایک حدیث میں آتا حضرت اماں عائشہ صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ

عَنْ عَائِشَةِ قَالَتْ بَيْنَمَا رَأْسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جَحْرِيْ فِي لَيْلَةٍ ضَاحِيَةٍ اِذْقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هَلْ يَكُوْنُ لِاَحَدٍ مِنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَآءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ فَاَيْنَ حَسَنَاتُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ اِنَّمَا جَمِيْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ كَحَسَنَةٍ وَّاحِدَةٍ مِنْ حسناتِ اَبِيْ بَكْرٍ

(مشکوٰۃ شریف باب مناقب ابوبکر وعمر)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ چاندنی رات میں رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک میری گود میں تھا تو میں نے پوچھا اے اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کیا کسی آدمی کی نیکیاں آسمان کے ستاروں جتنی ہونگی آپ نے جواب میں فرمایا ہاں اتنی نیکیاں حضرت عمر فارق کی ہیں میں نے پوچھا پھر ابوبکر صدیق کی نیکیاں کہاں گئیں آپ نے فرمایا عمر فاروق کی ساری زندگی کی نیکیاں ابوبکر صدیق کی ایک نیکی کے برابر ہیں مطلب یہ کہ ہجرت کے موقع پر جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت کی یہ نیکی مراد ہے اس موقع صدیق اکبر اپنا ٹائم خرچ کیا اپنا مال خرچ کیا اپنی سواریاں پیش کیں غار ثور میں اپنا کپڑا پھاڑ کر غار کے روزن بند کیے جب ایک سوراخ باقی رہ گیا تو اپنی ایڑھی اس پر رکھی تا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کوئی زہریلی چیز تکلیف نہ دے وہی ہوا ایک سانپ نے ڈنگ مارا لیکن صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا پاؤں نہیں اٹھایا تا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول کو کوئی تکلیف نہ پہنچے یہ تھی محبت رسول اطاعت رسول ترمذی میں حدیث ہے

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَ زُبَيْرٌ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابْنُ اَبِیْ وَقَاصٍ فِی الْجَنَّةِ وَسَعِیْدُ ابْنُ زَیْدٍ فِی الْجَنَّةِ وَاَبُوْعُبَیْدَةُ الْجَرَّاحِ فِی الْجَنَّةِ (ترمذی شریف)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابوبکر جنتی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنتی ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جنتی حضرت علی رضی اللہ عنہ جنتی ہے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ جنتی ہے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جنتی ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ جنتی ہے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جنتی ہے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ جنتی ہے۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ جنتی ہے یہ وہ عشرہ مبشرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں کہ جن کے جیبوں میں حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کے ٹکٹ ڈال دیئے تھے آخران بزرگوں صحابہ کرام کو اللہ تعالیٰ کے رسول کے ساتھ پیار تھا اور اتباع نبوی یہ کامل اور مکمل تھے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم صَعِدَ اُحُدً وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهٗ بِرِجلِهٖ فَقَالَ اثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَیْكَ نَبِیٌّ وَصِدِّیْقٌ وَشَهِیْدَانِ (صحیح بخاری شریف)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان تھے یہ پہاڑ ہلا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نبوت کے پاؤں کو پہاڑ پر مارا فرمایا اے پہاڑ تجھ پر ایک اللہ تعالیٰ کا نبیؐ ہے اور ایک حضرت صدیق اکبر ہے اور دو شہید ہیں آپ اس حدیث مبارک کے الفاظ پر غور کریں جہاں اللہ تعالیٰ کا نبی اللہ تعالیٰ کو پیارا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے نبی کے تابعدار صحابہ کرام محبان رسول بھی اللہ تعالیٰ جل مجدہ کی ذات عالی کے پیارے ہیں یہ ہے مرتبہ اللہ کے رسول کا اور یہ ہے شان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی اللہ رب العزت ہمیں بھی اپنی عبادت اور اپنے رسول اور صحابہ کرام کی متابعت کرنے کی توفیق عنائت فرمائے (آمین یاالہ العٰلمین) قرآن وحدیث کے اس موضوع کی اگر ساری آیات لکھوں یا اس موضوع

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی صحائح ستہ کی زیادہ روایات لکھوں تو ایک کتاب کی کئی جلدیں بن جائیں جن کا چھپوانا میرے لئے مالی لحاظ سے بہت مشکل ہے دیگر میری عمر میری زندگی ختم ہو سکتی ہے لیکن یہ تحریر میرے احاطہ لکھنے میں نہیں آسکتی کیونکہ جس پیغمبر کی شان اللہ تعالیٰ بیان کرے یا جس نبی کے صحابہ کرام کی خوبیاں عرشوں والا بیاں کرے میرے جیسا گناہگار کیسے بیان کرسکتا ہے کیسے لکھ سکتا ہے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسے مواقع ہمیں کیوں نہیں فراہم ہوتے کیا ہم اتباع نبویؐ اور عملی محبت نبویؐ کے پابند نہیں ہیں اور اگر حضور ﷺ سے محبت کا دعویٰ بھی ہے وہ بالکل پھوکھا ہے قول وفعل میں بہت ہی زیادہ تضاد ہے اور اس سلسلہ میں صرف عام عوام الناس ہی نہیں ان بلکہ برائیوں بداعمالیوں کا شکار ہمارے بہت سے علمائے کرام وصوفیائے عظام اور بزرگان طریقت بھی ہیں جن کے عقائد افعال کردار میں بہت بڑا تضاد ہے اسی لئے تو علامہ نے اپنے محاورہ میں ایسے لوگوں کا خوب آپریشن کیا ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں

تمدن تصوف تغنی کلام — بتان عرب کے پجاری تمام
حقیقت خرافات میں کھوگئی — یہ امت روایات میں کھوگئی
بھاتا ہے دل کو کلام خطیب — مگر لذت شوق سے بے نصیب
بیاں اس کا منطق سے سلجھا ہوا — لغت کے بکھیڑوں میں الجھا ہوا
وہ صوفی کہ تھا خدمت حق میں مرد — محبت میں یکتا حمیت میں فرد
عجم کے خیالات میں کھو گیا — یہ صوفی مقامات میں کھو گیا
بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے — مسلمان نہیں راکھ کا ڈھیر ہے
زمانے کے انداز بدلے گئے — نیا راگ ہے ساز بدلے گئے
اٹھا ساقیا پردہ اس راز سے — لڑا دے ممولے کو شہباز سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام کی اتباع نبویؐ اور محبت رسول ﷺ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَامُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّابَعْدُ○ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حضور ﷺ کے ساتھ انتہائی محبت اور اطاعت رسالتؐ ایک حدیث شریف میں ہے کہ ایک مہاجر صحابی رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ جنگ احد میں زخموں سے چور ہو کر زمین پر گر پڑے اور خاک اور خون میں لوٹ پوٹ ہو رہے ہیں اس سے فرمایا کہ آپ کو پتہ ہے کہ حضور ﷺ شہید کر دیئے گئے ہیں انہوں نے فرمایا اگر یہ بات صحیح ہے تو آپ تو اپنا کام کر گئے ہیں اب آپ کے دین پر تم سب بھی قربان ہو جاؤ اسی کے بارہ یہ آیۃ مبارکہ نازل ہوئی ہے

﴿وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ وَ مَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَیْہِ فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰہَ شَیْئًا وَ سَیَجْزِی اللّٰہُ الشّٰکِرِیْنَ ○﴾ (پارہ ٤ رکوع ٦)

ترجمہ: اور نہیں محمد ﷺ مگر رسول آپ سے پہلے بھی کئی رسول ہو چکے ہیں اگر آپ کا انتقال ہو جائے یا آپ شہید ہو جائیں تو تم اپنی ایڑیوں پر پھر جاؤ گے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو شخص بھی اپنی ایڑیوں پر پھر جائے وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ بھی نہیں تکلیف دے سکتا اور عنقریب اللہ تعالیٰ شکر گزار لوگوں کو بدلہ دیں گے یہ تھا پیار محبت اتباع نبویؐ۔ سنت مصطفیٰ دین اسلام کی پابندی دین اسلام پر اور سنت محمد الرسول اللہ پر وہ اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر دیا کرتے تھے (ابن کثیر پارہ مذکورہ) واقعہ دوم حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ جب دشمنان دین کے مقابلہ میں جاتے ہیں تو راستہ میں دریائے دجلہ بیچ میں آ جاتا ہے اور لشکر اسلام کنارے پر کھڑا ہو جاتا ہے تو حجر بن عدی رضی اللہ عنہ اس آیۃ مبارکہ کو پڑھتے ہیں

وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُعَمَّرٍ وَّ لَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖ اِلَّا فِيْ كِتَابٍ (پارہ ٤ ابن کثیر صفحہ ٣٠)

ترجمہ: نہ کوئی عمر دیا جاتا ہے اور نہ ہی عمر گھٹائی جاتی ہے مگر سب کتاب اللہ موجود میں ہے۔ قرآن کریم کی ایک اور مقام عالیشان پر اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں

﴿هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰى اَجَلًا مُّسَمًّى الخ﴾

ترجمہ: وہ ذات پاک جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر وقت پورا کیا اور اجل مقرر کی اس آیۃ مذکورہ میں اللہ رب العزت نے بزدل لوگوں کو شجاعت کی طرف رغبت دلائی ہے اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد فی سبیل اللہ کا شوق دلایا گیا ہے اور بتایا جا رہا ہے کہ جوانمردی کی وجہ سے عمر گھٹ نہیں جاتی اور پیچھے ہٹنے کی وجہ سے عمر بڑھ نہیں جاتی موت تو اپنے وقت پر آ کر ہی رہتی ہے خواہ شجاعت اور بہادری برتو خواہ نامردی اور بزدلی دکھاؤ۔ چنانچہ حافظ عماد الدین علامہ ابن کثیر رحمت اللہ علیہ چنانچہ اسی پارہ ۴ رکوع ٦ کی آیات بعض کی تفسیر میں مفسر مذکورہ لکھتے ہیں بہر حال حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ آیۃ مذکورہ کی تلاوت کر کے ارشاد فرماتے ہیں کوئی بے اجل نہیں مرتا اور اسی دریائے دجلہ میں گھوڑے ڈال دو یہ فرما کر آپ اپنا گھوڑا دریا میں ڈال دیتے ہیں آپ کی دیکھا دیکھی اور لوگ بھی اپنے گھوڑوں کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانی کی موجوں میں اتار دیتے ہیں دشمن کا خون خشک ہو جاتا ہے اور دشمن پر ہیبت طاری ہو جاتی ہے اور کہنے لگتے ہیں یہ تو دیوانے آدمی ہیں یہ تو پانی کی موجوں سے بھی نہیں ڈرتے بھاگو بھاگو چنانچہ سب بھاگ کھڑے ہوتے ہیں اور بغیر لڑائی کے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فتح عطا فرما دیتا ہے۔ اب ہمارا مسلمانوں کا بدعملی کی وجہ سے عجیب حال ہے ایک مواحد کیا خوب لکھتا ہے

قرآن میں غوطہ زن اے مرد مسلمان
اللہ کرے تجھ کو عطا جدت کردار
نہ شاخ گل ہی اونچی ہے نہ دیوارے چمن بلبل
تیری ہمت کی کوتائی تیری قسمت کی پستی ہے

علامہ اقبال رحمۃ اللہ کے ناصحانہ اشعار

عطا کر دے انہیں یارب بصارت بھی بصیرت بھی
مسلمان کے لٹتے ہیں سواد خانقا ہی میں
نظم عبودیت میں نے پڑھی کچھ ایسے لحن سے
ہنس کے رباب اٹھالیا نغمہ زن الست سے

جنگ بدر کے متصل ایک موقع

جنگ بدر کے متصل حضور مخبر صادق سید الانبیاء ﷺ نے مہاجرین وانصار سے مشورہ لیا تین مرتبہ مہاجرین نے قابل اطمینان جواب عرض کیا اب انصار سمجھے آنحضور ﷺ ہمارے جواب کے منتظر ہیں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے یہاں تک عرض کیا اگر آنحضور ﷺ آپ ہمارے جواب کے منتظر ہیں اگر آپ عمران

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے چشمہ تک چلیں گے تو ہم بھی ساتھ چلیں گے۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ یہاں تک عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم وہ نہیں ہیں کہ قوم موسیٰ علیہ السلام کی طرح ہم کہہ دیں

فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ

ترجمہ: اے موسیٰ علیہ السلام آپ اور آپ کا اللہ جا کر مخالفین سے لڑو ہم تو یہیں بیٹھنے والے ہیں کہ ہم تو حضور آپ کے داہنے بائیں آگے اور پیچھے قتال کے لیے حاضر ہیں مسلمان پہلے تو کچھ تیار نہ تھے انصار اور مہاجرین مل کر ایسے نکلے۔۳۱۳ جو میدان جنگ میں جاسکیں۔ اب تک مسلمانوں کو جنگ کی اجازت نہ تھی کیونکہ اسلام کو جنگ سے کوئی واسطہ ہی نہیں لفظ اسلام کا مادہ سلم ہے جس کے معنی صلح اور فروتنی کے ہیں جو مذہب دنیا کے لیے صلح کا پیغام لے کر آیا ہو جس مذہب کے پیرو کاروں ایمانداروں کی منکسر اور متواضع رہنے کا حکم ہو وہ کیوں جنگ کرتے؟

حکم جہاد کی ضرورت

یہی وجہ تھی کہ انہوں نے چپ چاپ گھروں کو املاک کو مکہ معظمہ میں چھوڑ دیا اور ریاست حبشہ اور مدینہ منورہ کو چلے گئے تھے۔ لیکن ایسی صورت آ پڑی کہ جنگ کے سوا چارہ ہی نہ رہ گیا اگر ہاتھ پہ ہاتھ رکھے بیٹھے رہتے تو نتیجہ یہ ہوتا کہ بکریوں کی طرح ذبح ہو جاتے اور سب سے بڑا نقصان یہ تھا کہ توحید کی منادی کرنے والا دنیا میں کوئی نہ رہتا حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام اپنے پونے تین سال کے وعظ کے بعد جس ضرورت سے مجبور ہو کر اپنے حواریوں کو حکم دیا تھا کہ کپڑوں لتوں اور نقدی کے بدلے تلوار خرید کر مسلح ہو جائیں لوقاب (۳۶/۲۲) اسی ضرورت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر نے مسلمانوں کی حالت پر رحم فرما کر ان کو بھی ۱۳ سال صبر کرنے اور ظلم وستم برداشت کرتے رہنے کے بعد ان حملہ آور دشمنوں کی مدافعت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا مشورہ دے دیا یعنی حکم دے دیا یہ وہ پہلا حکم ہے جس کی رو سے مسلمانوں کو اجازت ملی ہے اس لیے یہ اجارت قرآن کی شکل میں اصل مع ترجمہ یہاں درج ہے۔

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۙ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۭ (سورہ حج رکوع ۵)

ترجمہ: جنگ کرنے والوں کو اب اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم ہوا اور اللہ تعالیٰ ان کی مدد پر بیشک قادر ہے یہ لوگ اپنے وطن سے بلاوجہ اس لیے نکالے گئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو اپنا رب مان لیا ہے۔ اور اگر بعض لوگوں حملہ آوروں کو بعض لوگوں مسلمانوں سے اللہ پاک دفعہ نہ کرتا تب ضرور عیسائیوں کے گرجے یہودیوں کے عبادت خانے اور ترسا کے مندر اور مسلمانوں کی مسجدیں جن میں اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر کثیر ہوتا ہے گرادی جائیں قارئین کرام اس حکم میں وہ وجوہات درج ہیں جو مسلمانوں کو جنگ کرنے کا باعث ہوئیں اور اس حکم میں یہ بھی دکھایا گیا ہے کہ جنگ جارحانہ ہے یا مدافعانہ ہے (پہلی وجہ) مدافعت کرنے والوں کا مظلوم اور حملہ آوروں کا ظالم ہونا ہے اور وہ یہ وجہ ہے جسے آج کل کا مروجہ قانون تعزیرات ہند بھی حفاظت خود اختیاری کے نام سے جائز ہے: (رحمۃ للعلمین جلد اول)

جنگ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ بن نضر کا جام شہادت پینا

حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے چند بہادر مسلمانوں کو دیکھا کہ ہتھیار پھینک دیئے ہیں مغموم اور متفکر بیٹھے ہیں پوچھا کیا حال ہے انہوں نے جواب دیا کہ آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوگیا ہے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نہایت جوش

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے فرمایا مُوْتُوْا عَلٰی مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یعنی آؤ مخبر صادق سید الانبیاء رسول اللہ ﷺ نے جہاں جان دی ہے ہم بھی اسی کام میں اپنی جان کا خاتمہ کر دیں اب آپ ﷺ کے بعد زندہ رہ کر کیا کریں گے۔ یہ جان نثار۔ یہ جان فروش یہ محبّ رسول ﷺ یہ متبع نبوت محمد ﷺ کا یہ اپنے مصطفیٰ کی محبت کے اسی جوش میں کفار کی صفوں پر حملہ آور ہوتے ہوئے ۷۰ زخم کھا کر شہادت کا جام پیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہمشہ کے لئے شہید ہو گئے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَرَضُوْعَنْہُ (رَحْمَۃٌ لِّلعٰلمین جلد اول) اسی لئے تو علامہ اقبال رحمتہ اللہ نے اس امت کے آخری مسلمانوں کو کہا ہے تم بھی ہوش وحواس سے زندگی گزارو۔

کبھی اے نوجواں مسلم تدبر بھی کیا تو نے
وہ کیا گردوں تھا جس کا ہے تو اک ٹوٹا ہو تارا
تجھے اس قوم نے پالا ہے اغوش محبت میں
کچل ڈالا تھا جس نے پاؤں میں تاج سردارا
تمدن آفرین خلاق آئین جہانداری
وہ صحراء عرب یعنی ستر بالوں کا گہوا را
گدائی میں بھی وہ اللہ والے تھے غیور اتنے
کہ منعم کو گدا کے ڈر سے بخشش کا نہ تھا یارا
غرض میں کیا کہوں تجھ سے کہ وہ صحرائے نیش کیا تھے
جہاں گیرو جہاں دارو جہاں بان وجہاں آرا
اگر چاؤں تو نقشہ کھیچ کر الفاظ میں رکھ دوں
مگر تیرے تخیل سے فزوں ترے ہے وہ نظارا
تجھے آبا سے اپنے کوئی نسبت ہو نہیں سکتی
کہ تو گفتار وہ کردار تو ثابت وہ سیارا
گنوادی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثریا سے زمیں پر آسماں نے ہم کو دے مارا
حکومت کا تو کیا رونا کہ وہ ایک عارضی شے تھی
نہیں دنیا کے آئین مسلم سے کوئی چارا
مگر وہ علم کے موتی جو کتابیں اپنے آبا کی
جو دیکھیں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیپارا

اسی جنگ میں حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ شہید ہوئے

جنگ ختم ہو جانے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ زخمیوں میں پڑے سانس توڑ رہے ہیں پوچھا کیا حال ہے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم مجھے اب مردہ ہی سمجھو۔ لیکن مہربانی سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میرا اسلام عرض کر دینا اور میری طرف سے یہ بھی گذارش کرنا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو وہ بہترین جزا عطا فرمائے جو کسی نبی کو کسی امت کی ہدایت پر نہ دی گئی ہو قوم کو میری طرف سے یہ کہہ دینا کہ جب تک ایک جھپکنے والی آنکھ تم میں سے باقی رہے اس وقت تک اگر دشمن نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گیا تو اللہ تعالیٰ کے حضور میں تم کوئی عذر نہ پیش کر سکو گے۔

اس جنگ احد کے نقصانات

اس جنگ کے نقصانات میں سے بڑا بھاری نقصان یہ بھی تھا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ جو مدینہ منورہ میں بطور معلم اسلام آئے تھے اور جن کے وعظ سے اوس اور خزرج کے قبیلے مسلمان ہوئے تھے شہید ہوئے تھے ان کی بیوی کا نام حمنہ بنت جحش تھا اسی روز اس کا بھائی اور ماموں شہید ہوئے تھے پہلے اسے بھائی کی شہادت کی خبر ملی۔ اس نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور بھائی کے حق میں دعا کی پھر اسے بتایا گیا کہ تیرا شوہر بھی شہید ہو گیا ہے یہ سنتے ہی اس نے بے اختیار چیخ ماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دیکھو اس کے دل میں شوہر کی کس قدر محبت تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی جنگ میں نبی ﷺ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے

جنگ احد میں نبی ﷺ کے چچا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ (اسد اللہ ورسولہ) بھی شہید ہوئے دشمنوں نے ان کے اعضا کاٹ کر ان کی لاش کو بھی بے حرمت کیا تھا جنگ کے بعد حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ مخبر صادق سید الانبیاء ﷺ کی پھوپھی صاحبہ اپنے بھائی حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش دیکھنے گئی تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ صاحبہ کو دور ہی سے روکا۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مجھے معلوم ہے کہ میرے بھائی کی لاش بگاڑی گئی اور بے حرمت کی گئی ہے لیکن یہ تو ہمارے لئے فخر کا مقام ہے بیٹا میں نہ روؤں گی چلاؤ نگی صرف دعا پڑھ کر واپس لوٹ جاؤں گی یہ تھیں قربانیاں صحابہ کرام محبان مصطفیٰ فدایان رسالت شیدایان نبوت پروانان محمد ﷺ کی جو ہر حالت میں شمع رسالت پر اپنی ہر چیز اموال بیٹاں بیٹے بیوی خاندان کنبہ کا روبار رزق عزت آبرو العرض ہر چیز کو اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول پر نچھاور کر دیا کرتے تھے ایسا ہی علامہ اقبال رحمہ اللہ نے اپنے محاورہ میں ایک مسلمان مجاہد کا جو جنگ یرموک میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے ہمکلام ہوا اور سوال جواب عرض کیے اور اپنا ذوق جہاد اطاعت نبوی اور محبت رسول اللہ ﷺ کو ثابت کیا جو آگے تحریر ہے

جنگ یرموک اور ایک مجاہد کا بہادری کا شوق

صف بستہ تھے عرب کے جوانان تیغ بند
تھی منتظر ہنا کی عروس زمین شام
ایک نوجواں صورت سیماب مضطرب
آکر ہوا امیر عساکر سے ہم کلام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے بوعبیدہ رخصتِ پیکار دے مجھے
لبریز ہو گیا میرے صبر وسکون کا جام
بیتاب ہو رہا ہوں فراق رسولؐ میں
ایک دم کی زندگی بھی محبت میں ہے حرام
جاتا ہوں میں حضورؐ رسالت پناہ میں
لے جاؤں گا خوشی سے اگر ہو کوئی پیام
یہ ذوق وشوق دیکھ کے پرنم ہوئی وہ آنکھ
جس کی نگاہ تھی صفت تیغ بے نیام
بولا امیر فوج کہ وہ نوجواں ہے تو
پیسروں پہ تیرے عشق کا واجب ہے احترام
پوری کرے خدائے محمدؐ تیری مراد
کتنا بلند تیری محبت کا ہے وہ مقام
پہنچے جو بارگاہ رسولؐ امین میں تو
کرنا یہ عرض میری طرف سے پس ازسلام
ہم پر کرم کیا ہے خدائے غیور نے
پورے ہوئے جو وعدے کیے تھے حضورؐ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل تشیع کی تردید اور صحابہ کرام کی عظمت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَامُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّابَعْدُ○ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

﴿ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ تَرَاھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِکَ مَثَلُھُمْ فِی التَّوْرَاۃِ وَمَثَلُھُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَہٗ فَاٰزَرَہٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِھِمُ الْکُفَّارَوَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْھُمْ مَّغْفِرَۃً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ﴾ (الخ پارہ ۲۶ رکوع ۱۲)

''ترجمہ: محمدؐ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھی ہیں وہ کافروں پر طاقت ور ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں کچھ مفہوم۔''

آنحضرت ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ایسے ساتھی تھے کہ اور کسی رسولؑ کے ساتھی ایسے وفادار نہ ہوئے۔ لیکن اہل تشیع کا یہ عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں میں سے صرف چار آدمی اسلام پر رہے یعنی حضرت مقدادؓ حضرت سلمانؓ حضرت علیؓ حضرت ابوذرؓ باقی سب صحابہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کرام اسلام سے منحرف ہو گئے تھے ہے نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذَالِكَ حالانکہ حمیر میں جو شیعوں کی مشہور کتاب ہے مشعور و معروف شیعہ اکابر لکھتا ہے جیسے ہمارے پیغمبر ﷺ کو اللہ رب العزت نے افضل بنایا ہے اسی طرح آپ کے صحابہ کرام کو بھی افضل بنایا ہے چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جب آسمان کے بکثرت ستاروں کو دیکھا تو پوچھا کہ حضور ﷺ آسمان کے ستاروں کے برابر کسی کی نیکیاں ہو گی تو آپ ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نیکیاں ان کے برابر ہیں حضرت صدیقہ طیبہ طاہرہ نے اپنے ابا جان حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہا کی نیکیوں کے متعلق پوچھا دریافت فرمایا تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ حضرت عمر فاروق کی زندگی کی تمام نیکیاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہجرت کی ایک رات کی نیکی کے برابر ہیں حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا چند الفاظ اس حدیث کے پھر دہرا دیتا ہوں۔ اماں عائشہ ام المؤمنین ارشاد فرماتی ہیں

((قَالَتْ بَيْنَمَا رَأْسُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جَحْرِيْ فِيْ لَيْلَةٍ ضَاحِيَةٍ))

(الحدیث)

گویا حضور مخبر صادق ﷺ نے ثابت کیا کہ صدیقہ تم ابوبکر صدیق کی نیکیوں کے لئے آسمان کے ستاروں کو پیمانہ بناتی ہو بلکہ صدیق کی نیکیاں آسمان کے ستاروں سے بھی زیادہ ہیں ایک مائی صاحبہ غریب مفلسہ دربار نبوت میں حاضر خدمت ہوئی اور عرض کی یارسول ﷺ میرے ساتھ کچھ تعاون فرمائیں آپ نے اپنی اہلیہ صاحب سے دریافت فرمایا آپ کی زوجہ محترمہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کوئی چیز موجود نہیں حضور ﷺ نے فرمایا ابوبکر صدیق کے پاس جاؤ چونکہ حضور ﷺ کو اپنے محبوب صحابی کا علم تھا کہ اگر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ بھی موجود ہو تو سائل خالی ہاتھ واپس نہیں جاتا۔ حضور ﷺ اپنی آخری عمر شریف میں علالت کے دوران میں ارشاد فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا کہو تو حضرت صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ یا حضرت میرے ابا جی ضعیف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ورقیق القلب آدمی ہیں آپ کسی اور صحابی کو نماز کے لیے ارشاد فرمائیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی امامت کا میں ہی نہیں کہہ رہا بلکہ ان کی امامت کا اللہ تعالیٰ رب العزت کی طرف بھی حکم ہے۔ حالانکہ شیعوں کی کتابوں میں ہے کہ امام پیدا ہوتا ہے تو معصوم اور حافظ قرآن پیدا ہوتا ہے اور امامت کرا سکتا ہے اور تین سال کی عمر میں مصلّٰی پر کھڑے ہو کر نماز پڑھا سکتا ہے جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے امامت کرائی تو حضرت سیدنا حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی عمر شریف آٹھ سال کی تھی اور سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی عمر شریف سات سال کی تھی اگر بقول شیعہ دیکھا جائے تو امامت کے حقدار سیدنا حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ تھے۔ لیکن مخبر صادق سید الانبیاء تاجدار مدینہ ﷺ نے صحابہ کرام کی جماعت کی امامت کے منصب پر کمالات اور فضائل کو ملحوظ رکھ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز جماعت کا امام بنایا تھا۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہ شخصیت ہیں جن کی بابت بالمشافہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فرمایا

اَلَا یَا خَیْرَالنَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

ترجمہ: خبردار اے بہترین لوگوں سے بعد رسول اللہ ﷺ کے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جواب میں فرمایا

اَمَا اِنَّکَ اِنْ قُلْتَ ذَالِکَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ مَاطَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰی رَجُلٍ خَیْرٍ مِّنْ عُمَرَ (مشکوٰۃ شریف باب مناقب عمر رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جواب میں فرمایا کہ اے عمرؓ تو نے میرے بارے میں یہ بات کہی ہے۔ اور میں نے بھی سید الانبیاء ﷺ کی نبوت کی زبان سے سنا ہے آپ ﷺ کی ذات گرامی نے ارشاد فرمایا ہے کہ کسی آدمی پر سورج طلوع نہیں ہوا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر ہو۔ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جیسے دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فضائل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اسی طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بھی فضائل ہیں اس حدیث مذکورہ میں ان دونوں صحابہ کرام کے فضائل موجود ہیں اور شیعہ حضرات کس کس بات کا انکار کریں گے۔ دیگر ہجرت کی رات مخبر صادق سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی بذات خود حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے تاجدار مدینہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ رب العزت نے ایسی خوشبو عطا فرمائی ہوئی تھی کہ آپ جس جگہ پر ہوتے یا جس راستے پر سے گزرتے یا جس راہ پر گزر ہوتا تو خوشبوئے نبوت خوشبوئے رسالت کی لپٹیں آتیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خوشبو محسوس کر کے اس طرف چل پڑتے جب سردار نبوت سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے تو سید الانبیاء والی بطحاء شافع روز جزا سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابوبکر مجھے ہجرت کا حکم ہوا ہے اور میری ہجرت کے ساتھ تجھے بھی اللہ تعالیٰ رب العزت نے ارشاد فرمایا ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ آقا جی کیا اللہ تعالیٰ رب العزت نے میرا نام لیا ہے تو رسول مدنی سردار مکی سید العرب والعجم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں تیرا نام لے کر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور ارشاد باری تعالیٰ بھی ہے جو ہجرت کے سفر میں قرآن عظیم نے بیان کیا ہے

اِذْیَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا (پارہ ۱۰ سورۃ التوبہ)

ترجمہ جب حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عزیز ترین صحابی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرما رہے تھے ابوبکر غم نہ کرو یقیناً اللہ رب العزت ہمارے ساتھ ہیں

اِنَّ اللّٰہَ مَعِیْ یا اِنَّ اللّٰہَ مَعَکَ (الحدیث)

یہ نہیں فرمایا کہ اللہ میرے ساتھ ہے یا آپ کے ساتھ ہے بلکہ اللہ تعالیٰ رب العزت نے ارشاد فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔ یعنی اللہ تعالیٰ رب العزت ہم دونوں کے ساتھ ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کی زندگی میں بے پناہ سفر تھے بیشمار سفر تھے لیکن سفر ہجرت اور سفر معراج عجیب وغریب سفر تھے سفر معراج میں آپ کے ہمراہ حضرت جبریل امین تھے جو براق کے ذریعے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتوں آسمانوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا سفر کراتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ تک لے گئے اور سفر ہجرت میں حضرت ابوبکر صدیق خلیفۃ المسلمین امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ آپ کو اپنے کندھوں پر سوار کر کے غار ثور تک لے گئے اور غار ثور سے اپنے اونٹ پر سوار کر کے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو مدینہ طیبہ تک لے گئے سفر وحضر میں غزوات اور جنگوں میں تندرستی اور علالت میں غمی اور خوشی میں بھوک اور سیر ہونے میں الغرض ہر حالت میں آپ کا ساتھ دیا غزوہ احد میں سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نگہبانی کا کافروں کے مقابلہ میں خدمت نبوت کا فریضہ خود ادا کیا کونسا موقع تھا کہ جس پر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پیچھے رہے ہوں چنانچہ نبی محترم حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی زبان طیبہ نے خود بیان کیا جس زبان اطہر کی ضمانت اللہ رب العلمین عرشوں والے نے اپنے قرآن عظیم کی سورۃ النجم میں ان الفاظ سے دی ہے

(وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى) (النجم۔ پارہ ۲۷)

ترجمہ میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرضی سے نہیں بولتا جب تک میں اسے بولنے کا حکم نہ دوں جب میرے حکم سے بولتے ہیں تو میں اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بول چال کو آپ کے نطق کو قرآن وحدیث بنا دیتا ہوں چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَالِاَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ اِلَّا كَافَيْنَاهُ مَاخَلَا اَبَابَكْرٍ يُكَافِهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَانَفَعَنِیْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَانَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَكْرٍ وَلَوْكُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا غَيْرَ رَبِّی لَاتَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ خَلِيْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ (مشکوٰۃ شریف باب مناقب ابوبکر)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی نے ارشاد فرمایا کہ جس آدمی نے بھی مجھ پر احسان کیا میں نے اس کے احسان کا بدلہ دنیا میں چکا دیا لیکن ابوبکر صدیق کا بدلہ میں دنیا میں نہیں دے سکا ابوبکر صدیق کا بدلہ میری طرف سے اللہ تعالیٰ آخرت میں اپنی طرف سے دیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے۔ اگر میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو اپنا جانی دلی دوست بناتا تو ابوبکر صدیق کو بناتا خبردار میرا دلی دوست اللہ تعالیٰ ہے اس مذکورہ حدیث سے روز روشن کی طرح یہ ثابت ہوا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جملہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اللہ تعالیٰ کے حبیب پیغمبر کو صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی زیادہ پیارے تھے بلکہ حدیث مذکورہ کی عبارت سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے احسان مند تھے۔ لیکن پھر بھی شیعہ حضرات کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت چھین لی تھی لیکن شیعہ کتب کی باب القضافی ایام ابوبکر رضی اللہ عنہ باب القضاء فی ایام عمر رضی اللہ عنہ ان سب بزرگوں کے زمانہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ عہدہ قضاء پر فائز تھے اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حق خلافت چھینا تھا تو حضرت علی حضرت ابوتراب فاتح خیبر علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عہدہ قضاء کو کیوں قبول کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کے ایام میں کئی بار بیرون ممالک کے دورہ پر تشریف لے گئے اور اپنی خلافت کی نیابت حضرت علی رضی اللہ عنہ سپرد کر کے گئے اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ خلافت کو اپنا حق جانتے تو خلافت واپس نہ کرتے شیخ طوسی نے کہا ہے جو غالبا شیعہ عقیدہ سے تعلق رکھتا ہے اور انتہائی درجہ کا متعصب معلوم ہوتا ہے اس نے کہا ہے

خَيْرَ الْخَلَائِق بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ

ترجمہ: تمام مخلوق میں سے بہتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے زمانہ میں جبکہ اکثر صحابہ کرام زندہ اور موجود تھے منادی کروائی اور بہت سے لوگ جمعہ ہو گئے تو اپنے ایک خطبہ پڑھا اور مجمع عام میں ارشاد فرمایا اور کہا

خَيْرَ الْخَلَائِق بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ

ترجمہ: تمام مخلوق میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکر صدیق بہتر ہیں اور ساتھ ہی حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا آج کے بعد جو شخص حضرت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر مجھے فضیلت دے گا تو میں اسے اسی درے لگاؤں گا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خاتون جنت کی زندگی میں حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے دوسری شادی نہیں کی جب جگر گوشہ رسول حضرت فاطمہ سیدہ رضی اللہ عنہا انتقال کر گئیں تو حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے دوسری شادی کی۔ جب اللہ تعالیٰ رب العزت نے بچہ دیا تو آپ نے اس کا نام محمد رکھا۔ لوگوں نے مبارکباد پیش کی اور آپ نے مبارکباد کا جواب دیا۔ لوگوں نے نام پوچھا آپ نے فرمایا میں نے اپنے بیٹے کا نام محمد رکھا ہے۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے دوسرا بیٹا دیا آپ نے لوگوں کی دعوت کی لوگوں نے کھانے کے بعد پوچھا بیٹے کا نام کیا رکھا ہے۔ جواب میں فرمایا ابوبکر۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تیسرا بیٹا دیا حسب دستور لوگوں کی دعوت کی۔ لوگوں نے مبارکباد پیش کی اور نام پوچھا آپ نے فرمایا بیٹے کا نام عمر رکھا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بیٹا دیا اس چوتھے بیٹے کا نام عثمان رکھا۔ پھر اللہ نے پانچواں بیٹا دیا اور اس کا نام عباس رکھا۔ شیعہ کی مشہور گیارہ کتابوں کا حوالہ ہے اور یہ نام حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں کے رکھے ہیں اگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عداوت تھی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں کے یہ نام کیوں رکھے معلوم ہوا فاتح خیبر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلفائے راشدین ان تین بزرگوں سے کتنا پیار تھا دلی محبت تھی جس بنا پر ابوتراب ابوالحسن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں کے نام ان کے ناموں پر مرتب فرمائے ہیں یہ شیعہ حضرات جب کبھی بھی میدان کر بلا کا واقع بیان کرتے ہیں تو ان مذکورہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بیٹوں کا نام تک نہیں لیتے۔ میدان کر بلا سے حضرت زین العابدین جب زندہ واپس آئے کچھ عرصہ کے بعد ان کی شادی ہوئی اور اللہ رب العلمین نے انہیں صاحب اولاد کیا تو فرمانے لگے میرے باپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بیٹوں میں سے کوئی ایسے ناموں والا نہیں رہا اب میں اپنی اولاد کے نام ابوبکر، عمر، عثمان رکھوں گا اور پھر یہ نام رکھے میں پھر دوبارہ شروع کے واقعہ کے چند الفاظ دہراتا ہوں اگر چار صحابہ یعنی حضرت مقداد رضی اللہ عنہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت ابوذر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضی اللہ عنہ کے ہوا تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین دین اسلام سے منحرف ہو گئے تھے سید العلمین صلی اللہ علیہ وسلم نے دس صحابہ کے نام لیکر ان کو جنت کی بشارت کیوں دی ان کے جیبوں میں جنت کا ٹکٹ کیوں ڈالا

عَنْ عَبْدُالرَّحْمٰن ابن عَوْفٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَبُوْبَکْرٍ فِی الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِی الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِی الْجَنَّةِ وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِی الْجَنَّةِ وَزُبَیْرٌ فِی الْجَنَّةِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ فِی الْجَنَّةِ وَسَعْدُ ابْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فِی الْجَنَّةِ وَسَعِیْدُ ابْنُ زَیْدٍ فِی الْجَنَّةِ وَاَبُوْ عُبَیْدَةُ الْجَرَاحِ فِی الْجَنَّةِ (ترمذی شریف)

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر جنتی ہے حضرت عمر جنتی ہے حضرت عثمان جنتی ہے حضرت علی جنتی ہے حضرت طلحہ جنتی ہے حضرت زبیر جنتی ہے عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ہے سعد بن ابی وقاص جنتی ہے سعید بن زید جنتی ہے ابوعبیدہ بن جراح جنتی ہے اگر بقول شیعہ بھائیوں کے چار صحابہ کے ماسوا سب صحابہ اسلام سے پھر گئے تھے تو پھر عشرہ مبشرہ صحابہ کرام کے نام لیکر سید العلمین صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت کیوں دی۔ اس سے روز روشن کی طرح صاف ثابت ہوتا ہے کہ شیعہ احباب اس معاملہ میں بالکل کذاب اور جھوٹے ہیں ایک اور حدیث عرض کرتا ہوں اور لطف یہ ہے کہ اس حدیث کے راوی بھی حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ ہیں۔

عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم رَحِمَ اللّٰہُ اَبَابَکْرٍ زَوَّجَنِیْ اِبْنَتَهٗ وَحَمَلَنِیْ اِلٰی دَارِالْهِجْرَةِ وَصَحِبَنِیْ فِی الْغَارِ وَ اَعْتَقَ بِلَالًا مِّنْ مَّالِهٖ رَحِمَ اللّٰہُ عُمَرَ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ کَانَ مُرًّا تَرَکَهُ الْحَقُّ وَمَالَهٗ مِنْ صَدِیْقٍ حَمِیْمٌ رَحِمَ اللّٰہُ عُثْمَانَ یَسْتَحْیِیْ مِنْهُ الْمَلٰئِکَةُ رَحِمَ اللّٰہُ عَلِیًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَه حَیْثُ دَارَ (ترمذی شریف)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذات گرامی نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم فرمائے کہ جس نے اپنی بیٹی عائشہ کو میرے نکاح میں دیا اور مجھے اٹھا کر لے گیا ہجرت کے گھر کی طرف اور غار ثور میں میرا ساتھی بن کر رہا اور حضرت بلال کو اپنا مال خرچ کر کے آزاد کروایا اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے کہ وہ ہمیشہ سچ ہی کہا کرتے تھے اگر چہ ان کا سچ کڑوا تھا اور ان کے کئی یار احباب بھی ان سے ٹوٹ گئے تھے اللہ تعالیٰ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رحم فرمائے کہ ان سے اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی شرم کرتے ہیں اللہ تعالیٰ رحم فرمائے حضرت علی پر اے اللہ پھیر دے حق کو جس طرف حضرت علی پھر جائے اگر سب صحابہ چار کے ماسوا سب دین اسلام میں پکے تھے مندرجہ بالا بحث سے معلوم ہوتا کہ شیعہ اپنی گفتار میں انتہائی جھوٹے ہیں چنانچہ جنگ بدر کے معاملہ میں رب العلمین ارشاد فرماتے

﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ (سورہ ال عمران پار ٤ رکوع ٤)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام! میں نے تمہاری مدد جنگ بدر میں کی ہے جبکہ تم بہت کمزور تھے یعنی تعداد و شمار اور جنگی اسلحہ اور ہر قسم کا ساز و سامان تمہارے نہ ہونے کے برابر تھا لیکن ایسی حالت میں بھی اللہ نے تمہاری مدد کی جنگ شروع ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہایت تضرع و عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعائیں مانگیں اور مسلمانوں نے بھی بڑے اخلاص سے دعائیں مانگی اللہ تعالیٰ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اللہ رب العزت کے حضور میں یہاں تک عرض کی

﴿اَللّٰهُمَّ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ فَلَنْ تُعْبَدَ فِي الْاَرْضِ﴾

ترجمہ: اے اللہ اگر یہ مٹھی بھر جماعت جو میں لیکر میدان بدر میں حاضر ہوا ہوں اگر یہ کفار قریش کے مقابلہ میں کام آ گئی ہلاک ہوگئی تو تیرے تختہ زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔ آپ نے اتنی عاجزی انکساری سے دعا کی اور ابوبکر صدیق نے چادر اٹھا کر آپ کے کندھوں اور جسم اطہر پر دی اور اڑھائی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اورعرض کی اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ ﷺ آپ بس کریں اللہ تعالیٰ آپ کی دعا کو رد نہیں کرے گا بلکہ مقبول منظور فرمائے گا اللہ رب العزت نے ایسی دعا قبول فرمائی کہ بدر کے میدان میں کفار کی ستر لاشیں تڑپ کر قتل ہوگئیں اور ستر افراد قید ہوئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو ایک زبردست فاتح عظیم جرنیل کی حیثیت سے واپس مدینہ منورہ لائے۔ اور لطف یہ ہوا کہ نصرت الٰہی سے مکہ والوں کو شکست ہوئی اور ان کے ستر مشہور آدمی اسیر ہوئے اور ستر بہادر دلاور مارے گئے ابوجہل بھی اسی جگہ مارا گیا یہ ہی ظالم ازلی بدبخت ان کو چڑھالایا تھا۔ وہ ۱۴ سردار جو دارالندوہ میں آنحضرت ﷺ کے قتل کے مشورہ میں شریک ہوئے تھے۔ ان میں سے بھی گیارہ سردار مارے گئے تین ۳ سردار بچ گئے تھے انہوں بالآخر اور بعض صحائح ستہ کی احادیث میں آتا ہے کہ مخبر صادق سید الانبیاء تاجدار مدینہ ﷺ نے مجاہدین بدر کے بارہ میں اپنی بابرکت نبوت کی زبان طیبہ سے ارشاد گرامی فرمایا تھا جو سونے کے پانی سے لکھا جائے تب بھی حق ادا نہیں ہوسکتا حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں۔

لَعَلَّ اللّٰهُ اِطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ لَهُمْ اِعْمَلُوْا مَاشِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ

ترجمہ اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر والے مجاہدین صحابہ کرام کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا کہ آج کے بعد جس طرح کے اعمال تمہارا دل کرتا ہے کرو میں اللہ رب العٰلمین نے تمہیں معاف فرمادیا ہے چنانچہ اس سارے واقعہ کو اختصار کے ساتھ بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ۳۱۳ بدریوں کو معافی کا سارٹیفکیٹ دیکر ثابت کیا ہے کہ ۳۱۳ بدری صحابہ کرام جتنی ہیں کیا ایمان سے منحرف ہونے والوں دین اسلام سے مرتد ہونے والوں کو کبھی ایسا موقع مل سکتا ہے کہ جنتی اور کامل ایماندار ہوں۔ اب یہ ۳۱۳ جنتی ہوئے اور کامل اکمل ایماندار ہوئے آگے چلیں

﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا○ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا○ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا﴾ (پارہ ۲۶ رکوع ۱۱)

ترجمہ اللہ تعالیٰ ان ایمانداروں سے راضی ہو گیا جو ایک درخت کے نیچے کھڑے ہو کر آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتے تھے اللہ تعالیٰ کو ان کے دلوں کا حال معلوم تھا اللہ تعالیٰ نے ان پر تسکین نازل فرمائی ثواب دیا ان کو نزدیک کی فتح کا اور بہت سی غنیمتیں جو یہ لوگ حاصل کریں گے اور اللہ تعالیٰ غالب ہے حکمت والا۔ اور وعدہ کیا تم سے اللہ تعالیٰ نے بہت زیادہ غنیمتوں کا جن کو تم لوگے پس جلدی دے دی تم کو یہ اور بند کر دیا لوگوں کے ہاتھوں کو تم سے اور تا کہ ہو نشانی ایمانداروں کے لئے اور دکھلا دے تم کو راہ سیدھی کچھ مفہوم اس پہلی آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا اللہ تعالیٰ ان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ان کی باطن کی صفائی معلوم کر کے راضی ہوا اور ان پر چین آرام ڈالا اور صحابہ کرام بیعت الرضوان والوں کی تعداد تقریبا چودہ سو تھی جن کو اللہ رب العلمین نے اپنی رضا وخوشنودی کا مژدہ سنایا تھا یہ صرف بشارت ہی نہیں تھی بلکہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ رب العزت نے ان کے باطن کا صاف شفاف ہونا اور ان پر تسکین نازل کرنا اجروثواب سے نواز نا فتوحات اور اموال غنیمت کے وعدے کرنا کفار کے ہاتھوں کو مسلمانوں سے روک دینا تا کہ وہ مسلمانوں کو کسی طرح کی گزند نہ پہنچائیں حملہ آور نہ ہوسکیں گویا اللہ تعالیٰ رب العزت نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اپنے حفظ وامان میں رکھ کر یہ ثابت کر دیا کہ میں اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کے صحابہ کرام سے راضی ہوں تب ہی تو میں نے اتنے اعزاز واکرام سے محمد ﷺ کے ساتھیوں کو جنت کے پروانوں کو جنت کے نوابوں محمد ﷺ کے رفیقوں کو بکثرت عنایت عطا فرما کر ان کو کامل مکمل ایماندار مومن مسلمان ثابت کیا ہے اب بھی اگر شیعہ احباب ہوش وحواس کے ناخن نہ لیں تو یہ ان کی مرضی کی بات ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تمام صحابہ کرام مہاجرین وانصار کا ایمان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَامُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّابَعْدُ○

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

﴿وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجَاھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَھُمْ مَغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ﴾ (پارہ ۱۰ رکوع ٦)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اور وہ لوگ یعنی انصار جنہوں نے مہاجرین مسلمانوں کو جگہ دی یہ وہی لوگ مومن ہیں سچے ان کے لیے مغفرت ہے اور عزت والی روزی رزق ہے۔ اس آیۃ کریمہ میں اللہ رب العلمین نے ایمانداروں صحابہ کرام کو سچا ثابت کیا اس سے بعد والی آیت مبارکہ میں فَاُولٰٓئِکَ منکم کہہ کر مزید شان بیان کر دی

﴿وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْ بَعْدُ وَھَاجَرُوْا وَجٰھَدُوْا مَعَکُمْ فَاُولٰٓئِکَ مِنْکُمْ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُھُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ کِتٰبِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ○﴾ (پارہ ۱۰ رکوع ٦)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو ایمان لائے اس کے بعد اور ہجرت کی اور جہاد کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارے ساتھ ہو کر یہ لوگ بھی صحابہ کرام تم میں شمار ہیں اور قرابت والے بعض ان کا بعض کے بہت قریب ہیں اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والے ہیں اسی سپارہ میں ان آیات سے پہلے اسی رکوع میں رب العلمین ارشاد فرماتے ہیں۔

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْۤا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ یُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَایَتِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ حَتّٰى یُهَاجِرُوْا وَ اِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ فَعَلَیْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَهُمْ مِّیْثَاقٌ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ۝﴾ (پارہ ۱۰ رکوع ٦)

ترجمہ: بیشک جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیا اپنے مالوں اور نفسوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اور وہ لوگ جنہوں نے مہاجر مسلمانوں کو اپنے ہاں رہائش کے لئے جگہ دی اور تعاون کرتے رہے ایسے یہ لوگ باہم ایک دوسرے کے دوست ہیں اور وہ لوگ جو ایمان تو لائے اور نہیں ہجرت کی تمہارا ان سے دوستی کا کوئی تعلق نہیں کچھ بھی یہاں تک کہ وہ ہجرت کریں اور اگر دین کے معاملہ میں تم سے مدد چاہیں تو تمہارے ذمہ ان کی مدد کرنا ضروری ہے مگر ایسی قوم جن سے تمہارا معاہدہ ہو ان کے مقابلہ میں مدد نہ کرنا اللہ تعالیٰ جو اعمال تم کرتے ہو دیکھنے والا ہے

﴿وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۝﴾ (پارہ ۲۸ رکوع ٤)

ترجمہ: اور جو لوگ ان کے بعد دنیا میں آئے وہ اپنے سابقہ مسلمانوں صحابہ کرام کے لئے دعائیں مانگتے ہیں اے رب ہمارے ہمیں بھی بخش دے اور ہمارے بھائیوں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی بخش دیجیے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے ہمارے رب آپ بہت ہی شفقت کرنے والے مہربان ہیں۔ اسی سپارہ مذکورہ میں اور اسی رکوع میں اس آیۃ کریمہ سے پہلے دو آیات کی طرف توجہ فرمائیں اللہ رب العلمین ارشاد فرماتے ہیں

﴿لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ○ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَّمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ○﴾ (پارہ ۲۸ رکوع ٤)

ترجمہ یہ مال غنیمت ان محتاج مہاجرین لوگوں کے لئے ہے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رضامندی کے متلاشی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے دین کی اور اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ ﷺ کی مدد کرتے ہیں یہ لوگ سچے پکے مسلمان ہیں۔

اور جن لوگوں نے جگہ پکڑی ہجرت کے گھر میں اور ایمان میں ان سے پہلے محبت کرتے ہیں ان سے جو ہجرت کر کے ان کے پاس آئے ہیں اور نہیں پاتے اپنے دلوں میں مہاجرین کے بارہ میں کوئی رشک بلکہ اپنے سے ان کو مقدم جانتے ہیں اگر چہ ان کو کوئی فاقہ ہی ہو۔ اور جو شخص اپنی نفس کی بخیلی سے بچایا گیا ایسے ہی لوگ کامیابی پانے والے ہیں ان سب پانچ مقامات کی آیات میں اللہ رب العلمین نے قرون اولی کے ان سب مسلمانوں مہاجرین وانصار کے صرف فضائل ہی نہیں بیان کیے بلکہ فضائل صحابہ کے ساتھ ان کے کردار اور افعال بھی بیان کیے ہیں ان کی مکی زندگی اور سفر ہجرت گھروں کو خیر باد کہنا مالوں کا روبار زریعہ معاش کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پاؤں کے جوتے کے ساتھ ٹھکرا دینا مدینہ منورہ کے باسی مسلمان جن کا قرآن عظیم نے ذکر کیا ہے ایسے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ محمد ﷺ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے صحابہ کرام کے ظاہر باطن سے راضی وخوش ہیں اللہ تعالیٰ جب بھی اپنے حبیب کے صحابہ کی باتیں ارشاد فرماتے ہیں تو بڑے لاڈ اور چاہ وشفقت و پیار سے رحم وکرم اور عنایات وخصوصیات سے اپنے نبی ﷺ سے آپ کے صحابہ کا تذکرہ کرتے ہیں۔

صحابہ کرام کی اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت

کی میں دساں سرکار دی شان تینوں پچھ جا بلال سلمان کولوں
ابوبکر صدیقؓ نوں پچھ جاکے یاں توں پچھ جا عمرؓ جوان کو لوں
علیؓ شیر خدانوں پچھ جا کے یا پچھ لے شاہ عثمانؓ کو لوں
یاں توں پچھ صہیبؓ خبیبؓ کولوں پیارا جاندے نے اپنی جان کولوں
سولی چڑے محبوب دے نام اتوں پچھ زیدؓ جا کے مسلمان کولوں
گھر بار وسار قربان ہو گئے واری جند محبوب قرآن کو لوں
جنہاں جانیا قدر اسلام والا کر بلا دے پچھ میدان کو لوں
اتھے ذبح کرا لیا سب کنبہ پھیری کنڈ نہ دین ایمان کولوں
جنہاں پیار سرکار دی ذات والا جاناں وار دے رب رحمان کولوں
جھکن سامنے نہیں فرعونیاں دے نہ اوہ کنبدے نے کفرستاں کولوں
جاناں تلی تے رکھ کے لین ترے پے ترسدے جھاتیاں پان کولوں
گھوڑے سڈے وچہ سمندراں دے نہ اوہ ڈردے نے موج طوفان کولوں
جنہاں بھیت اسرار دا پالیا اے گئے اگاں اولنگ آسمان کو لوں
ثاقب نال فرشتیاں سیر کر دے وادی لنگ اندھیر سنان کولوں

(شہاب الدین ثاقب)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ رب العزت نے اپنے نبی ﷺ کو صحابہ کرام کی معیت کی تاکید کی

﴿وَ لَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّ مَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝﴾ (پارہ ۷ رکوع ۱۲)

ترجمہ: اور نہ نکالئے آپ ان لوگوں کو جو صبح وشام اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں جس سے خاص اس کی رضا مندی کا ہی قصد رکھتے ہیں اور ان کا حساب ذرہ بھی آپ کے متعلق نہیں اور آپ کا حساب ذرا بھی ان کے متعلق نہیں اگر آپ ان کو نکالیں تو آپ نامناسب کام کرنے والوں میں سے ہو جائیں گے آیۂ مذکورہ کا مفہوم یہ ہے اس کا حاصل کلام یہ ہے کہ عتبہ بن ربیعہ شیبہ بن ربیعہ اور مطعم بن عدی اور حارث بن نوفل قریش کے شرفا سردار لوگوں نے آنحضرت ﷺ سے درخواست کی کہ بلال عمار بن یاسر اور سالم اور چھوٹے لوگ یعنی غریب غربا آپ کے پاس ہمارے آنے کے وقت آپ کی مجلس میں نہ ہوا کریں تو مناسب ہے کیونکہ ہم ایسے چھوٹے لوگوں کے ساتھ شریک مجلس ہونے کو اپنی کسر شان جانتے ہیں اور چونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک شرافت وامارت سے زیادہ خلوص نیت مقبول ہے اور یہ غریب غربا لوگ خلوص نیت سے آنحضرت ﷺ کے پاس ہر وقت حاضر رہتے تھے اس لیے اللہ رب العلمین نے ان قریش کا کہنا ماننے سے آنحضرت ﷺ کو منع فرمایا اور یہ آیت نازل فرمائی (ابن کثیر وخازن اسباب نزول)

﴿ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَ لَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعَ هَوٰهُ وَ كَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۝﴾

(پارہ ۱۵ رکوع ۱۶)

ترجمہ: اے میرے پیغمبر ﷺ آپ اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ مقید

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھا کریں جو صبح وشام اپنے رب کی عبادت محض اس کی رضا جوئی کے لیے کرتے ہیں اور دنیوی زندگانی کی رونق کے خیال سے آپ کی آنکھیں ان سے ہٹنے نہ پائیں اور ایسے شخص کا کہنا نہ مانئے جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر رکھا ہے اور وہ اپنی خواہش پر چلتا ہے اور اس کا حال حد سے گزر گیا ہے کچھ مفہوم ان دونوں آیات کا مطلب تقریبا ایک ہی ہے ان دونوں آیات قرآنی کے سلسلہ میں ایک اہم نقطہ عرض کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ اللہ رب العزت اپنے نبی ﷺ کی ذات گرامی کو آپ کے صحابہ کرام کے معاملہ میں پابند کیا ہے کہ آپ نے ان کو اپنے سے الگ نہیں کرنا خواہ سرداران قریش مکہ معظمہ کے وڈیرے لوگ کھاتے پیتے شان وشوکت والے اپنے مقابلہ میں ہر ایک کو کچھ نہ سمجھنے والے اپنی ٹھاٹھ باٹھ کا ڈھنڈورہ پیٹنے والے اپنی چودھر پر گھمنڈ کرنے والے اسلام قبول کریں یا نہ کریں صراط مستقیم پر آئیں یا نہ آئیں۔ آپ اپنے یاروں کو اپنے رفقا کو اپنی مجلس سے اپنی محفل سے اپنی سوسائٹی سے اپنی قرابت وقرب سے دور نہ کریں چونکہ یہ سب صحابہ کرام آپ کے بارہ میں مخلص ہیں اور آپ کے صحابہ کرام کے چرچے آسمانوں میں ملائیکہ میں بھی مشہور ہیں۔

شیعہ احباب کی اصلاح کے لیے بندہ عاجز نے کافی مواد قرآن وسنت کا قلم نوک کر دیا ہے اب بھی یہ احباب اپنی اپنی دنیا وآخرت کو نہ سنواریں تو یہ انتہائی بد قسمتی ہے شاعر نے کیا خوب لکھا ہے

وچ قرآن دے کتنی جائیں آکھیا رب گرامی
ساڈی نعمت کھا کر جس نے کیتی نمک حرامی
دوزخ وچ ہمیشہ اسنوں اسیں جلایا لوڑاں
ستر نبی جے کرن سفارش کدی نہ ہرگز چھوڑاں

دوسری جگہ لکھتے ہیں

کسے نبی دی سنت تائیں ٹھٹھا کرے جے کوئی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیشک کافر بیشک کافر خبر حدیثوں ہوئی
پڑھے قرآن سخاوت لکھاں نیک اعمال کماوے
تو بہ باہج بے ادب نبی دا کدی نہ جنت جاوے

عبداللہ بن ام مکتوم کا ایمان اور ایک کافر کی تردید

﴿عَبَسَ وَتَوَلّٰی ○ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰی ○ وَمَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّهٗ یَزَّكّٰی ○ اَوْ یَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰی ○ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰی ○ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰی ○ وَمَا عَلَیْكَ اَلَّا یَزَّكّٰی ○ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ یَسْعٰی ○ وَهُوَ یَخْشٰی ○ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰی ○ كَلَّاۤ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ○ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ○﴾

(پارہ ۳۰ رکوع ۵)

ترجمہ: تیوری چڑھائی اور منہ موڑا اس بات سے کہ آپ کے پاس ایک نابینا آیا اور کس چیز نے معلوم کروایا ہے تجھ کو کہ شاید وہ پاک ہو جاتا یا وہ نصیحت سنتا پھر فائدہ دیتی اس کو نصیحت جو شخص بے پرواہی کرتا ہے آپ اس کی فکر میں پڑتے ہیں حالانکہ آپ پر کوئی الزام نہیں کہ وہ پاک نہیں ہوتا اور جو شخص آپ کے پاس دین کے شوق سے دوڑتا ہوا آتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے آپ اس سے بے اعتنائی کرتے ہیں آپ آئندہ ہرگز ایسا نہ کریں قرآن محض ایک نصیحت کی چیز ہے جو شخص چاہے اسے قبول کرے کچھ مفہوم سید الانبیاء مخبر صادق ﷺ کے پاس ایک کافر آیا آپ اس کو سمجھا رہے تھے اسی دوران صحابی رسول حضرت عبداللہ بن ام مکتوم تشریف لائے وہ آپ ﷺ کو اپنی طرف مشغول کرنے لگے کہ فلاں ایت کیا ہے فلاں ایت کے کیا معنی ہیں آنحضرت ﷺ کو یہ بات گراں گزری کہ یہ بے وقت پوچھنا اللہ تعالیٰ رب العزت نے اس پر یہ آئتیں نازل فرما کر آپ کو تاکید ارشاد فرمائی کہ کوئی غیر مسلم اسلام قبول کرے یا نہ کرے آپ نے اپنے صحابہ کرام کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا ہے اور ان سے ہر وقت سنانے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھانے کا رابطہ قائم کرنا ہے۔ غیر مسلم اسلام قبول کرے یا نہ کرے یہ ان کی قسمت کی بات ہے۔ لیکن میرے محبوب بندوں میرے پیاروں اپنے صحابیوں کا آپ نے ہر وقت خیال رکھنا ہے ان کے سوالات کے لئے آپ نے ہمہ تن مصروف رہنا ہے ان کی تعلیم وتربیت میں آپ نے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھنی۔

سید الانبیاء ﷺ کو صحابہ کرام کے بارہ میں معاف کرنے اور بخشش مانگنے کا حکم

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَ لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ۝﴾

(پارہ ٤ رکوع ٨)

ترجمہ: اے میرے حبیب ﷺ آپ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وجہ سے ان لوگوں صحابہ کرام کے لئے آپ نرم ہوگئے ہیں اگر آپ سخت خو ہوتے سخت طبیعت والے ہوتے تو یہ سب لوگ آپ کے گردونواح سے بھاگ جاتے آپ ان کو معاف فرما دیجئے اور ان کے لیے استغفار کر دیجیے اور خاص باتوں میں ان سے مشورہ لیتے رہا کریں جب پختہ ارادہ کرلیں تو اللہ تعالیٰ پر اعتماد کریں بے شک اللہ تعالیٰ اعتماد کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ کچھ مفہوم اس آیۃ مذکورہ میں اللہ رب العزت نے اپنے پیغمبر ﷺ کی سیرت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اے میرے حبیب ﷺ یہ میری آپ پر رحمت اور کرم نوازی ہے کہ آپ اپنے زمانہ کے لوگوں صحابہ کرام کے لئے نرم ہوگئے ہیں اگر آپ کی طبیعت مزاج مبارک سخت ہوتا تو کوئی بھی آپ کے قریب نہ آتا۔ اللہ رب العزت نے نبی ﷺ کے یاروں صحابہ کرام کی ظاہر اور باطن کی خوبیوں سے خوش ہو کر اپنے پیارے پیغمبر ﷺ کو حکم دیا کہ اگر آپ کے صحابہ کرام سے کوئی لغزش کوئی کوتاہی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جائے تو آپ درگزر کریں درگزر ہی نہ کریں بلکہ میرے دربار میں ان کے لئے بخشش کا مطالبہ کریں ان کے لئے میرے ہاں دعائیں مانگتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو تاکید کی کہ جب بھی کوئی ضروری کام کرنا ہو خاص خاص معاملات میں ان سے مشورہ کیا کریں جب مشورہ طے پا جائے تو اپنے خالق مالک پر بھروسہ کر کے اس کام کو سرانجام دے دیں میں عرض کرتا ہوں اپنے شیعہ بھائیوں سے کہ اگر صحابہ کرام دین اسلام سے پھر گئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو کیوں ایسی فرمائش صحابہ کرام کے بارے میں ارشاد فرمائیں معلوم ہوتا ہے کہ شیعہ بھائیوں کو زبردست غلطی لگی ہے جس پر وہ صحابہ کرام کے نفوس قدسیہ کو غیر مسلم جاننے لگے ہیں۔ اگر یہ ہمارے بھائی منافقوں کی تاریخ کو قرآن وحدیث میں پڑھیں تفاسیر کا مطالعہ کریں تو روز روشن کی طرح ان کو پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ رب العزت نے عبداللہ بن ابی مناق رئیس المنافقین اور اس کے یاروں کے بارہ میں یہاں تک اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو تاکید کی

﴿سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ اَاسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفَاسِقِيْنَ ○﴾ (سورہ منافقون)

ترجمہ: اے میرے پیغمبر ﷺ برابر ہے ان پر آپ ان کے لئے بخشش مانگیں یا نہ مانگیں اللہ تعالیٰ ایسے فاسقوں کو ہدایت نہیں کرتے حالانکہ حضرت رحمۃ للعلمین ﷺ کی ذات گرامی نے اس رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کا جنازہ بھی پڑھا۔ کفن میں اپنا نبوت کا کرتا بھی دیا اس کے منہ میں اپنا لعاب بھی ڈالا۔ یہ سب باتیں اس کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی دلجوئی اور تالیف قلب کے لئے کیں تھیں چونکہ یہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ مسلمان تھے اور سچے پکے مسلمان تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو حکم دیا

﴿اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِى

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴾ (پارہ ۱۰ رکوع ۱۶)

ترجمہ: اے میرے پیغمبر ﷺ آپ ان کے لئے بخشش مانگیں یا نہ مانگیں اگر آپ ان کے لئے ستر مرتبہ بھی بخشش مانگیں پھر بھی اللہ تعالیٰ ان کو اللہ معاف نہیں کرے گا اس لئے کہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں کرتے دوسری جگہ اللہ احکم الحاکمین ارشاد فرماتے ہیں۔

﴿ وَ لَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّ لَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ مَاتُوْا وَ هُمْ فٰسِقُوْنَ ﴾ (پارہ ۱۰ رکوع ۱۷)

اے میرے نبی ﷺ ان منافقوں سے اگر کوئی فوت ہو جائے تو آپ ان کا جنازہ تک نہ پڑھا کرو اور نہ ان کی قبر کے پاس کھڑے ہوں اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اللہ تعالیٰ کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے آیۃ مذکورہ کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب عبداللہ بن ابی منافق فوت ہو گیا تو اس کا بیٹا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے آپ کا کرتہ مانگا کہ اس میں اپنے باپ کو کفنائے آپ نے کرتہ دے دیا پھر عرض کی کہ آپ جنازہ پڑھیں آپ نماز جنازہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کا کپڑا مبارک پکڑ کو عرض کی اے اللہ تعالیٰ کے رسول آپ اس کا جنازہ پڑھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس پر نماز جنازہ پڑھنے سے منع کیا ہے تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے کہ میں ستر ۷۰ بار سے زیادہ اس کے لئے استغفار کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کی یہ منافق تھا تو رسول اللہ ﷺ اس پر پر نماز جنازہ پڑھی۔ اس پر یہ آیت مذکورہ اتری پھر میں اپنے اھل تشیع دوستوں سے عرض کرتا ہوں کہ اگر صحابہ کرام رفقائے محمد ﷺ دین اسلام سے پھر گئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر کے متعلق آگاہ کیوں نہیں کیا اور ان نفوس قدسیہ کو کافر کیوں نہیں کہا لیکن دلائل کے اعتبار سے صحابہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرام رضی اللہ عنہم کامل واکمل مسلمان تھے جن کے اسلام اور ایمان کو اللہ تعالیٰ نے اور اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن وحدیث میں تاکیدی پیرائے سے بیان کیا ہے ایک اور واقعہ عرض کرتا ہوں جنگ احد کے شہداء میدان میں ہی دفن کیے گئے تھے موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے صفحہ ۱۷۷ میں حدیث ہے ۴۶ برس کے بعد سیلاب کی وجہ سے ایک قبر کھل گئی جس میں دو صحابی عمرو بن جموع اور عبداللہ بن عمرو انصاری مدفون تھے تو وہ دونوں بلا تغیر اسی حالت پر پائے گئے بلکہ ابن جموع کا ہاتھ ان کے زخم پر تھا ایک شخص نے ان کا ہاتھ اٹھایا مگر چھوڑنے پر پھر پھسل کر زخم پر ہو گیا یہ تھی شان صحابہ کرام کی شہادت کے بعد بھی کئی سالہا سال تک ان کے جسموں کی تروتازگی بدستور رہی جب تک خلفائے راشدین صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سلطنت عروج پر تھی تو بڑے بڑے بادشاہ اپنی فرعونیت اور جبروت کو چھوڑ کر حلقہ بگوش وغلامی مایۂ ناز کو افتخار سمجھتے تھے جیسے ایک اللہ والے نے لکھا ہے۔

لقب سلطان ہے غلامان محمد کا
چین و عرب ہمارا ہندوستاں ہمار
مسلم ہیں ہم وطن ہیں سارا جہاں ہمارا

ترک تقلید کے شاندار اشعار

ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار
مکش بہ تیغ ستم والہان سنت را
نکردہ اند بجز پاس حق گناہ دگر
فدائے سنت احمد پہ جو اپنا نام کرتے ہیں
وہی دارین میں اپنے کو خوش انجام کرتے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخ اہلحدیث کے قیمتی جواہرات اور لعل

عِبَادَ تُنَاشَتّٰی وَحُسْنُكَ وَاحِدٌ
وَكُلٌّ اِلٰی ذَاكَ الْجَمَالِ يَشِيْرُ

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے
اس کی زلفوں کے سب اسیر ہوئے
جس گلستان کے تم گل تر ہو
خار اس گلستاں کے ہم بھی ہیں
زمانہ میں وہ معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآن ہو کر
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماوی
یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ

صحابہ کرام کی عملی زندگی کی جھلک

تاجدار عالم بطحا کا جو فرمان تھا
کچھ نہ تھا اس کے سوا سنت تھی یا قرآن تھا
جب تلک یہ دیں مسلمانوں کا خرز جان تھا
ان دنوں اقبال ان کے در پہ اک دربان تھا
دیکھ کر تجھ کو مٹے جاتے ہیں دنیا کے حسین
جمع ہوتا ہے مسالا تیری یکتائی کا

سب فرقے سوائے اہلحدیث کے اس شعر کے مصداق ہیں

وَكُلٌّ يَدَّعِی وَصْلًا اِلَّيْلٰی
وَلَيْلٰی لَاتُقِرُّ لَهُمْ بِذَاكَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان وہ مسلماں تھے جو میدانوں میں نکل آئے
قیصر اوراس کے ساتھ کسری کو کچل آئے
جہاں پہنچے زمیں کو کر دیا آسمان سے اونچا
جہاں ٹھہرے درو دیوار کا نقشہ بدل آئے
سمندر میں بھی ان کی دوڑ کی راہیں نکل آئیں
پہاڑوں میں بھی ان کے فیض کے چشمے ابل آئے

اہلحدیث کا عقیدہ اور عمل اہلحدیث کی تاریخ

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن
ما اہلحدیثیم دغا لا نہ شناسیم
باقول نبی چون وچرا نشناسیم

ہم اسی کو دھراتے ہیں اور نیز سب کو اہلحدیث کا کہنا

از مصطفیٰ شنیدن واز دیگراں بریدن
کسی کا ہو رہے کوئی نبیؐ کے ہو رہے ہیں ہم

اور نسبت رسول ﷺ کو جو اس شعر میں ادا کیا

اَهْلُ الْحَدِيْثِ هُمْ اَهْلُ النَّبِيِّ
وَاِنْ لَّمْ يَصْحَبُوْا نَفْسَهٗ اَنْفَاسَهٗ صَحَبُوْا

یعنی صرف اہلحدیث ہی آنحضرت ﷺ کی سنت کے اہل ہیں۔ اگرچہ انہوں نے آپ ﷺ کی صحبت نہیں پائی۔ لیکن ان کو آپ ﷺ کے کلمات طیبہ یعنی احادیث مطہرہ تو ضرور یاد ہے یعنی احادیث نبویہ ﷺ ان کا ورد زبان اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دستور العمل ہے۔

درسخن پنہاں شدم چوں بوئے گل در برگ گل
ہر کہ دیدن میل دارد درسخن بیند مرا

کھجور کے تنے کا رسول اللہ ﷺ کی جدائی میں رو پڑنا:

وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَاخَطَبَ اِسْتَنَدَ اِلٰى جِذْعٍ نَخْلَةٍ مِنْ سَوَارِى الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَاسْتَوٰى عَلَيْهِ صَاحَةِ النَّخْلَتُه الَّتِيْ كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتّٰى كَادَتْ اَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى اَخَذَهَا وَضَمَّهَا اِلَيْهِ تَاَنَّ اَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِىْ يُسَكَّتُ حَتّٰى اسْتَقَرَّتْ قَالَ بَكَتْ عَلٰى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ

رواه البُخَارِيُّ۔ (مشکوٰۃ شریف باب فی المعجزات)

''ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا تھے نبی ﷺ جب خطبہ پڑھتے تو کھجور کے تنے کے ساتھ ٹیک لگایا کرتے تھے مسجد کے ستونوں سے جب آپ کے لئے ممبر بنایا گیا آپ نے اس پر خطبہ دینا شروع کیا۔ تو وہ کھجور کا تنا رونے لگا جس پر آپ ٹیک لگا کر خطبہ کہا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ تنا قریب تھا کہ پھٹ جائے نبی ﷺ منبر سے اترے یہاں تک کہ اسے اپنے گلے سے لگایا شروع کیا ستون نے کہ روتا تھا جیسے روتا ہے بچہ چپکا کیا جاتا ہے رونے سے یہاں تک ٹھہرا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ تنا رویا ہے اس ذکر واذکار کے نہ سننے کی وجہ سے روایت کیا اس حدیث بخاری نے حدیث جذع حنین صحابہ کرام کی ایک جماعت سے مروی ہے بعض راویوں نے کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ حدیث متواتر ہے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے صحیح بخاری شریف میں ہے صَاحَةِ النَّخْلَةُ صَاحَ الصَّبِيُّ ترجمہ: کھجور کا تنہ ایسا رویا جیسے چھوٹا بچہ روتا ہے اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سَمِعْنَا لِذَالِكَ الْجَذْعَ صَوْتًا كَصَوْتِ الْعِشَارِ ترجمہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اس تنا کی آواز ایسی سنی جیسے دس مہینے کی اونٹنی کی آواز ہوتی ہے۔ ان تینوں حدیثوں میں جو پہلی حدیث ہے جب خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کو پڑھتے یا بیان کرتے تو رونا شروع کر دیتے فرماتے اللہ تعالیٰ کے بندو ایک سوکھی لکڑی اللہ تعالیٰ کے رسول کی جدائی میں روتی تھی تم کو اس سے بھی زیادہ رونا چاہیے۔ ان احادیث مذکورہ کی روشنی سب مسلمانوں اور خصوصا شیعہ احباب کو دعوت دیتا ہوں کہ مخبر صادق ﷺ کے ساتھ شجر وحجر درودیوار جانور چوپائے الغرض ہر چیز آپ کے ساتھ پیار رکھتے تھے حتی کہ اونٹ بھی آپ کے سامنے اپنے سر جھکا کر آپ سے پیار شفقت لیتے تھے بلکہ آپ کی اونٹنی آپ کے بعد چند دن زندہ رہ کر پریشانی کے عالم میں فوت ہوگئی۔ اگر ایسے جانداروں جانوروں کا یہ حال تھا۔ تو میرے اور آپ کے مخبر صادق سید الانبیاء تاجدار مدینہ سرکار مدینہ ﷺ کے یاروں کا آپ کے صحابہ کرام آپ کے پروانوں اور جنت کے نوابوں شہزادوں کا آپ سے کیوں نہیں پیار تھا یقیناً پیار تھا تو تب ہی اللہ رب العزت اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ان سے راضی تھے چنانچہ اس رونے والے تنا کی بابت مولنا روم نے کیا خوب لکھا ہے۔

استن حنانہ از حجر رسول
نالہ میزد ہمچوں ارباب عقول
درمیان وعظ مجلس آنچناں
کذو اگاہ گشت ہم پیرو جواں
گفت پیغمبر چہ خوائی اے ستون
گفت جانم از فراقت گشت خون
مسندت من بودم ازمن تاختی
برسر منبر تو مسند ساختی
گفت پیغمبر اگر خوائی ترامن نخل کنم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرقی وغربی ز تو میوہ چند
گفت آں خواہم کہ دائم شد بقاش
بشنو اے غافل کہ کم از چوب مباش
آں ستوں راد فن کرد اندر زمیں
تاچوں مردم حشر کردد یوم دیں

اسی لئے تو شاعر نے اسلاف کے بارہ میں کیا خوب لکھا ہے۔

زلزے جن کے شہنشاہوں کے درباوں میں تھے
بجلیوں کے آشیانے ان کی تلواروں میں تھے
دیں آذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں
کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں
دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا عجیب واقع

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَامُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّابَعْدُ○ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى سَعْدُ ابْنِ مُعَاذٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ فَلَمَّا صَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَوَضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَسُوِّيَ عَلَيْهِ سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَبَّحْنَا طَوِيْلًا ثُمَّ كَبَّرَ فَكَبَّرْنَا فَقِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ كَبَّرْتَ قَالَ لَقَدْ تَضَايَقَ عَلٰى عَبْدِهِ الصَّالِحِ قَبْرُهٗ حَتّٰى فَرَّجَهُ اللّٰهُ عَنْهُ رواه احمد۔ مشکوٰۃ شریف مترجم جلد ۱ باب اثبات عذاب قبر۔

''ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی طرف جب کہ وہ فوت کئے گئے جب رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس کی میت کو اٹھا کر قبر میں رکھا گیا اور اس کی قبر کو پورا کر دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے تسبیح کہی ہم نے بھی لمبی تسبیح کہی پھر آپ نے تکبیر کہی ہم نے بھی تکبیر کہی آپ ﷺ کی ذات اقدس سے پوچھا گیا کہ جناب آپ نے کیوں تسبیح کہی ہے پھر تکبیر کہی ہے آپ نے فرمایا اس نیک بندے پر اس کی قبر تنگ ہوگئی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی قبر کو کشادہ کر دیا روایت کیا اس کو احمد نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ وہ شخصیت تھے جنہوں نے بنی قریظہ کے یہودیوں کا فیصلہ کیا تھا یعنی ان کے مردوں کو قتل کیا جائے اور ان کے بچوں عورتوں کو غلام بنالیا جائے۔ صحابی رسول کی عظمت کو دیکھیں غور کریں۔ جب صحابہ کرام نے قبر کے گھٹ دینے کا پوچھا تو سید العٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا لقد تضایق علی هذه العبد الصالح قبره۔ الحدیث یعنی اس نیک بندے پر اس کی قبر کسی گناہ کی وجہ تنگ ہو گئی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ رب العزت نے اس کی قبر کو کشادہ کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی نے (العبد الصالح) کہہ کر اس کے رتبے کو بیان کر دیا اس کی شان وشوکت کو دو بالا کر دیا۔

دوسری حدیث بھی اسی صحابی کے بارہ عرض کیے دیتا ہوں

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم هٰذَا الَّذِیْ تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ وَفُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَشَهِدَهُ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلٰئِكَةِ لَقَدْ ضُمَّ ضُمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ رواہ انسائی حوالہ مذکورہ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ وہ شخص ہے کہ جس کی موت پر اللہ رب العزت کا عرش بھی ہل گیا اور اس کی موت فوت پر آسمانوں کے دروازے کھولے گئے اور اس کے جنازہ کے ساتھ نماز جنازہ ادا کرنے کے لیے ستر ہزار فرشتے بھی آئے تھے پھر اس کی قبر نے اسے گھٹ دیا پھر ان کی قبر کھول دی گئی روایت کیا اس حدیث نسائی نے۔

تیسری حدیث صحابی مذکورہ کے بارہ میں

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ اِهْتَزَّالْعَرْشُ لِمَوْتِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِھْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ (متفق علیہ مشکوٰۃ شریف جلد ٤ مترجم باب جامع المناقب)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ہل گیا عرش واسطے موت سعد بن معاذ کے اور ایک روایت میں آتا ہے کہ ہل گیا عرش رحمٰن کا واسطے موت سعد بن معاذ کے یہ بخاری اور مسلم کی روایت ہے اس تیسری حدیث میں بھی حضرت سعد بن معاذ کی عجب شان ہے۔

چوتھی حدیث

وَعَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ اُھْدِیَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم حُلَّۃُ حَرِیْرٍ فَجَعَلَ اَصْحَابُہٗ یَمَسُّوْنَھَا وَیَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ لِّیْنِھَا فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِّیْنِ ھٰذِہِ الْمَنَادِیْلُ سَعْدُ ابْنُ مُعَاذٍ فِی الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِّنْھَا وَاَلْیَنُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ (باب جامع المناقب مشکوٰۃ شریف مترجم جلد٤)

ترجمہ: حضرت برا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم میرے اس نرم حلہ کو دیکھ تم تعجب کرتے ہو۔ البتہ رومال سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا اس سے بھی بہتر اور نرم ہے۔ یہ چار عدد روایات حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی شان وعظمت میں ہیں جو نبی محترم سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کی زباں طیبہ سے بیاں کی ہیں ان مذکورہ احادیث میں سے دوسری حدیث میں آتا ہے کہ ستر ہزار فرشتے ان کی نماز جنازہ کے ساتھ آئے تھے تو صحابہ کرام نے جو جنازہ میں شامل تھے آپ کو دیکھا آپ کے پاؤں مبارک زمین پر پورے نہیں ٹک رہے تھے پورے نہیں لگ رہے تھے تو صحابہ کرام نے عرض کی کیا پاؤں مبارکوں میں کوئی تکلیف ہے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا بکثرت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرشتوں کی آمد کی وجہ سے پورے پاؤں ٹکانے کی جگہ نہیں یہ تھی شان حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے بنوقریضہ کے یہودیوں کے بارہ میں فیصلہ دیا تو مخبر صادق سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے سعد بن معاذ تم نے ان کے بارہ میں وہی حکم کیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے ساتویں آسماں پر کیا ہے (ابن کثیر) یہ ہے مرتبہ صحابہ کرام کی صداقت شرافت دیانت امانت۔ ایمان۔ اسلام کا میں ان کو کامل مومن۔ کامل ایماندار۔ کامل مسلمان۔ اللہ تعالیٰ رب العزت کے اور اللہ تعالیٰ کے آخری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شیدائی اور فدائی کیوں نہ کہوں اور انہوں محبت رسولؐ میں آ کر کمال کر دی ایسوں کے متعلق ہی ایک نیک شاعر نے کیا خوب لکھا ہے جو ذیل میں تحریر ہے۔

حُب نبی دی ہے جنہاں نوں اوہ فرمان اٹھاون
حُب نبی دی نہیں جنہاں نوں نہ فرمان اٹھاون
امر نبی داخوش ہو کر جس نے عمل میں لایا
رب نے نال نبی دے اسنوں ہے رفیق بنایا
اے مومن کر حُب نبی دی پاویں اجر ثواباں
حُب نبی دی سچ جنہاں نوں رلسن وچ اصحاباں
نبی کیا کوئی دوست کو لوں جدا نہ کیتا جاسی
مشرق مغرب فرق جے ہوسی دوست رب ملاسی
جس نوں حُب کلام اللہ دی دوست ربدا سوئی
جس نوں حُب سنت نبی اللہ دی دوست نبی داسوئی
بس میاں کرسنت قابو شوق محبت پاروں
تابعداری پکڑ نبی دی شرم رہے درباروں
نبی اللہ دی جوتا بعداری نال یقین اٹھاوے
بیشک اس عاجزدی طرفوں شرم خدانوں آوے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نبی محمد سرور عالم وعدہ سچ فرماوے
جس نوں میری تابعداری اوہ کیوں دوزخ جاوے

اسی عنوان کی تائید کے لئے قرآن عظیم کا ایک اور مقام عرض کرتا ہوں

﴿وَمِنَ النَّاسِ من يَشْرِى نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رؤف بِالعِبَادِ﴾ (پارہ ۲ رکوع ۹)

ترجمہ: اور بعض لوگوں میں سے وہ ہے جو بیچ ڈالتا ہے اپنی جان کو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر شفقت کرنے والے مہربان ہیں

کچھ مفہوم وتفسیر آیۃ مذکورہ سے مراد حضرت صہیب بن سنان رومی اور حضرت عمار ابن یاسر۔ حضرت بلال حبشی حضرت حباب ابن الارت۔ حضرت ابوذ رغفاری وغیرھم مہاجرین رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔ ان حضرات کو مشرکین مکہ نے قید کرلیا تھا۔ اور ان سے کفر وبیدینی کرانا چاہتے تھے کہ اگر تم اسلام سے نہ پھرو گے تو ہم تمہیں قتل کر دیں گے اور طرح طرح کے عذاب دیکر تمہیں ماریں گے لیکن ان حضرات نے کفار کی ایک بات بھی نہ مانی سب طرح کی مصیبتیں سہیں جو کچھ اپنے پاس تھا دے دیا ماریں کھائیں فاقے کئے مگر اسلام پر قائم رہے اور ان کے ہاتھ سے خلاصی پاکر مدینہ منورہ میں آئے ان کے حق میں اللہ تعالیٰ جَلَّ مَجْدُهٗ کی ذات اقدس نے ایسے مذکورہ لوگوں کے بارہ میں اللہ رب العٰلمین ارشاد فرماتے ہیں ان لوگوں نے اپنی جانوں کو رضائے الٰہی کے لئے وقف کر دیا ہے یہ اس کے انعام اور فضل کے مستحق ہیں الغرض بیدون یعنی سوائے اور نیکیوں کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مع متیجہ تصویر کھینچ دی (معجز نما کلاں قرآن شریف مترجم پارہ ۲ رکوع ۹) حافظ عماد الدین علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ آیۃ مذکورہ کی تفسیر میں یوں لکھتے ہیں یہ آیت حضرت صہیب بن سنان رومی رضی اللہ عنہ کے حق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نازل ہوئی ہے یہ بزرگوار صحابی رضی اللہ عنہ مکہ میں مسلمان ہوئے تھے جب اپنے اسلام کو لیکر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنی چاہی تو کفار قریش نے کہا ہم تمہیں مال لیکر نہیں جانے دیں گے اگر تم مال چھوڑ کر جانا چاہتے ہو تو تمہیں اختیار ہے آپ نے سب مال سے علیحدگی اختیار کر لی اور کفار قریش نے اس پر قبضہ کر لیا اور آپ نے ہجرت کر لی' جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ جب یہ صحابی صہیب رومی رضی اللہ عنہ مدینہ الرسول کی طرف ہجرت کر کے جا رہے تھے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایک بہت بڑی جماعت آپ کے استقبال کے لئے حرہ تک آئی اور مبارکبادیاں پیش کیں کہ آپ نے بہت ہی اچھا بیوپار کیا ہے بہت بڑے منافع کی تجارت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی نے بھی یہی خوشخبری سنائی۔ قریش مکہ نے یہ بھی کہا تھا جب آپ مکہ میں آئے تھے آپ کے پاس مال و دولت کچھ نہ تھا یہ مال و دلت یہیں سے کمایا ہے۔ اَب اس مال کو لیکر ہم نہیں جانے دیں گے۔ چنانچہ حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ نے مال کو چھوڑا دین اسلام اور ایمان کو لیکر خدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے۔ بلکہ ایک حدیث کی روایت میں یہ بھی آتا ہے کہ جب حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ ہجرت کے ارادہ سے نکلے اور کفار مکہ کو علم ہوا تو سب نے آن کر گھیر لیا۔ حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ نے اپنے ترکش سے تیر نکال لئے اور فرمانے لگے اے مکہ والو تم خوب جانتے ہو کہ میں کیسا تیر انداز ہوں۔ میرا ایک نشانہ بھی خطا نہیں جاتا۔ جب تک یہ تیر ختم نہ ہونگے میں تم کو چھیدتا زخمی کرتا رہوں گا اس کے بعد تلوار سے تم سے لڑوں گا اور اس میں بھی تم میں کسی سے کم نہیں ہوں۔ جب تلوار کے بھی ٹکڑے ہو جائیں گے پھر تم میرے پاس آ سکتے ہو۔ پھر جو تم چاہو کر لو۔ اگر یہ تمہیں منظور ہے تو بسم اللہ وگرنہ سنو میں تمہیں اپنا کل مال دے دیتا ہوں۔ سب کا سب مال لے لو اور مجھے جانے دو۔ کفار مشرکین مکہ وہ مال لینے پر راضی ہو گئے اس طرح آپ حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ نے ہجرت کی۔ اور مخبر صادق سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں پہنچے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پہلے ہی وہاں بذریعہ وحی یہ آیۃ مذکورہ بالا نازل ہو چکی تھی۔ آپ سید الانبیاء تاجدار مدینہ سرکار مدینہ ﷺ نے مبارکبادی ارشاد فرمائی۔ بعض مفسرین کرام کا یہ قول بھی ہے کہ ہر مجاہد فی سبیل اللہ کی شان میں ہے جیسے ایک اور آیۃ کریمہ میں اللہ تعالیٰ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں۔

﴿ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ يُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِيْلِ وَ الْقُرْاٰنِ وَ مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴾ (سورہ توبہ)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کے نفس اور ان کے مال خرید لئے اور ان کے بدلہ میں ان کو جنت دے دی اور وہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں لڑائی کرتے ہیں کفار کی گردنیں مارتے ہیں اور خود بھی جام شہادت اللہ تعالیٰ کے راستہ میں پی جاتے ہیں یہ وعدہ اللہ تعالیٰ رب العزت نے اپنے بندوں سے توراۃ شریف اور انجیل شریف اور قرآن کریم میں کیا ہے اور جو شخص بھی اپنے وعدہ کو پورا کرے گا آپ اس کو بشارت دے دیں اور یہ سب سے بڑی کامیابی ہے۔ ایسی آیات میں یہ ثابت ہوتا ہے کہ سید العلمین ﷺ کے پروانوں۔ جنت کے نوابوں صحابہ کرام کو اپنے مالوں اپنی جانوں اپنی عزت آبرو الغرض ہر چیز سے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے والہانہ پیار اور محبت تھی تب ہی تو ایک شاعر کرام گرامی قدر نے کیا خوب لکھ کر اپنی عقیدت کے گل نچھاور کئے ہیں۔

محمدؐ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اس میں ہو اگر حامی تو سب کچھ نامکمل ہے
محمدؐ کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی
خدا کے دامنِ توحید میں آباد ہونے کی
محمدؐ کی محبت خون کے رشتوں سے اعلیٰ ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ رشتہ دینوی قانون کے رشتوں سے بالا ہے
محمد ہے متاع عالم ایجاد سے پیارا
پدر مادر برادر مال وجان اولاد سے پیارا
کیوں نہ ہو وہ سب سے زیادہ پیارا
کہ وہ ہم پر ہے ہم سے زیادہ پیارا

ایک دوسرے مقام ذیشان پر اللہ احکم الحاکمین مالک الملک خالق کل ارشاد فرماتے ہیں۔

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰی تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ○ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ○ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَیُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ○﴾ (پارہ ۲۸ رکوع ۱۰)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو کیا آگاہ کروں میں آپ کو ایسی تجارت پر جو تمہیں نجات دے دردناک عذاب سے۔

تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرو اپنے مالوں اور اپنے نفسوں سے یہ تمہارے لئے بہتریں ہے اگر تم جانتے ہو۔ اللہ تعالیٰ رب العزت تمہارے گناہوں کو معاف فرما دیں گے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں اور عمدہ مکانوں میں داخل کرے گا یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اس کی تفسیر میں مفسرین کرام لکھتے ہیں حضرت عبداللہ والی حدیث پہلے گزر چکی ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور ﷺ سے پوچھنا چاہا کہ سب سے زیادہ محبوب عمل اللہ تعالیٰ کو کون سا ہے تو اس پر اللہ عزوجل یہ سورت نازل فرمائی جس میں فرما رہا ہے کہ آؤ میں تمہیں سراسر نفع والی تجارت بتلاؤں جس میں گھاٹے کی کوئی صورت ہی نہیں جس سے مقصود حاصل اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈرزائل ہو جائے۔ وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے رسول ﷺ کی رسالت پر ایمان لاؤ' اپنا مال جان اس کی راہ پر قربان کرنے پر تل جاؤ جان لو کہ یہ دنیا کی تجارت اور اس کے لئے کدوکش کرنے سے بہت بہتر ہے' اگر میری اس تجارت کے تاجر تم بن گئے تو تمہاری ہر لغزش سے ہر گناہ سے میں درگزر کرلوں گا اور جنتوں کے پاکیزہ محلات میں بلند و بالا درجوں میں تمہیں پہچادوں گا' تمہارے بالا خانوں اور ان ہمیشگی والے باغات کے درختوں تلے سے صاف شفاف نہریں پوری روانی سے جاری ہونگی یقین مانو کہ زبردست کامیابی اور اعلیٰ مقصد یہی ہے' اچھا اس سے بھی زیادہ سنو تم جو ہمیشہ دشمنوں کے مقابلہ میں میری مدد طلب کرتے رہے ہو اور اپنی فتح چاہتے ہو میرا وعدہ ہے کہ یہ بھی تمہیں دوں گا۔ ادھر مقابلہ ہوا ادھر فتح ہوئی ادھر سامنے آئے ادھر فتح و نصرت نے رکاب بوسی کی۔ اسی لئے اللہ رب العلمین نے ایک اور مقام ذی شان میں ارشاد فرمایا۔

﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ﴾

(سورہ محمد)

ترجمہ: اے ایمان والوں اگر تم اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہیں ثابت قدمی عنایت فرمائے گا ایک اور جگہ قرآن شریف میں ارشاد فرمایا

﴿وَلَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ۝﴾ (سورہ حج)

ترجمہ: یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ اس آدمی کی مدد کرے گا جو اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کرے بے شک اللہ تعالیٰ بڑی قوت والا اور غیر فانی عزت والا ہے۔'' یہ مدد اور یہ فتح دنیا میں اور وہ جنت و نعمت آخرت میں ان لوگوں کے حصہ میں ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت میں لگے رہیں اور دین ربانی کی خدمت میں جان و مال سے دریغ نہ کریں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا دیا اے نبی ان ایمان والوں کو میری طرف سے یہ خوشخبری پہچا دو۔ ان تمام آیات کی اگر کسی نے پیروی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ہے تو وہ سرف اور سرف قرون اولیٰ کے مسلمان ہیں جن کو صحابہ وتعابعین کی ذاتیں تھی جنہوں نے اللہ تعالیٰ رب العزت کی بندگی اور اطاعت نبوی میں کمال کر دی۔ اس نقطہ کو حضرت مولا جونا گھڑی رحمت اللہ علیہ نے اپنے انداز میں یوں نقل کیا ہے۔

میں بلبل نالاں ہوں گلزار محمد کا میں
میں آئینہ حیراں ہوں انوار محمد کا
بلبل ہے فدا گل پر شمع پہ پروانا
ہے عشق مجھے اپنے دلدار محمد کا

ایاس بن معاذ رضی اللہ عنہ کا ایمان لانا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی جب مکہ مکرمہ میں سکونت پذیر تھے مختلف قبائل میں تشریف لے جاتے وعظ ونصیحت کر کے واپس تشریف لے آتے ان ہی ایام میں ابو الحشیر انس بن رافع مکہ معظمہ میں آیا۔ اس کے ساتھ نبی عبدالاشہل کے چند نوجوان تھے۔

جن میں ایاس بن معاذ رضی اللہ عنہ بھی تھا یہ لوگ قریش کیساتھ اپنی قوم خزرج کی طرف سے معاہدہ کرنے آئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ان کے پاس گئے اور جا کر ارشاد گرامی فرمایا:

میرے پاس ایسی چیز ہے جس میں تم سب کی بہبود ہے لیا تمہیں کچھ رغبت ہے وہ بولے ایسی کیا چیز ہے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں مخلوق کی طرف مبعوث ہوا ہوں۔ بندگانِ خدا کو دعوت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو اور شرک نہ کرو مجھ پر اللہ تعالیٰ نے کتاب نازل کی ہے پھر ان کے سامنے اسلام کے اصول بیان فرمائے اور قرآن مجید پڑھ کر سنایا ایاس بن معاذ جو ابھی جوان تھا سنتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی بولا اے میری قوم اللہ کی قسم یہ تمہارے لئے اس مقصد سے بہتر ہے جس کے لئے تم یہاں آئے ہو انس بن رافع نے کنکریوں کی مٹھی بھر کر اٹھائی اور ایاس کے منہ پر پھینک دی اور کہا بس چپ رہ ہم اس کام کے لئے تو نہیں آئے اب رسول عربی ﷺ اٹھ کر چلے گئے۔ یہ واقع جنگ بعاث سے پہلے کا ہے جو اوس وخزرج میں ہوئی تھی۔ ایاس رضی اللہ عنہ واپس جا کر چند روز کے بعد فوت ہو گئے مرتے وقت ان کی زبان پر تسبیح وتحمید وتہلیل وتکبیر کے کلمات جاری تھے۔ ایاس بن معاذ رضی اللہ عنہ کے دل میں نبی ﷺ کی ذات گرامی کے اسی وعظ سے اسلام کا بیج بویا گیا جو مرتے وقت پھل پھول لے آیا تھا۔ (طبری ۲ص ۲۳) انہی ایام میں نبی ﷺ کو حضرت سوید بن صامت رضی اللہ عنہ ملا اس کا لقب اپنی قوم میں کامل تھا نبی ﷺ نے اسے دعوت اسلام دی۔ وہ بولا کے شائد آپ کے پاس بھی وہی کچھ ہے جو میرے پاس بھی ہے نبی ﷺ نے پوچھا تمہارے پاس کیا ہے وہ بولا میرے پاس حکمت لقمان رحمۃ اللہ علیہ ہے نبی ﷺ نے فرمایا بیان کرو۔ اس نے کچھ عمدہ اشعار اپنے سنائے نبی ﷺ نے فرمایا یہ اچھا کلام ہے لیکن میرے پاس قرآن ہے جو اس سے بھی افضل تر ہے اور ہدایت ونور ہے اس کے بعد نبی ﷺ نے اسے قرآن مجید سنایا اور وہ بے تامل اسلام لے آیا جب یثرب لوٹ کر گیا تو قوم خزرج نے اسے قتل کر ڈالا۔

ضماد ازدی رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

اسی عرصہ کی بات ہے کہ ضماد ازدی رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں آیا یہ یمن کا باشندہ تھا اور عرب کا مشہور افسون گر تھا جب اس نے سنا کہ محمد ﷺ پر جنات کا اثر ہے تب اس نے کہا میں محمد ﷺ کا علاج اپنے منتر سے کر سکتا ہوں یہ نبی ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوا اور کہا محمد ﷺ آؤ میں تمہیں اپنا منتر سناؤں نبی ﷺ نے فرمایا پہلے مجھ سے سن لو پھر آنحضرت ﷺ نے اسے سنایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ۔ ضما دازدی نے اسی قدر سنا تھا اور پھر بے اختیار بول اٹھا کہ میں نے بہتیرے کاہن دیکھے۔ اور ساحر شاعر سنے لیکن ایسا کلام میں نے کبھی بھی کسی سے نہ سنا یہ کلمات تو اتھاہ سمندر ہیں۔ کہنے لگا محمد اللہ را اپنا ہاتھ بڑھاؤ کہ میں اسلام کی بیعت کرلوں (رحمۃ للعلمین قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ)

طفیل بن عمر دوسی رضی اللہ عنہ کا ایمان لانا

انہی دنوں طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ مکہ معظمہ میں آیا۔ یہ قبلہ دوس کا سردار تھا اور نواحی یمن میں اس کے خاندان میں رئیسانہ حکومت تھی حضرت طفیل رضی اللہ عنہ بذات خود شاعر و دانشمند شخص تھا اہل مکہ نے آبادی سے باہر نکل کر۔ آبادی سے باہر جا کر ان کا استقبال کیا اور اعلیٰ پیمانہ پر ان کی خدمت اور تواضع کی۔ طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ کا اپنا بیان ہے کہ مجھے اہل مکہ نے یہ بھی بتایا کہ یہ شخص جو ہم میں سے نکلا ہے اس سے ذرا بچنا اسے جادو آتا ہے جادو سے باپ بیٹے زن وشوہر میں بھائی میں جدائی ڈال دیتا ہے ہماری جمعیت کو پریشان اور ہمارے کام ابتر کر دیئے ہیں ہم نہیں چاہتے کہ تیری قوم پر بھی کوئی ایسی مصیبت آن پڑے۔ اس لئے ہماری زور سے یہ نصیحت ہے کہ نہ اس کے پاس جانا نہ اس کی بات سننا اور نہ خود کوئی بات چیست کرنا یہ باتیں انہوں نے ایسی عمدگی سے میرے ذہن نشین کر دیں کہ جب میں خانہ کعبہ میں جانا چاہتا تو کانوں کو روئی پمبہ سے بند کر لیتا تا کہ محمد ﷺ کی آواز کی بھنک بھی میرے کانوں تک نہ پہنچے ایک روز میں صبح صبح ہی میں خانہ کعبہ میں گیا تو نبی ﷺ نماز پڑھ رہے تھے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت یہ تھی کہ ان کی آواز میری سماعت تک ضرور پہنچے اس لئے میں نے سنا کہ آپ ایک نہایت عجیب کلام پڑھ رہے ہیں اس وقت میں اپنے آپ کو ملامت کرنے لگا کہ میں خود شاعر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں باعلم ہوں اچھے بات ہوگی تو مان لوگوں گا ورنہ نہیں مانوں گا میں یہ ارادہ کر کے ٹھہر گیا۔ جب نبی ﷺ واپس گھر کو چلے تو میں بھی پیچھے پیچھے ہولیا جب مکان پر خاضر خدمت ہوا تو مکہ مکرمہ میں اپنے آنے کا اور لوگوں بہکانے کا روئی پمبہ کا کانوں میں رکھنے کا اور آج حضور ﷺ کی زبان سے کچھ سن پانے کا واقعہ کہہ سنایا۔ اور عرض کیا کہ آپ اپنی بات مجھے سنایئے نبی ﷺ نے قرآن پڑھا۔ اللہ کی قسم میں نے ایسا پاکیزہ کلام کبھی سنا ہی نہ تھا جو اس قدر نیکی اور انصاف کی ہدایت کرتا ہو۔ الغرض طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ اسی وقت مسلمان ہوگئے جسے قریش مکہ بات بات میں مخدوم ومطاع کہتے تھے وہ بات کی بات میں حضرت محمد ﷺ کا دل وجان سے خادم ومطیع بن گیا قریس مکہ کو ایسے آدمی کا مسلمان ہونا نہایت ہی شاق وناگوار گزرا۔ (رحمۃ للعلمین)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا ایمان لانا

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اپنے شہر یثرب ہی میں تھے کہ انہوں نے نبی ﷺ کی ذات گرامی کے متعلق کچھ اڑتی ہوئی خبر سنی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ تم جاؤ مکہ میں اس شخص سے ملکر آؤ۔ انہیں برادر ابوذر رضی اللہ عنہ ایک مشہور ومعروف فصیح شاعر زبان آور آدمی تھے وہ مکہ معظمہ میں آیا نبی ﷺ کی ذات گرامی سے ملا پھر بھائی جان کو جا کر بتایا کہ میں نے حضرت محمد ﷺ کو ایک ایسا شخص پایا ہے جو نیکیوں کے کرنے کا اور برائیوں سے بچنے کا حکم دیتا ہے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بولے اتنی بات سے کچھ تسلی نہیں ہوئی باالاخر پیدل چل کر خود مکہ مکرمہ میں پہنچے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کی شناخت نہ تھی اور وہ کسی سے دریافت کرنا بھی پسند نہ کرتے تھے آب زم زم پی کر کعبہ ہی میں لیٹ رہے حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ تشریف لائے انہوں نے پاس کھڑے ہوکر فرمایا کہ کیا یہ تو کوئی مسافر معلوم ہوتا ہے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بولے ہاں۔ حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے ہاں چلو۔ یہ رات وہیں رہے حضرت علی رضی اللہ عنہ مرتضی نے کچھ پوچھا اور نہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کچھ کہا صبح ہوئی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ پھر کعبہ شریف میں تشریف لائے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کی تلاش تھی مگر کسی سے دریافت نہ کرتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ پھر آئے انہوں نے فرمایا شائد تمہیں اپنا ٹھکانا نہ ملا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ پھر ساتھ لے گئے اب انہوں نے پوچھا تم کون ہو اور یہاں کیوں آئے ہو۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ راز کو پوشیدہ رکھو تو میں بتادیتا ہوں۔ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے وعدہ کیا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سنا ہے کہ اس شہر مکہ معظمہ میں ایک شخص ہے جو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا نبی بتاتا ہے میں نے اپنے بھائی کو بھیجا تھا وہ کوئی تسلی بخشش بات لیکر نہ گیا اس لیے خود آیا ہوں۔ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم خوب آئے اور بہت اچھا ہوا کہ تم مجھے ملے دیکھو میں ان کی ہی خدمت میں جارہا ہوں تم میرے ساتھ چلو میں پہلے اندر جاکر دیکھ لوں گا اگر اس وقت ملنا مناسب نہ ہوا تو میں دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہوا جاؤں گا گویا جوتا درست کر رہا ہوں۔ العرض حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچے اور عرض کی کہ مجھے بتایا جائے کہ اسلام کیا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی بابت بیان فرمایا اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اسی وقت مسلمان ہوگئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوذر تم اس بات کو ابھی چھپائے رکھو اور اپنے وطن کو چلے جاؤ جب تمہیں ہمارے ظہور کی خبر مل جائے تب آجانا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بولے خدا کی قسم میں تو ان دشمنوں مین اعلان کر کے ہی جاؤں گا اب حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کعبہ شریف کی طرف آئے قریش مکہ جمع تھے انہوں نے سب کو سنا کر باواز بلند کلمہ شہادت پڑھا قریش مکہ نے کہا اس بے دین کو مارو۔ لوگوں نے مار ڈالنے کے لیے مجھے مارنا شروع کر دیا اتنے میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تشریف لائے انہوں نے مجھے جھک کر دیکھا کہا کم بختو یہ قبیلہ غفار کا آدمی ہے جہاں تم تجارت کے لیے جاتے ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور کھجوریں خرید کر لاتے ہو لوگ ہٹ گئے اگلے دن پھر انہوں نے سب کو سنا کر پھر کلمہ پڑھا پھر لوگوں نے مارنا شروع کیا اور قدرتا حضرت عباس رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ان کو چھڑا دیا اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اپنے وطن کو چلے گئے۔ ایسے بزرگوں کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والہانہ پیار تھا اور شب و روز آپ کی تلاش میں گھومتے پھرتے تھے۔ ایک بزرگ شاعر نے کیا خوب لکھا ہے۔

گلستاں میں ہر ایک گل کو دیکھا
نہ تیری سی رنگت نہ تیری سی بو ہے
نکل جائے جاں تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

ایک دوسرا شاعر بزرگ لکھتا ہے:

ہر اک موتی کی قیمت گھٹ گئی بازار عالم میں
مقابل اِن کے جب در یتیم آیا

یہ سب واقعات تحریر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اہل تشیع اللہ رب العلمین سے ڈر کر اپنے آپ کی اصلاح کر کے اپنے عقائد کو سنواریں اور عالم برزخ حشر نشر اور آخرت کو بہترین بنائیں تا کہ دنیا میں آنے کا مقصد کامیاب اور کامران ہو جائے۔ اور دیگر تمام مکاتب فکر کے سب مسلمانوں کو دست بستہ رکوسٹ کرتا ہوں۔ عرض معروض کرتا ہوں اس تھوڑی سی زندگی عارضی زندگی میں نہ صرف عقائد کی اصلاح کریں بلکہ عقیدہ کی اصلاح کے ساتھ نیک اعمال کو عملی جامعہ پہنائیں تا کہ آخرت میں ندامت نہ ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَامُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّابَعْدُ○ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَ يُخْزِهِمْ وَ يَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَ يَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ○ وَ يُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ وَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ○ (پارہ ۱۰ رکوع ۸)

''ترجمہ تم ان کو قتل کرو اللہ ان کو عذاب کرے گا اور ذلیل کرے گا ان کو تمہارے ہاتھوں سے اور تمہاری مدد کرے گا اور شفا دے گا مومنوں کے سینوں کو اور دور کو دے گا غصہ ان کے دلوں کا اور توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ جس کی چاہتا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

کچھ تفسیر

اللہ رب العزت نے جہاد کی حکمت بتائی کہ باوجود اس کے کہ میں جاننے والا حکمت والا ہوں دشمنوں کی ہلاکت پر قدرت رکھتا ہوں چاہوں تو ایک آن میں سب کو خاک سیاہ کردوں۔ لیکن مصلحت یہی ہے کہ وہ تمہارے ہاتھوں سے عذاب اور رسوائی میں پڑیں اور تم فتحیاب ہو کر اپنا جی ٹھنڈا کرو پھر اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی کہ بعض کفار اپنے کفر سے توبہ کریں چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ فتح مکہ کے دن بعض اہل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکہ نے دین اسلام قبول کیا اور اچھے مسلمان بن گئے اور پھر اس کے بعد سارے عرب مسلمان بن گئے اور آپ ﷺ کی وفات کے وقت عرب کی جملہ اقوام بطیب خاطر مسلمان تھیں جن کی تعداد کئی لاکھ تھی جو بعد میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہو کر شام روم۔ مصر اور ایران وطوران کو فتح کیا۔ (ابن کثیر)

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ ﴾ (پارہ ٦ رکوع ٧)

ترجمہ: اے ایماندارو کچھ تفسیر اس آیۂ مبارکہ کے مفہوم میں کئی واقعات ہیں ایک یہودی نے چاہا کہ اپنے مکان پر سے آپ ﷺ پر پتھر گرادے اللہ تعالیٰ نے اس کا ہاتھ خشک کر دیا ایک دفعہ مسیلمہ کذاب کے ایک ساتھی نے آپ کو موقع پر کر صدمہ پہنچانا چاہا اللہ تعالیٰ نے اسکا ہاتھ سخت کر دیا۔ جنگ ذات الرقاع کے موقع پر بھی اسی طرح کا واقع غورث بن خارث کا بھی پیش آیا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو بچالیا۔

﴿ وَ لَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَ بَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا وَ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَ اٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَ عَزَّرْتُمُوْهُمْ وَ اَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ لَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝ ﴾ (پارہ ٦ رکوع ٧)

”ترجمہ مفہوم بنی اسرائیل قوم کو اللہ رب العزت کی طرف سے حکم ہوا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نے نمازوں کو قائم کیا۔ اپنے مالوں سے زکوٰۃ دی میرے انبیاء پر ایمان لائے اور ان کی مدد کی۔ اور اللہ رب العزت کو قرض حسنہ دیتے رہے تو میں تمہاری سب برائیاں دور کردوں گا سابقہ سب خطائیں معاف کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اس قابل کردوں گا کہ تم میری جنتوں میں جن میں مختلف قسم کی نہریں جاری و ساری ہیں داخل ہو جاؤ اور طرح طرح کے عیش و آرام سے محظوظ ہو۔ اگر موجودہ امت محمدیہ ان باتوں کی پابندی کرتے ہوئے خدا اور خدا کے رسول کی اتباع کرتے ہوئے جہاد وقتال کو کفار سے جاری رکھیں خواہ وہ کافر امریکہ ہو۔ خواہ وہ کافر ہندو بنیا ہو۔ خواہ وہ کافر یہودی عیسائی اسرائیل مغربی تمام ممالک کے کفار سیاہ ہوں یا سفید ہوں۔ خواہ وہ مسلم نما پاکستانی حکومت کہ سربراہ اور اسلام کے غدار اور قران وسنت کے دشمن اور امریکہ کے پٹھوں اور امریکہ کو خدا ماننے والے ہوں امریکہ کو پاکستان میں اڈے دیکر افغانستان اور وہاں کے مظلوم مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے والے کافر ہوں۔ ان سے جہاد وقتال جاری رہے گا اللہ تعالیٰ کی نصرت مسلمانوں کے ساتھ رہے گی۔

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ○ اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا وَّ يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَ لَا تَضُرُّوْهُ شَيْئًا وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَ اَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَ جَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى وَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ ﴾

(پارہ ۱۰ رکوع ۱۲)

مذکورہ تمام آیات میں جہاد وقتال کی بہت زیادہ تاکید ہے۔ اور جہاد وقتال نہ کرنے کی وعید بھی شدید ہے۔ اصل میں جہاد کا معاملہ جو رب العزت نے متعین کیا ہے۔ یا اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے جہاد کے فضائل بیان کئے ہیں۔ یا قرآن عظیم میں اللہ تعالیٰ نے جہاد وقتال کے دینوی اخروی دنیاوی مفادات بیان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کئے ہیں ان کا سبب یہ بھی ہے کہ اس کے عوض میں جنت اور اس کی ناز و نعمتیں حاصل کرے اور وہاں کے عیش و عشرتیں حور و قصور غلمان اور کھانے پینے پہننے والی اشیا جنتیں بہشتیں حاصل کر کے ابدالا باد جنت میں رہے دیگر مومن کا امتحان بھی ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کن کہہ کر بھی مسلمانوں کے مقابلہ میں آنے والے کفار کو تباہ و برباد کر سکتا تھا۔ اسی لئے تو قرآن عظیم میں رب العلمین فرماتے ہیں

﴿الٓمّٓ○ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَ ھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ○ وَ لَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَ لَیَعْلَمَنَّ الْکٰذِبِیْنَ ○﴾ (پارہ ۲۰ رکوع ۱۳)

آیۃ مذکورہ کا مفہوم یہ ہے کہ کیا یہ ایماندار یہ ہی خیال کر چکے ہیں کہ ایمان لانے کے بعد ہمیں یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا اور ہمارا امتحان نہیں ہو گا۔ بلکہ ان سے پہلے لوگ جو گزرے ہیں ان کے بھی امتحان اور آزمائش ہوئیں تا کہ سچے اور جھوٹے لوگوں کا امتیاز ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہاں تک ارشاد فرمایا

﴿وَ لَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ○ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ○ اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَ رَحْمَۃٌ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ○﴾ (پارہ ۲ رکوع ۳)

اللہ رب العزت نے سورہ الفیل میں فرمایا

﴿اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ○ اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ○ وَّاَرْسَلَ عَلَیْھِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ○ تَرْمِیْھِمْ بِحِجَارَۃٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ○ فَجَعَلَھُمْ کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ○﴾

ابرہ بادشاہ کافر نے بیت اللہ شریف پر حملہ آور ہو رہا ہے جس کے ہمراہ کافی فوج اور ہاتھی بھی موجود ہیں۔ اب اہل مکہ قریش کے پاس اتنی سکت اور قوت نہیں جو اس کی مزاحمت کریں اور سینہ تان کر اس کے سامنے آئیں۔ حالانکہ راستہ میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کئی عرب قوموں کو یہ کچل کر یہاں پہنچا تھا۔ اللہ نے ایسے موقع پر آسمان سے چڑیا کے برابر جانور بھیجے پنجوں میں دو کنکریاں اور ایک منہ میں تھیں جب انہوں نے بفضل خدا بمباری شروع کی اگر کسی اونٹ کو لگی پیٹ سے دوسری طرف نکل گئی اب یہ بادشاہ اور اس کا لوشکر بری طرح پسپا اور تباہ و برباد ہو گیا حالانکہ اللہ تعالیٰ رب العزت ان کی تباہی کے لیے کن کہہ کر بھی تباہ کر سکتا تھا لیکن ان کی ذلت ورسوائی کے لئے حقیر سے جانوروں کا انتخاب کیا تا کہ آئندہ نسلوں کے لئے عبرت رہے کہ ایک سفاک ایک باغی سرکش اپنی قوت و طاقت اصلح فوج کی فراوانی پر اپنے اقتدار کا بھوت منوانے کے لئے اپنے زور پر گھمند کرتے ہوئے خدا احکم الحاکمین کے گھر کو شہید کرنے ڈھانے کے لئے نکلا اللہ رب العزت نے اپنے گھر کی خود حفاظت کی اور اسے بری طرح بتاہ و برباد کیا۔ حالانکہ ایسے موقع پر اللہ تعالیٰ ابرہ ظالم اور اس کی فوج اور ہاتھیوں پر آسمان سے آگ برسا سکتا تھا زبردست طوفان بھیج سکتا تھا۔ فرشتہ کے ذریعے چیخ مروا کر یا بجلی کے ذریعے یا آسمان سے اولے یا ہلاک کن بارش نازل کر کے انکا صفایا کر سکتا تھا لیکن معمولی پرندوں کے ذریعے ابرہ اور اس کے حوارین کو ایسے تباہ کیا کہ وہ بھوسے اور توڑی کی طرح بے جان ہو کر رہ گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعلیم و تربیت توحید باری تعالیٰ کو جب فرعون نے ٹھکرایا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے خاتمہ کرنے کا پروگرام بنایا۔ بنی اسرائیل کا تعاقب کرتے ہوئے دریائے قلزم پر آ پہنچا تو بنی اسرائیل سخت پریشان اور غمزدہ ہوئے ان کو اس بات کا یقین ہو گیا کہ دریائے قلزم میں اترتے ہیں تب بھی ہلاکت ہے اگر یہاں کھڑے رہتے نہیں تو دشمن کے ہاتھوں کا شکار ہوتے ہیں اسی بات کو ملحوظ رکھ کہ کلیم اللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے استدعا کی یَا مُوْسٰی اِنَّا لَمُدْرَکُوْن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواباً ارشاد فرمایا قَالَ کَلَّا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنَ اب ہوا کیا جس دریائے قلزم سے بنی اسرائیل سوکھے پاؤں پار ہو گئے تھے اسی دریا میں فرعون اور ال فرعون کو اللہ تعالیٰ نے تباہ و برباد کرتے ہوئے تہس نہس کو دیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے سمجھو کہ جو بنی اسرائیل بزدل اور انتہائی کمزور تھے اور ان کا مد مقابل فرعون اتنا قوی تھا یہ خود کہا کرتا تھا اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰی میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں میرے متقابل زمین و آسمان میں کوئی رب نہیں بنی اسرائیل کی کمزوری و بزدلی کا یہ عالم تھا بعض مواقع پر اتنے نافرمان اور بغاوت پر تلے ہوئے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک کافر قوم سے جہاد وقتال کرنے کا ارشاد فرمایا تو بنی اسرائیل کے بعض لوگوں نے جواب دیا۔

فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ○

جس جواب کا مطلب یہ ہے کہ کلیم اللہ آپ اور آپ کا رب جا کر لڑو۔ جب آپ دونوں کے لڑنے مقابلہ کرنے سے ملک فتح ہوگا تو پھر قبضہ کرنا ہمارا کام ہے۔ ایسی کمزور ضعیف قوم کی وساطت سے اللہ رب العزت نے فرعون اور ال فرعون کو نیست و نابود کر کے صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔ آج یہی حال ہے کہ کشمیر میں نہتے مسلمانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں معصوم بچوں بچیوں بوڑھوں کو بے دریغ قتل کیا جا رہا ہے عورتوں اور جوان بہو بیٹیوں کی عصمتیں لوٹی جا رہی ہیں اور ہو بہو یہی نقشہ افغانستان میں سول آبادیوں کو بارود اور مزائل گولہ باری کا نشانا بنایا جا رہا ہو اور ایسے معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ اور شمالی اتحادیوں ں نے افغانستان کو آگ کا گڑھا بنا رکھا ہے مظلوم افغانی اور طالبان دین اسلام کی وجہ سے ظلم وستم کی چکی میں پس رہے ہیں لیکن اب ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلم ممالک آپس میں متحد ہو جائیں اور اپنی عملی کمزوریوں کو دور کر کے شرک وبدعت سے اجتناب کر کے توحید وسنت میں پختگی پیدا کریں تقویٰ وزہد میں کوشاں رہیں اپنے روٹھے ہوئے۔الہ ومعبود کو منائیں اور حقیقی خالق کو راضی کریں اور اس کی خوشنودی کے کام بجالائیں جہاد وقتال کو اس کے راستہ میں جاری وساری رکھیں اپنی جان مال اولاد بیٹے بھائی اس کے راستہ میں قربان کریں انشاء اللہ بحکم خدا وبعون خدا کامیابی آپ کی ہوگی ہند وتباہ و برباد ہوگا امریکہ دجال اسرائیل ظالم مغربی ممالک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے تمام گیدڑ اور لومڑ سوروں اور بندروں کی اولاد دیں صفحہ ہستی سے مٹ جائیں گے۔ اگر مسلمانوں میں مروجہ غیر اللہ پرستی جاری رہی یعنی زندے اور فوت شدہ اولیاء اللہ کی پرستش کی کہیں سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی پرستش ودیگر اہلبیت بزرگوں کی پرستش کہیں گدی نشینوں سجادہ نشینوں کی پرستش کہیں درویشوں اور سائیں لوگوں کی پرستش کہیں بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی پرستش کہیں سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی پرستش جن کو عوام الناس لوگ داتا صاحب کہتے ہیں کہیں شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر و دنیاز گیاری دیگر کہیں بزرگان دین کی چاروں سلسلوں سے عقیدہ رکھنے والے عجیب وغریب وظائف جو شرک وبدعت سے بھرے ہوئے ہیں ان کے پابند ہیں۔ اگر یہود ونصاری مجوسی ہندو سکھ شرک کریں تو وہ مشرک ہیں اگر نام کے مسلمان شرک کریں تو یہ عین اسلام ہے نہیں بھائی شرک جو طبقہ بھی کرے وہ مشرک وکافر ہے بدعت مسلمانوں کا جو طبقہ بھی کرے وہ ہی بدعتی ہے اب ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان خالص توحید خداوندی کو اپنائیں مسلمان خالص سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنائیں بدعات سے کوسوں دور رہیں پھر ہماری دعائیں ہماری قنوت نازلہ ہماری التجائیں اور بدعائیں ہندوؤں سکھوں۔ امریکہ کے عیسائیوں یہودیوں اسرائیل کے یہودیوں کے اور تمام اہل کفر کے خلاف اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ومستجاب ہوگی۔ اگر شخصیت پرستی اور وڈیرے پرستی ہم مسلمانوں میں رائج رہی تو پھر اللہ تعالیٰ ہماری کیسے مدد کرے گا افغانستان میں طالبان کے ساتھ جب سے لڑائی شروع ہوئی ہے رات دن اگ برس رہی ہے مجھے ایک دوست نے احبار کے حوالہ سے بتایا کہ طاہر القادری صاحب نے کہا ہے کہ اگر طالبان فتح چاہتے ہیں تو یہ وظیفہ اغثنی یارسول اللہ پڑھا کریں پھر فتح وکامیابی حاصل ہوگی آپ اندازہ کریں کہ شرک کا یہ حال ہے جس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو مدد کے لیے طاہر القادری صاحب توجہ دلاتے ہیں وہ خدا کے حبیب اپنے زمانہ کی تمام جنگوں میں جو کفار یہود ونصاریٰ سے کی ہیں خدا کو پکارتے رہے ہیں قرآن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عظیم میں اللہ رب العزت نے اپنی ایک بندی کا واقع بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا

﴿وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَةَ فِرْعَوْنَ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ﴾ (پارہ ۲۸ رکوع ۲۰)

اللہ تعالیٰ کی بندی حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا ہیں جو فرعون کے بہت زیادہ مظالم برداشت کر کے سخت دھوپ میں کھڑا کر دیا جاتا ہاتھ پاؤں باندھ دیئے جاتے جسم میں لوہے کے کیل ٹھوک دیئے جانا جلادوں کا پتھر کی چٹان اٹھا کر جسم پر مار کر شہید کر دنیا یہ سب باتیں برداشت کیں۔ اللہ اپنے فرشتوں کے پروں کا سایا کر دیتے تا کہ دھوپ سے مامون رہیں۔ اللہ تعالیٰ حجاب دور کر کے ان کے جنتی درجات ان کو دیکھا دیتے تا کہ ان کی روح میں تازگی رہے پتھر کی چٹان جب جلادوں نے حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا پر دے ماری اس وقت ان کے بدن سے ان کی روح پرواز کر گئی تھی یہ کامیابی وکامرانی کسے نصیب ہوئی حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا فرعون کی اہلیہ کو نصیب ہوئی فرعون اور اس کے جلاد اور درباری ناکام ہوئے خائب و خاسر ہوئے۔ لیکن یاد رہے کامیابی وکامرانی کے لیے یہ ضروری ہے کہ قربانیاں دینی پڑتی میں شہادتیں ہوتی ہیں۔ مسلمان اپنے خون کی ندیاں بہا دیتے ہیں اپنے بازو اپنے ہاتھ پاؤں کٹوا کر زخمی کروا دیتے ہیں۔ پھر ہی تو کامیابی فتح نصرت اور سربلندیاں ان کے قدم چومتی ہیں۔ قرآن عظیم میں اللہ رب العزت ایک مقام پر ارشاد فرماتے ہیں

﴿وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾

افغانستان میں طالبان سے جو چند سال پہلے جہاد ہوا ہزاروں جانیں مجاہدین کی شہید ہوئیں روس اور اس کے خواری تباہ برباد ہوئے صوبہ کنڑ مجاہدین کے قبضہ میں وہاں اسلامی حدود کو جاری کیا گیا یہ سب قربانیاں پیش کرنے سے ہی ہوا۔ مقبوضہ کشمیر میں جب سے جہاد شروع ہوا اور مجاہدین نے کارگل کی پہاڑیاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو فتح کیں اور ان مذکورہ پہاڑیوں اور ان کے متصل کا وسیع وعریض علاقہ فتح کیا تھا کچھ ماؤں کے بیٹوں نے کچھ خواتین کے شوہروں نے کچھ بہنوں کے بھائیوں نے کچھ ننے منے بچوں بچیوں کے باپوں نے اپنے بدن جسم کے اعضاء سے خون دے کر۔ امریکہ کو حاجت روا اور مشکل کشا جان کر اپنی صدارت کے بقا کے لیے ہندو بنیئے کو واپس کر دیا جن شہدا کے قریبی رشتہ دار متوصلین زندگی تک اس ظالم کی جان کو روتے رہیں گے آنسو بہاتے رہیں گے۔ بعض سیاستدانوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ اگر مجاہدین کی یہ جماعت ان کے مقابلہ میں نہ آتی سینہ سپر ہو کر سینہ تان کر ان سے ڈٹ کر مقابلہ نہ کرتی تو یہ جنگ پاکستان کی سرزمین ہوتی اور ہندو سکھوں کے حملوں سے ہمارا پاسکتان متاثر ہوتا اور جانی مالی افرادی ہر طرح کے نقصان کا امکان تھا۔ اللہ رب العزت مجاہدیں کو لمبی زندگیاں عنائفر مائے جنہوں نے اپنے مال اپنی جانیں اپنے قیمتی اوقات اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے وقف کر دیئے ہیں۔ اور اپنے سکون وآرام عیش وعشرت بافراغت گزراوقات کو خدا ورسول کے دین پر نچھاور وقربان کر دیئے ہیں۔ فَجَزَاهُمُ اللّٰه تَعَالٰی عَنَّا وَعَنْ جَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اب حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقع عرض کرتا ہوں سورہ ۱۹ میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں

﴿وَ اذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّاO اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَ لَا يُبْصِرُ وَ لَا يُغْنِیْ عَنْكَ شَيْئًاO يٰۤاَبَتِ اِنِّیْ قَدْ جَآءَنِیْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِیْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّاO يٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّاO يٰۤاَبَتِ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّاO﴾

آیات مذکورہ اور ان کے بعد والی کچھ ایات میں اللہ رب العزت نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بطور وعظ ونصیحت کے اپنے باپ کے ساتھ مکالمہ ذکر کیا ہے۔ پارہ ۱۶ رکوع ۶۔ اسی طرح پارہ ۷ رکوع ۱۵ میں۔ اسی طرح سورہ انبیاء میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرح سورہ الصّٰفّٰت میں قرآن عظیم اور بھی متعدد مقامات میں تذکرے موجود ہیں۔ نمرود شاہ بابل کا خواب اور حضرت ابراہیم علی السلام کی پیدائش: نمرود نے خواب دیکھا تھا کہ ایک بڑا روشن ستارہ آسمان پر نکلا ہے اس نے اس وقت کے نجومیوں سے خواب بیان کیا انہوں نے جواب دیا کہ اس سال ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کے سبب سے آپ کی عزت کو نقصان پہنچے گا اس خوف سے نمرود سب مردوں کو اپنے ساتھ لیکر شہر کے باہر چلا گیا۔ اور عورتوں کو شہر کے اندر ہی رہنے دیا تا کہ اس سال مردوں عوتوں میں مباشرت نہ ہو شہر میں آنے کا ایک ضروری کام درپیش آیا اور نمرود نے آذر کو اس کے لیے بھیجا اور تاکید کی کہ اپنی بیوی کے پاس نہ جانا۔ مگر جب آذر آئے تو باوجودیکہ ان کو حکم کی تابعداری کا بڑا خیال تھا مگر بتقاضہ بشری کے اپنی بیوی سے ہمبستر ہوئے اور (حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حمل رہا لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ صاحبہ کو دیکھنے میں حمل نہیں معلوم ہوتا تھا۔ بالآخر حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے اور نمرود کے خوف سے سات برس کی عمر تک آپ کی والدہ صاحبہ نے آپ کو ایک تہہ خانہ میں پالا تھا کیونکہ جب نجومیوں نے نمرود کو حمل قرار پانے کی خبر دی تھی تو اس نے حکم دیا تھا کہ اس سال جو بچہ پیدا ہو مار ڈالا جائے آپ کی والدہ نے اپنے خاوند سے بھی چھپایا اور یہ کہا کہ بچہ مرا ہوا پیدا ہوا ہے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام خوب باتیں کرنے لگے تو ایک دن ماں نے آزر سے محبت دلانے کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی باتوں کا اور پیدائش کا حال ذکر کیا۔ آذر نے تہہ خانہ میں جا کر اور جتلایا کہ میں ترا باپ ہوں۔ آپ نے فرمایا اے میرے باپ تمہارا پیدا کرنے والا کون ہے آذر نے کہا نمرود حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا نمرود کو کس نے پیدا کیا آذر نے ایک طمانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مار دیا غصے ہو کر باہر چلا آیا۔ گویا کہ یہ بت پرستی کی پہلی بحث تھی اس کے بعد بھی چند بحثیں ہوتی رہی ہیں جن میں سے ایک بحث کا اس آیت میں ذکر ہے حوالہ تفسیر ابن کثیر پارہ ۱۷ برج بابل کا کچھ واقع۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ نمرود نے پانچ ہزار گز ایک اونچی عمارت بابل میں بنائی تھی کہ اس پر چڑھ کر خدا تعالیٰ سے مقابلہ کرے بالآخر سخت آندھی سے وہ عمارت گری اور ہزاروں آدمی نمرود کے لشکر کے دب کر مر گئے۔ ایک روایت میں یہ بھی آتا ہے کہ سیاروں کی دیکھ بھال کے لیے یہ برج بنایا تھا اور اس سے قبل اسی جگہ وہ قدیم برج لوگوں نے اس خیال سے بنایا تھا کہ طوفان نوح علیہ السلام جیسے طوفان سے آئندہ محفوظ رہیں مگر ان کی زبانوں میں اختلاف پڑ گیا اس کو کامل نہ کر سکے زمیں میں نمرود ظالم بڑے بڑے ظلم وستم کرتا رہا بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جدالانبیاء کو آگ میں ڈالا طرح طرح کے جبر ومظالم کر کے لوگوں کو ملت ابراہیمی سے روکا بالآخر اس ذلت سے ہلاک ہوا کہ ایک مچھر حکم الٰہی سے اس کی ناک کے نتھنے سے دماغ میں گھس گیا ہر وقت وہ مچھر اس کے دماغ میں کاٹتا تھا جس کے صدمہ سے ایک عرصہ بعد وہ ہلاک ہو گیا اس قصہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفوں قریش کو یہ تنبیہ ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت سے تم پر وبال بھیج دے گا۔ اللہ رب العزت ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں

﴿وَ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۭ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا وَ كُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ○ وَ مَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْۤ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا وَ مَا كُنَّا مُهْلِكِى الْقُرٰۤى اِلَّا وَ اَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ○ وَ مَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَىْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتُهَا وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ○﴾

(پارہ ۲۰ رکوع ۹)

جیسے نمرود نے مال منال حکومت فوج عیش عشرت اور ہر طرح کی فراوانی زیب وزینت کے غرور پر حضرت ابراہیم جدالانبیاء کی ایک نہ مانی اور جملہ ۱۱ امور میں حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کی نافرمانی ہی نہ کی بلکہ خلیل اللہ علیہ السلام کو چخہ کی آگ کے نظر کر دیا۔ ایسے ہی جو قومیں اپنے الہ ومعبود کے عذاب کو دعوت دیں ان کا یہی حشر ہوتا ہے کہ وہ قومیں جو اپنی معیشت میں اتراتی ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ صفحہ ہستی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مٹا کر ان کی تباہ کن نشانیوں کو آئندہ اقوام کے لیے وعظ ونصیحت عبرت کے ذرائے قائم کر دیتے ہیں فرمایا

﴿ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا وَ كُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ ﴾

مطلب یہ ہے کہ یہ ان کی رہائش کی جگہیں ہیں جو ان کے بعد آباد نہیں ہوئیں اور ہم ہی ان کے وارث ہیں۔ ان کے مکانات خالی پڑے رہ گئے پھر ان کے بعد کوئی ان میں آ کر نہیں بسا مگر کم مسافر یا کوئی وارد ہونے والا عارضی طور پر۔ اسی لیے بابل اور نینوی کے خرابات کسری کی عمارات صور وصیدا کے کھنڈر یمن میں قوم عاد کے بلند محل عبرت کی نشانیاں ہیں وہ سب تباہ وبرباد ہوگئے۔ آخر ہم ہی مالک رہے کیونکہ فناہ خلق کے بعد ہم ہی باقی رہتے ہیں۔ اس میں شبہ ہونا تھا خدا تعالیٰ کو یوں ہی شہروں کو غارت کر دینا تھا تو انبیاء بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔ دوم بہت سے ایسے شہر ہیں اور تھے جو ہر طرح کی بدکاری میں مبتلا تھے باوجود اِس کے غارت نہ ہوئے اس کا جواب اللہ تعالیٰ دیتے ہیں۔

﴿وَ مَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْۤ اُمِّهَا رَسُوْلًا ۝ ﴾

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ ہماری شان نہیں کہ کسی شہر یا گاؤں کو ہلاک وبرباد کر دیں بغیر اس کے کہ ان کے پاس ہمارا رسول آ کر ان کو ہماری آیتیں سنائے یعنی حجت قائم کیے بغیر ہلاک نہیں کرتے۔ رسول بھیج کر اپنے احکامات سے مطلع کر دیتے ہیں اسپر بھی جب وہ نہ مانیں تب تباہ وبرباد ہوتے ہیں تا کہ بیخبری کا عذر باقی نہ رہے۔ تفسیر حقانی۔ سورہ انبیاء میں اللہ تعالیٰ رب العزت حضرت خلیل الرحمٰن حضرات ابراہیم علیہ السلام کے تفصیلی واقعات بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں

﴿وَ لَقَدْ اٰتَيْنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَ كُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَ قَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْۤ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ۝ قَالُوْا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ۝ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ قَالُوْۤا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ○ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الَّذِیْ فَطَرَهُنَّ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ○ ﴾ (پارہ ۱۷ رکوع ۵)

آیات مذکورہ کی کچھ تفسیر فرمان ہے کہ خلیل اللہ صلواۃ اللہ کو خدائے تعالیٰ نے ان کے بچپن ہی سے ہدایت عطا فرمائی تھی۔ انہیں اپنی دلیلیں الہام کی تھیں اور بھلائی سمجھائی تھی جیسے ایک اور آیہ میں رب العزت ارشاد فرماتے ہیں

﴿ وَتِلْكَ حُجَّتُنَا اٰتَيْنٰهَا اِبْرٰهِيْمَ عَلٰی قَوْمِهٖ ﴾ (پارہ ۷ رکوع ۱۶)

یہ ہیں ہماری زبردست دلیلیں جو ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دی تھیں تاکہ وہ اپنی قوم کو قائل کر سکیں غرض یہ ہے کہ آیت مذکورہ میں اس امر کا بیان ہے ہم نے اس سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ہدایت بخشی تھی اور ہم جانتے تھے کہ وہ اس لائق ہیں۔ یہ جو مشہور ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام مخلوقات خدا پر اور خصوصا چاند سورج ستاروں پر نظر ڈال کر خدا کو پہچانا یہ اسرائیلی واقعات ہیں جن کے ہم پابند نہیں ہیں بلکہ اس معاملہ میں ہم قرآن عظیم اور اس کے سیاق وسباق کے پابند ہیں۔ چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بچپنے ہی میں اپنی قوم کی غیر خدا پرستی کو ناپسند فرمایا' اور نہایت جرائت سے اس کا سخت انکار کیا اور قوم سے برملا کہا کہ ان بتوں کے اردگرد ٹھٹھ لگا کر بیٹھے ہو' حضرت اصبغ بن بناتہ رضی اللہ عنہ راہ پر گذر رہے تھے جو دیکھا کہ شطرنج باز لوگ بازی کھیل رہے ہیں' آپ نے یہی آیت تلاوت کا فرما کر فرمایا کہ تم میں سے اپنے ہاتھ میں جلتا ہوا انگارا لے لے یہ اس شطرنج کی مہروں کے لینے سے اچھا ہے ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بعض لوگوں پر گزرے جو شطرنج کھیل رہے تھے تو آپ نے فرمایا

هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِیْ اَنْتُمْ لَهَا عَاكِفُوْنَ

یہ کیسے بت ہیں جن پر تم جھکے ہوئے بیٹھے ہو البتہ اگر ایک شخص تم میں سے انگارے کو ہاتھ میں لے لیوے اور اس کے بجھنے تک اس کو ہاتھ میں لیے رہے تو یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بہتر ہے اس سے کہ شطرنج کو ہاتھ لگاوے روایت کیا اس کو ابن ابی حاتم نے یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شطرنج یا اس کے مثال تاش کھیلنے کو بت پرستی قرار دیا ہے کیونکہ اس میں لگ کر انسان عبادت خدا اور روزی حلال کمانے سے غافل ہو جاتا ہے حوالہ تفسیر ابن کثیر بر حاشیہ معجز نما کلاں قرآن مجید مترجم بدو ترجمہ صفحہ ۴۵۶۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس کھلی دلیل کا جواب ان کے پاس کیا تھا جو دیتے' کہنے لگے یہ تو پرانی روش ہے جو باپ دادوں سے چلی آتی ہے آپ نے فرمایا واہ یہ بھی کوئی دلیل ہوئی یہ ہمارا اعتراض جو تم پر ہے وہی تمہارے اگلوں پر ہے ایک گمراہی میں تمہارے بڑے مبتلا ہوں اور تم بھی اس میں مبتلا ہو جاؤ تو وہ کوئی بھلائی بننے سے رہی میں کہتا ہوں تم اور تمہارے باپ دادے سبھی راہ حق سے برگشتہ ہو گئے ہو اور کھلی گمراہی میں ڈوبے ہوئے ہو' اب تو ان کے کان کھڑے ہوئے کیونکہ انہوں اپنے عقلمندوں کی توہین دیکھی اپنے باپ دادوں کی نسبت نہ سننے کے کلمات سنے اپنے معبودوں کی حقارت ہوتی دیکھی تو گھبرا گئے اور کہنے لگے ابراہیم کیا تم واقعی ٹھیک کہہ رہے ہو یا مذاق کر رہے ہو ہم نے تو ایسی بات کبھی نہیں سنی' آپ کو تبلیغ حق کا موقع ملا اور صاف اعلان کیا رب تو صرف خالق آسمان و زمین ہی ہے تمام چیزوں کا خالق مالک وہی ہے تمہارے یہ معبود کسی ادنی سی چیز کے بھی نہ خالق ہیں نہ مالک ہیں پھر معبود و مسجود کیسے ہو گئے' میری گواہی ہے کہ خالق و مالک خدا ہی لائق عبادت ہے نہ اس کے سوا کوئی رب نہ معبود:

﴿وَ تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ○ فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ○ قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ○ قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗ اِبْرٰهِيْمُ○ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ○ قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ○ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْئَلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ○﴾ (پارہ ۱۷ ☆ رکوع ۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ تفسیر ان آیات کے شروع میں ذکر گزر چکا ہے کہ خلیل اللہ علیہ السلام نے اپنی قوم کو بت پرستی سے روکا اور جذبہ توحید میں آ کر آپ نے قسم کھائی کہ میں تمہارے ان بتوں کا ضرور کچھ نہ کچھ علاج کروں گا اسے بھی قوم کے بعض افراد نے سنا' ان کی عید کا جو دن مقرر تھا حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تم اپنی رسوم عید ادا کرنے کے لیے باہر جاؤ گے میں تمہارے بتوں کو ٹھیک کردوں گا' عید کے ایک آدھ دن پہلے آپ کے والد نے آپ سے کہا کہ پیارے بیٹے تم ہمارے ساتھ ہماری عید میں چلو تا کہ تمہیں ہمارے دیں کی اچھائی اور رونق معلوم ہو جائے' چنانچہ یہ آپ کو لے چلا کچھ دور جانے کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام گر پڑے اور فرمانے لگے ابا میں بیمار ہو گیا ہوں' باپ آپ کو چھوڑ کر مراسم کفر بجالانے کے لئے آگے بڑھ گئے اور جو لوگ راستے سے گزرتے آپ سے پوچھتے کیا بات ہے راستے پر کیسے بیٹھے ہو؟ جواب دیتے کہ میں بیمار ہوں' جب عام لوگ نکل گئے اور بوڑھے لوگ رہ گئے تو آپ نے فرمایا تم سب کے چلے جانے کے بعد آج میں تمہارے خداؤں کی مرمت کروں گا' آپ نے جو فرمایا کہ میں بیمار ہوں تو واقعی آپ اس دن کے اگلے دن قدرے علیل بھی تھے: جبکہ وہ لوگ چلے گئے تو میدان خالی پا کر آپ نے اپنا ارادہ پورا کیا اور بڑے بت کو چھوڑ کر تمام بتوں کا چورا کر دیا جیسے اور آیات اس کا تفصیلی بیان موجود ہے کہ آپ نے اپنے ہاتھ سے بتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے' اس بڑے بت کے باقی رکھنے میں حکمت و مصلحت یہ تھی کہ اولا ان لوگوں کے ذہن میں خیال جائے شائد اس بڑے خدا نے ان چھوٹے خداؤں کو غارت کر دیا ہو گا' کیونکہ اسے غیرت معلوم ہوئی ہو گی کہ مجھ بڑے کے ہوتے ہوئے یہ چھوٹے خدائی کے لائق کیسے ہو گئے' چنانچہ اس خیال کی پختگی ان کے ذہنوں میں قائم کرنے کے لئے آپ نے کلہاڑا بھی اس کی گردن میں رکھ دیا تھا جیسے کہ مروی ہے: جب یہ مشرکین اپنے میلے سے واپس آئے تو دیکھا کہ ان کے سارے خدا منہ کے بل اوندھے گرے ہوئے ہیں اور اپنی حالت سے وہ بتلا رہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں وہ محض بے جان بے نفع ونقصان ذلیل وحقیر چیز ہیں اور گویا وہ اپنی اپنے پجاریوں کی بیوقوفی پر مہر لگا رہے ہیں لیکن ان بیوقوفوں پر الٹا اثر ہوا کہنے لگے یہ کون ظالم شخص تھا جس نے ہمارے معبودوں کی ایسی اہانت کی: اس وقت جن لوگوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا وہ کلام سنا تھا انہیں خیال آ گیا اور کہنے لگے وہ نوجوان جس کا نام ابراہیم ہے اسے ہم نے اپنے ان خداؤں کی مذمت کرتے ہوئے سنا ہے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کو پڑھتے اور فرماتے جو نبی آیا جوان جو عالم بنا جوان شان خدا دیکھئے جو مقصد حضرت خلیل اللہ علیہ صلوات اللہ کا تھا وہ اب پورا ہو رہا ہے قوم کے یہ لوگ مشورہ کرتے ہیں کہ آؤ سب کو جمع کرو اور اسے بلاؤ اور پھر اس کو سزا دو حضرت خلیل اللہ علیہ السلام یہی چاہتے تھے کہ کوئی ایسا مجمع ہو اور میں ان کی غلطی ان پر واضح کروں اور ان میں توحید کی تبلیغ کروں' اور انہیں بتلاؤں کہ یہ کیسے ظالم وجاہل ہیں؟ کہ ان کی عبادتیں کرتے ہیں جو نفع نقصان کے مالک نہیں بلکہ اپنی جان کا بھی اختیار اور آپ سے سوال ہو کہ ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ لغو حرکت تم نے کی ہے اس پر آپ نے انہیں قائل کرنے کے لیے فرمایا یہ کام تو ان کے بڑے بت نے کیا ہے اور اس کی طرف اشارہ کیا جسے آپ نے توڑا نہ تھا پھر فرمایا مجھ سے کیا پوچھتے ہو؟ اپنے ان خداؤں سے ہی کیوں نہیں دریافت کرتے؟ کہ تمہارے ٹکڑے اڑانے والا کون ہے؟ اس سے مقصود خلیل خدا کا یہ تھا کہ یہ لوگ خود بخود ہی سمجھ لیں کہ یہ پتھر کیا بولیں گے؟ اور جب وہ اتنے عاجز ہیں تو یہ لائق عبادت کیسے ٹھہر سکتے ہیں؟ چنانچہ یہ مقصد بھی آپ کا بفضل خدا پورا ہوا اور یہ دوسری ضرب بھی کاری لگی' صحیحین کی حدیث میں ہے کہ خلیل خدا نے تین جھوٹ بولے ہیں' دو تو راہ خدا میں ایک تو ان کا یہ فرمانا ان کو ان بتوں کو ان کے بڑے نے توڑا ہے' دوسرا یہ فرمانا کہ میں بیمار ہوں' اور ایک مرتبہ آپ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ سفر میں تھے اتفاق سے ایک ظالم بادشاہ کی حدود سے آپ گزر رہے تھے آپ نے وہاں منزل کی تھی کسی نے بادشاہ کو خبر دی کہ ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسافر کے ساتھ بہتریں عورت ہے اور وہ اِس وقت ہماری سلطنت میں ہے' بادشاہ نے جھٹ سے سپاہی بھیجا کہ وہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو لے آئے اس نے پوچھا کہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا میری بہن ہے اس نے کہا اسے بادشاہ کے دربار میں بھیجو آپ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور فرمایا سنو تمہیں اس ظالم نے طلب کیا ہے اور میں تمہیں اپنی بہن بتلا چکا ہوں اگر تم سے بھی پوچھا جائے تو یہی کہنا اس لیے کہ دین کے اعتبار سے تم میری بہن ہو روئے زمین پر میرے اور تمہارے سوا کوئی مسلمان نہیں' یہ کہہ کر آپ چلے آئے۔ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا وہاں چلیں آپ نماز میں کھڑے ہوگئے جب حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو اس ظالم نے دیکھا اور ان کی طرف لپکا اسی وقت خدا کے عذاب نے اسے پکڑ لیا ہاتھ پاؤں اینٹھ گئے گھبرا کر عاجزی سے کہنے لگا اے نیک عورت خدا سے دعا کر کہ وہ مجھے چھوڑ دے میں وعدہ کرتا ہوں کہ تجھے ہاتھ بھی نہ لگاؤں گا' آپ نے دعا کی اسی وقت وہ اچھا ہوگیا لیکن اچھا ہوتے ہی اس نے پھر قصد کیا اور آپ کو پکڑنا چاہا وہیں عذاب خدا آ پہنچا اور یہ پہلی دفعہ سے بھی زیادہ سخت پکڑ لیا گیا پھر عاجزی کرنے لگا غرض تین دفعہ پے در پے یہی ہوا۔ تیسری دفعہ چھوٹے ہی اس اپنے قریب کے ملازم کو آواز دی اور کہا تو میرے پاس کسی انسان عورت کو نہیں لایا بلکہ شرطانہ کو لایا ہے جا اسے نکال اور اس کے ساتھ ہاجرہ کو کردے اسی وقت آپ وہاں سے نکال دی گئیں اور حضرت حاجرہ آپ کے حوالے کی گئیں' حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کی آہٹ پاتے ہی نماز سے فراغت حاصل کی اور دریافت فرمایا کہو کیا گزری؟ اپنے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کافر کے مکر کو اسی پر لوٹا دیا اور حاجرہ میری خدمت کے لیے آ گئیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کو بیان فرما کر فرماتے کہ یہ ہیں تمہاری اماں جان اے آسمانی پانی کے لڑکو:۔

﴿فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ○ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ○ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا وَّ لَا يَضُرُّكُمْ ۝ اُفٍّ لَّكُمْ وَ لِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝﴾ (پارہ ۱۷ رکوع ۵)

کچھ تفسیر بیان ہو رہا ہے کہ خلیل خدا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی باتیں سنکر انہیں خیال تو پیدا ہو گیا' اپنے آپ کو اپنی بیوقوفی پر ملامت کرنے لگے سخت ندامت اٹھائی اور آپس میں کہنے لگے کہ ہم نے بڑی غلطی کی اپنے خداؤں کے پاس کسی کو حفاظت کے لیے نہیں چھوڑا اور چل دیئے پھر غور وفکر کر کے بات بنا کر کہ آپ ہم سے جو کہتے ہیں کہ ان سے ہم پوچھ لیں کہ تمہیں کس نے توڑا ہے تو کیا آپ کو علم نہیں کہ یہ بت بے زبان ہیں؟ عاجزی حیرت اور انتہائی لاجوابی کی حالت انہیں اس بات کا اقرار کرنا پڑا:۔ اب حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کو خاصا موقع مل گیا اور آپ فوراً فرمانے لگے کہ بے زبان بے نفع وضرر چیز کی عبادت کیسی:۔ تم کیوں اس قدر بے سمجھ ہو رہے ہو؟' تف ہے تم پر اور تمہارے ان جھوٹے خداؤں پر' کس قدر ظلم وجہل ہے کہ ایسی چیزوں کی پرستش کی جائے اور خدائے واحد کو چھوڑ دیا جائے یہی تھیں وہ دلیلیں جن کا ذکر پہلے ہوا تھا کہ ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو وہ دلیلیں سکھا دیں جن سے قوم حقیقت تک پہنچ جائے۔

﴿قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَ انْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ وَ اَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ۝﴾ (پارہ ۷۱ رکوع ۵:)

یہ قاعدہ ہے کہ جب انسان دلیل سے عاجز آ جاتا ہے تو یا نیکی اسے گھسیٹ لیتی ہے یا بدی غالب آ جاتی ہے یہاں ان لوگوں کو ان کی بدبختی نے گھیر لیا اور دلیل سے عاجز آ کر قائل معقول ہو کر اپنے دباؤ کا مظاہرہ کرنے لگے' آپس میں مشورہ کرنے لگے کہ ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈال کر اس کی جان لے لوتا کہ ہمارے ان خداؤں کی عزت رہے اس بات پر سب نے اتفاق کیا اور لکڑیاں جمع کرنی شروع کر دیں یہاں تک کہ بیمار عورتیں بھی نذر مانتی تھیں تو یہی کہ اگر انہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شفا ہو جائے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جلانے کے لئے لکڑیاں لائیں گی زمین میں ایک بہت بڑا اور بہت گہرا گڑھا کھودا لکڑیوں سے اسے پر کیا اور انبار کھڑا کر کے اس میں آگ لگائی روئے زمین پر کبھی ایسی آگ نہیں دیکھی گئی۔ جب آگ کے شعلے آسمان سے باتیں کرنے لگے اس کے پاس جانا محال ہو گیا تو اب گھبرائے کہ خلیل خدا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کیسے آگ میں ڈالیں؟ آخر ایک کردی فارسی اعرابی کے مشورہ سے جس کا نام ہیزن تھا ایک منجنیق تیار کرائی گئی کہ اس میں بٹھا کر جھلا کر پھینک دو' ایک روایت میں آتا ہے کہ اس شخص کو اللہ تعالیٰ نے اسی وقت زمین میں دھنسا دیا اور قیامت تک وہ اندر اترتا جاتا ہے جب آپ کو آگ میں ڈالا گیا آپ نے فرمایا حسبی اللہ ونعم الوکیل☆ آنحضرت ﷺ اور صحابہ کے پاس جب یہ خبر پہنچی تمام عرب کے کفار لشکر جرار لیکر آپ کے مقابلہ کے لئے آرہے ہیں تو اپنے بھی یہی پڑھا تھا۔ اور ایک روایت میں یہ بھی آتا ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالنے لگے تو آپ نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ فِی السَّمَآءِ وَاحِدٌ وَاَنَا فِی الْاَرْضِ وَاحِدٌ عَبْدُکَ

ترجمہ یا اللہ تو آسمانوں میں اکیلا معبود ہے اور میں زمیں میں تیرا اکیلا عبادت کرنے والا ہوں۔ ایک روایت میں یہ بھی آتا ہے جب کافر لوگ آپ کو باندھنے لگے تو آپ نے فرمایا الٰہی تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تیری ذات پاک ہے تمام حمد وثنا تیرے ہی لیے سزاوار ہے سارے ملک کا تو اکیلا ہی مالک ہے کوئی بھی تیرا شریک وساجھی نہیں' حضرت شعیب جبائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس وقت آپ کی عمر تقریباً سولہ سال کی تھی واللہ اعلم بعض سلف سے منقول ہے کہ اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے سامنے آسمان و زمین کے درمیان ظاہر ہوئے اور فرمایا کیا آپ کو کوئی حاجت ہے؟ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا۔

اَمَّا اِلَیْکَ فَلَا وَاَمَّا مِنَ اللّٰہِ فَبَلٰی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اے جبریل تمہاری امداد کی مجھے کوئی ضرورت نہیں البتہ خدا تعالیٰ کی امداد کا طالب ہوں' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بارش کا داروغہ فرشتہ کان لگائے ہوئے تیار تھا کہ کب خدا تعالیٰ کا حکم ہو اور میں اس آگ پر بارش برسا کر اسے ٹھنڈی کر دوں لیکن برائے راست حکم خداوندی آگ ہی کو پہنچا کہ میرے خلیل پر تو سلامتی اور ٹھنڈک بن جا' کیا ہے۔

نوحؑ کا سفینہ تو نے طوفاں سے بچایا
دنیاں میں ہمیشہ تو بندوں کے کام آیا
مانگی خلیلؑ نے جب تجھ سے دعا اے خدایا
آتش کو تو نے فورا اک گلستاں بنایا
میری التجانے تیری رحمت کو ہے ابھارا
پروردگار ہے تیرا ہی اک سہارا
تیرے سوا جہاں میں کوئی نہیں ہمارا

حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس دن دنیا بھر میں آگ سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکا اور حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن کی رسیاں تو آگ نے جلا دیں لیکن آپ کے ایک رونگٹے کو بھی آگ نہ لگی حضرت علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آگ کو حکم ہوا کہ وہ خلیل خدا علیہ السلام کو کوئی نقصان نہ پہنچائے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر آگ کو ہی ٹھنڈے ہونے کا حکم ہوتا تو پھر ٹھنڈک بھی آپ کو ضرر پہنچاتی اس لئے ساتھ ہی فرما دیا گیا کہ ٹھنڈک کے ساتھ ہی سلامتی بن جائے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بہت بڑا بہت گہرا گڑھا کھودا تھا اور اسے آگ سے پر کیا تھا ہر طرف آگ کے شعلے نکل رہے تھے اس میں خلیل خدا کو ڈال دیا تھا لیکن آگ نے آپ کو چھوا تک نہیں تھا یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے اسے بالکل ٹھنڈی کر دی' مفسرین نے لکھا ہے کہ اس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے ساتھ تھے آپ کے چہرہ مبارک سے پسینہ پونچھ رہے تھے بس اس کے سوا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگ نے آپ کو کوئی تکلیف نہیں دی امام سدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سائے کا فرشتہ اس وقت آپ کے ساتھ تھا مروی ہے کہ آپ اس میں چالیس یا پچاس دن رہے فرمایا کرتے تھے مجھے اس زمانے میں جو راحت وسرور حاصل تھا ویسا اس سے نکلنے کے بعد حاصل نہیں ہوا کیا اچھا ہوتا کہ میری ساری زندگی اسی میں گزرتی' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد صاحب نے سب سے جو اچھا کلمہ کہا وہ یہ ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ سے زندہ صحیح سالم نکلے اس وقت آپ کو اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھتے ہوئے دیکھ کر آپ کے والد نے کہا ابراہیم علیہ السلام تیرا رب بہت ہی بزرگ اور بڑا ہے' حضرت امام قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس دن جو جانور بھی نکلا وہ آگ کو بجھانے کی کوشش کرتا رہا سوائے گرگٹ کے' حضرت امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا ہے اور اسے فاسق کہا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک نیزہ پڑا ہوا دیکھ کر ایک عورت نے پوچھا سوال کیا کہ یہ کیوں رکھا ہوا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ گرگٹوں کو مارنے کے لیے ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے اس وقت تمام جانور آگ کو بجھا رہے تھے سوائے گرگٹ کے یہ اور پھونک رہا تھا' پس آپ نے اس کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کا مکر ہم نے ان پر الٹ دیا کافروں نے اللہ تعالیٰ کے نبی کو نیچا کرنا چاہا خدا نے ان کو نیچا دکھا دیا حضرت عطیہ عوفی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جلائے جانے کا تماشا دیکھنے کے لیے ان کافروں کا بادشاہ بھی آیا تھا ادھر خلیل خدا علیہ السلام کو آگ میں ڈالا جاتا ہے ادھر آگ میں سے ایک چنگاری اڑتی ہے اور اس کافر بادشاہ کے انگوٹھے پر آپڑتی ہے اور وہیں کھڑے کھڑے سب کے سامنے اس طرح اسے جلا دیتی ہے جیسے روئی جل جائے (ابن کثیر جلد ۳) حضرت ابراہیم علیہ السلام جدالانبیاء کو جب نمرود کے کہنے پر چغہ کی آگ کو تہس نہس کر سکتے تھے مٹا سکتے خاتمہ کر سکتے تھے لیکن حضرت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم علیہ السلام کی کمال درجہ کی استقامت کی وجہ سے چخہ کی آگ کو آپ پر گلزار و گلستان بنا دیا۔ جس طرح آدمی ایک باغ و بہار میں خوش وخرم ہوتا ہے اس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام وہاں امن وسکون خوش وخرم اسودہ حال رہے اسی لئے فرمایا کہ اس چخہ کی آگ میں چالیس یا پچاس دن رہے فرمایا کرتے تھے کہ اس زمانے میں مجھے جو راحت وسکون وسرور حاصل تھا ویسا اس سے نکلنے کے بعد حاصل نہیں ہوا کیا اچھا ہوتا کہ میری ساری زندگی اسی میں گزرتی۔ حالانکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک تھے وقت کا بادشا اور اس کی پوری رعایا بلکہ جدالانبیاء کے والدین آپ کے مخالف تھے بالاخر کامیابی وفتح اور کامرانی کس کو نصیب ہوئی صرف اور صرف حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نصیب ہوئی۔ آپ کے یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مخالفین پسپا اور ناکام ہوئے۔ اسی لئے تو رب العلمین اپنے پیغمبر اخرالزمان نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا وان اقم وجهك للدين حنيفا ولاتكونن من المشركين☆ (پارہ رکوع ۱۶) ترجمہ اور یہ کہ سیدھا کریں آپ اپنے چہرہ کو واسطے دین کے حنیف ہو کر اور مت ہو آپ مشرکوں سے۔ اس آیت مبارکہ کا مطلب یہ ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آپ دین پر مستقیم وثابت رہو کسی حال میں بھی توحید سے لغزش نہ کرو اور اس کے سوا کسی کی روحانی طاقت کے طالب مدد نہ ہو۔ حنیف وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو تمام ماسوا سے منہ پھیرا ہو (ابن جریر) قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ رب العزت اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارہ میں ارشاد فرماتے ہیں

www.KitaboSunnat.com

﴿اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا وَ لَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهِ اِجْتَبٰهُ وَ هَدٰيهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ○ وَ اٰتَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ اِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ○ ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ○﴾ (پارہ رکوع)

مفہوم اللہ تعالیٰ رب العزت جناب ابراہیم علیہ السلام کی شان وعظمت میں ارشاد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ رب العزت کے پورے تابع فرمان تھے اور حنیف بھی ایسے تھے کہ اپنے الہ ومعبود کی طرف متوجہ ہو کر تمام ماسوا سے منقطع ہو گئے اللہ تعالیٰ کے سوا جو بھی آڑے آیا۔ خواہ وہ آپ کے دور کے لوگ تھے۔ یا آپ کے دور کا بادشاہ تھا۔ خواہ وہ آپ کے شہر کے عوام الناس خویش واقارب تھے۔ خواہ وہ محترمین والدین تھے جو بھی خدا کی توحید کی مخالفت میں سامنے آیا جناب جدالانبیاء نے پاؤں کے جوتے کی نوک سے ٹھکرا دیا۔ اسی لئے رب العلمین اپنی خوشی ومسرت کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ میرا خلیل میری تمام نعمتوں کا مشکور ومقدور تھا جس بنا پر ہم نے انہیں چن لیا برگزیدہ کر لیا ہدایت وصراط مستقیم سے انہیں نوازا۔ پھر لطف یہ ہے کہ اللہ رب العزت نے اپنے حبیب تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ بھی ملت ابراہیم کی اتباع کریں چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام مشرک نہیں تھے قرآن عظیم میں متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ رب العلمین نے اپنے خلیل کی ستائش وتعریف وتحمید کے تذکرے کیے ہیں۔ ایک حدیث میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى بَعَثَ جِبْرَآئِيْلَ عليه السلام اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ لَهٗ يَآاِبْرَاهِيْمُ اِنِّىْ لَمْ اَتَّخِذْكَ خَلِيْلًا عَلٰى اِنَّكَ اَعْبُدُ عِبَادًا لِّىْ وَلٰكِنْ اَطَّلَعْتُ فِىْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمْ اَجِدْ قَلْبًا اَسْخٰى مِنْ قَلْبِكَ۔

(الحدیث الترغیب)

اس حدیث سے پتہ چلا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جو اللہ رب العزت نے اپنا خلیل بنایا ہے آپ کی سخاوت کی وجہ سے۔ اور جناب ابراہیم علیہ السلام نے سخاوت کی انتہا کر دی ملک اور وطن کو چھوڑا وقت کے بادشاہ کو ترک کیا اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اپنی بیوی حضرت حاجرہ رضی اللہ عنہا کو بے آب وگیاہ جنگل میں چھوڑا۔ پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام اپنے پیارے فرزند دل بند کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا گو اللہ تعالیٰ رب العزت نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ایک بال بھی نہیں نقصان ہونے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دیا۔ جب کوئی مہمان آتا گوشت سے اس کی دعوت کرتے۔ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے لیے جو عذاب کے فرشتے آئے تھے ان کے پاس بھی جب آئے تو آپنے ان کے لیے بچھڑا ذبح کر کے پیش کر دیا گو فرشتوں نے استعمال نہیں کیا چونکہ فرشتے کھانا نہیں استعمال کرتے ان کا پیٹ نہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی وعبادت کے لئے پیدا کیے گئے ہیں۔ بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل کہا گیا ہے خلیل اسے کہتے جس کی دل کی گہرائی میں اللہ تعالیٰ رب العزت کی محبت ہو خلت اس محبت کو کہتے ہیں جو دل کی گہرائی تک پہنچی ہو لہٰذا اللہ تعالیٰ کی محبت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل کی گہرائی میں سرایت کر گئی تھی یعنی دل کی تہہ میں تھی۔ حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن کے شرک اور کفر کے خلاف کارنامے آپ نے پڑھے ہیں۔ توحید ربانی پر ثابتقدمی اور اس کے بدلہ میں مصائب والام کا سامنا کرنا پڑا اور اس کے عوض میں طرح طرح کے انعامات وکمالات خوشخبریاں ومسرتیں حاصل ہوئیں جن کے وزن اور تعداد کا شمار ہی نہیں۔

شرک کے موضوع پر بنی اسرائیل میں بت پرستی

پھر اس پر غضب یہ ہوا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی اورلاد میں جو اخی اب نامی ایک شخص بادشاہ ہوا تو اس نے صیدانیوں کے بت پرست بادشاہ کی لڑکی ملکہ ایزبل سے شادی کر لی جو بعل بت کی پرستش کرتی تھی اور وہ حسن وجمال میں بے مثل تھی چونکہ بنی اسرائیل کے دل ودماغ قبر پرستی کی وجہ سے بت پرستی کے لئے تیار ہو چکے تھے کہ بت پرستی میں قدیم بزرگوں کے ہم شکل مجسمے بنا کر پوجے جاتے تھے اور ان کی روحانیت کے توسل سے خدا سے اپنی اپنی مرادیں مانگی جاتی تھیں۔ اور قبر پرستی میں ذرا فرق دیکر پیغمبروں اور بزرگوں کی قبروں کی پرستش اور ان کی روحانیت کی سفارش کے خیال سے دعا مانگا کرتے تھے اس وجہ سے ملکہ ایزبل کو اپنے مطلب کی تکمیل میں بڑی آسانی ہوئی کہ اول اسنے بادشاہ کو آمادہ کیا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں بعل بت کا مندر تیار کرائے جب مندر تیار ہوا اور اس کی پرستش بادشاہ نے جو شروع کی تو باقی بنی اسرائیل میں اسنے لعل پرستی کو بہت رواج دیا۔ اور بعل بت کا دور دورہ تمام بنی اسرائیل میں پھیل گیا قبر پرستی تو ان میں تاجدار مدینہ ﷺ کے زمانہ تک قائم رہی کہ جب مہاجر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حبشہ سے اور تاجر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ملک شام سے آتے تھے تو وہ تاجدار مدینہ ﷺ سے ذکر کرتے تھے کہ انہوں نے اپنے انبیاء وصلحا کی قبروں پر عمدہ عمارتیں بنائی ہیں اور قبروں کو بوسہ دیتے سجدہ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے آگے ان کو اپنی سفارش کرنے والے قرار دیتے ہیں تو تاجدار مدینہ ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا

لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى جَعَلُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ وَصُلَحَائِهِمْ مَسَاجِدًا (بخاری شریف)

ترجمہ: یہودیوں اور عیسائیوں پر خدا کی لعنت ہو کہ انہیں نے اپنے پیغمبروں اور بزرگوں کی قبر کو قابل سجدہ ٹھہرا لیا ہے) اور پھر تاجدار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

(اَللّٰهُمَّ لَاتَجْعَلْ قَبْرِیْ صَنَمًا)

ترجمہ اے اللہ میری قبر کو بت نہ بنانا۔ مگر بعل پرستی جو ملکہ ایزبل کی بدولت داخل ہو گئی تھی اس پر بڑا فساد ہوا کہ مع بادشاہ اور تقریبا تمام بنی اسرائیل جو اس زمانہ میں روئے زمین پر خدا کے فرمابردار اور مسلمان لوگ صرف وہی سمجھے جاتے تھے) اس زمانہ کے پیغمبروں اور علمائے شرع کے برخلاف کھڑے ہو گئے اس کشاکش میں دوسو پیغمبر اور علمائے شرع شہید کیے گئے اسی کی بابت قرآن شریف میں آتا ہے۔

﴿وَ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَ الْمَسْكَنَةُ وَ بَآءُ وْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ يَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ۝﴾

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ بنی اسرائیل پر ذلت اور مسکینی ڈالی گئی خدا تعالیٰ کے غصہ کو اپنے اوپر لے آئے اور ان پر محتاجی (غیروں کی ماتحتی) مسلط کر دی گئی یہ اس لئے کہ انہوں نے احکام خدا سے عملی طور پر انکار کیا اور نا جائز باتوں کی حمایت میں پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے تھے حالانکہ دعویٰ ان سب کا یہ تھا کہ تو ریت اور موسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر ہمارا ایمان ہے لیکن ان بدعات سے روکنے کے لیے جب پیغمبر آئے ان کو قتل کیا اور بادشا کا حکم تھا ان سیاہ اور تنگ دل لوگوں کو چن چن کر قتل کیا جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماپ تول میں کمی بیشی کرنے والوں کی سزا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَامُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّابَعْدُ○ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ○ الَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ○ وَاِذَا کَالُوْھُمْ اَوْ وَّزَنُوْھُمْ یُخْسِرُوْنَ ○ اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِکَ اَنَّھُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ○ لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ○ یَّوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ کَلَّا اِنَّ کِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍ ○ وَمَا اَدْرٰکَ مَا سِجِّیْنٌ ○ کِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ○ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ○ الَّذِیْنَ یُکَذِّبُوْنَ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ○ وَمَا یُکَذِّبُ بِہٖٓ اِلَّا کُلُّ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ○ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ○

(پارہ ۳۰ رکوع ۸)

''ترجمہ: بڑی خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی کہ کہ جب لوگوں سے اپنا حق لیویں تو پورا لیں اور جب ان کو ناپ کر دیں تو گھٹا کر دیں (آگے مطففین کو تہدید ہے کہ) کیا ان لوگوں کو اس کا یقین نہیں ہے کہ وہ ایک سخت دن میں زندہ کر کے اٹھائے جاویں گے جس دن کہ تمام آدمی رب العلمین کے سامنے کھڑے ہوں گے ہرگز (ایسا نہیں ہوگا)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی کافر لوگوں کا نامہ عمل سجین میں رہے گا۔ آپ کو معلوم ہے کہ سجین میں رکھا ہوا نامہ اعمال کیا چیز ہے وہ ایک نشان کیا ہوا دفتر ہے اس دن (یعنی قیامت کے دن) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی جو دن جزا کو جھٹلاتے ہین اور اس دن جزا کو وہی شخص جھٹلاتا ہے جو حد عبودیت سے گزرنے والا ہو اور مجرم ہو اور جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جائیں تو یوں کہ دیتا ہو کہ یہ بے سند باتیں ہیں پہلوں سے منقول چلی آتی ہیں۔ کچھ تفسیر حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ شریف میں تشریف لائے تو یہاں کے لوگ سب لوگوں سے تول میں بدتر تھے اس پر یہ سورہ المطففین نازل ہوئی پھر انہوں نے پیمانہ کو اچھا کر لیا روایت کیا اس حدیث کو نسائی وغیرہ نے۔ دوسری ایک اور حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں توڑا کسی قوم نے عہد کو مگر اللہ تعالیٰ نے دشمن کو ان پر مسلط کر دیا اور نہیں کم کیا پیمانہ کو مگر ان پر زمین کی انگوریاں (یعنی پیداوار) بند کی گئیں اور قحط سالی میں پکڑے گئے (فتح وابن کثیر) وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ یعنی خرابی ہے حقوق العباد تلف کرنے والوں کی پیائش اور وزن میں۔ ہر چند لفظ تطفیف کے معنے لغوی پیائش اور وزن میں خیانت کرنے کے ہیں مگر شیخ ابوالقاسم قشیری قدس سرہ العزیز اور دیگر بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ یہ لفظ وسیع المعنے ہے پیائش اور تول کی خیانت کو بھی شامل ہے اور اس کے سوا ہر قسم کی خیانت اور خست کو بھی جیسا کہ اپنے عیوب کو چھپانا۔ اور لوگوں کے وہی عیوب ظاہر کرنا۔ لوگوں سے انصاف طلب کرنا اور آپ انصاف نہ کرنا۔ لوگوں کی عیب جوئی کرنا اپنے عیوب کی پروانہ کرنا۔ لوگوں سے تعظیم طلب کرنا اور خود کسی کی تعظیم تکریم نہ کرنا۔ نوکروں غلاموں اور تابعداروں سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدمت تو ٹھوک بجا کر لینا اور تنخواہ اور اجرت دینے میں کمی کرنا۔ اپنے لئے جو پسند کرنا وہ دوسروں کے لئے نہ کرنا رزق وعزت وعافیت تو خدا تعالیٰ سے سب کچھ مانگنا اور اس کی حکم برداری سے دل چرانا۔ لوگوں سے اللہ تعالیٰ کے لئے سوال کرنا آپ اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ نہ دینا اوروں کو نصیحت کرنا خود مبتلا ہونا حال خراب رکھنا قال ٹھیک رکھنا بزرگوں کی صورت بنانا باطن میں شیطانی کام کرنا ریاکاری کرنا وغیرہ یہ سب لوگ مُطَفِّفْ ہیں ان سب کے لئے ویل ہے یعنی خرابی ہے۔'' (تفسیر حقانی)

﴿وَ اِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَیْلَ وَ الْمِیْزَانَ وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ وَ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۝﴾ (پارہ ۸ رکوع ۱۷)

''ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مدین کی طرف ان کے بھائی حضرت شعیب علیہ السلام کو بھیجا۔ انہوں نے فرمایا اے میری قوم تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے واضح دلیل آ چکی ہے تو تم ناپ اور تول پوری کیا کرو اور لوگوں کا ان کی چیزوں میں نقصان مت کیا کرو۔ اور روئے زمین مین بعد اس کے درستی کر دی گئی فساد مت پھلاؤ یہ تمہارے لئے فائدہ مند ہے اگر ہو تم ایمان والے کچھ مفہوم حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم میں بعض دوسرے جرائم کے ساتھ کے ناپ تول میں کمی پیشی کی بھی عادت تھی جس وجہ سے رب العلمین نے اپنے نبی حضرت شعیب علیہ السلام کی وساطت سے ان جرائم سے روکا لیکن وہ قوم نہ رکی اور نہ باز آئی۔ قبیلہ مدین اور اصحاب الایکہ جو دراصل ایک ہی امت تھی جن میں تولنے اور کم ماپنے کا رواج تھا جن کی ہدایت کے لئے حضرت شعیب علیہ السلام بھیجے گئے تھے۔ یہ لوگ پیڑوں یعنی درختوں کی بھی پوجا کرتے تھے اس لئے ان کو اصحاب الایکہ سورہ شعرا میں کہا ہے یعنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درختوں کی عبادت کرنے والے۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے بڑی عمر پائی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت تک زندہ تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے قبطی کے قتل ہونے کے بعد مصر سے مدین کو جب موسیٰ علیہ السلام گئے تو ان کی ملاقات حضرت شعیب علیہ السلام سے ہوئی اور وہ دور نہیں جن کا قصہ سورہ قصص میں بھی آتا ہے ان میں حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹیاں تھیں جن میں سے ایک کا نکاح حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی ہوا تھا حضرت شعیب علیہ السلام نابینا تھے اور بڑے فصیح تھے اسی لئے ان کو خطیب الانبیاء کہتے ہیں قرانِ شریف میں حضرت شعیب علیہ السلام کی امت کے عذاب تین جگہ ذکر ہے ایک جہاں سورہ اعراف میں زلزلہ کا ذکر ہے اور ایک سورہ ہود میں جہاں چنگھاڑ آسمانی کا ذکر ہے ایک سورہ شعرئ میں بادل کے عذاب کا ذکر ہے جس سے آگ برسی تھی یہ تینوں عذاب ایک ساتھ اس طرح آئے کہ پہلے جب وہ لوگ اپنے گھروں میں تھے تو زلزلہ آیا جب گھروں سے باہر نکلے تو سخت گرمی معلوم ہوئی اور بادل کی صورت کا ایک ٹکڑا سایہ کا نظر آیا پہلے ایک شخص ان میں سے اس سایہ میں گیا اور اس نے اس سایہ کی ٹھنڈک کی تعریف کی اس کی تعریف سن کر سب لوگ اس چھاؤں میں چلے گئے اتنے میں آسمان سے ایک سخت چیخ کی اواز آئی اور اس بادل سے آگ برسی جس سے سب لوگ ایک دم میں ہلاک ہوگئے یہ تیں قسم کا ایک امت کا عذاب ہے۔ بعض مفسروں نے ہر ایک قسم کے عذاب کو ایک جدی امت کا عذاب خیال کر کے یہ کہا ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام کئی امتوں کی ہدایت کے لئے معبوث کئے گئے تھے۔ حقیقت میں یہ ایک ہی امت کا عذاب تین ٹکڑوں کا ہے اور اس امت کے ہر ایک ذکر کے ساتھ ایک ٹکڑا عذاب کا اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے (ابن کثیر و خازن و فتح الباری)

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنے کا عجیب انداز:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝﴾ (پارہ ۲۷ رکوع ۱۷)

ترجمہ: ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور رسول اس کے اور خرچ کرو اس چیز سے کہ کیا تم کو جائے نشین پہلوں کا بیچ اس کے۔ پس جو لوگ ایمان لائے تم میں سے اور خرچ کیا۔ واسطے ان کے ثواب ہے بڑا۔

مما جعلکم مستخلفین فیه

کچھ تفسیر یعنی اس مال میں سے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرو جس کا خداوند تعالیٰ نے تم کو خلیفہ یا وارث بنایا ہے۔ باپ دادا کی میراث یا کسی کے عطیہ یا کسی اور سبب سے حاصل ہوا۔ کل وہ غیر کے پاس تھا آج اس کے پاس یہ اس کا خلیفہ یعنی قائم مقام ہے اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ یہ سدا کسی کے پاس نہیں رہا ہے نہ تمہارے پاس رہے گا۔ یہ آنی جانی چیز ہے اس میں جو کچھ بھی ہو سکے اپنے عہد میں نیکی کرلو۔ مرنے سے یا دیگر اسباب سے یہ دوسرے کے پاس چلا جاتا ہے **فالذین امنوا الخ** کہ جو ایمان لائیں گے اور اللہ کے راستہ میں دیں گے ان کو بڑا عمدہ بدلہ ملے گا یہ ضائع نہ جائے گا کبھی اس دنیا میں بھی مل جاتا ہے ورنہ تو اکثر اس جہان میں ملتا ہے جہاں یہ مرکر جاتا ہے دوسری زندگی حاصل کر جاتا ہے۔ اس لئے نیک لوگوں نے جو کچھ ملا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کر دیا۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ تمہارے گھر میں تمہارا کچھ مال واسباب دکھائی نہیں دیتا کیا کرتے ہو اس نے کہا بھائی یہ میرا گھر نہیں مسافر خانہ ہے چند روز میں مہمان ہوں مجھے جو ملتا ہے اس کو اپنے اصلی گھر میں بھیج دیتا ہوں جس کو نہ کوئی چور لے سکے نہ ظالم چھین سکے۔ جواب سن کر سائل پھوٹ پھوٹ کر اپنی غفلت اور حب مال پر رونے لگا (تفسیر حقانی) سخاوت کے معاملہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کمال کر دیا تھا ایسے معلوم ہوتا تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی و پروانے جنت میں نہ جائیں گے اور بہشتی لے مریں گے رضی اللہ عنہم کو جو مال ملا دولت اللہ تعالیٰ دیتا تھا

محکم دلائل اور براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اللہ اور رسول کے اشارہ پر خدا و رسول کی رضا جوئی پر نچھاور و قربان کر دیتے تھے ایک مرتبہ جبکہ نبی ﷺ کے پاس صحابہ کرام اپنا مال و دولت لائے۔ اور اس دفع حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خیال کیا کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہمیشہ صدقات وخیرات میں بڑھ جاتے ہیں اس دفع میں سخاوت میں بڑھ جاؤں اپنے گھر کے تمام مال و دولت حساب کر کے نصف مال لاکر خدمت نبوی میں حاضر کر دیا۔ اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی اپنے گھر میں دیکھ بھال کر کے سارے کا سارا مال لاکر خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے دربار نبوی میں حاضر کر دیا نبی ﷺ نے پوچھا عمر رضی اللہ عنہ آپ کتنا مال لائے ہیں عرض کی اللہ تعالیٰ کے رسول نصف مال گھر چھوڑ کر آیا ہوں اور نصف آپ کی خدمت عالیہ میں پیش کر دیا ہے۔ آپ نے اپنے یار غار حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم کتنا مال لائے ہو عرض کی آقا سید الانبیاء خدا اور خدا کے رسول کی محبت گھر چھوڑ کے آیا ہوں اور سارا مال آپ کی خدمت میں حاضر کر دیا ہے۔ اسی طرح دیگر صحابہ کرام مہاجرین وانصار بھی بہت زیادہ سخاوتیں کیا کرتے تھے چنانچہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے متعلق نبوت کی زبان طیبہ سے ارشاد گرامی ہے آپ نے ارشاد فرمایا

وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ اِلَّا كَافَيْنَاهُ مَاخَلَا اَبَابَكْرٍ يُكَافِئُهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا نَفَعَنِىْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَانَفَعَنِىْ مَالُ اَبَابَكْرٍ وَلَوْكُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا غَيْرَ رَبِّىْ لَاتَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ خَلِيْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ

(مشکوٰۃ شریف باب مناقب ابو بکر رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے بھی ہمارے ساتھ احسان کیا ہم نے اس کے ساتھ احسان کر کے اس کا بدلہ اتار دیا لیکن ابوبکر صدیق کا بدلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ہماری طرف سے دیں گے۔ نہیں فائدہ دیا مجھ کو کسی آدمی کے مال نے جس قدر فائدہ دیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مال نے۔ اور اگر میں کسی کو اپنا جانی دلی دوست خدا تعالیٰ کے سوا بناتا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کو بناتا اس لئے کہ تمہارا رسول صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کا جانی اور دلی دوست ہے خلت اس محبت کو کہتے ہیں جو دل کی گہرائی دل کی تہہ میں ہو۔ ایسی محبت مجھے اللہ تعالیٰ رب العزت کے ساتھ ہی ہے۔ یہ حدیث نبوت کی زبان طیبہ سے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سخاوت کی وجہ سے بیان ہوئی ہے۔

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بن سَمُرَة قَالَ جَآءُ عُثْمَانُ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِاَلْفِ دِيْنَارٍ فِيْ كُمِّهٖ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشُ الْعُسْرَةِ فَنَشَرَّهَا فِيْ حُجْرِهٖ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يُقَلِّبُهَا فِيْ حَجْرِهٖ وَيَقُوْلُ مَاضَرَّ عُثْمَانَ مَاعَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ۔ (باب مناقب عثمان مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک دفع ایک ہزار اشرفی اپنی آستین کے نیچے رکھ کر لائے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عسرہ کے لشکر کی تیاری میں مصروت تھے لاکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں یعنی جھولی مبارک میں ڈال دیں راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نبوت کے ہاتھ سے ان اشرفیوں کو اوپر نیچے کر رہے ہیں اور زبان نبوت سے ارشاد فرما رہے تھے کہ آج کے بعد میرا عثمان اگر کوئی نفلی کام نہ کرے تب بھی اس کا کوئی نقصان نہیں کوئی ضرر نہیں یہ بات تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دفع ارشاد فرمائی یہ تھے نیک اعمال صحابہ کرام کے یہ تھی ان بزرگوں اللہ والوں کی سخاوت ایسے واقعات کتب احادیث صحاح ستہ میں اور کتب تفاسیر وتواریخ میں متعدد موجود ہیں۔

﴿وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا○ وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا○ اِنَّ لَدَيْنَا اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا○ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا○ يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا○﴾ (پارہ ۲۹ رکوع ۱۳)

ترجمہ: اور صبر کریں آپ اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہیں وہ اور چھوڑ دیں آپ ان کو چھوڑ دینا اچھا اور چھوڑ دے مجھ کو اور جھٹلانے والوں نعمت میں رہنے والوں کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ڈھیل دے انکو تھوڑی سی تحقیق نزدیک ہمارے بیڑیاں ہیں اور آگ ہے دوزخ کی اور کھانا ہے گلے میں اٹکنے والا اور عذاب ہے درد دینے والا۔ اس دن کانپے گی زمین اور پہاڑ اور ہو جائیں گے پہاڑ ٹیلے بھربھرے۔ یوم ترجف الارض کہ جس دن زمین کانپے گی لرزے گی وکانت الجبال کثیبا مھیلا اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر ٹیلے ریت کے بن جائیں یعنی قیامت کے دن اور قیامت سے پہلے بھی مگر کم انجیل لوقا کے ۱۶ باب میں ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے ایک دولت مند کافر اور ایک دیندار آدمی کا ذکر کیا ہے جو ناسور اور زخموں سے چور تھا اور کتے اس کے زخم چاٹتے تھے اور دولت مند کے پس خوردہ ٹکڑوں کی آرزو کیا کرتا تھا قضاءً دونوں فوت ہو گئے العزر کو جو غریب تھا فرشتوں نے لے جا کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی گود میں رکھا اور دولت مند کو دوزخ میں۔ اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا اور ان کی گود میں العزر کر بھی اس نے پکارا اے باپ ابراہیم علیہ السلام مجھ پر رحم فرماؤ اور العزر کو بھیج کہ اپنی انگلی کا سرا بھگو کر میری زبان ٹھنڈی کرے کیونکہ میں لو میں تڑپتا ہوں تب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اے بیٹے تو یاد کر کہ تو اپنی زندگی میں اچھی چیزیں لے چکا اور العزر بری چیزیں سو اب وہ ارام پاتا ہے اور تو تڑپتا ہے اور ہمارے اور تمہارے درمیان ایک عمیق گھڑھا ہے ادھر کے ادھر اور ادھر کے ادھر نہیں جا سکتے تب دولتمند نے کہا میں منت کرتا ہوں کہ اب اسے میرے باپ کے گھر بھیجیں میرے پانچ بھائی ہیں ان کو مطلع کرے تا کہ وہ بھی اس عذاب کی جگہ میں نہ آئیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا ان کے پاس انبیاء ہیں چاہے کہ یہ ان کی سنیں اس نے کہا اے باپ ابراہیم علیہ السلام اگر مردوں میں سے کوئی ان کے پاس جائے تو وہ توبہ کریں گے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا جب نبیوں کی نہ سنی تو مردوں کی کب سنیں گے (تفسیر حقانی پارہ ۲۹ سورہ المزمل) گو توحید پر قائم رہنا اتباع سنت اور احکامات دین۔ جہاد و قتال کفار مشرکین یہود و نصاریٰ کے ساتھ جاری رکھنا اپنے اموال اور اولاد کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صرف کرنا سخاوت کرنا گو ان چیزوں میں تکلیفیں آتی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں لیکن اللہ رب العزت کے ہاں جو ناز و نعمتیں وعنایات اور بلندی درجات ہیں ان کا کوئی حساب ہی نہیں۔ اسی لئے ایک حدیث قدسی جو تاجدار مدینہ ﷺ نے اللہ رب العزت کی طرف سے ارشاد فرمائی ہے جس کے کچھ الفاظ یہ ہیں

اَعَدتُّ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مالا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَاخَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرَ

ترجمہ: میں نے اپنے بندوں کے لئے نیکوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جن کو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں جن کو کسی کان نے سنا نہیں جن کا کسی آدمی کے دل میں تصور تک نہیں ہوا۔

دولت پر غرور کرنے کا وبال:

﴿وَ اضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّ حَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّ جَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ○ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَ لَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْئًا وَّ فَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ○ وَّ كَانَ لَهٗ ثَمَرٌ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَ هُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّ اَعَزُّ نَفَرًا ○ وَ دَخَلَ جَنَّتَهٗ وَ هُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ○ وَّ مَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً وَّ لَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ○﴾

(پارہ ۱۵ رکوع ۱۷)

ترجمہ: اور بیان کرو اسطے ان کے مثال دو آدمیوں کی کہ کئے ہم نے واسطے ایک کے ان میں سے دو باغ انگوروں کے اور گھیرا ہم نے ان دونوں کو ساتھ کھجوروں کے اور کی ہم نے درمیان ان دونوں کے کھیتی۔ دونوں باغوں نے دیا میوہ اپنا اور نہ کم کیا اس میں سے کچھ اور جاری کی ہم نے درمیان ان دونوں کے نہر۔ اور تھا واسطے اس کے میوہ پس کہا اس نے واسطے ہم نشیں اپنے کے اور وہ سوال جواب کرتا تھا اس سے میں زیادہ تر ہوں تجھ سے مال میں اور زیادہ عزت والا ہوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدمیوں کا۔ اور داخل ہوا باغ اپنے میں اور وہ ظلم کرنے والا تھا جان اپنی پر کہا کہ میں نہیں گمان کرتا یہ کہ ہلاک ہو یہ باغ کبھی۔ اور نہیں گمان کرتا میں قیامت کو قائم ہونے والی اور اگر پھیرا گیا طرف پروردگا اپنے کے البتہ پاؤں گا میں بہتر اس سے جگہ پھر جانے کی کچھ تفسیر ان ایات سے پہلی آیات میں مسکین مسلمانوں اور مالدار کافروں کا تذکرہ ہوا تھا یہاں ان کی ایک مثال بیان کی جاتی ہے کہ دو آدمی تھے جن میں ایک مالدار تھا انگوروں کے باغ اردگرد کھجوروں کے درخت درمیان میں کھیتی درخت پھلے ہوئے۔ بیلیں ہری کھیتی سبز پھل پھول بھر پور نقصان کسی قسم کا نہیں ادھر ادھر نہریں جاری اس کے پاس طرح طرح کی پیداوار موجود تھی مالدار آدمی العزض اس نے ایک دن اپنے ایک دوست سے فخر وغرور کرتے ہوئے کہا میں مالداری میں عزت والا اولاد میں جاہ وحشم میں نوکر چاکر میں تجھ سے زیادہ حیثیت والا ہوں ایک فاجر شخص کی تمنا یہی ہوتی ہے کہ دنیا کی یہ چیزیں اس کے پاس بکثرت ہوں۔ یہ اپنے باغ میں گیا اپنی جان پر ظلم کرتا ہوا یعنی تکبر تجبر انکار قیامت اور کفر کرتا ہوا اس قدر مست تھا کہ اس کی زبان سے نکلا ناممکن ہے میری یہ لہلاتی کھیتیاں یہ پھلدار درخت یہ جاری نہریں یہ سرسبز بیلیں کبھی فنا ہو جائیں حقیقت میں یہ اس کی کم عقلی اور بے ایمانی اور دنیا کی خرمستی اور خدا تعالیٰ کے ساتھ کفر کی وجہ سے تھی۔ اسی لیے کہہ رہا ہے کہ میرے خیال سے تو قیامت آنے والی نہیں۔ اور اگر بالفرض آئی بھی تو ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کا میں پیارا ہوں ورنہ وہ مجھے مال ومتاع اس قدر کیسے دیتا؟ تو وہاں بھی وہ مجھے اس سے بہتر عطا فرمائے گا جیسے ایک اور آیت میں ہے

﴿وَلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّیْٓ اِنَّ لِیْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى﴾

ترجمہ: اگر میں لوٹایا گیا تو وہاں میرے لئے اور اچھائی ہوگی۔

ایک اور آیت میں ہے

﴿اَفَرَءَیْتَ الَّذِیْ كَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَیَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا﴾

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: یعنی تو نے اسے بھی دیکھا ہے جو ہماری آیتوں کے ساتھ کفر کر رہا ہے اور باوجود اس کے اس کی تمنا یہ ہے کہ مجھے قیامت کے دن بھی بکثرت مال و اولاد ملے گی۔ یہ خدا تعالیٰ کے سامنے دلیری کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ پر باتیں بناتا ہے۔ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں اس آیت کا شان نزول عاص بن وائل ہے

﴿ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَ هُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا○ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَ لَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّيْۤ اَحَدًا○ وَ لَوْ لَاۤ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّ وَلَدًا○ فَعَسٰى رَبِّيْۤ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَ يُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا○ اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا○﴾ (پارہ ۱۵ رکوع ۱۷)

ترجمہ: کہا اس کے لئے اس کے ساتھی نے باتیں کرتے ہوئے کیا کفر کرتا ہے تو اس ذات کے ساتھ جس نے تجھے مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر تجھے پورا آدمی بنا دیا۔ لیکن میں تو یہ عقیدہ رکھتا ہوں وہ اللہ تعالیٰ میرا رب ہے میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔ اور کیوں نہیں جب داخل ہوا تو اپنے باغ میں کہتا تو جو چاہا اللہ تعالیٰ نے کوئی طاقت نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے اگر تو مجھے مال واولاد میں اپنے سے کم دیکھ رہا ہے۔ مگر بہت ممکن ہے کہ میرا رب مجھے تیرے اس باغ سے بہتر دے اور تیرے اس باغ پر آسمان سے عذاب بھیج دے اور یہ چٹیل پھسلنا میدان بن جائے۔ یا اس کا پانی خشک ہو جائے اور تیرے بس میں نہ رہے تو اسے تلاش کر لائے۔ کچھ تفسیر اس کا فرمالدار کو جو جواب اس مومن مفلس نے دیا تھا اس کا بیان ہو رہا ہے کہ کس طرح اس نے اسے وعظ ونصیحت کی ایمان ویقین کی ہدایت پیش کی اور گمراہی وغرور سے ہٹانا چاہا۔ فرمایا کہ تو خدا کے ساتھ کفر کرتا ہے جس نے انسانی پیدائش مٹی سے شروع کی پھر نسل اس کی ملے جلے پانی سے جاری رکھی جیسے ایک آیت سپارہ اول میں ذکر کی كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا الخ میں ہے کہ تم خدا تعالیٰ کے ساتھ کیسے کفر کرتے؟ تم مردہ تھے اس نے تمہیں زندہ کیا تم اس کی ذات کا اس کی نعمتوں کا انکار کیسے کرتے ہو؟ اس کی نعمتوں کے اس کی قدرتوں کے بے شمار نمونے خود تم میں موجود ہیں کون نادان ایسا ہو جو نہ جانتا ہو کہ وہ پہلے کچھ نہ تھا اللہ تعالیٰ نے اسے موجود کر دیا۔ وہ خود بخود اپنے ہونے پر قادر نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا وجود پیدا کیا پھر وہ انکار کے لائق کیسے ہو گیا؟ اس کی توحید الوہیت سے کون انکار کر سکتا ہے میں تو تیرے مقابلہ میں کھلے الفاظ میں کہہ رہا ہوں کہ میرا رب وہی اللہ وحدہ لاشریک لہ ہے میں اپنے رب کے ساتھ مشرک بننا ناپسند کرتا ہوں پھر اپنے ساتھی کو نیک رغبت دلانے کے لئے کہتا ہے اپنی لہلاتی ہوئی کھیتی اور ہرے بھرے میووں سے لدے ہوئے باغ کو دیکھ کر تو خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیوں نہیں کرتا؟ کیوں مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ نہیں کہتا؟ اسی آیت کو سامنے رکھ کر بعض سلف کا مقولہ ہے جسے اپنی اولاد یا مال یا حال پسند آئے اسے یہ کلمہ پڑھ لینا چاہیے۔ ابویعلیٰ موصلی میں ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جس بندے پر خدا تعالیٰ اپنی کوئی نعمت انعام فرمائے۔ اہل وعیال ہوں دولتمندی ہو فرزند ہوں پھر وہ اس کلمہ کو کہہ لے تو اس میں کوئی آنچ نہ آئے گی بجز موت کے پھر آپ اس آیت کی تلاوت کرتے حافظ ابوالفتح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح نہیں مسند احمد میں ہے حضور ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں جنت کا ایک خزانہ بتلاؤں؟ وہ خزانہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہنا ہے۔ اور روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے اس بندے نے مان لیا اور سونپ دیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پھر پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا صرف لاحول الخ نہیں بلکہ وہ جو سورہ کہف میں ہے یعنی مَاشَاءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ پھر فرمایا کہ اس نیک شخص نے کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ مجھے آخرت کے دن بہتر نعمتیں عطا فرمائے اور تیرے اس باغ جسے تو ہمیشگی والا سمجھے بیٹھا ہے تباہ کر دے آسمان سے اس پر عذاب بھیج دے، زور کی بارش آندھی کے ساتھ آئے تمام کھیت اور باغ پٹ ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے' سوکھی صاف زمین رہ جائے گویا کہ کوئی کبھی یہاں کوئی چیز اگی ہی نہ تھی یا اس کی نہروں کا پانی دھنسادے غور مصدر ہے معنے میں غائر کے بہ بطور مبالغہ کے لایا گیا ہے

﴿ وَ اُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا وَ هِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا○ وَ لَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ مَا كَانَ مُنْتَصِرًا○ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ عُقْبًا○﴾(پارہ ۱۵ رکوع ۱۷)

اس کے سارے پھل گھیر لئے گئے پس وہ اس خرچ پر جو اس نے اس میں کیا تھا اپنے ہاتھ ملنے لگا اور وہ باغ تو اوندھا الٹا پڑا ہوا تھا اور یہ کہہ رہا تھا کہ کاش میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا۔ اور اس کی حمایت میں کوئی جماعت نہ اٹھی کہ اللہ تعالیٰ سے اس کا کوئی بچاؤ کرتی اور نہ خود ہی وہ بدلہ لینے والا بن سکا یہیں سے ثابت ہوا کہ اختیارات اس اللہ تعالیٰ ہمیشگی والے کے ہی ہیں وہ ثواب دینے کے اور انجام کے اعتبار سے بہت ہی بہتر ہے کچھ تفسیر اس کا کل مال کل پھل فروٹ غارت ہو گیا وہ مومن اسے جس بات سے ڈرا رہا تھا وہی ہو کر رہی اب تو وہ اپنے مال کی بربادی پر کف افسوس یعنی ہاتھ ملنے لگا اور آرزو کرنے لگا کاش کہ میں اپنے خدا تعالیٰ کے ساتھ مشرک نہ بنتا جن پر فخر کرتا تھا ان میں سے کوئی اس وقت کام نہ آیا فرزند قبیلہ سب رہ گیا فخر و غرور سب ڈھے گیا نہ اور کوئی کھڑا ہوا نہ خود میں ہی کوئی ہمت ہوئی۔ بعض لوگ۔ هنالك پر وقف کرتے ہیں اور اسے پہلے جملے کے ساتھ ملا لیتے ہیں یعنی وہاں وہ اپنا انتقام نہ لے سکا۔ اور بعض مُنْتَصِرًا پر آیت کر کے آگے سے نئے جملے کی ابتدا کرتے ہیں والایة کی دوسری قرائت پر مطلب یہ ہوا کہ ہر مومن و کافر اللہ تعالیٰ ہی کی طرف رجوع کرنے والا ہے اس کے سوا کوئی جائے پناہ ہی نہیں عذاب کے وقت کوئی بھی بجز اس کے کوئی کام نہیں آ سکتا جیسے فرمان ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلَمَّا رَاَوْ بَاْسَنَا قَالُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ الخ

یعنی ہمارے عذاب دیکھ کر کہنے لگے کہ ہم اللہ واحد پر ایمان لاتے ہیں اور اس سے پہلے جنہیں ہم شریک خدا ٹھہرایا کرتے تھے ان سے انکار کرتے ہیں اور جیسے کہ فرعون نے ڈوبتے وقت کہا تھا اس خدا پر ایمان لاتا ہوں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں مسلمانوں میں شامل ہوتا ہوں اس وقت جواب ملا کہ اب ایمان قبول کرتا ہے؟ اس سے پہلے تو نافرمان رہا واؤ کی کسرہ کی قرائت پر معنی ہوئے کہ وہاں حکم صحیح طور پر اللہ ہی کے لئے ہے للہ الحق کی دوسری قرائت قاف کی پیش سے بھی ہے کیونکہ یہ الولایۃ کی صفت ہے جیسے فرمان ہے

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ الخ

میں ہے بعض لوگ قاف کا زیر پڑھتے ہیں ان کے نزدیک یہ صفت ہے حق تعالیٰ کی جیسے اور ایت میں ہے

ثُمَّ رُدُّوْا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰهُمُ الْحَقُّ

اسی لئے پھر فرماتا ہے کہ جو اعمال صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہوں ان کا ثواب بہت ہوتا ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی وہ بہت بہتر ہے ملکہ بلقیس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی اطاعت کی تو اس کی دنیاوی بادشاہت بھی قائم رہی اور آخرت بھی سدھر گئی قوم ثمودؑ۔ قوم لوط۔ فرعون اور اس کی قوم۔ ان قوموں نے اللہ تعالیٰ کے رسولوں کی نافرمانی کی اور مخالفت کر کے تباہ و برباد ہوئے قریش مکہ کا بھی عدم اطاعت کی مودت میں یہی حال وانجام ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہ بابل کے ہاتھ سے بنی اسرائیل کی بربادی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ باللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَامُضِلَّ لَہٗ ومَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّابَعْدُ○ فَاَعُوْذُ باللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

وَ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَ جَعَلْنٰہُ ھُدًی لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَکِیْلًا○ ذُرِّیَّۃَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ اِنَّہٗ کَانَ عَبْدًا شَکُوْرًا○ وَ قَضَیْنَآ اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ فِی الْکِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِی الْاَرْضِ مَرَّتَیْنِ وَ لَتَعْلُنَّ عُلُوًّا کَبِیْرًا○ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰھُمَا بَعَثْنَا عَلَیْکُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّیَارِ وَکَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا○ ثُمَّ رَدَدْنَا لَکُمُ الْکَرَّۃَ عَلَیْھِمْ وَ اَمْدَدْنٰکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ وَ جَعَلْنٰکُمْ اَکْثَرَ نَفِیْرًا○ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ وَ اِنْ اَسَاْتُمْ فَلَھَا فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَۃِ لِیَسُوْٓئُا وُجُوْھَکُمْ وَ لِیَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ کَمَا دَخَلُوْہُ اَوَّلَ مَرَّۃٍ وَّ لِیُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِیْرًا○ عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یَّرْحَمَکُمْ وَ اِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا وَ جَعَلْنَا جَھَنَّمَ لِلْکٰفِرِیْنَ حَصِیْرًا○ (پارہ ۱۵ رکوع ۱)

''ترجمہ: اور دی ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب اور کیا ہم نے اس کو ہدایت واسطے بنی اسرائیل کے بیچ کتاب کے یہ کہ نہ پکڑو سوائے میرے کارساز اے اولاد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان لوگوں کی جن کو اٹھایا ہم نے ساتھ نوح علیہ السلام کے تحقیق وہ تھا بندہ شکر گزار۔ اور حکم کیا ہم نے طرف بنی اسرائیل کے بیچ کتاب کے البتہ فساد کرو گے تم بیچ زمیں کے دو بار اور البتہ بلندی پکڑو گے تم بلندی بڑی۔ پس جب آیا وعدہ ان دونوں میں کا بھیجے ہم نے اوپر تمہارے بندے اپنے سخت لڑائی والے پھر وہ گھروں میں گھس گئے اور تھا وعدہ پورا کیا گیا۔ پھر پھیر دیا ہم نے واسطے تمہارے غلبہ اوپر ان کے اور مدد دی ہم نے تم کو ساتھ مالوں کے اور بیٹوں کے اور کیا ہم نے تم کو زیادہ لشکر۔ اگر بھلائی کرو گے تم بھلائی کرو گے واسطے جانوں اپنی کے اور اگر برائی کرو گے تو اپنے ہی لئے پس جب آیا وعدہ دوسرا بھیجے اور بندے تا کہ برا کردیں منہ تمہارے کو تا کہ گھس جائیں وہ مسجد میں جیسا کہ وہ گھسے تھے اس میں پہلی بار اور تا کہ ویران کریں جس پر غالب آئیں ویران کرنا قریب ہے پروردگار تمہارا یہ کہ رحم کرے تم پر اگر پھر آؤ گے تم پھر آئیں گے ہم اور کیا ہم نے دوزخ کو واسطے کافروں کے قید خانہ کچھ تفسیر پہلی شرارت ان کی یہ تھی کہ تورات شریف کے احکام سے انہوں نے مخالفت کی اور دوسری شرارت یہ تھی حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت ذکریا علیہ السلام کو قتل کیا تفسیر جامع البیان والے نے اسی طرح بیان کیا ہے دیگر مفسرین کا قول ہے سموئل نبی علیہ السلام کے وقت انہوں نے احکام تورات شریف کی خلاف ورزی کی جس کی پاداش میں جالوت ان پر مسلط ہوا پھر توبہ پر خدا تعالیٰ نے اس کو طالوت کے ہاتھ دفع کیا جس کے بعد بنی اسرائیل کی طالوت اور داوود علیہ السلام کے زمانوں میں شاندار سلطنت قائم رہی مگر اس کے بعد پھر انہوں نے احکام شرع کے خلاف کام کیئے اور سمجھانے پر بہت پیغمبروں اور علمائے شرع کو قتل کیا مثلاً حضرت ذکریا علیہ السلام اور یحییٰ علیہ السلام وغیرھم کو تب اللہ رب العزت نے ان پر بخت نصر بابل کے بادشاہ کو مسلط کیا جس نے ان کی جڑیں کاٹ دیں۔ تورات شریف میں اللہ رب العلمین نے ارشاد فرمادیا تھا کہ بنی اسرائیل دوبار شرارت کریں گے اس کے بدلہ میں دشمن ان کے ملک پر غالب ہونگے اسی طرح ہوا پھر ایک بار جالوت غالب ہوا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر حق تعالیٰ نے اس کو حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھوں سے ہلاک کیا اس کے بعد بنی اسرائیل کو اور زیادہ قوت دی حضرت سلیمان علیہ السلام کی سلطنت میں پھر دوسری بار بخت نصر بابل کا بادشاہ اپر غالب ہوا جس نے ان کو برباد کر دیا یہ اس لئے کہ بنی اسرائیل نے بت پرستی قبر پرستی فقیر پرستی اختیار کی تھی اور تعویذ گنڈوں کے پیچھے پڑ گئے تھے ان کو کسی فقیر درویش کے بتائے ہوئے عمل کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بتائے ہوئے عمل کے مقابلہ میں زیادہ یقین ہوتا تھا اور خدا حکم الحاکمین کے حکموں پر عمل کرنا چھوڑ دیا تھا تب سے ہمیشہ برباد رہے اب فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مہربانی پر آیا ہے اگر اس نبی کے تابع ہو جاؤ تو وہی سلطنت اور غلبہ عطا کر دے گا اور اگر پھر وہی شرارت کرو گے تو ہم وہی کریں گے یعنی مسلمانوں کو ان پر غالب کیا اور آخرت میں بھی دوزخ تیار ہے۔ تفسیر ابن کثیر وحقانی وغیرہ۔

شہر بابل اور اس کے تاریخی واقعات

حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان کے بعد زمین پر سب سے پہلا شہر جو نہر فرات کے کنارے (واقع عراق عرب) پر آدم علیہ السلام کی اولاد نے بنایا وہ بابل تھا۔ توریت کتاب پیدائش اور تاریخ ابن اثیر میں لکھا ہے کہ شہر بناتے وقت لوگوں کو یہ خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ زمین پر پھر طوفان آ جائے اور ہم سب غرق آب ہو جائیں چلو ایک ایسا برج بنالیں جس کی وجہ سے طوفان سے بچ سکیں تب انہوں نے اینٹیں بنائیں اور برج تیار کرنے لگے اور برج کو بہت بلند کیا اور چاہا کہ اسے اور بھی اونچا کریں تو اللہ رب العزت نے ان کی زبانوں میں اختلاف ڈال دیا اور بوجہ اختلاف زبان بررج کے زیادہ بلند کرنے میں ایک دوسرے کی مدد نہ کر سکے اور اختلاف زبان کے واقع کی وجہ سے اس شہر کا نام بابل ہو گیا اور اسی مقام سے انسان تمام زمیں میں پھیل گئے اور اس شہر کو علوم وفنون کے اعتبار سے روئے زمیں کے تمام شہروں پر فوقیت حاصل تھی آسمان کے برجوں کی تقسیم اور ان کے نام اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام سیاروں اور تاروں (ثوابت) کی رفتار کے علوم سب سے پہلے اسی شہر میں دریافت ہوئے تھے یہاں جادو کا بڑا زور تھا بابل میں جب پیغمبر اس جادو کے علم سے روکنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے اور لوگوں نے اقرار کیا تھا کہ اس سے باز رہیں گے تو خدا تبارک وتعالیٰ نے بطور امتحان دو فرشتوں کو بصورت انسان ان کے درمیان برائے تعلیم جادو اس لئے بھیجا تھا کہ لوگ اس کے سیکھنے سے اپنے اقرار کے مطابق کہاں تک باز رہتے ہیں جیسے قران شریف میں ہے۔

وَ مَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَ مَارُوْتَ وَ مَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ

ترجمہ: اور موجودہ یہودی توریت کے احکام پر عمل چھوڑ کر اس جادو کی تحصیل کے پیچھے پڑ گئے ہیں جو ہم نے (قدیم زمانہ میں) بمقام بابل دو فرشتوں ھاروت و ماروت (نامی) پر بطور امتحان) نازل کیا تھا اور سکھاتے وقت وہ پہلے ہر شخص سے یہ کہہ دیتے تھے کہ ہم ترے لئے ایک فتنہ وامتحان ہیں لہٰذا تو اس کو سیکھ کر کافر نہ ہونا یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ اس کے بعد وہ فرشتے جادو سکھانے کے جرم میں کنوئیں میں بند کر دیئے گئے یا زہرہ وغیرہ ستارے بن گئے یہ سب غلط ہے۔ شہر بابل جس زمانہ میں آباد تھا تو وہ اس قدر بڑا شہر تھا کہ موجودہ زمانہ تک اس کا ثانی پیدا نہ ہوا۔

ہر دوطوس مشہور یونانی مورخ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پانچ سو برس قبل بابل کی سیر کو آیا تھا کہ اس کی فیصل کا ہر ایک ضلع چودہ چودہ میل کا تھا اور شہر پناہ میں ایک سو دروازے تھے ہر دروازے سے ایک کشادہ سڑک شروع ہو کر دوسرے دروازے پر ختم ہوتی تھی اس ترکیب سے ۲۵ بازار شمال سے جنوب کو اور ۲۵ مغرب کو اس طرز پر بنے ہوئے تھے کہ مقام تقاطع پر خوبصورت چوک بنتے چلے جاتے تھے اور بازاروں کے تقاطع سے شہر ۲۵ مربع ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا تھا اور سیکڑوں محلوں پر مشتمل تھا مکانات عجائب روزگار تھے سب سے ممتاز بعل کا مندر تھا بعل نام بت کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مندر مربع شکل کا تھا جس کا ہر ایک ضلع چوتھائی میل کا تھا اس کا مینار آٹھ منزل کا تھا۔ بعل کے مندر میں تین بت تھے (۱) بعل (۲) بلتیس (۳) یشطار۔ بلتیس کے سامنے دو سونے کے شیر اور ایک چاندی کا وزنی اندھا تھا اور اس کے آگے سونے کے چالیس فٹ (تین فٹ کا ایک گز ہوتا ہے) لمبی اور پندرہ فٹ چوڑی میز رکھی ہوئی تھی۔ جس پر دو بڑے بڑے اگر دان رکھے ہوئے تھے اور سونے چاندی کے بے شمار جام تھے بعل قدیم زمانہ میں قابل قدر عبادت گزار گزرا تھا اور اس کا خلیفہ بلتیس بھی خدا تعالیٰ کا بہترین عبادت گزار انسان تھا جن کے مرنے کے بعد لوگوں نے ان کے مجسمے یعنی بت بطور یادگار تیار کئے اور پھر ان کی پرستش ہونے لگی ان بتوں اور مندر کا غسل عطر سے ہوا کرتا تھا بہت سے مرد اور اس مندر کے علاوہ برج نمرود عجائب روزگار عمارت تھی جس کی سات منزل اور ہر ایک منزل کا رنگ جدا تھا ان کے بعد قصر شاہی کا درجہ تھا جو بشکل مربع سات میل کے رقبہ میں آباد تھا تمام دیواریں دلفریب نقش ونگار سے آراستہ تھیں اس کے تین عدد پھاٹک تھے اور اس کے اندر فلک نما ہوائی باغ تھا جس کی نظیر آج تک پیدا نہ ہوئی یہ تین چیزیں اگلے زمانہ کی سات عجائبات میں شمار کی جاتی ہیں فلک نما ہوائی باغ کو بخت نصر نے اپنی ملکہ کی خاطر بنوایا تھا جو کا کیشا پہاڑی ملک کے بادشاہ کی بیٹی تھی اور حسن و جمال میں بے مثل تھی اس ہوائی باغ میں سرسبز پہاڑ وچشمے بنے ہوئے تھے فصیل بابل تین سو فٹ بلند اور پچاس فٹ عریض تھی فصیل پر آمنے سامنے دو خوبصورت برج بنتے چلے گئے تھے جن کی کل تعداد ڈھائی سو تھی فصیل کے عرض کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ اس پر دونوں برجوں کے درمیان چار گھوڑوں کی گاڑی آسانی سے چلائی جاسکتی تھی اس شہر پناہ کو پہلے پہلے سوموابو نے جو عزی خاندان میں سے بابل کا جو اولین بادشاہ ہوا تھا دو ہزار دو سو برس قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بنوایا تھا لیکن جو وسعت اس کی بیان کی گئی ہے وہ ڈیڑھ ہزار سال بعد بخت نصر (بوکد نضر) کے زمانہ میں بابل کو نصیب ہوئی بخت نصر نے اس دیوار کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرمت کرانے میں یہودی۔ فینکی شامی۔ مصری۔ اور ایرانی قیدیوں سے کام لیا جو لاکھوں کی تعداد میں اس کے پاس گرفتار تھے اس وقت بابل کی آبادی پچاس لاکھ کی تھی جس کی فصیل میں اس نے ایک سو فولادی دروازے لگوائے تھے اور بعل کے مندر میں نازنین عورتیں ہر وقت موجود رہتی تھیں جو بعل کو اپنے خیال خوش کرنے کے لئے گاتی بجاتی تھیں اور ان کے دلکش نغموں سے سننے والے درویش اور بعل کے معتقد بھی حالت وجد میں آ کر حال کھیلتے اور ناچنے لگ جاتے تھے آس پاس کی تمام قوموں کا یہی دستور تھا کہ صیدانی قوموں میں بعل وعشرات کے درباروں میں نازنین فاحشہ عورتیں اور حسین لڑکے گایا کرتے تھے اور ان میں لوگوں کو خدا تعالیٰ کا جلوہ دکھائی دیتا تھا۔ ان کا خیال تھا اس ناجائز مجاز سے حقیقت تک پہنچیں گے۔ ان اندھوں نے یہ خیال نہ کیا کہ ناجائز عشق بازی حقیقی عشق کے لئے کس دلیل سے ذریعہ بنے گی۔

یہودیوں کی گمراہی کا اغاز

جب یہودیوں نے جوان قوموں کے پڑوس میں آباد تھے دیکھا کہ ان کے یہاں ایسے کام ہوتے ہیں اور پھر بھی بڑے آسودہ حال ہیں تو معلوم ایسا ہوتا ہے کہ خدا کے ہاں بھی یہ طریقہ عبادت کے لئے بہترین ہے تو انہوں نے بھی اولیاء اللہ وانبیاء اللہ کی قبروں پر یہ قائدے جاری کئے کہ ان کے آگے گا ہے حال اور ناچ کھیلنے لگے اور ان کے دوکاندار درویشوں اور مجاوروں نے ان کے لئے یہ طریقۂ عبادت کا بہتر وافضل بتایا اور بتایا کہ خدا تعالیٰ کی معرفت کا جلوہ اسی ترکیب سے انسان کے دل میں حاصل ہوسکتا ہے خوبصورت عورتیں اور لڑکے قبروں کے اردگرد گایا کرتے تھے اور ان کی دلکش آوازوں کو یہودیوں کے درویش خدا کے نور کا جلوہ دیکھ کر بت پرستوں کی طرح سے حالت وجد میں آ کر ناچا کرنے تھے پھر ان کو اس پر بھی صبر نہ ہوا آگے بڑھ کر بعل وعشرات کے لئے اپنے ملک میں باقاعدہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مندر بنائے اور ان کی پرستش شروع کی قبر پرستی تو ان میں رسول کریم ﷺ کے زمانہ تک قائم رہی کہ جب مہاجر صحابہ کرام ملک حبشہ سے اور تاجر صحابہ کرام ملک شام سے آتے تھے تو رسول کریم ﷺ سے عرض کرتے تھے کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے پیغمبروں اور بزرگوں کی قبروں مزاروں کو سجدہ گاہ بنایا ہے اور عمدہ عمدہ عمارتیں بنائی ہیں اور ان کی قبروں کو بوسہ دیتے ہیں اور بعض سجدہ کرتے اور خدا تعالیٰ کے آگے ان کو شفیع بنا کر دعا مانگتے ہیں تو جواب میں رسولِ خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا

لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى جَعَلُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآءِ هِمْ وَصلحآئِهِمْ مَسَاجِدً۔

ترجمہ: یہودیوں اور عیسائیوں پر خدا تعالیٰ کی لعنت ہو کہ انہوں نے پیغمبروں اور بزرگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا۔ پھر تاجدار مدینہ ﷺ نے فرمایا

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ صَنَمًا

(ترجمہ: اے اللہ تو میری قبر کو بت نہ بنانا) مگر بعل پرستی پر بہت بڑا فساد ہوا تقریباً دو سو پیغمبروں کو شہید کیا گیا صرف حضرت الیاس علیہ السلام بچ گئے جس کی تفصیل اکثر تفاسیر کی کتابوں میں مرقوم ہے اس زمانہ میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی اولاد بنی اسرائیل پر بادشاہت کرتی تھی بنی اسرائیل کی اس قسم کی نافرمانیاں جب انتہا کو پہنچیں تو خدا تعالیٰ نے ان پر بخت نصر بنو کدنضر کو مسلط کیا جس نے ان کی عزت کو ہمیشہ کے لئے خاک میں ملا دیا۔

نوٹ:۔

مؤلف نے توریت کتاب پیدائش اور تاریخ ابن اثیر کے حوالہ جات سے جو واقعات عرض کیے ہیں ان کی روشنی میں آپ قارئین کرام دیکھیں اور پڑھیں کہ بنی اسرائیل اور یہودیوں میں بعل بت کی پوجا اور عشرات پرستی انبیاء علیہ السلام اور اولیائے کرام کے مزارات اور قبروں و تربتوں کی پوجا کی گئی۔ اور بتوں مزاروں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روضوں کے پاس خوبصورت عورتیں۔ خوبصورت لڑکے ناچا کرتے گانا گایا کرتے فاحشہ خوبصورت عورتیں وہاں کے درویشوں اور سجادہ نشینوں اور ملنگوں کو حال اور وجد تک پہنچا دیتی تھیں اور وہاں کے اجتماعوں میں ہر طرح سے بدمعاشی اور عیاشی ہوتی تھی لیکن ایسے اجتماعوں میں حاضریں خدا کا قیاس کرتے تھے۔ ہر طرح کے شرک کو ہر طرح کی بدعات کو عین دین تصور کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کا قرب ورضا کا ذریعہ جانتے تھے۔ اسی بنا پر اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے ایسے لوگوں کو لعنت فرمائی اور بدعایہ کلمات سے ان کو یاد کیا۔ اب میں عاجز عرض کرتا ہوں کہ آپ سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پر دیکھیں۔ آپ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ پاکپتن کے دربار پر دیکھیں آپ علی پور سیداں دیکھیں۔ آپ پیر مہر علی شاہ کی گدی پر دیکھیں آپ راولپنڈی سے کچھ آگے ٹیکسلہ کے قریب جس بزرگ کی گدی کو لوگ گولڑہ شریف کہتے ہیں وہاں دیکھیں۔ آپ مری کے قریب جس کو لوگ موڑہ شریف کہتے وہاں دیکھیں۔ آپ سخی سرور کے مزار پر دیکھیں۔ آپ بھاو الحق کے مزار دربار کو دیکھیں۔ آپ حسن ابدال میں سکھوں کے پنجہ صاحب کے قریب بہت بڑی پہاڑی پر بابا ولی کندھاری دربار مزارات ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ مرد عورتیں اکثر مزارات پ اکٹھے ہوتے ہیں۔ ساہیوال سے آگے براستہ عارفوالہ کبیر کے قریب محمد پناہ کا ایک مزار ہے وہاں بھی مرد عورتیں اکٹھے ہوتے میں کئی مرتبہ اغوا کا معاملہ بھی ظہور میں آتا ہے ایسے شرک وبدعات کو اگر یہ پاکستانی مسلمان نہ چھوڑیں گے تو دور نہیں کہ جس طرح بنی سرائیل اور یہودیوں کو بخت نصر شاہ بابل اور بنو کدڈ نفر شاہ بابل کی وساطت سے ان دونوں اقوام مذکورہ اور ان کی آبادیوں اور شہروں کو تباہ وبرباد کیا اور ان کو ذلیل وخوار کیا۔ اِسی طرح یہ پاکسانی مسلمان امریکہ اور بھارت اور دیگر مغربی ممالک کے بندروں سوروں ریچھوں کی اولاد سے نہیں بچ سکتے۔ اگر پاکستانی مسلمانوں ان سے بچنا ہے تو برائے مہربانی زندہ بزرگوں فوت شدہ پیروں اور روضوں کی قدم بوسی عرس میلوں میں جانا اور ان سے مرادیں مانگنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوڑ دو۔ اللہ تعالیٰ کو پکارو۔ اللہ تعالیٰ کو سورو اللہ تعالیٰ کو اپنا حاجت روا مشکل کشا سمجھو پھر ہی تم رہو گے تمہارا ملک بھی رہے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ چوری راہ زنی ڈکیتی رشوت دینی لینی۔ سودخوری۔ شرابخوری۔ منشیات۔ قتل وغارت کسی کی زمیں پر ناجائز قابض ہو جانا کسی کے مکان دوکان پر جبراً قابض ہو جانا اغوا اور بدکاری کرنا۔ ان سب کبیرہ گناہوں سے مسلمانوں اجتناب کرو کہ رب العلمین تمہارا حامی وناصر ہو اور تمہاری ہر میدان میں مدد ونصرت فرمائے تمہیں سیاہ وسفید کا فروں سے بچائے اور اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ عقیدہ توحید کی اصلاح کرو اور خالص توحید کو اپناؤ اور سنت مصطفیٰ ﷺ کے شیدائی اور فدائی بن کہ آقا علیہ السلام کے پروانے بن جاؤ۔ جیسے ایک اللہ والے نے کیا خوب لکھا ہے۔

میں بلبل نالاں ہوں گلزار محمد کا
میں آئینہ حیراں ہوں انوار محمد کا
بلبل ہے فدا گل پر شمع پہ پروانہ
ہے عشق مجھے اپنے دلدار محمد کا

خانپور کٹورہ کے حلقہ میں ایک مشہوگدی ہے جس کو کوٹ مٹھن کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور بتاتے ہیں کہ یہ بہت بڑا دربار ہے بابے پیر فریدن کا وہاں بھی عرس میلے بہت زیادہ ہوتے ہیں اور ان کے بہت زیادہ ایک معتقد شاعر نے عجیب گلفشانی کی ہے جو ذیل میں تحریر ہے۔

چاچڑ وانگ مدینہ دسے تے کوٹ مٹھن بیت اللہ
ظاہر دے وچ پیر فریدن باطن دے وچ اللہ

نعوذ باللہ من ذالك

بابل کی بربادی اور تباہی:

بخت نصر کے زمانہ سے سو برس بعد جب بابل پر بخت نصر شاہ بابل کی اولاد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی حکمرانی تھی بابل کے باجگزار فارس کی سلطنت نے فارس کے بادشاہ کیخسرو کی ماتحتی میں بابل کے بادشاہ سے بغاوت کی نتیجہ یہ ہوا کہ کیخسرو نے فارس سے ایک لشکر جرار لیکر بابل پر چڑھائی کی اور اس نے اس عظیم الشان سلطنت کے پائے تخت (بابل کو) برباد کیا جس میں بخت نصر اور اس کی اولاد کے درباروں میں ہر سال تین سو زیر اثر بادشاہ اور نواب کافر ہو کر اپنی اپنی سلطنت کے موجودات کا حساب دیا کرتے تھے اس نے بابل کے ہر ذی روح کو یا تو قتل کیا یا قید کیا اور بابل کی تمام عمارتوں اور فصیل کو گرا دیا اور کسی مکان کو قائم نہ رہنے دیا نتیجہ یہ ہوا کہ اب دنیا میں اس خوبصورت بابل کے افسانے رہ گئے ہیں۔ مگر بابل نہ رہا۔ صرف اس کے کھنڈرات چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں کی صورت میں دریائے فرات کے کنارے اَب تک موجود ہیں۔ جیسے سورہ دخاں میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ

(ترجمہ: وہ لوگ کتنے ہی باغ اور چشمے (یعنی نہریں) کھیتیاں اور عمدہ مکانات چھوڑ گئے فرقان حمید کے ایک دوسرے مقام پر خداوند قدوس ارشاد فرماتے ہیں۔

اِنَّانَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ○

ترجمہ: بیشک ہم ہی زمین کے وارث ہوں گے اور ان سب کے بھی جو اس زمین پر ہیں اور تمام انسان مر کر ہمارے پاس آ جائیں گے بابل کی بابت یہ کل بیانات تاریخ ابن اثیر و تاریخ ابن جلدون اور تورات کی کتاب سلاطین و کتاب تاریخ سے لیے گئے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد وقتال

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَامُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّابَعْدُ○ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ ھَاجَرُوْا وَجٰھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِھِمْ وَ اَنْفُسِھِمْ اَعْظَمُ دَرَجَۃً عِنْدَ اللّٰہِ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ○ یُبَشِّرُھُمْ رَبُّھُمْ بِرَحْمَۃٍ مِّنْہُ وَ رِضْوَانٍ وَّ جَنّٰتٍ لَّھُمْ فِیْھَا نَعِیْمٌ مُّقِیْمٌ○ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ○ (پارہ ۱۰ رکوع ۹)

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیا اللہ کے راستہ میں اپنے مالوں اور جانوں اپنی کے ساتھ یہ لوگ بڑے درجے والے ہیں نزدیک اللہ تعالیٰ کے اور یہی لوگ ہیں کامیابی پانے والے بشارت دیتا ہے ان کو رب ان کا ساتھ رحمت کے اپنی طرف سے اور رضا مندی کے اور بہشتوں کے واسطے ان کے بیچ ان کے نعمت ہے پائیدار رہیں گے بیچ ان کے ہمیشہ تحقیق اللہ تعالیٰ نزدیک اس کے ثواب ہے بڑا۔ کچھ تفسیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کافروں کا قول تھا کہ بیت اللہ شریف کی خدمت اور حاجیوں کے پانی پلانے کی سعادت ایمان اور جہاد سے بہتر ہے ہم چونکہ دونوں خدمتیں سرانجام دے رہے ہیں اس لئے ہم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بہتر کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا فخر وغرور اور حق سے تکبر اور منہ پھیرنا بیان فرمایا کہ میری آیتوں کی تمہارے سامنے تلاوت ہوتے ہوئے تم اس سے بے پرواہی سے منہ موڑ کر اپنی کتھا میں مشغول رہے ہو' تمہارا گمان بیجا تمہارا غرور غلط تمہارا فخر نامناسب ہے یوں بھی خدا تعالیٰ کے ساتھ ایمان اور اس کی راہ کا جہاد بڑی چیز ہے لیکن تمہارے مقابلے میں تو وہ اور بھی بڑی چیز ہے کیونکہ تمہاری تو کوئی نیکی بھی ہو اسے شرک کا گھن کھا جاتا ہے۔ پھر فرماتا ہے یہ دونوں گروہ برابر کے بھی نہیں یہ تو اپنے آپ کو آبادی کرنے والا کہتے ہیں خدا تعالیٰ نے ان کا نام ظالم رکھا ہے خانہ خدا کی ان کی خدمت بیکار کردی مفسرین لکھتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اپنے قید کے زمانہ میں کہا تھا کہ تم اگر اسلام و جہاد میں تھے تو ہم بھی خانہ خدا کی خدمت اور حاجیوں کو آرام پہچانے میں تھے اس پر یہ آیت اتری کہ شرک کے وقت کی نیکی بیکار ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان پر جب لے دے شروع کی تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ ہم مسجد حرام کے متولی تھے ہم غلاموں کو ازاد کرتے تھے ہم بیت اللہ شریف کو غلاف چڑھاتے تھے ہم حاجیوں کو پانی پلاتے تھے۔ اس پر یہ آگے والی آیت اتری۔

﴿اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَ عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ جٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝﴾ (پارہ ۱۰ رکوع ۹)

ترجمہ: کیا کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد حرام کی خدمت کرنا اس آدمی کی طرح جو اللہ رب العزت پر ایمان لایا اور اخرت پر بھی اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کیا ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک برابر نہیں اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں کرتے ایک روایت میں ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان ایسی گفتگو ہوئی۔ ایک اور روایت میں ہے طلحہ بن ابی شیبہ عباس بن عبدالمطلب علی بن ابی طالب رضوان اللہ علیہم اجمعین بیٹھے بیٹھے اپنی اپنی بزرگیاں بیان کرنے لگے'

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عثمان بن ابی طلحہ نے کہا میں بیت اللہ شریف کا چابی بردار ہوں اگر چاہوں تو وہاں رات گزار سکتا ہوں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں پانی پلانے والا ہوں یعنی اب زم زم اور اس کا نگہبان ہوں اگر چاہوں تو مسجد میں ساری رات رہ سکتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ تم دونوں صاحب کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے لوگوں سے چھ ماہ پہلے قبلہ کی طرف نماز پڑھی ہے میں مجاہد ہوں اس پر یہ آیت اتری (ابن کثیر) کچھ مفہوم قارئین کرام آپ نے قرآن عظیم کی آیات مذکورہ میں اور اس کی تفاسیر میں کچھ احادیث بھی پڑھی ہیں کہ حجاج کرام کو آب زم زم پلانا بیت اللہ شریف خانہ کعبہ کی خدمت کرنا غلاموں کو آزاد کرنا اور دیکھ بھال کرنا بیت اللہ شریف کا کنجی بردار ہونا۔ سخاوت کرنی اس طرح کے تمام کام بہت افضل ترین ہیں لیکن اس کے تقابل میں اللہ اور رسول پر ایمان لانا آخرت قیامت پر ایمان رکھ کر اللہ رب العزت کے راستہ میں جہاد کرنا اور اپنا تن من دھن اللہ رب العزت کے راستہ میں قربان کر دینا نبوت کی زبان اقدس سے فرمودات سُن کر آپ کی اتباع میں رہ کر آپ ﷺ پر پروانہ وار ہو کر اپنے آپ کو آپ پر نچھاور کر دینا یہ اتنا بڑا قیمتی اور آہم کام ہے اور اتنا بڑا فقید المثال عمل ہے کہ ایک مجاہد جہاد کرتے ہوئے جب اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتا ہے یعنی شہید ہوتا ہے تو اللہ رب العزت اسے خون کے پہلے قطرے کے ساتھ غسل دیکر اس کو تمام گناہوں سے سوائے حقوق العباد کے پاک صاف کر دیتا ہے۔ اپنی موت سے فوت ہونے والے مسلمان ان کو غسل ان کے قریبی رشتہ دار یا انکا میاں مولوی ان کو غسل دیتا ہے خدا جانے وہ پاک صاف ہوتے ہیں یا نہیں لیکن شہید کو اس کے پہلے خون کے قطرہ سے اللہ تعالیٰ غسل دیکر پاک صاف کر دیتے ہیں اور وہ اسی وقت جنت کا داخلہ لے لیتا ہے اور بہشت الٰہی میں پہنچ جاتا ہے۔ لہٰذا جہاد و قتال بہت عظیم عمل ہے جس کا ذرہ ذرہ بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں اعزاز و اکرام کا ذریعہ ہے دیگر دنیا میں ایک آدمی جتنا بھی تکلیف زدہ پریشان بے قرار لاچار ہو وہ اللہ تعالیٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ہاں موت کا مطالبہ نہیں کر سکتا لیکن شہادت وہ موت ہے جس کو مسلمان اپنی زبان سے خدا تعالیٰ سے مانگ مانگ کر مطالبہ کر سکتا ہے جیسے کتب احادیث تفاسیر اور کتب تواریخ میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اللہ رب العزت کے ہاں دعا مانگا کرتے تھے

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شھادۃ فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ

ترجمہ: یا اللہ تو مجھے اپنے راستہ میں شہادت کا جام پلا اور میری یہ شہادت آپ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مدینہ طیبہ میں ہو۔ جب فاروق اعظم کو ابولؤلؤ مجوسی غلام نے شہید کیا تو آپ کے دعائیہ الفاظ کا ایک ایک حرف بہ حرف اللہ رب العزت نے قبول فرمایا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جب آپ کی شہادت دیکھی اور مدینہ منورہ کی کید کے لفظ سے بڑے متاثر ہوئے اور کہنے لگے واہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ آپ کتنے خوش نصیب ہیں کہ آپ کی دعائے شہادت کے ہر جملے کو اللہ رب العزت نے قبول فرمایا ہے درآں حال آپ کی منہ مانگی چیز آپ کی دی ہے حافظ عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ تفسیر ابن جریر کے حوالہ سے قلم نوک کرتے ہیں کہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے امیر المؤمنین خلیفہ المسلمین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو میدان جنگ سے ایک خط لکھا اور اس میں رومی کفار کی فوج کی کثرت ان کے آلات حرب کی حالت اور ان کی تیاریوں کی کیفیت بیان کی اور لکھا کہ سخت خطرہ کا موقع ہے یہاں سے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا جواب گیا جس میں حمد وثنا کے بعد تحریر تھا کہ کبھی کبھی مؤمن بندوں پر سختیاں بھی آجاتی ہیں لیکن خدا تعالیٰ ان کے بعد آسانیاں بھیج دیتا ہے سنو ایک سختی دو آسانیوں پر غالب نہیں آسکتی سو پروردگار عالم کا فرمان ہے

﴿ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا وَ اتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴾

ترجمہ: اے ایمان والوں تم ثابت قدم رہو اور ایک دوسرے کو تھامے رکھو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جہاد کے لئے تیار رہونا کہ تم مراد کو پہنچو۔

جہاد وقتال کے موضوع پر ایک عجیب واقعہ:

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے سنہ ۱۷۰ یا ۱۷۷ھ میں شہر طرطوس میں حضرت محمد بن ابراہیم بن سکینہ کو جبکہ وہ ان کو الوداع کرنے کے لیے آئے تھے اور یہ جہاد کے لئے جا رہے تھے یہ اشعار لکھوا کر حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کو بھجوائے ذیل میں تحریر میں۔

يَا عَابِدَ الْحَرَمَيْنِ لَوْ اَبْصَرْتَنَا
لَعَلِمْتَ اَنَّكَ فِي الْعِبَادَةِ تَلْعَبُ

''ترجمہ: اے حرمین میں رہ کر عبادت کرنے والے اگر تو ہم مجاہدین کو دیکھ لیتا تو یقیناً تجھے معلوم ہو جاتا کہ تیری عبادت تو ایک کھیل سے۔''

مَنْ كَانَ يَخْضَبُ خَدَّهُ بِدُمُوْعِهِ
فَنُحُوْرُنَا بِدِمَائِنَا تَتَخَضَّبُ

''ترجمہ: ایک وہ شخص ہے جس کے آنسو اس کے رخساروں کو تر کرتے ہیں۔ اور ایک ہم ہیں جو اپنی گردن راہ خدا میں کٹوا کر اپنے خوں میں نہا لیتے ہیں۔''

وَمَنْ كَانَ تتعَبُ خَيْلُهُ فِيْ بَاطِلٍ
فَخَيُوْلُنَا يَوْمَ الصَّبِيْحَةِ تَتْعَبُ

''ترجمہ: ایک وہ شخص ہے جس کا گھوڑا باطل اور بیکار کام میں تھک جاتا ہے۔ اور ہمارے گھوڑے حملے اور لڑائی کے دن ہی تھکتے ہیں۔''

رِيْحُ الْعَبِيْرِ لَكُمْ وَنَحْنُ عَبِيْرُنَا
رَهِجُ السَّنَابِكِ وَالْغُبَارُ الْاَطْيَبُ

''ترجمہ: اگر کوئی خوشبوئیں تمہارے لیے ہیں اور ہمارے لئے اگر کوئی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوشبوئیں گھوڑوں کی ٹاپوں کی خاک اور پاکیزہ گرد وغبار سے۔"

وَلَقَدْ اَتَانَا مِنْ مَّقَالِ نَبِیِّنَا
قَوْلٌ صَحِیْحٌ صَادِقٌ لَا یَکْذِبُ

"ترجمہ: یقین مانو ہمیں نبی کریمؐ کی یہ حدیث پہنچ چکی ہے۔ جو سرا سرراستی اور درستی والی بل کل سچی ہے۔

لَایَسْتَوِیْ غُبَارُ خَیْلِ اللّٰہِ فِیْ
اَنْفِ اِمْرِئٍ وَدُخَانُ نَارٍ تَلْھَبُ

کہ جس کسی کے ناک میں اس خدائی لشکر کی گرد بھی پہنچ گئی۔ اس کے ناک میں شعلے مارنے والی جہنم کی آگ کا دھواں بھی نہ جائے گا۔

ھٰذَا کِتَابُ اللّٰہِ یَنْطِقُ بَیْنَنَا
لَیْسَ الشَّھِیْدُ بِمَیِّتٍ لَا یَکْذِبُ

"ترجمہ: یہ ہے خدا تعالیٰ کی کتاب جو ہم میں موجود ہے اور صاف کہہ رہی ہے اور سچ کہہ رہی ہے کہ شہید مردہ نہیں محمد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب میں نے مسجد حرام میں پہنچ کر حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کو یہ اشعار دکھائے تو آپ پڑھ کر زارو زار رونے لگے اور فرمایا ابوعبدالرحمٰن نے خدا تعالیٰ کی ان پر رحمتیں ہوں صحیح اور سچ فرمایا ہے اور مجھے نصیحت کی ہے اور میری بیحد خیر خواہی کی پھر مجھ سے فرمایا کیا تم حدیث لکھتے ہو میں نے کہا جی ہاں کہا جو تم یہ نصیحت نامہ میرے پاس لائے اس کے بدلے میں میں تمہیں حدیث لکھواتا ہوں وہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے درخواست کی کہ یارسول اللہ ﷺ مجھے ایسا عمل بتا دیجئے جس سے میں مجاہد کا ثواب پالوں' آپ نے فرمایا کیا تجھ میں طاقت ہے کہ نماز ہی پڑھتا رہے اور تھکے نہیں اور روزے رکھتا چلا جائے اور کبھی بے روزہ نہ رہے اس نے عرض کی حضور ﷺ اس کی طاقت کہاں؟ میں اس سے بہت ضعیف ہوں آپ نے فرمایا اگر تجھ میں اتنی طاقت ہوتی اور ایسا کر بھی سکتا تو بھی مجاہد فی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبیل اللہ کے درجے کو نہ پہنچ سکتا تو یہ بھی جانتا ہے کہ مجاہد کے گھوڑے کی رسی دراز ہو جائے اور وہ ادھر ادھر چڑھ جائے تو اس پر بھی مجاہد کو نیکیاں ملتی ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور ہر حال میں ہر وقت ہر معاملہ میں خوف خدا کیا کرو جناب رسول کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا اے معاذ رضی اللہ عنہ جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھ اور اگر تجھ سے کوئی برائی ہو جائے تو فوراً کوئی نیکی بھی کر لے کہ وہ برائی مٹ جائے اور لوگوں سے خلق اور مروت سے پیش آیا کر (ابن کثیر)

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد وقتال نہ کرنے والوں کے لئے وعید:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ۝ اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا وَّ يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَ لَا تَضُرُّوْهُ شَيْئًا وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝﴾ (پارہ ۱۰ رکوع ۱۲)

ترجمہ: اے لوگوں جو ایمان لائے ہو کیا ہے واسطے تمہارے جب کہا جاتا ہے واسطے تمہارے کہ نکلو بیچ راستے اللہ تعالیٰ کے بوجھل ہو جاتے ہو تم طرف زمین کے کیا راضی ہو گئے ہو تم ساتھ زندگانی دنیا کے آخرت سے پس نہیں فائدہ زندگانی دنیا کا بیچ آخرت کے مگر تھوڑا۔ اگر نہ نکلو گے تم عذاب کرے گا تم کو عذاب درد دینے والا و ربدل ڈالے گا قوم سوائے تمہارے اور نہ تکلیف دے سکو گے تم اس کو کچھ بھی اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ کچھ تفسیر ایک طرف تو گرمی سخت پڑ رہی تھی دوسری طرف پھل پک گئے تھے اور درختوں کے سائے بڑھ گئے تھے ایسے وقت رسول اللہ ﷺ ایک دور دراز سفر کے لئے تیار ہو گئے غزوہ تبوک میں اپنے ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب کو چلنے کو فرما دیا کچھ لوگ جو رہ گئے تھے انہیں جو تنبیہ کی گئی ان آیتوں کا شروع اس آیت سے ہے کہ جب تمہیں خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے لئے بلایا جاتا ہے تو تم کیوں زمین میں دھنسنے لگتے ہو کیا دنیا کی ان فانی چیزوں پر ریجھ کر آخرت کی باقی نعمتوں کو بھلا بیٹھے ہو! سنو دنیا کی تو آخرت کے مقابلہ میں کوئی ہستی ہی نہیں حضور ﷺ نے اپنے کلمے کی انگلی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اس انگلی کو سمندر میں کوئی ڈبو کر نکالے اس پر جتنا پانی سمندر کے مقابلہ میں ہے اتنا ہی مقابلہ دنیا کا آخرت سے ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ میں نے سنا ہے آپ حدیث بیان فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ ایک نیکی کے بدلے ایک لاکھ کا ثواب دیتا ہے آپ نے فرمایا بلکہ میں نے دو لاکھ کا فرمان بھی رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے پھر آپ نے اس آیت کے اسی جملے کی تلاوت کر کے فرمایا دنیا جو گزر گئی ہے اور جو باقی ہے وہ سب آخرت کے مقابلے میں بہت ہی کم ہے۔ ایک روایت میں آتا ہے حضرت عبدالعزیز بن مروان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے انتقال کے وقت اپنا کفن منگوایا اسے دیکھ کر فرمایا پس میرا تو دنیا سے یہی حصہ تھا میں اتنی دنیا لے کر جا رہا ہوں پھر پیٹھ پھیر کر رو کر کہنے لگے ہائے دنیا تیرا بہت بھی کم ہے اور تیرا کم تو بہت ہی چھوٹا ہے افسوس ہم تو دھوکے ہی میں رہے: پھر جہاد کے ترک کرنے پر اللہ تعالیٰ ڈانٹتا ہے کہ سخت دردناک عذاب ہونگے عرب کے ایک قبیلے کو حضور ﷺ نے جہاد کے لئے بلوایا جہاد کے لئے طلب کیا تھا وہ سستی اور کاہلی سے نہ نکلے اللہ تعالیٰ نے ان سے مینھ یعنی بارش روک لی یہ انکا عذاب ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تم نہ نکلو گے تو ہم دوسری قوم کو لائیں گے جو رسول اللہ ﷺ کی مدد کریں گے (ابن کثیر)

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ اغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ ﴾ (پارہ ۱۰ رکوع ۱۶)

ترجمہ: اے نبی ﷺ آپ جہاد کریں کافروں اور منافقوں سے اور ان پر سختی کریں اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور بری ہے جگہ پھر جانے کی کچھ تفسیر کافروں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منافقوں سے جہاد کرنے کا اور ان پر سختی کرنے کا حکم ہوا ہے اس کے برعکس مومنوں سے جھک کر ملنے کا حکم ہوا ہے کافروں کی اصلی جگہ جہنم مقرر فرما دی پہلے تفسیر میں ایک حدیث گزر چکی ہے کہ حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے چار تلواروں کے ساتھ معبوث فرمایا ہے ایک تلوار تو مشرکوں کے بارہ میں فرماتا ہے

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ

حرمت والے مہینے گزرتے ہی مشرکوں کی خوب خبر لو' دوسری تلوار اہل کتاب کے کفار کے بارہ میں فرماتا ہے قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ الخ یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ پر قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتے خدا و رسول کے حرام کئے ہوئے کو حرام نہیں مانتے' دین حق کو قبول نہیں کرتے ان اہل کتاب سے جہاد کرو جب تک کہ وہ ذلت کے ساتھ جھک کر اپنے ہاتھ سے جزیہ دینا منظور کرلیں' تیسری تلوار منافقین کے بارہ میں ارشاد فرمایا جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو۔ چوتھی تلوار باغیوں کے حق میں فرمایا

فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ

باغیوں سے لڑو جب تک کہ پلٹ کر وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی حکم برداری کی طرف نہ آجائیں' اس سے ثابت ہوتا ہے کہ منافق جب اپنا نفاق ظاہر کرنے لگیں تو ان سے تلوار کے ساتھ جہاد کرنا چاہیے ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ کا پسندیدہ قول بھی یہی ہے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہاتھ سے نہ ہو سکے تو ان کے منہ پر ڈانٹ ڈاپٹ سے کچھ مفہوم قارئین کرام آپ نے آیت يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الكفَّار الخ پر غور کیا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کو حکم ارشاد فرما رہے ہیں کہ آپ کفار سے جہاد کریں اس لئے ثابت ہوا جہاد وقتال ایک اہم اور امتیازی فریضہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو بھی مستثنیٰ نہیں کیا اگر یہ جہاد و قتال ضروری نہ ہوتا حبیب خدا ﷺ جنگ احد میں زخمی نہ ہوتے ایک گھڑا میں گر نہ جاتے خود یعنی لوہے کی ٹوپی کے حلقے آپ کی نبوت کے سر میں گھس نہ جاتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبوت کے دندان مبارک شہید نہ ہوتے آپ ﷺ کا بدن اطہر لہولہان نہ ہوتا۔ لیکن یہ سب کچھ جو ہوا وہ جہاد کے فریضہ سے ہی ہوا۔ لامعدود درود وسلام اس رسول مقبول ﷺ پر ہوں جس تاجدار مدینہ ﷺ نے اکثر وبیشتر غذوات میں شامل ہوکر مسئلہ جہاد کے فریضہ کو بڑی کاملیت سے اجاگر اور واضح کر دیا۔

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ اغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ ﴾ (پارہ ۲۸ رکوع ۲۰)

ترجمہ: اے نبی ﷺ آپ جہاد کیجئے کفار اور منفقین کے ساتھ اور سختی کیجئے ان پر اور ٹھکانا ان کا دوزخ ہے اور بری ہے جگہ پھر جانے کی کچھ تفسیر اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کو حکم دیتا ہے کہ کافروں سے جہاد کر ہتھیاروں کے ساتھ اور منافقوں سے جہاد کرو حدود خدا جاری کرنے کے ساتھ ان پر دنیا میں سختی کر وہ آخرت میں بھی ان کا ٹھکانا جہنم ہے جو بدترین ہے' پھر مثال دیگر سمجھایا کہ کافروں کا مسلمانوں سے ملنا جلنا خلط ملط رہنا انہیں ان کے کفر کے باوجود خدا کے ہاں کچھ نفع نہیں دے سکتا' دو پیغمبروں کی عورتیں حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی اور حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی جو ہر وقت ان نبیوں کی صحبت میں رہنے والی اور دن رات ساتھ اٹھنے بیٹھنے والی اور ساتھ ہی کھانے پینے والی بلکہ سونے جاگنے والی تھیں لیکن چونکہ ایمان میں ان کی ساتھی نہ تھیں اور اپنے کفر پر قائم تھیں انہیں پیغمبروں کی آٹھ پہر کی صحبت انہیں کچھ کام نہ آئی انبیاء اللہ انہیں اخروی نفع نہ پہنچا سکے اور نہ اخروی نقصان سے بچا سکے بلکہ ان عورتوں کو بھی جہنمیوں کے ساتھ جہنم میں جانے کا کہہ دیا گیا۔ اللہ رب العلمین ہم سب مسلمانوں اہل توحید وسنت کو اپنے بے پایاں فضل وکرم سے جہنم سے بچانا اور جنت الفردوس عطا فرمانا امین ثم امین اس آیت کریمہ میں بھی دسویں پارہ والی آیت کی طرح اپنے پیغمبر علیہ السلام کو جہاد کا حکم دیا جا رہا ہے سید المرسلین ﷺ نے اللہ رب العزت کے ہر حکم واشارہ پر لبیک کہتے ہوئے ہر معاملہ کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ٹھیک ٹھیک سرانجام دیا صحابہ کرام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضوان اللہ اجمعین اور تبع تابعین تو اللہ کے راستہ میں جہاد کو نہایت مرغوب اور پسندیدہ جانتے تھے بلکہ ان بزرگان کے بعد خلیفہ ولید کے زمانہ میں جبکہ اس کا جرنیل موسیٰ بن نصیر تھا اس کی ماتحتی میں۔

طارق کا اندلس پر حملہ:

موسیٰ بن نصیر نے رجب ۹۲ھ مطابق اپریل ۷۱۱ء میں طارق سات ہزار سپاہیوں کے ساتھ جن میں اکثریت اہل بربر کی تھی۔ اندلس پر اس مقام پر جا اترا جسے طارق کے نام پر اکثر جبل الطارق یا طارق کی چٹان کہتے ہیں اور آج کل اس کا نام جبل الطارق ہے ساحل اندلس پر اتر کر طارق نے ان تمام جہازوں کو آگ لگادی جن میں وہ اور اس کی فوج جبل الطارق پہنچی تھی۔ اور فوج کی ہمت بڑھانے کے لئے ایک دل ہلا دینے والی تقریر کی۔ مجاہدو! میں نے یہ کشتیاں اس لئے جلا دی ہیں کہ یہ اب ہمارے کام کی نہ تھیں۔ ہم یہاں واپس جانے کو نہیں آئے ہمیں آگے بڑھنا ہے اور زمانے کو نور اسلام سے منور کرنا ہے۔ یاد رکھو! آگے عزت کی موت ہے اور پیچھے ذلت کی۔ میدان جنگ میں عزت کی موت خدا اور اس کے رسول کی خوشنودی کا سبب ہوگی۔ اب اگر تم چاہو تو بھی واپس نہیں جاسکتے۔ اپنے ایمان پر بھروسہ کر کے آگے بڑھو یہی اصل زندگی ہے یہ تھا جذبہ مردانگی ان مسلمانوں کا سات ہزار سپاہ کی معیت حاصل ہے اور سامنے دشمن کے بے انتہا عساکر ہیں غیر ملک ہے اور مستقبل مخدوش ہے مگر اپنے اٹل ارادے کا اظہار اس شان سے ہوتا ہے کہ تاریخ عالم اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

طارق چو بر کنارہ اندلس سفینہ سوخت
گفتند کار تو بہ نگاہ خرد خطاست

''ترجمہ: طارق نے جب اندلس کے کنارہ پر کشتیاں جلادیں تو ساتھیوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کہا کہ عقلمندی کے لحاظ سے یہ آپ نے غلطی کی ہے۔''

دوریم آزسواد وطن باز چوں رسیم
ترک سبب زروئے شریعت کجارواست

''ترجمہ: ہم اپنے وطن سے دور ہیں واپس کیسے جائیں گے سبب کو چھوڑنا شریعت کے لحاظ سے کیسے جائز ہے۔''

خندیدو دست خویش بہ شمشیر برد وگفت
ہر ملک ملک ماست کہ ملک خدائے ماست

''ترجمہ: طارق ہنس پڑے ہاتھ میں تلوار پکڑی اور کہا ہر وہ ملک ہمارا ہے جو ملک ہمارے خدا کا ہے یہ تھی یادگار خلفائے بنی امیہ کے زمانہ کی جو کارنامہ طارق نے جونہات متوکل اور دیندار جرنیل تھا جس نے یہ ثابت کر دیا کہ یا تو ہم جانوں کا نذرانہ پیش کریں گے یعنی شہادت کا جام پئیں گے یا پورے زمانہ کو اسلام توحید وسنت سے روشناس کریں گے۔ (تاریخ اسلام حصہ دوم مصنف پروفیسر محمد شجاع الدین) اب ہم پاکستانی مسلمانوں کا یہ حال ہے

زمانے کو خبر کیا ساز عشرت کی صداؤں میں
صدائے ساز ایماں کتنی مدھم ہوتی جاتی ہے
وہی جام سیاست ہے وہی دستور ساقی ہے
سفید آقا گئے لیکن سیاہ قانون باقی ہے

ہماری بدنصیبی ہے کہ انگریز کافر فرنگی پاکستان سے چلا گیا اور اس کے قانون کی پوتھیاں لعنت بھری باطل کے دفاتر اور باطل کے پلندے ہمارے پاس ہی چھوڑ گئے کیا ہی اچھا ہوتا کہ ہمارے نام نہاد لیڈر مسلمان قرآن وسنت کو اپنا پیشوا ومقتدا بنا لیتے اور ان باطل پلندوں کو دریائے برد کر دیتے یا جلا دیتے۔

﴿فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ قَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ○ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○ ﴾ (پارہ ۱۰ رکوع ۱۷)

ترجمہ خوش ہوئے پیچھے چھوڑے گئے ساتھ بیٹھ رہنے اپنے کے پیچھے رسول اللہ کے اور نا خوش رکھا انہوں نے یہ کہ جہاد کریں وہ ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنی کے بیچ راہ اللہ تعالیٰ کے اور کہا انہوں نے مت نکلو تم بیچ گرمی کے کہ آگ دوزخ کی زیادہ ہے ازروئے گرمی کے اگر ہوتے وہ سمجھتے پس چاہئے کہ ہنسیں وہ تھوڑا اور روئیں زیادہ بدلے اس چیز کے تھے وہ کماتے۔ کچھ تفسیر جو لوگ غزوہ تبوک میں حضور ﷺ کے ساتھ نہیں گئے تھے اور گھروں میں ہی بیٹھنے پر اکڑ رہے تھے جنہیں راہ خدا میں جہاد کرنا مال جان سے مشکل معلوم ہوتا تھا جنہوں نے ایک دوسرے کے کان بھرے تھے کہ اس گرمی میں کہاں نکلو گے؟ ایک طرف تو پھل پکے ہوئے ہیں سائے بڑھے ہوئے ہیں دوسری جانب ٹوکے لوکے چل رہے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ ان سے فرماتا ہے کہ جہنم کی آگ جس طرف تم اپنی بدکرداری سے جا رہے ہو وہ اس گرمی سے زیادہ بڑھی ہوئی حرارت اپنے اندر رکھتی ہے یہ آگ تو اس آگ سترواں حصہ ہے جیسے کہ صحیحین کی حدیث میں ہے اور روایت میں ہے ہماری یہ آگ آتش دوزخ کے ستر ۷۰ اجزا میں سے ایک جز ہے پھر بھی یہ سمندر کے پانی میں دو دفعہ بجھائی ہوئی ہے ورنہ نہ تم اس سے کوئی فائدہ حاصل کر سکتے چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے حضور ﷺ نے فرمایا ایک ہزار سال تک جلائی گئی تو اس کا رنگ سرخ ہو گیا پھر ایک ہزار سال جلائی گئی تو اس کا رنگ سفید ہو گیا پھر ایک ہزار سال تک جلائی گئی تو اس کا رنگ سیاہ ہو گیا پھر وہ اندھیری رات جیسی سخت سیاہ ہے حدیث شریف میں آتا ہے سب سے ہلکے عذاب والا دوزخ میں وہ ہو گا جس کے دونوں پاؤں میں دو جوتیاں آگ کی تسمے سمیت ہونگیں جس سے اس کی کھوپری کھد بدا رہی ہوگی اور وہ سمجھ رہا ہو گا کہ سب سے زیادہ سخت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عذاب اسی کو ہو رہا ہے حالانکہ دراصل سب سے ہلکہ عذاب اسی کا ہے۔ قرآن عظیم میں آتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

جہنمیوں کا چالیس سال تک روتے رہنا:

﴿كَلَّا اِنَّهَا لَظٰىO نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰىO تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰىO وَجَمَعَ فَاَوْعٰىO اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًاO اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًاO وَاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًاO﴾ (پارہ ۲۹ رکوع ۷)

ترجمہ: ہرگز نہیں وہ آگ ہے شعلہ مارنے والی ادھیڑنے والی منہ کی کھال کو بلاتی ہے اس شخص کو کہ اس نے پیٹھ دی اور منہ پھیر لیا اور اکھٹا کیا مال اور بند کر کے رکھا تحقیق آدمی پیدا کیا گیا ہے بے صبرا جب پہنچتی ہے اس کو بھلائی منع کرنے والا ہے پیچھے والی آیت میں یعنی دسویں پارہ کی ایت میں فرمایا کہ اگر انہیں سمجھ ہوتی تو یہ جان لیتے کہ جہنم کی آگ کی گرمی اور تیزی بہت زیادہ ہے' تو یقیناً یہ باوجود موسمی گرمی کے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد میں خوشی خوشی نکلتے اور اپنے جان و مال کو راہ خدا میں قربان کرنے پر تل جاتے حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ لوگو روؤ اور رونا نہ آئے تو زبردستی روؤ جہنمی روئیں گے یہاں تک کہ ان کے رخساروں پر نہروں جیسے گڑھے پڑ جائیں گے آخر آنسو ختم ہو جائیں گے اب آنکھیں خون برسانے لگیں گی ان کے آنکھوں سے ایسا خون بہا ہوگا اگر کوئی اس میں کشتیاں چلانی چاہئے تو چلا سکتا ہے۔ ایک اور حدیث شریف میں آتا ہے کہ جہنمی جہنم میں روئیں گے اور خوب روتے رہیں گے آنسو ختم ہونے کے بعد پیپ کا نکلنا شروع ہوگا اس وقت دوزخ کے داروغے اس سے کہیں گے اے بدبخت رحم کی جگہ تو تم کبھی بھی نہ روئے اب یہاں کے رونے دھونے کا کیا حاصل ہے۔ اب یہ اونچی آواز سے چلا چلا کر جنتیوں سے فریاد کریں گے کہ تم لوگ ہمارے قبیلہ رشتہ کے ہو سنو ہم قبروں سے پیاسے اٹھے تھے پھر میدان محشر میں بھی پیاسے رہے اور آج

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک ہم یہاں بھی پیاسے ہیں ہم پر رحم کرو کچھ پانی ہمارے حلق میں چھوادو یا جو روزی اللہ تعالیٰ نے تمہیں دی ہے اس میں سے ہی تھوڑا بہت ہمیں دے دو چالیس سال تک کتوں کی طرح چیختے رہیں گے چالیس سال کے بعد انہیں جواب ملے گا تم یوں ہی دھتکارے ہوئے ہو بھوکے پیاسے ہی ان سٹریل اور اٹل سخت عذابوں میں پڑے رہو اب یہ تمام بھلائیوں سے مایوس ہو جائیں گے (ابن کثیر)

جہاد ہی مسلمانوں کے لئے ذلت سے بچنے کا ذریعہ ہے

((عَنْ ثُوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْشِكُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعٰى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعِى الْاَكِلَةُ اِلٰى قَصْعَتِهَا فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ يَوْمَئِذٍ نَحْنُ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ غُثَآءٌ كَغُثَآءِ السَّيْلِ وَيَنْزَعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ فِىْ قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ قَالَ قَائِلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ○

(مشکوٰۃ شریف باب تغیر الناس)

''ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قریب ہے کہ کفر کے گروہ جمع ہو کر تمہارے ساتھ لڑنے کے لئے اس طرح پل پڑیں۔ جس طرح بھوکا آدمی کھانے کے پیالے کی طرف لپکتا ہے ایک کہنے والے نے عرض کی کہ ہم اس دن تعداد میں تھوڑے ہو گے۔ تو حضور ﷺ فرمایا نہیں اس دن تم تعداد میں بہت زیادہ ہو گے لیکن سیلاب کی جھاگ کی طرح ہو گے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے سینوں سے تمہارا رعب نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں وھن سستی ڈال دے گا عرض کرنے والے نے پھر عرض کی کہ اس وھن سستی کا سبب کیا ہو گا آپ نے ارشاد فرمایا دنیا کی محبت اور موت سے نفرت کچھ مفہوم اس حدیث کے موافق اس زمانہ میں مسلمان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا حال پر ملال ہے۔"

یہ ساری ذلتیں رسوایاں جو مسلمانوں پر آ رہی ہیں اس کا سبب قوی یہی ہے کہ آج کے دور کے نام نہاد مسلمانوں نے دین اسلام کو چھوڑ دیا ہے اور مراسم اسلام احکامات دین کو طاق نسیان میں رکھ کر بے شرمی و بے حیائی کے لباس میں ملبوس ہیں جس سے سنو وہ یہی کہتا ہے کہ مسلمان پراد بار ہے اور کفار کا اقبال ہے۔ کوئی کم بخت اتنا انصاف نہیں کرتا کہ ادبار و اقبال کس چیز کے سبب ہے اور کس طرف سے ہے۔ خود کردہ را چہ درمان۔ والی حالت ہے۔ مسلمانوں تم نے کب اللہ رب العزت کو یاد کیا اور کب تم نے اوامر ونواہی جو من جانب اللہ اللہ ورسول کے ہیں اختیار کیا ہے پھر خدا احکم الحاکمین تمہیں یاد رکھے اور ذلت ورسوائی سے بچائے۔ آج 2002 میں جبکہ محترم جرنل مشرف کی حکومت کا دور اقتدار ہے جبکہ امریکہ نے ایک جھوٹا بہانہ تراش کر جو بالکل یقیناً جھوٹ ہے یہودیوں کی ترغیب کی وجہ سے افغانستان پر حملہ کرنے کی ٹھان لی اور جرنل صاحب سے پاکستان کے بعض مقامات کے اڈوں کا مطالبہ کیا اور اڈے دینے کا جرنل صاحب نے وعدہ کر لیا اور افغانسان پر حملے شروع ہو گئے۔ وہ افغانستان کے مفتوح علاقے جو روس درندہ سے کافروں کے سردارد جال سے جو اپنے آپ کو بڑی طاقت کہا کرتا تھا مجاہدین نے اپنے جسموں کے نذرانے پیش کر کے اپنے والدین اپنے بیوی بچوں اپنے کاروبار اپنے مال جائداد اپنے ہر قسم کے عیش وآرام کو خیر باد کہتے ہوئے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے اتباع نبوی ﷺ کی وجہ سے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں نفوس اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قربان ہوئے پھر یہ افغانسان فتح ہوا اب وہ پھر امیر کہ ملعون اور اس کے شمالی اتحادیوں گیدڑوں کے قبضہ میں چلا گیا کاش پاکستان بننے کے بعد ہر نیئی حکومت نے اسے لوٹا نہ ہوتا اس میں خیانت نہ کی ہوتی اس میں مالی اسراف تباہی بربادی نہ مچائی ہوتی تو ملک خداداد خود کفیل ہوتا اور قاصہ گدائی کلامیر کہ کے سامنے نہ رکھا ہوتا تو جرنل صاحب اڈے نہ دیتا یہ برے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن مسلمانوں کو نہ دیکھنے پڑتے آج حال یہ ہے کہ مسلمانوں کے تقریبا ساٹھ ممالک کے قریب ہیں آپس میں متفق اور متحد نہیں ہیں اور ہر ملک ذلیل وخوار ہے مرعوب ہو کر دین اور دنیا کی زندگی لومڑوں اور گدڑوں کی طرح گزار رہا ہے۔ اور افسوس سے لکھنا پڑتا ہے 2002 کو مارچ کی آج یکم ہے دن جمعۃ المبارک کا ہے اسی جمعرات اور جمعہ کو بسنت ہندوؤں کا تہوار گوجرانوالہ میں منایا جا رہا تھا اس بسنت کو حکموت پاکستان اور عوام الناس شیطانوں نے جشن بہاراں کے نام سے ملقب کیا ہے ایسے سمجھیں کہ شراب کی بھری ہوئی بوتل پر شربت روح افزا کا لیبل لگا دیا جائے تو کیا شراب شربت روح افزا بن جائے گا۔ نہیں نہیں بھائی وہ شراب ہی رہے گا اور اس کے استعمال کرنے والے خدا تعالیٰ کے باغی اور سرکش نافرمان ہی ہیں اور اس دن کو چند احادیث اور ان کے ضمن میں جو واقعات لکھ رہا تھا وہ بند کمرہ میں لیکن مسلمانوں کے بسنت منانے کا شور وغل لائیٹنگ آتش بازی موسیقی کا اس قدر زور تھا کہ سوائے پریشانی کے کوئی دوسری بات نہیں تھی۔

عَنْ عبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ مَاظَهَرَ الْغُلُوْلُ فِیْ قَوْمٍ اِلَّا اَلْقَی اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ وَلَافَشَا الزِّنَا فِیْ قَوْمٍ اِلَّا كَثُرَ فِیْهِمُ الْمَوْتُ وَلَانَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلافَشَا فِيْهِمُ الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ

(رواہ مالك مشكوٰة شريف باب تغير الناس)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں نہیں پیدا ہوتی خیانت کرنی کسی قوم میں بیچ غنیمت کے مگر ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں خوف دشمن کا اور نہیں پھیلتا زنا کسی قوم میں مگر بہت ہوتی ان میں موت اور نہیں کم کرتی کوئی قوم ماپنا اور تولنا مگر کم کیا جاتا ہے ان میں رزق اور نہیں حکم کرتی کوئی قوم ناحق مگر پھیلتی ہے ان میں خونریزی۔ اور نہیں توڑتی کوئی قوم عہد مگر مسلط کیا جاتا ہے ان پر دشمن کچھ مفہوم محترم بھائیو آپ نے حدیث شریف کی عبارت اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا ترجمہ پڑھ کر اندازہ لگایا ہوگا کہ ان جرائم مذکورہ سے کونسا جرم ہمارے پاکستانی مسلمانوں میں نہیں الا ماشاء اللہ یہ خیانت مال غنیمت کی ہو یا کسی کے مال و دولت کی یا کوئی درپردہ بات یا معاملات کی ہو خیانت موجود ہے پھر مخالفین کفار کا ڈر کیوں نہ ہو دیگر ہمارے پاکستان میں زنا بدکاری کا کام عام ہے اغوا وغیرہ جرائم اسی وجہ سے ہوتے ہیں لہٰذا موت عام اور بکثرت ہو چکی ہے شہروں دیہاتوں محلوں میں درجنوں کے حساب سے موتیں ہو رہی ہیں اب دیکھیں کم ماپنا اور کم تولنا یہ بھی بکثرت ہمارے مسلمانوں میں موجود ہے اب برکت نہیں رہی روزی رزق میں کاروبار ڈون ہیں رزق کی فراوانی نہیں ہر آدمی معاشی اور معاشرتی زندگی میں پریشان ہے ہر آدمی افراد فری کا شکار ہے۔ اب حکمرانوں اور حکام کو دیکھیں کہ ناحق بغیر استحقاق کے ظالمانہ غاصبانہ لاعلمی کے احکام جاری کرتے ہیں پھر خونریزی عام کیوں نہ ہو یہی سبب ہے کہ اخبارات میں آئے دن قتل وغارت کی سینکڑوں خبریں نشر ہوتی ہیں حکام اپنے وعدے پورے نہیں کرتے جو نیا حکمران آتا ہے وعدوں کے پلندے پیش کرتا ہے کہ فلاں کام کروں گا میں فلاں معاملہ سر انجام دوں گا لیکن صدارت امارت حکمرانی کی کرسی پر جلوہ افروز ہوتے ہی وہ اپنے سب معالات کو بھول کر اپنے آپ میں منافقین کی صفات پیدا کر لیتا ہے اور یہی حال ہے ہمارے عوام الناس کا دینے لینے کاروبار میں ہر قسم کے معاملات میں وعدہ خلافیاں ہوتی ہیں پھر ہم پر اور ہماری حکومت پر درندہ امریکہ، انڈیا، اسرائیل، یہودی اور عیسائی اور تمام معزبی ممالک کے کفار بھیڑیئے ریچھ ہم پر مسلط کیوں نہ ہوں۔ اسی مضمون کی تائید کے لیے ابن ماجہ کی ایک حدیث عرض کرتا ہوں۔

وَلَمْ يَنْقُضُوْا عَهْدَ اللّٰهِ وَعَهْدَ رَسُوْلِهٖ اِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ عُدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَاَخَذُوْا بَعْضَ مَا فِيْ اَيْدِيْهِمْ (رواه ابن ماجة)

''تاجدار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو قوم بھی اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا وعدہ توڑتی ہے تو اللہ رب العزت ایسی قوم پر ایسا دشمن مسلط کرتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں جو غیر قوم کا ہو یعنی کفار کا پھر وہ سب کچھ زر و مال املاک ان سے چھین لیتا ہے۔ سورہ بنی اسرائیل کے پہلے رکوع کی تفسیر میں مفسرین نے لکھا ہے جب بنی اسرائیل نے خلافِ تورات کام کیے تو اللہ رب العزت نے ان پر جالوت کافر بادشاہ کو مسلط کر دیا پھر طالوت مسلمان بادشاہ وقت میں پابند شرع ہوئے تو جالوت کافر بادشاہ پر فتح حاصل کی پھر خلاف تورات شریف کام کرنے شروع کئے تو ان پر اللہ تعالیٰ نے بخت نصر شاہ بابل کافر کو ان پر مسلط کیا اسی طرح آج ہمارے مسلمانوں کا حال ہے۔

عَنْ قَيْسِ ابْنِ اَبِیْ خَازِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدُ ابْنُ اَبِیْ وَقَاصٍ يَقُوْلُ اِنِّیْ لَاَوَّلُ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ رَمٰی بِسَهْمٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَرَاَيْتُنَا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَالَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْحُبْلَةَ وَوَرَقُ السَّمُرِ وَاِنْ كَانَ اَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهٗ خُلْطٌ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْا اَسَدٍ تُعَزِّرُنِیْ عَلَی الْاِسْلَامِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًوَّضَلَّ عَمَلِیْ وَ كَانُوْا وَشَكَوْ بِهٖ اِلٰی عُمَرَ وَقَالُوْا لَايُحْسِنُ يُصَلِّیْ (متفق علیہ۔ مشکوٰۃ شریف باب مناقب العشرہ)

ترجمہ: حضرت قیس بن ابی خازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سنا میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے تحقیق میں اول ان آدمیوں کا ہوں عرب میں سے کہ تیر پھینکا خدا تعالیٰ کے راستہ میں اور دیکھا میں نے اپنے آپ کو کہ جہاد کرتے تھے ہم اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ساتھ ہو کر اور نہیں ہوتی تھی ہمارے لیے کچھ خوراک مگر کیکر کی پھلیاں اور پتے اور جب ہم سے کوئی پخانہ پھرتا تھا جیسے بکریوں کی مینگنیاں ہوتی ہیں اس حال میں کہ نہیں ہوتی تھی ان میں امیزش پھر بنو اسد نے میرے اسلام کے معاملہ میں مجھے ڈانٹا اور البتہ تحقیق نا امید ہوا میں اس وقت اور میرا عمل گم ہوا اور بنو اسد نے شکایت کی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا کہ یہ اچھی طرح نماز بھی نہیں پڑھتے (بخاری مسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بے سروسامانی میں بھی جہاد کو نہیں چھوڑا بلکہ کبھی کبار ایسا وقت بھی ہوتا تھا کہ کھانے کے لئے غذا خوراک بھی نہیں ہوتی تھی لیکن اتباع نبوی میں ذرہ بھر بھی صحابہ کرام کمی نہیں کرتے تھے۔ کیکر کے پھل اور پتے استعمال کئے روٹی کی جگہ درختوں کے پتے اور پھلیاں کھا کر اللہ کی عبادت اور اتباع سنت میں سرشار رہے اور قضائے حاجب کے وقت وہ پھلیاں اور پتے پیٹ میں سڈے بن کر بکریوں کی مینگنیوں کی طرح پیٹ سے خارج ہوتے لیکن مخالفین کفار سے سینے تان کر توحید وسنت کے بقا کے لئے جہاد وقتال کرتے رہے اسی لئے فرقان حمید میں رب العلمین ارشاد فرماتے ہیں.....

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَامُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّابَعْدُ○ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

﴿فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَ قٰتَلُوْا وَ قُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ لَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ○﴾

(پارہ ٤ رکوع ١١)

ترجمہ: سوجن لوگوں نے وطن چھوڑا اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میرے راستہ میں تکلیفیں دیئے گئے اور جہاد کیا اور شہید ہو گئے ان لوگوں کی خطائیں معاف کردوں گا اور ایسی جنت دوں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی اور ان کو اللہ تعالیٰ کے پاس سے اچھا ثواب ملے گا اور بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس ہی اچھا عوض ہے کچھ مفہوم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دین اسلام قبول کر کے جب دیکھا کہ کفار دین اسلام کے معاملہ میں مداخلت کرتے ہیں تو صحابہ کرام نے ہجرت کی اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راہ خدا میں طرح طرح کی تکالیف برداشت کیں گھر بار چھوڑا کا روبار چھوڑا معیشت وگزر اوقات میں ہر طرح کے مصائب برداشت کیے۔ بعض صحابہ کرام نے کفار کے ہاتھوں ماریں بھی کھائیں اللہ رب العزت کے راستہ میں شہید بھی ہوئے۔ تب ہی تو رب العلمین نے ارشاد فرمایا کہ میں ان کی سب برائیاں دور کردوں گا اور نہروں والی بہشت میں ان کو جگہ دوں گا یہ بیان رب العلمین فرماتے ہیں ایسے لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں اجروثواب ہے اور بہترین عمدہ ثواب ہے۔

جنگ خندق کا ایک موقع:

چنانچہ صحیح بخاری شریف میں ہے حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خندق میں تھے۔ لوگ کھود رہے تھے اور ہم کندھوں پر مٹی ڈھو رہے تھے کہ اسی اثناء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ لَاعَیْشَ اِلَّاعَیْشُ الْاٰخِرَۃِ فَاغْفِرْ لِلْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ

(باب غزوہ الخندق صحیح بخاری شریف)

''اے اللہ زندگانی تو بس آخرت کی زندگی ہے۔ پس مہاجرین وانصار کو بخش دے۔''

اور دوسری حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس حدیث کی عبارت کچھ اس طرح ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَعَلَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ یَحْضِرُوْنَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِیْنَۃِ وَیَنْقَلِبُوْنَ التُّرَابَ عَلٰی مَتُوْنِھِمْ وَیَقُوْلُوْنَ۔

''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انصار اور مہاجرین مدینہ منورہ کے گرد خندق کھود رہے تھے جب کمر پر مٹی اٹھاتے تو یہ شعر پڑھتے تھے۔

نَحْنُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا مُحَمَّدًا عَلٰی الْجِھَادِ مَا بَقِیْنَا اَبَدًا

(صحیح بخاری جلد ۱ /۳۸۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ترجمہ: اپنے پیغمبر محمد سے ہے بیعت ہم نے کی جب تلک ہے زندگی
جہاد پہ قائم سدا۔''

والنبی ﷺ یجیبھم ویقول ترجمہ: اور جناب نبی کریم ﷺ فرماتے تھے

اَللّٰھُمَّ لَاخَیْرَا لِاَّخَیْرَ الْاٰخِرَۃَ فَبَارِكْ فِی الْاَنْصَارِ وَالْمُھَاجِرَۃ

ترجمہ: اے اللہ فائدہ جو کچھ ہے اخرت کا فائدہ ہے اے خدا کر دے تو برکت انصار اور محاجر میں (مبارکپوری) لکھتے ہیں کہ جب صحابہ کرام خندق کھود رہے تھے تو آپ ﷺ صحابہ کرام کی بھوک اور مشقت کو دیکھ کر فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّ الْعَیْشَ عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ فَاغْفِرْ لِاْ اَنْصَارِ وَالْمُھَاجِرَۃِ

ترجمہ: اے اللہ! یقیناً زندگی تو اخرت کی زندگی ہے اے اللہ محاجرین اور انصار کو بخش دے صحیح بخاری شریف میں ایک حدیث آتی ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ خندق سے مٹی دھو رہے تھے یہاں تک کہ غبار نے آپ کے شکم کی جلد کو ڈھانک دیا تھا۔ آپ ﷺ کے بال بہت زیادہ تھے (میں نے اسی حالت میں) آپ ﷺ کو عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے رجزیہ کلمات کہتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ مٹی ڈھوتے جاتے تھے اور یہ کہتے جاتے تھے

اَللّٰھُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَاھْتَدَیْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا
فَاَنْزِلَنْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاَّقَیْنَا
اِنَّ لْاُوْلٰی رَغِبُوْا عَلَیْنَا
وَاِنْ اَرَادُوْا فِتْنَۃً اَبَیْنَا

''ترجمہ: اے اللہ اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے نہ صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے تو ہم پر سکینت نازل فرما اور اگر ٹکراؤ ہو جائے تو ہمارے قدم ثابت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھ۔ انہوں نے ہمارے خلاف لوگوں کو بھڑکایا ہے۔ اگر انہوں نے کوئی فتنہ چاہا تو ہم ہرگز نہیں جھکیں گے حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ آخری الفاظ کھینچ کر کہتے تھے ایک روایت میں آخر شعر اس طرح ہے حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ آخری الفاظ کھینچ کر کہتے تھے ایک روایت میں آخر شعر اس طرح ہے۔

اِنَّ لْاُوْلٰی بَغَوْا عَلَیْنَا وَاِنْ اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَیْنَا

(صحیح بخاری جلد۲: ۵۸۹)

''ترجمہ: یعنی انہوں نے ہم پر ظلم کیا ہے اور اگر وہ ہمیں فتنہ میں ڈالنا چاہیں گے تو ہم ہرگز نہ جھکیں گے مسلمان ایک طرف اس گرم جوشی کے ساتھ کام کر رہے تھے تو دوسری طرف اتنی شدت کی بھوک برداشت کر رہے تھے کہ اس کے تصور سے کلیجہ شق ہوتا ہے چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اہل خندق کے پاس دو مٹھی جو لائے جاتے تھے اور بو دیتی ہوئی چکنائی کے ساتھ بنا کر لوگوں کے سامنے لا کر رکھ دیئے جاتے لوگ بھوکے ہوتے اور اس کا ذائقہ حلق کے لئے ناخوشگوار ہوتا تھا اس سے بدبو اٹھ رہی ہوتی تھی صحیح بخاری جلد۲۔ ۵۸۸۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھوک کا شکوہ کیا اور اپنا شکم کھول کر ایک ایک پتھر دکھلایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پیٹ مبارک کھول کر دو پتھر دکھلائے خندق کی کھدائی کے دوران نبوت کی کئی نشانیاں بھی جلوہ فگن ہوئیں صحیح بخاری کی روایت ہے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر سخت بھوک کے آثار دیکھے تو بکری کا ایک بچہ ذبح کیا اور ان کی بیوی نے ایک صاع تقریباً ڈھائی کلو جو پیسے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رازداری کے طور پر خفیہ گذارش کی کہ اپنے چند رفقاء کے ساتھ تشریف لائیں لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم اہل خندق کو جن کی تعداد ایک ہزار تھی ہمراہ لیکر چل پڑے۔ اور سب لوگوں نے اسی ذرہ جتنے کھانے سے پیٹ بھر کھایا پھر بھی گوشت کی ہانڈی اپنی حالت پر برقرار رہی اور بھری کی بھری جوش مارتی رہی اور گھوندھا ہوا آٹا اپنی حالت پر برقرار رہا اس سے روٹی پکائی جاتی رہی۔ صحیح بخاری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلد۲ صفحہ ۵۸۸ تا ۵۸۹۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی بہن خندق کے پاس دو مٹھیاں کھجور لے کر آئیں کہ ان کا بھائی اور ماموں کھالیں گے لیکن تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے وہ کھجوریں لے لیں اور ایک کپڑے پر بکھیر دیں پھر اہل خندق کو دعوت دی اہل خندق انہیں کھاتے گئے اور وہ بڑھتیں گئیں یہاں تک کہ سارے اہل خندق کھا کھا کر چلے گئے اور کھجوریں تھیں ہ کپڑے کے کناروں سے باہر گر رہی تھیں۔ انہی ایام میں ان دونوں واقعات سے کہیں بڑھ کر ایک اور واقعہ پیش آیا جسے حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم لوگ خندق کھود رہے تھے کہ ایک چٹان نماٹکڑا آڑے آ گیا۔ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی کہ یہ چٹان نماٹکڑا حفدق میں حائل ہو گیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں آ رہا ہوں۔ اس کے بعد آپ اٹھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شکم مبارک پر پتھر بندھا ہوا تھا ہم نے تین روز سے کچھ چکھا نہ تھا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کدال لے کر مارا تو وہ چٹان نماٹکڑا بھربھرے تو دے میں تبدیل ہو گیا صحیح بخاری شریف جلد۲ صفحہ ۵۸۸۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جنگ خندق کے موقع پر کھدائی کے دوران ایک سخت چٹان آ پڑی جس سے کدال اچٹ جاتی تھی کچھ ٹوٹتا ہی نہ تھا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا شکوہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے کدال لے کر اور بسم اللہ شریف پڑھ کر ضرب لگائی تو ایک ٹکڑا ٹوٹ گیا اور فرمایا: اللہ اکبر! مجھے شام کی چابیاں دی گئی ہیں واللہ! میں اس وقت وہاں کے سرخ محل کو دیکھ رہا ہوں۔ پھر دوسری ضرب لگائی تو ایک دوسرا ٹکڑا کٹ گیا اور فرمایا: اللہ اکبر مجھے فارس دیا گیا ہے واللہ میں اس وقت مدائن کا سفید محل دیکھ رہا ہوں۔ پھر تیسری ضرب لگائی اور فرمایا بسم اللہ۔ تو باقی ماندہ چٹان بھی کٹ گئی اور فرمایا اللہ اکبر مجھے یمن کی چابیاں بھی دی گئیں ہیں۔ اللہ میں اس وقت اپنی اس جگہ سے صنعا کے پھاٹک دیکھ رہا ہوں۔ مسند احمد وغیرہ۔ ابن اسحٰق نے ایسی ہی روایت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ذکر کی ہے ابن ہشام جلد۲ صفحہ ۲۱۹۔ چونکہ مدینہ شمال کے علاوہ باقی اطراف سے حرّے (لاوے کی چٹانوں) پہاڑوں اور کھجور کے باغات سے گھرا ہوا ہے اور نبی ﷺ ایک ماہر تجربہ کار فوجی کی حیثیت سے یہ جانتے تھے کہ مدینہ منورہ پر اتنے بڑے لشکر کی یورش صرف شمال ہی کی جہت سے ہوسکتی ہے اس لئے آپ ﷺ نے صرف اسی جانب خندق کھدائی مسلمانوں نے خندق کھودنے کا کام مسلسل جاری رکھا دن بھر کھدائی کرتے اور شام کو گھر پلٹ آتے یہاں تک کہ مدینہ منورہ کی دیواروں تک کفار کے لشکر جرار کے پہنچنے سے پہلے مقررہ پروگرام کے مطابق خندق تیار ہوگئی ابن ہشام جلد۳۔ ۲۲۰، ۲۲۱۔ ادھر قریش مکہ اپنا چار ہزار کا لشکر لے کر مدینہ منورہ میں پہنچے تو رومہ صرف اور زغابہ کے درمیان مجمع الاسیال میں خیمہ زن ہوئے، اور دوسری طرف سے غطفان اور ان کے بخزی ہمسفر چھ ہزار کی نفری لیکر آئے تو احد کے مشرقی کنارے ذنب نقمی میں خیمہ زن ہوئے قرآن عظیم میں اللہ رب العزت ایسے موقع کا عجیب نقشہ کھینچا ہے

﴿ وَ لَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ صَدَقَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ مَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِيْمَانًا وَّ تَسْلِيْمًا۝﴾ (۲۱ پارہ رکوع ۱۹)۔

ترجمہ اور جب اہل ایمان نے جتھوں کو دیکھا تو کہا یہ وہی چیز ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ ہی فرمایا تھا۔ اور اس (حالت) نے ان کے ایمان اور جذبہ اطاعت کو اور بڑھا دیا۔

ایک عیسائی کا مسلمانوں کو کتوں کے ساتھ تشبیہ دینا

ایک مسلم رسالے والے نے ایک عیسائی کے رسالہ کے حوالہ سے لکھا کہ ایک عیسائی مکتب فکر نے اپنے دسالہ میں کتوں کے کالٹون بنا کر مسلمانوں کو مخاطب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے کتوں کے ساتھ تشبیہ دی اور لکھا کہ تمام مسلمان کتوں جیسے ہیں اور بڑی سینہ زوری دلیری سے واشگاف الفاظ میں اسلام اور مسلمانوں کا مذاق اڑایا ہے دین اسلام اور اسلامیان کے بارہ میں بدترین قسم کے الفاظ لکھتے ہوئے اپنی حماقت ودجال پنے کا اظہار کیا ہے جب دوبارہ اس نے اسی مضمون کو دوہرایا تو لکھتا ہے کہ میں کتوں جانوروں سے معذرت کرتا ہوں کہ میں نے مسلمانوں کو ان کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ کتے مسلمانوں سے بدر جہا بہتر ہیں العیاذ باللہ العیاذ با اللہ۔ مسلمانوں شرم وحیا کرو اور اپنے اعمال وکردار کی اصلاح کرو آج تک مشرک کافر مردود یعنی آپ کے اسلام اور آپ پر حملہ آور ہو کر آپ کے دین اسلام کی دھجیاں اکھیڑ رہا ہے اور عجیب قسم کے ظالمانہ اعتراض کر کے آپ کو مذموم اور ناشاہستہ الفاظ سے یاد کر رہا ہے آپ کب اپنے اعمال کی اصلاح کرو گے اور گناہوں سے توبہ تائب ہو گے کیا کوئی مسلمان ایسا نہیں پیدا ہوا جو اس مفتری کذاب دجال بے حیا کو ٹھکانے لگائے کیا کوئی بھی غازی علم دین شہید جیسا نہیں جس شہید لاہوری نے راج پال ہندو کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر تقدس رسول واحترام رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے ہندو مذکورہ کو قتل کر کے چین کا سانس لیا۔ گو وکلا نے تاکید کی آپ اس قتل کا انکار کر دیں کہ میں نے نہیں کیا غازی علم دین شہید نے کہا کہ میں انکار نہیں کرتا بلکہ اقرار کرتا ہوں کہ میں ہی اس گستاخ رسول کا قاتل ہوں اور جنت کی حوریں میری انتظار میں ہیں اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا وقت قریب آ گیا ہے اور آپ کو تختہ دار پر لٹکایا گیا ہائے افسوس کہاں سے لاؤں غازی علم دین شہید کو۔ کہاں سے لاؤں محمد بن قاسم کو۔ کہاں سے لاؤں طارق کو۔ کہاں سے لاؤں موسیٰ بن نصیر کو کہاں سے لاؤں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو جبکہ عبداللہ بن ابی منافق نبی ﷺ اور صحابہ کرام کے خلاف کچھ باتیں کہیں تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کی آقا جی اجازت مرحمت فرمائیں کہ میں اس منافق کی گردن ماردوں آپ ﷺ نے روک دیا بلکہ عبداللہ بن ابی منافق کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان تھا تاجدار مدینہ ﷺ سے عرض کی اللہ کے رسول ﷺ اگر میرے باپ منافق کو قتل کرنے کا حکم کسی اور کو ارشاد فرمانا ہے تو مجھے ہی اجازت دیجئے کہ میں آپ کی حمایت اور مسلمانوں کی تائید میں اپنے باپ کو قتل کر دیتا ہوں آپ ﷺ جواباً ارشاد فرمایا کہ نہیں قتل کرنا ہے (ابن کثیر) آج مسلمانوں کی تذلیل اور رسوائی کا یہ عالم ہے کہ امریکہ اور اس کے حواری شمالی اتحاد والے افغانستان میں آگ برسا رہے ہیں کشمیر میں ہندو بنیاں آگ برسا رہا ہے فلسطین میں اسرائیل ظلم کر رہا ہے ہندوستان میں ہندو ظالم مسلمانوں کو شہد کر رہے ہیں اسرائیل ظلم کر رہا ہے ہندوستان میں ہندو ظالم مسلمانوں کو شہید کر رہے ہیں اور زندہ مسلمانوں کو آگ کی نظر کیا جا رہا ہے فلپائن اور ایریٹیریا میں کون سے مظالم ہیں جو مسلمانوں پر نہیں ہو رہے نہ مسلمانوں کی عزتیں محفوظ ہیں اور نہ مال و جان محفوظ ہے یہ سب مصائب والام ہماری بداعمالی کی وجہ سے ہیں مسلمانوں ایمان دارو پھر عرض کرتا ہو کہ شرک چھوڑ دو بدعات ترک کر دو خدا اور خدا کے رسول ﷺ کی اتباع کرو۔ فوت شدہ بزرگوں اور اللہ والوں کو نہ پکارو شخصیت پرستی کے شرک سے اجتناب کرو بلکہ بزرگوں اور اللہ والوں کے خدا کو پکارو اور ثورو۔ جس خدا تعالیٰ کو پکار پکار کر دعائیں التجائیں کر کر اپنی جبینِ نیاز کو اللہ تعالیٰ کے سامنے خاک الود کر کے اپنے آنسو بہا بہا کر آہ وفغاں کر کے اپنے عجز و نیاز کے نذرانے پیش کر کے اللہ تعالیٰ کی ولایت حاصل کی ہے ایسے تم بھی اللہ تعالیٰ سے لولگاؤ تعلق وابستہ کرو۔ خداوحدہ لاشریک روٹھے ہوئے ہیں اسے مناؤ خدا ناراض ہیں اسے راضی کرو لیکن ہم ہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں اور نہ خدا احکم الحاکمین کی پروا ہے نہ رسولِ خدا سے سروکار ہے جیسے اللہ تعالیٰ کے ایک بندہ نے ہمارے بدترین حالات کی خوب ترجمانی ذیل میں کی ہے۔

پڑھتے ہو کلمہ عمل نہیں کرتے
کلمے سے مزین ہے ترانا نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہروپ والو ڈرامہ نہ سمجھو
یہ اسلام ہے افسانہ نہیں ہے
کہیں گودڑی ہے کہیں بودڑی ہے
کیا یہ ہے خدا کے ملن کا طریقہ
میں یہ نہیں کہتا کہ مانا نہیں ہے
مانا تو ہے پہچانا نہیں ہے
وہ ہیں نَحْنُ اقرب تو عرش معلیٰ
دل ہی ہے لامکاں کا اشارہ
من کا منکہ پھرن ہے بہانہ
تسبی کا منکہ بہانہ نہیں ہے

مسلمانوں بھائیو بزرگو میں پھر اس بات کو سہ بارہ دھراتا ہوں کہ اپنی غلط کاریوں کو چھوڑ دو شادی غمی عقیقہ ختنہ مرنا جمنا کھانا پینا جاگنا سونا مزدوری تجارت زراعت کھیتی باڑی تمام دنیاو دین کے معاملات کو سنت مصطفیٰ ﷺ کے مطابق نبھاہو کوئی بھی کام اپنی مرضی سے نہ کرو خداوند قدوس اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی مرضی کے مطابق کرو تا کہ خدا کا غضب وغیض غصہ دور ہو جائے اور تمہیں اپنے اور تمہارے دشمنوں سے محفوظ رکھے افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ اسی 2002ء کو ماہ مارچ میں ایک شادی پر شادی ہال گوجرانوالہ میں جانے کا اتفاق ہوا میں بچی والوں کی طرف سے مدعو تھا جب برات شادی ہال میں پہنچنے کا وقت قریب ہوا تو خواتین نوجوان لڑکیاں اور بچوں والی عورتیں استقبال برات کے لئے دو قطاروں کی شکل میں کھڑی ہو گئیں اور درمیان میں راستہ برات اور دولہا کے گزرنے کے لئے چھوڑا گیا بعض کے ہاتھوں میں گلاب کے پھولوں کی پتیاں تھیں جو دولہا اور اس کے ہمرائیوں پر بکھیرنی تھیں اور میں عاجز قسم اٹھا کر بھی کہنے کو تیار ہوں کہ سب خواتین بے پردہ بے نقاب تھیں تمام کے سر ننگے تھے اول تو دوپٹہ تھا ہی نہیں اگر بعض

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواتین کا تھا تو گردن میں ہی پڑا ہوا تھا بعض عمر رسیدہ عورتوں کے دوپٹے تھے۔ یہ ہے ہمارے معاشرے کا حال یہ ہیں ہم دیندار ہمارے رسم رواج ہندوؤں سکھوں یہودیوں عیسائیوں سے بھی آگے بڑھ گئے ہیں اقبال نے پریشاں ہو کہ لکھا ہے شعر:

وضع میں تم ہو نصاری تو تمدن میں ہنود
تم ہو مسلمان جنہیں دیکھ کر شرمائی یہود

اکبر الابادی بھی کچھ اس طرح رقم طراز ہیں
ایک دن جو بے پردہ نظر آئیں چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو ان سے پردہ تمہارا وہ کیا ہوا
کہنے لگیں وہ عقل پہ مردوں کے پڑ گیا

جو قوم ایسی عیاشیوں بدمعاشیوں بدکرداریوں میں مبتلا ہو جائے خدا تعالیٰ کے فرمودات اور حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کے ارشادات نہ اپنائے تو ایسی بدنصیب قوم ذلیل ورسوا نہ ہو تو کیا ہو۔ جو قوم ملک کی تقسیم کے بعد ہندو سکھ انگریز سے آزاد ہوئی اور اس آزادی کے نتائج میں خدا سے بھی ازاد ہو گئی یہ آزادی کیا ہے یہ تو سراسر عرش والے کی بغاوت اور اس سے دشمنی ہے پھر خدا اپنے دشموں کی مدد کیسے کرے۔ ایک حدیث شریف میں ہے تاجدار مدینہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں اِذَا لَمْ تَسْتَحِیْ فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ ترجمہ: اے بندے جب تو بے حیا ہو جائے پھر تو جو بھی چاہے کر گو عاجز کے الفاظ سخت تو ہیں لیکن حمایت اسلام کی وجہ سے اپنے دینوی اور مذہبی جذبات کا اظہار کر رہا ہوں شائد کسی اہل دل و دانش کے قلب خزیں میں میری یہ بات اتر جائے میری اور میرے ساتھی کا نجات کا ذریعہ بن جائے اللہ ہم سب گناہگاروں کو معاف فرما دے ہمارے بگڑے ہوئے معاشرہ کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصلاح فرما دے ہمیں اپنے بے پایاں فضل سے صراط مستقیم پر گامزن ہونے کی توفیق ارزاں فرما دے ہم تیرے ہی ہیں اور کسی کے نہیں تو ہمارا الہ معبود حاجت روا مشکل کشا ہے اللہ کدھر جائیں کس کو پکاریں کس کے ترلے کریں تیرے سوا ہے کوئی نہیں بس تو ہی ہے ہم تیرے ہی ہیں۔ شعر۔

آہ جاتی ہے فلک پر رحم لانے کے لئے
بادلو ہٹ جاؤ دے دو راہ جانے کے لئے
کل جن سے صلح تھی اب وہ برسر پیکار ہیں
وقت اور تقدیر دونوں درپہ آزار ہیں
رحم کرنہ اپنے آئین کرم کو بھول جا
ہم تجھے بھولے ہیں لیکن تو نہ ہم کو بھول جا
خلق کے راندے ہوئے دینا کے ٹھکرائے ہوئے
آئے ہیں اب تیرے در پر ہاتھ پھیلائے ہوئے
خوار ہیں بدکار ہیں ڈوبے ہوئے ذلت میں ہیں
کچھ بھی ہیں لیکن تیرے محبوب کی امت سے ہیں
حق پرستوں کی اگر تونے کی دل جوئی نہیں
طعنہ دیں گے بت کہ مسلم کا خدا کوئی نہیں

عاجز نے رنگ راگ گانے بجانے سننے سنانے شادیوں میں جو خرافات ہوتے ان کی تردید میں اپنی کتاب استقامت فی الدین کے صفحہ ۳۳۷ سے لیکر کئی صفحات لکھے ہیں قارئین کرام کو تاکید ہے کہ میری اس کتاب کا ضرور مطالعہ کریں۔ دیگر مجھے اپنے علمائے کرام خطبائے غطام آئمہ مساجد پر بھی افسوس ہے کہ خطبہ نکاح کے موقع پر ایسے مسائل کیوں نہیں بیان کرتے اور عوام الناس کو ان اغلاط سے آگاہ نہ کر کے ان کی بھلائی میں کیوں کمی کرتے ہیں دیگر خیر خوائی کی ایک بات یہ بھی ہے کو ادھر مولنا صاحب نکاح پڑھ رہے ہیں ادھر فوٹو گرافر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصویریں لے رہا ہے وڈیو فلم بن رہی ہے حضرت مولانا صاحب مرعوب ہو کر بیٹھے ہوئے ہیں روکتے نہیں جیسے گونگے بنے ہوئے ہیں کہ یہ پانچ سو روپے کہیں ضائع نہ ہو جائیں اور میرے پیٹ کا دھندا محروم نہ رہ جائے

نعوذ باللّٰہ مِنْ ذالِكَ بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ كَانَ اٰیَةً

ترجمہ: پہنچا دو مری طرف سے اگرچہ ایک آیت ایک مسئلہ بھی یاد ہو لیکن علماء کو ایسے موقع پر یہ حدیث نَسْیًا مَنْسِیًا○ ہو جاتی ہو گی یعنی بھول جاتی ہو گی کیونکہ فکر یہ بھی ہوتا ہو گا کہ میری امامت خطابت سلب نہ ہو جائے

﴿ كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ○ ﴾ (پارہ ٤ رکوع ٣)

ترجمہ: اے امت محمد ﷺ تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے نکالے گئے ہو لوگوں کو نیک کاموں کا حکم دو اور برے ناجائز کاموں سے روکو

﴿ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَیْرِ وَ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ ﴾ (پارہ ٤ رکوع ٢)

ترجمہ: اور چاہیے کہ ہو تم میں سے ایک جماعت جو پکارے لوگوں کو بھلائی کی طرف اور حکم دے نیک کاموں کا اور روکے برے کاموں سے اور ایسے لوگ کامیابی پانے والے ہیں یہ دونوں آیات اور اس طرح کی اور آیات ہمارے نکاح خانوں خطیبوں مقرروں واعظوں اماموں کو بھول جاتی ہونگی بھولتی تو نہیں البتہ ڈھیٹھ بن کر اپنی امامت خطابت کے بقا کے لئے خاموش ہو جاتے ہیں منڈی عارفوالہ چک نمبر 25 میں اٹھارہ سال کوٹلی مہاراں میں سات سال دین کا کام کرنے کا موقع اللہ تعالیٰ نے دیا تھا لیکن سنت کے خلاف توحید کے خلاف جو بھی رسم رواج دیکھا بفضل خدا بھرپور دلائل کے ساتھ اس کی مخالفت کی ڈٹ کر تبلیغ کی بڑے سے بڑے آدمی کو بھی معاف نہ کیا اور سنت کے خلاف کرنے والے سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضائے الٰہی کے لئے کئی کئی دن بول چال بند کردی بعض اوقات خطرہ بھی ہوتا کہ مجھے مسجد کے انتظامیہ فارغ نہ کردیں لیکن خدا کی قسم سے یہ بھی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور توکل بھی ہوتا کہ کسی اور جگہ اللہ تعالیٰ دین کا کام کرنے کا موقع فراہم کردیں گے اور میں خدا کو حاضر ناظر جان کر یہ بھی کہتا ہوں کہ دین کی تبلیغ کی وجہ سے مجھے کسی جگہ سے بھی کسی مسجد کے انتظامیہ نے نہیں فارغ کیا بلکہ جہاں سے خطابت چھوڑی خود بخود استعفیٰ دیکر فارغ ہوا ہوں اس لئے علمائے کرام اپنے دل و دماغ میں اخلاص خلوص نیت رکھو اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے دین اسلام کا کام کرو اور محبت رسول ﷺ میں آ کر سنت کا احیاء کرو دنیا کی کوئی طاقت تمہیں گزند پہنچا نہیں سکتی اگر کوئی تکلیف آئی بھی تو تب بھی آپ کو اجروثواب من جانب اللہ ملے گا تو خوش وخرم ہوکر آپ اللہ کا شکریہ ادا کریں گے اور کہیں گے یا اللہ تیرا شکر ہے تیرے لئے حمد وثناء ہے کہ دنیا میں تبلیغ دین کے معاملہ میں مجھے تکلیف آئی تھی اور آج میں اس پر اجروثواب کی وجہ سے نازاں وفرحاں ہوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرعی پردہ قرآن وسنت کی روشنی میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَامُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّابَعْدُ○ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ ذٰلِکَ اَدْنٰٓی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ وَ کَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا○ (پار ۲۲ رکوع ۵)

''ترجمہ اے نبی ﷺ آپ اپنی ازواج مطہرات اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں کے لئے فرما دیجئے نزدیک کرلیں اوپر اپنے بڑی چادریں اپنی یہ بہت نزدیک ہے کہ اس سے پہچانی جائیں پس نہ ایذا دی جائیں اور ہے اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان کچھ تفسیر اللہ تعالیٰ رب العزت نے نبی ﷺ کو ارشاد فرمایا کہ آپ مومنہ عورتوں سے فرمادیں بالخصوص اپنی بیویوں اور صاحبزادیوں سے کیونکہ وہ تمام دنیا کی عورتوں سے بہتر وافضل ہیں کہ وہ اپنی چادریں قدرے لٹکالیا کریں تاکہ جاہلیت کی عورتوں سے ممتاز ہو جائیں اسی طرح لونڈیوں سے بھی آزاد عورتوں کی پہچان ہو جائے جلباب اس چادر کو کہتے ہیں جو عورتیں اپنے دوپٹا کے اوپر ڈال لیتی ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ مسلمان عورتوں کو حکم دیتے ہیں کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب وہ کسی کام کے لئے باہر نکلیں تو جو چادر وہ اڑھتی ہیں اسے سر پر سے جھکا کر منہ ڈھک لیا کریں صرف ایک آنکھ کھلی رکھیں امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے سوال پر حضرت ابو عبیدہ سلمانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا چہرہ اور سر ڈھانک کر بائیں آنکھ کھلی رکھ کر بتلا دیا کہ اس آیت کا یہ مطلب ہے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول ہے کہ اپنی چادر سے اپنا گلا ڈھانپ لے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اس آیت کے اترنے کے بعد انصار کی عورتیں جب کبھی باہر نکلتی تھیں تو اس طرح ڈھکی چھپی چلتی تھیں کہ گویا ان کے سر پر پرندے ہیں سیاہ چادریں اپنے اوپر اوڑھ لیا کرتی تھیں ابن کثیر کچھ مفہوم یہ تھے پردے ازواج مطہرات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں اور صحابیات کے جنہوں نے قرآن سنکر اور فرمانِ مصطفیٰ سنکر اپنے پردے نقاب کا پورا اہتمام کیا اور ہر قسم کی بے پردگی سے پرہیز کر کے اپنے اللہ اور اسکے رسول کو راضی کیا

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَ اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا○ وَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا○ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا○ وَ مَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَ اَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا○ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا○ وَ قَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا○ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَ الْحِكْمَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا○﴾

(پارہ ۲۲ رکوع ۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اے نبی ﷺ اپنی بیویوں سے فرما دیجئے کہ تم اگر دنیوی زندگی کا عیش اور بہار چاہتی ہو تو آؤ میں تم کو کچھ مال ومتاع دے دوں اور تم کو خوبی کے ساتھ رخصت کروں۔ اور اگر تم اللہ اور رسول کو چاہتی ہو اور اخرت کو تو تم میں سے نیک کرداروں کے لئے اللہ تعالیٰ نے اجر عظیم مہیا کر رکھا ہے۔ اے نبی ﷺ کی بیویو جو کوئی آئے تم میں سے ساتھ بیحیائی ظاہر کے دو چند کیا جائے گا واسطے اس کے عذاب دوگنا اور ہے یہ اللہ تعالیٰ پر آسان اور جو کوئی فرما برداری تم میں سے اللہ تعالیٰ کی اور رسول اس کے کی اور عمل کرے نیک دیں گے ہم اس کو ثواب دوگنا اور تیار کیا ہم نے اس کے لئے رزق اچھا۔ اے نبی ﷺ کی بیویو نہیں تم ماند ہر ایک کی عورتوں میں سے اگر پرہیز گاری کرو تم پس نہ نرمی کرو تم بات میں پس طمع کرے گا وہ شخص کہ بیچ دل اس کے بیماری ہے اور کہو تم بات سیدھی۔ اور ٹھہری رہو تم بیچ گھروں اپنے کے اور مت بناؤ کرو تم بناؤ جاہلیت پہلی کا اور قائم کیا کرو تم نماز کو اور دیا کرو زکوٰۃ اور فرما برداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور رسول اس کے کی سوائے اس کے نہیں ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ تا کہ دور کرے تم سے پلیدی اے اس گھر والو اور پاک کرے تم کو خوب پاک کرنا اور یاد کیا کرو تم جو کچھ کہ پڑھا جاتا بیچ گھروں تمہارے کے اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے اور حکمت سے تحقیق اللہ تعالیٰ رازداں ہے خبر رکھنے والا کچھ تفسیر ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ رب العزت اپنے نبی ﷺ کو حکم دیتا ہے کہ اپنی بیویوں کو دو باتوں میں سے ایک کی قبولیت کا اختیار دیں اگر تم دنیا پر اور اس کی رزنق پر رجھی ہوئی ہو تو آؤ میں تمہیں اپنے نکاح سے الگ کر دیتا ہوں۔ اگر تم تنگی ترشی پر یہاں صبر کر کے خدا تعالیٰ کی خوشی رسول خدا ﷺ کی رضا مندی چاہتی ہو اور اخرت کی رونق پسند ہے تو صبر وسہار سے میرے ساتھ زندگی گزارو اللہ تعالیٰ رب العزت وہاں کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے گا اللہ تعالیٰ آپ کی تمام بیویوں سے جو ہماری محترمات مائیں ہیں خوش رہے سب نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو اور دار آخرت کو ہی پسند فرمایا جس پر رب راضی ہوا اور پھر

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخرت کے ساتھ ہی دنیا کی مسرتیں بھی عطا فرمائیں حضرت عائشہ صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا کا بیان ہے اس آیۃ کریمہ کے اترتے ہی اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے فرمانے لگے کہ تم سے ایک بات کا ذکر کرنے والا ہوں تم جواب دینے میں جلدی نہ کرنا اپنے والدین سے مشورہ کر کے جواب دینا پھر یہ آیۃ مبارکہ یایھا النبی قل لازواجك الخ یہ آیۃ مبارکہ پڑھ کر سنائی میں نے فورا جواب دیا کہ یارسول اللہ ﷺ اس بات میں والدین سے مشورہ کرنے کی کون سی بات ہے مجھے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پسند ہیں اور آپ کا گھر پسند ہے آپ ﷺ کی تمام بیویوں نے بھی وہی کہا جو میں نے کہا تھا ایک اور روایت میں آتا ہے کہ تین دفعہ حضور ﷺ نے حضرت صدیقہ کائنات کو ارشاد فرمایا کہ دیکھو بغیر اپنے ماں باپ سے مشورہ کئے کوئی فیصلہ نہ کر لینا پھر جب میرا جواب حضور ﷺ نے سن لیا تو پھر آپ ﷺ دوسری ازواج مطہرات کے حجروں میں تشریف لے گئے ان سے بھی پہلے یہی فرما دیتے تھے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ جواب عرض کیا ہے وہ کہتی تھیں یہی جواب ہمارا بھی ہے حضور ﷺ کی بیویوں نے یعنی مومنوں کی ماؤں نے جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور آخرت کے گھر کو پسند کیا اور حضور ﷺ کے گھر میں وہ ہمیشہ کے لئے مقرر ہو چکی تو اب جناب باری تعالیٰ اس آیت میں انہیں وعظ فرما رہا ہے اور بتلا رہا ہے کہ تمہارا معالمہ عام عورتوں جیسا نہیں اگر بالفرض تم نے نبی ﷺ کی فرمانبرداری سے سرتابی کی اگر تم سے بالفرض کوئی بدخلقی سرزد ہوئی تو تمہیں دنیا و آخرت میں عتاب نازل ہو گا چونکہ تمہارے رتبے بڑے ہیں تمہیں گناہوں سے دور رہنا چاہیے ورنہ رتبے کے مطابق مشکل بھی بڑھ جائے گی اگلی آیت وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ الخ میں اللہ رب العزت اپنے عدل و فضل کا بیان فرما رہے ہیں اور حضور ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن سے خطاب کر کے فرما رہے ہیں کہ تمہارے اطاعت گزاری اور نیک کاری پر تمہیں دوگنا اجر ہے اور تمہارے لئے جنت میں باعزت روزی ہے کیونکہ یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کی منزل میں ہوں گی اور حضور ﷺ کی منزل اعلیٰ علین میں ہے جو تمام لوگوں سے بالاتر ہے اور اسی کا نام وسیلہ ہے یہ جنت کی سب سے اعلیٰ اور سب سے اونچی منزل ہے جس کی چھت پر خدا تعالیٰ کا عرش ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی بیویوں کو آداب سکھاتا ہے اور چونکہ تمام عورتیں اللہ ہی کے ماتحت ہیں اس لئے یہ احکام سب مسلمان عورتوں کے لئے ہیں پھر فرمایا تم میں سے جو پرہیز گاری کریں وہ بہت بڑی فضیلت و مرتبے والی ہیں مردوں سے جب تمہیں کوئی بات کرنی پڑے تو آواز بنا کر بات نہ کرو کہ جن کے دلوں میں روگ ہے انہیں طمع پیدا ہو بلکہ بات اچھی اور دستور کے مطابق کرو پھر عورتوں کو غیر مردوں سے نزاکت کے ساتھ خوش آوازی سے باتیں کرنی منع ہیں گھل مل کر وہ صرف اپنے خاوندوں سے ہی کلام کر سکتی ہیں پھر فرمایا بغیر کسی ضروری کام کے گھر سے باہر نہ نکلو مسجد میں آنا بھی شرعی ضرورت ہے جیسے حدیث شریف میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی لونڈیوں کو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں سے نہ روکو۔ لیکن انہیں چاہے کہ سادگی میں جس طرح گھروں میں رہتی ہیں اس طرح آئیں (ابن کثیر جلد ۴)

عَنْ بِلَالِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاتَمْنَعُوْا النِّسَآءَ حُظُوْظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِذَاسْتَاْذَنَكُمْ فَقَالَ بِلَالٌ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُنَّ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُاللّٰهِ اَقُوْلُ مَاقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَتَقُوْلُ اَنْتَ لَنَمْنَعُنَّ وَفِیْ رِوَايَةِ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُاللّٰهِ فَسَبَّهٗ سَبًّامَا سَمِعْتُ سَبَّهٗ مِثْلَهٗ قَطُّ وَقَالَ اُخْبِرُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَتَقُوْلُ لَنَمْنَعَنَّ رواه مسلم☆ (مشکوٰۃ شریف باب الجماعة وفضلها)

ترجمہ: حضرت بلال بن عبداللہ بن عمر اپنے والد سے بیان کرتے ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا عورتیں اگر اجازت چاہیں تو انہیں مساجد کے حصہ سے نہ روکو بلال نے کہا ہم ضرور روکیں گے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ کا ارشاد ذکر کرتا ہوں تم کہتے ہو ہم روکیں گے حضرت سالم بن عبداللہ اپنے باپ سے روایت بیان کرتے ہیں عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ بلال کی طرف توجہ فرما کر ان کو سخت سست کہا میں نے کبھی نہیں سنا انہوں نے اس طرح کسی کو سخت ست کہا ہو اور فرمایا کہ میں آنحضرت ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تو حلفاً کہتا ہے کہ ہم انہیں روکیں گے دوسری حدیث

عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَا یَمْنَعَنَّ رَجُلٌ اَهْلَهٗ ان یَّاْتُوا الْمَسَاجِدَ فَقَالَ اِبْنٌ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عمر فَاِنَّا نَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه ﷺ وَتَقُوْلُ هٰذَا قَالَ فَمَا كَلَّمَهٗ عَبْدُاللّٰهِ حَتّٰی مَاتَ (رواہ احمد۔ مشکوٰۃ شریف حوالہ مذکورہ)

ترجمہ حضرت مجاہد بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کوئی اپنی بیوی کو مسجد میں جانے سے نہ روکے عبد اللہ ابن عمر کے ایک بیٹے نے کہا ہم ضرور روکیں گے حضرت عبداللہ نے اپنے اس بیٹے کو فرمایا کہ میں حضور ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تم ایسا کہتے ہو۔ حضرت عبداللہ نے اپنے اس بیٹے سے مدۃ العمر قطع کلام فرما دیا کچھ مفہوم ان دونوں حدیثوں سے ثابت ہوا کہ عورتیں باپردہ مساجد الٰہی میں جاسکتی ہیں اور ضرور جائیں لیکن باپردہ بغیر شرعی پردہ کے عورت عبادت کے لئے بھی نہیں جاسکتی۔ لیکن موجودہ دور میں مسلمان عورت گوجرانوالہ ریانہ والا بازار لاہور مال روڈ اور انارکلی لاہور گلشن پارک راولپنڈی اسلام آباد ملتان کراچی کی مشہور سیر گاہوں میں تو جاسکتی ہے لیکن اگر نہیں جاسکتی تو خدا تعالیٰ کے گھروں مساجد الٰہی اور عیدین کی نماز کے لئے عید گاہوں میں چونکہ وہاں مردوں کو غیرت آتی ہے مردوں میں اگر غیرت رہ گئی ہے تو صرف دین اسلام میں مری جانے کے لئے ایوبیہ اور دوسری سیر گاہوں کے سیر و سیاحت میں مسلمان مکمل طور پر غیرت سے عاری ہو چکے ہیں شادیوں کی بے پردگی غمیوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت فوت کی بے پردگی کی کوئی پرواہ نہیں شوہر کار چلا رہا ہے بیگم کا دوپٹہ گلے میں پڑا ہوا ہے پورا جسم اور سر ننگا ہے مرد سکوٹر چلا رہا ہے بیگم سر اور جسم سے ننگی ہے کوئی پردہ نقاب نہیں جوان بیٹی سواری پر بیٹھی ہے کوئی پردہ نہیں لباس بالکل باریک ہے اور شوہر۔ باپ۔ بیٹے۔ بھائی کو کوئی شرم نہیں آتی۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُوْشِكُ اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَنْ تَرٰی قَوْمًا فِیْ اَیْدِیْهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ یَغْدُوْنَ فِیْ غَضَبِ اللّٰهِ وَیَرُوْحُوْنَ فِیْ سَخَطِ اللّٰهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ یَرُوْحُوْنَ فِیْ لَعْنَةِ اللّٰهِ

(رواہ مسلم مشکوٰۃ شریف باب مالا یضمن)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قریب ہے اگر دراز ہوئی تیری مدت عمر یہ کہ دیکھے گا تو ایک گروہ کو کہ ان کے ہاتھوں میں ہونگے گائے کی دموں کی مانند کوئی چیز ہوگی صبح کریں گے بیچ غضب اللہ تعالیٰ اور شام کریں گے بیچ نہایت ناخوشی اللہ تعالیٰ کے اور ایک روایت میں ہے اور شام کریں گے بیچ لعنت اللہ تعالیٰ کے۔

مفہوم:

آنحضرت ﷺ کے وقت میں ایسے لوگ نہ تھے اول قسم چوبدار اور کوڑے والے مراد ہیں جو مظلومین کو حاکموں بادشاہوں تک نہیں جانے دیتے بلکہ مارتے ہیں سزائیں دیتے ہیں

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِیَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ یَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَآءٌ كَاسِیَاتٌ عَارِیَاتٌ مُمَیْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَایَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَایَجِدْنَ رِیْحَهَا وَاِنَّ رِیْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَةِ كَذَا وَكَذَا (رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ شریف باب مالا یضمن)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو گروہ ہیں دوزخیوں میں سے نہیں دیکھا میں نے ان کو ایک ان میں سے وہ ہیں کہ ان کے پاس ہونگے مانند دموں گاؤں کے ماریں گے ساتھ ان کے لوگوں کو اور دوسری قسم کی عورتیں ہیں پہنے ہوئے کپڑے ظاہر میں اور ننگی ہیں حقیقت میں اور اور میل کرنیوالیاں ہیں ان کے سر ماند کوہان بختی اونٹوں کے ہلتے ہوئے ہیں نہیں داخل ہونگے جنت میں اور نہیں پائیں گے بو اس کی حالانکہ جنت کی بو اتنی اتنی مسافت سے پائی جاتی ہے کچھ مفہوم اور حدیث گذشتہ میں بھی یہی لوگ مراد ہیں اور دوسری قسم سے مراد بدکار عورتیں ہیں یہ جو فرمایا کپڑے پہنے ہوئی ہیں اور ننگی ہیں یعنی ان کا ایسا لباس ہے جس سے بدن نظر آتا ہے جیسے باریک دوپٹے اور جالی کی شکل کی باریک فراکیں اس حدیث شریف سے صاف ثابت ہوا کہ ایسا لباس پہننا حرام اور ناجائز ہے اس لئے کہ لباس سے یہ غرض ہے کہ بدن چھپا رہے پردہ میں رہے جب بدن ہی کھلا رہا تو ایسے لباس سے کیا فائدہ ہے ایسی عورتیں جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گیں جنت کا حصول تو درکنار بلکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کے فاصلہ پر بھی آتی ہے لیکن ان بے پردہ عورتوں کو خوشبو بھی نصیب نہ ہوگی۔ اور یہ جو فرمایا ان کے سر بختی اونٹوں کی کہان کی طرح ہونگے یعنی سر کے بالوں کو سر پر باندھ لیں گیں آج اس دور میں اکثر شوقین مغربیت کی ناقل عورتیں گُت کرنا عیب جانتی ہیں اور بالوں کو کھلا رکھنا یا جوڑا کرنا یا بال کٹوانا بہت زینت اور خوبصورتی سمجھتی ہیں چونکہ ایسی بے حیا مسلمان عورتوں کو خدا اور خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرہ بھر بھی پیار نہیں محبت نہیں عقیدت دور کا بھی تعلق نہیں۔ اگر ایسی واہیات مسلمان عورتوں کو پیار ہے تو یہود و نصاریٰ سے۔ ہنود و سکھوں سے۔ ہر باغی و سرکش سے شیطان اور گمراہ قوموں سے ایسا معلوم ہوتا کہ یہ پاکستانی مسلمان خواتین ایسے جرائم کرنے والی شیطان کی ایجنٹ ہیں ہاتھوں کے ناخن اور پاؤں کے بڑھے ہوئے غیر مسلم قوم کی سرخی پوڈر زیب تن کیے ہوئے۔ ہاتھ پاؤں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ناخنوں کو پورے میک اپ سے سجائے ہوئے مغربیت کو یہودیت اور عیسائیت کو اپنے سر کے بالوں سے لیکر پاؤں کے ناخنوں تک کامل اور مکمل طور پہنائے ہوئے پھر بھی یہ دیوثہ عورت کہتی ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ اقبال مرحوم ایسے مسلمان مردوں عورتوں کو خوب بطور نصیحت سرزنش کر گیا ہے جو ذیل میں تحریر ہے

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ ہیں مسلمان جنہیں دیکھ کہ شرمائیں یہود

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِیْ عَلْقَمَةَ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ دَخَلَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَلٰی عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ رَقِيْقٌ فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ وَكَسَتْهَا خِمَارًا كَثِيْفًا (رواه مالك مشكوٰة شريف كتاب اللباس)

''ترجمہ: روایت ہے علقمہ بن ابی علقمہ رضی اللہ عنہم سے وہ اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ آئی حضرت حفصہ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی بیٹی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اس حال میں کہ ان پر دوپٹہ باریک تھا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے وہ دوپٹہ پھاڑ کر موٹا دوپٹہ پہنا دیا کچھ مفہوم اس حدیث سے صاف صریحاً ثابت ہوا کہ باریک کپڑے پہننا عورت کے لئے جائز نہیں خصوصا اس قدر باریک کہ جس سے بدن نظر آئے اور یہ حفصہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ صدیقہ کی بھتیجی تھیں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ان کا یہ باریک کپڑا دیکھ کر ناراض ہوئیں اور تادیباً ان کا باریک دوپٹہ پھاڑ کر موٹا دوپٹہ پہنا دیا اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے باریک دوپٹہ بھی برداشت نہ کیا اب جو لڑکیاں بیٹاں عورتیں ننگے سر بے نقاب ہوتی ہیں وہ اپنے حالت پر نظر ثانی کریں شائد انہیں ہدایت کی راہ مل جائے

وَعَنْ عَبْدِالْوَاحِدِ بن اَيْمَنَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا دِرْعٌ قِطْرِيٌّ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ فَقَالَتْ اِرْفَعْ بَصَرَكَ اِلٰی جَارِيَتِیْ اُنْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهَا تَزْهٰی اَنْ تَلْبَسَهٗ فِی الْبَيْتِ وَقَدْ كَانَ لِیْ مِنْهَا دِرْعٌ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَا كَانَتْ اِمْرَاَةٌ تُقَيَّنُ فِی الْمَدِيْنَةِ اِلَّا اَرْسَلَتْ اِلَیَّ تَسْتَعِيْرُهٗ (رواه البخاری۔ مشکوٰۃ شریف کتاب اللباس))

ترجمہ: اور عبدالواحد بیٹے امین سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور انہوں نے پہنا ہوا تھا کرتا قطری پانچ درہم کی قیمت کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میری لونڈی کی طرف دیکھو یہ تکبر کرتی ہے اس کپڑے کے پہننے سے گھر میں اور تحقیق تھا میرے لئے اس طرح کے کپڑوں سے ایک کرتا رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں پس تھی کوئی عورت کہ شادی کے لئے مزین کی جاتی مدینہ طیبہ میں مگر بھیجتے میری طرف کسی کو عاریتاً مانگتے اس کرتے کو (بخاری شریف)

کچھ مفہوم

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس عورت کی شکائت کی اور حال بیان کیا رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک کی فقرتنگی کا۔

عورت کا سر منڈانا یا بال بکثرت کاٹنا جائز نہیں:

عَنْ عَلِیٍّ وَعَائِشَةَ قَالَا نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

ترجمہ: علی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما دونوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا عورتوں کو سر منڈانے سے (روایت کیا اس حدیث کو ترمذی شریف نے)

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ عَلَی النِّسَاءِ الْحَلْقُ اِنَّمَا عَلَی النِّسَآءِ التَّقْصِيْرُ (رواه ابو دائود والدارمی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورتوں پر سر منڈانا نہیں ہے بلکہ عورتوں پر سر کے بال کٹانا ہے (اس کو ابوداؤد اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دارمی نے روایت کیا ہے۔)

ان دونوں احادیث کا کچھ مفہوم

اس حدیث کو نسائی نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے اور اس کی سند کے راوی سب اچھے ہیں اور اس کو بزار اور ابن عدی نے حضرت عائشہ صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور ان دونوں حدیثوں کی دوسری روایت بھی اس پہلی حدیث کی تائید کرتی ہے کہ عورت کی سر نہیں منڈانا چاہیے امام ترمذی نے کہا ہے کہ اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے کہ عورت سر نہ منڈائے اور اپنے بال تھوڑے سے کٹا ڈالے (نوٹ بال تھوڑے سے کٹا ڈالنے کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ عورت حج کے موقع پر اس سنت کو ادا کرے وگرنہ نہیں) واللہ اعلم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کا کچھ مفہوم اس حدیث کو دار قطنی۔ طبرانی۔ اور بزار نے بھی روایت کیا ہے۔ اور اس کو حسن کہا ہے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس پر اجماع ہے کہ عورت سر نہ منڈائے عورت کے سر کے بال اعضائے انسانی میں سے ہیں جس طرح عورت کو دوسرے جسم کا ڈھانپنا ضروری ہے اسی طرح سر کے بالوں کا ڈھانپنا بھی ضروری ہے ایک حدیث میں آتا ہے کہ جب تک عورت کا سر نگار ہے فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں اگر عورت کا سر کوئی منڈ ڈالے تو اس پر بھی دیت پڑتی ہے بالکل اسی طرح جیسا کہ دوسرے اعضا کے کاٹنے پر دیت پڑتی ہے (حاشیہ مشکوٰۃ شریف) ایک مغالطہ کا ازالہ بعض لوگ عورتوں کے فیشن کے معاملہ میں لمبے لمبے بال کاٹنے کے جواز میں ازواج مطہرات کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بال کاٹنے کا حوالہ پیش کرتے ہیں حالانکہ بعض ازواج مطہرات نے بال اس لئے کاٹے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ہم نے بال کسی کو دکھانے ہی نہیں اس لئے ازواج مطہرات نے زیب و زینت کو ختم کرنے کے لئے یہ فعل کیا ہے بلکہ قرآن عظیم میں آتا ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ ولا ان تنکحوا من بعدہ ابدا ﴾ (پارہ رکوع)

ترجمہ: اے میرے نبی ﷺ کی بیویو میرے نبی کی وفات کے بعد تم کہیں نکاح نہیں کرسکتیں حالانکہ امتی عورت کا شوہر فوت ہو جائے تو وہ دوسرا نکاح کرسکتی ہے اور وہ بلاوجہ دوسرے نکاح سے نہ رکے یہ بھی معلوم ہوا کہ جیسے نبی ﷺ سے بعض چیزیں خاص تھیں ایسے ہی ازواج مطہرات کے لئے بھی دوسرا نکاح نہ کرنا اور بال کاٹنے خاص ہوگا۔ بزار میں ہے کچھ عورتوں نے تاجدار مدینہ ﷺ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ جہاں وغیرہ کی ساری فضیلتیں مرد ہی لے گئے ہیں۔ اب آپ ہمیں کوئی ایسا عمل بتائیں جس سے ہم مجاہدین کی فضیلت کو پاسکیں تو تاجدار مدینہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو اپنے گھر میں پردے اور عصمت کے ساتھ بیٹھی رہے وہ جہاد کی فضیلت پالے گی (ترمذی شریف) وغیرہ میں ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے عورت سر سے لیکر پاؤں تک پردے کی چیز ہے۔ یہ جب گھر سے باہر قدم نکالتی ہے تو شیطان جھانکنے لگتا ہے یہ سب سے زیادہ خدا سے قریب اس وقت ہوتی ہے جب کہ یہ گھر کے اندرونی کمرہ میں ہو۔ ابوداؤد شریف وغیرہ کتب احادیث میں ہے عورت کی اپنے گھر کی اندونی کوٹھڑی کی نماز گھر کی نماز سے افضل ہے اور گھر کے کمرہ کی نماز گھر کے صحن کی نماز سے بہتر ہے جاہلیت کے زمانہ میں عورتیں بے پردہ پھرا کرتی تھیں۔ اب اسلام بے پردگی کو حرام قرار دیتا ہے ناز سے اٹھلا کر چلنا ممنوع ہے دوپٹہ گلے میں ڈال لیا لیکن اسے لپٹا نہیں جس سے گردن اور کانوں کے زیورات دوسروں کی نظر میں آئیں یہ جاہلیت کی بناوٹ تھا (جس سے ۲۲ پارہ رکوع ۱ میں روکا گیا ہے ابن کثیر پارہ ۲۲)

اب قارئین کرام یہ تفسیر اور حدیث پر مشتمل واقعات پڑھنے کے بعد آپ خود فیصلہ کریں کہ نماز جیسی عمدہ عبادت پردہ کی حالت میں اللہ تعالیٰ رب العزت کو زیادہ محبوب اور مقبول ہے اور نماز کی حالت میں اگر پردہ شرعی نہیں تو وہ نماز عبادت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریاضت اللہ تعالیٰ رب العزت کے ہاں مغضوب اور غیر مقبول ہے تو پھر عورتیں جوان لڑکیاں مسلمان خواتین محلے میں گلی کوچوں سڑکوں بازاروں میں پارکوں اور سیر گاہوں میں ننگے سر ننگا چہرہ ننگے بازو پھر رہی ہوں کیا یہ کرتوت کیا یہ کارنامے اللہ رب العزت کے غیض وغضب کو دعوت نہیں دے رہے محترم معزز۔ واجب الاحترام بھائیو بہنو سوچئے تو سہی اور اللہ رب العزت سوچنے کی توفیق ارزاں فرمائے (امین ثم امین) اس تحریر کے دوران میں مجھے یاد آ گیا ایک حضرت مولانا صاحب کی جوان شادی شدہ بیٹی نے فخریہ طور پر یہ کہا کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ مولوی صاحب کی بیٹیاں ہیں بلکہ ہم تو آزاد بندے ہیں نعوذ باللہ من ذالك جس کا مطلب یہ ہے کہ پردہ نہیں کرنا ہم خدا سے آزاد رسول اللہ ﷺ سے آزاد قرآن عظیم سے آزاد فرمان مصطفیٰ سے آزاد اگر ہمارے بعض علماء کی اولادوں کا یہ حال ہوا تو ہم عام مسلمانوں سے کیا تبلیغ کریں گے شعر (چوں کفراز کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی) والی بات ہی ہوگی۔ تمام علمائے کرام اور تمام مسلمانوں کا خادم ہونے کے رشتہ سے عرض کرتا ہوں کہ میں عاجز اور بیوی بچے بیٹیاں ہم سب بالکل آزاد نہیں ہم سب خدا احکم الحاکمین کے عاجز بندے اور اس کا ذکر اذکار کرنے والے بطور عبادت و ریاضت اس کے در سے بھیکھ مانگنے والے تاجدار مدینہ ﷺ کے ہی خادم نہیں ہیں بلکہ آپ کے نعلین یعنی نبوت کے جوتوں کے بھی خادم نوکر چاکر ہیں اللہ ہم تمام مسلمانوں کو تازندگی اپنا اور اپنے حبیب ﷺ کا خادم بنائے رکھے جب موت فوت کا وقت آ جائے تو اپنی عبادت وغلامی میں اور اپنے رسول اللہ ﷺ کی اتباع و نوکری میں ہمارا آخری وقت آئے اور اپنے بے پایاں فضل وخصوصی رحمت سے ہمارے گناہوں برائیوں وجرائم کو معاف فرما دے اور اپنے رسول کی شفاعت نصیب فرما دینا حوض کوثر کا پانی اپنے حبیب ﷺ کے ہاتھوں سے پلوا دینا پل صراط کو آسان فرما دینا جنت الفردوس میں اپنے فضل وکرم سے اپنی رحمت خاصہ اپنی رحمت واسعہ سے اپنی مہربانی وشفقت وحضور اکرم سے مجھے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام مسلمان بھائیوں بزرگوں ماؤں بہنوں بیٹیوں تمام توحید وسنت میں رہ کر زندگی گزارنے والے مسلمانوں کو جگہ عطا فرما دینا جو تجھ سے مانگا ہے وہ بھی دینا اور جو نہیں مانگ سکا وہ بھی دینا پردے کے موضوع پر کچھ واقعات عرض کیے ہیں۔ میری کتاب استقامت فی الدین کا ضرور مطالعہ کریں وہاں عاجز نے (عورت کا مقام اسلام میں) بڑی تفصیل سے کئی اوراق میں نقل کیا ہے اگر آپ پڑھیں گیں تو دنیا دین آخرت کا بہت فائدہ ہوگا کہ عورت کو صحیح مقام دین اسلام نے دیا ہے تو اس مقام ومرتبہ کو مسلمان خواتین حاصل کریں دیگر عاجز کی دوسری دوعدہ کتابیں خطبات رحمٰن۔ اور فضائل سید المدسلین فی اقوال شفیع المذنبین کا بھی مطالع کریں چونکہ بندہ عاجز نے قرآن وحدیث اور مستند تاریخ کے موتی جواہر لعل عرض کیے ہیں اور آسان عام فہم طریقہ کو اختیار کیا ہے اللہ تعالیٰ عاجز اور تمام اہل ایمان کے لئے نجات کا زریعہ بنائے امین یا الہ العلمین

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ○ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ○ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ○ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ○ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التَّابِعِيْنَ غَيْرِ اُولِى الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ ﴾

(پارہ ۱۸ رکوع ۱۰)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت داخل ہو تم گھروں میں سوائے گھروں اپنے کے یہاں تک کہ اذن مانگو اور سلام کرو اوپر رہنے والوں ان کے کے یہ بہتر ہے تمہارے لئے تو کہ تم نصیحت پکڑو۔

اگر نہ پاؤ تم بیچ ان کے کسی کو مت داخل ہو تم یہاں تک کہ اذن دیا جائے تمہارے لئے اور اگر کہا جائے تمہارے لئے پھر جاؤ پس پھر جاؤ وہ پاکیزہ ہے تمہارے لئے اور اللہ تعالیٰ ساتھ اس چیز کے کرتے ہو تم جاننے والا ہے نہیں اوپر تمہارے گناہ یہ کہ داخل ہو تم گھروں میں کہ کوئی نہیں رہتا ان میں بیچ ان کے فائدہ ہے تمہارا اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو ظاہر کرتے ہو تم اور جو کچھ چھپاتے ہو آپ فرما دیجئے مسلمان مردوں کو کہ بند کریں آنکھیں اپنی یعنی نیچی رکھیں اور حفاظت کریں اپنی شرمگاہوں کی یہ بہت بہتر ہے ان کے لئے تحقیق اللہ تعالیٰ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے کرتے ہیں فرما دیجئے مسلمان عورتوں کے لئے نیچی رکھیں نگائیں اپنی دوپٹے اپنے سینوں پر اور نہ ظاہر کریں اپنی زینت کو مگر اپنے شوہروں کے لئے یا اپنے باپوں کے لئے یا اپنے شوہروں کے باپوں کے لئے یا اپنے بیٹوں کے لئے یا اپنے شوہروں کے بیٹوں کے لئے یا اپنے بھائیوں کے لئے یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں کے لیے یا اپنی بہنوں کے بیٹوں کے لئے یا اپنی عورتوں کے لیے یا جو مالک ہوئے داہنے ہاتھ ان کے یا جو ساتھ رہنے والے ہیں غیر حاجت والے مردوں سے یا لڑکوں سے جو نہیں واقف ہوئے اوپر چھپی باتوں عورتوں کے اور نہ ماریں پاؤں اپنے تا کہ جانا جائے جو چھپاتی ہیں زینت اپنی اور توبہ کرو تم طرف اللہ تعالیٰ کے سب اے مسلمانوں تا کہ تم فلاح پاؤ۔ کچھ تفسیر شرعی آداب بیان ہو رہے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ کسی کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت مانگو جب اجازت ملے تب جاؤ پہلے سلام کرو اگر پہلی دفعہ اجازت طلبی پر جواب نہ ملے تو پھر اجازت مانگو تین مرتبہ اجازت چاہو اگر پھر بھی اجازت نہ ملے تو واپس لوٹ جاؤ۔ صحیح حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تین دفعہ اجازت مانگی جب کوئی نہ بولا تو آپ واپس لوٹ گئے تھوڑی دیر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا دیکھو عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ آنا چاہتے تھے انہیں بلالو۔ لوگ گئے دیکھا تو وہ چلے گئے ہیں واپس آن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر دی دوبارہ جب حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا آپ واپس کیوں چلے گئے تھے؟ جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ تین دفعہ اجازت چاہنے کے بعد اگر اجازت نہ ملے تو واپس لوٹ جاؤ میں نے تین بار اجازت چاہی جب جواب نہ آیا تو میں نے اس حدیث پر عمل کر کے واپس لوٹ گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس پر کسی گواہ کو پیش کرو ورنہ میں تمہیں سزا دوں گا آپ وہاں سے اٹھ کر انصار کے ایک مجمع میں گئے پہلے سارا واقعہ ان سے بیان کیا اور فرمایا کہ تم سے کسی نے اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم سنا ہو تو میرے ساتھ چل کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہدو۔ انصارؓ نے کہا یہ مسئلہ تو عام ہے بے شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہم سب نے سنا ہے ہم اپنے سب سے نوعمر لڑکے کو تیرے ساتھ کر دیتے ہیں یہی گواہی دے آئیں گے۔ چنانچہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جا کر کہا کہ میں نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس وقت افسوس کرنے لگے کہ بازاروں کے لیں دین نے مجھے اس مسئلہ سے غافل رکھا ہے ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے اجازت مانگی فرمایا اسلام علیکم ورحمۃ اللہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ تو کہہ دیا لیکن ایسی آواز سے کہ آپ نہ سنیں چنانچہ تین بار یہی ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سلام کرتے آپ جواب دیتے لیکن اس طرح کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سنیں نہیں۔ اس کے بعد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ واپس لوٹ چلے حضرت سعد رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے لپکے ہوئے آئے اور کہنے لگے یارسول اللہ ﷺ آپ کی تمام آوازیں میرے کانوں میں پہنچ رہی تھیں میں نے ہر سلام کا بھی جواب دیا لیکن اس خیال سے کہ آپ کی دعائیں بہت ساری لوں اور زیادہ برکت حاصل کروں آپ کو سنائی دے اس طرح نہ دیا اب آپ چلئے تشریف رکھئے چنانچہ حضور ﷺ گئے انہوں نے آپ کے سامنے کشمش لا رکھی آپ ﷺ نے تناول فرمائی اور فارغ ہو کر فرمانے لگے تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا فرشتے تم پر رحم بھیج رہے ہیں تمہارے ہاں روزے داروں نے روزہ کھولا یہ بھی یاد رہے کہ اجازت مانگنے والا گھر کے دروازہ کے بالمقابل کھڑا نہ رہے بلکہ دائیں بائیں قدرے ایک طرف ہو کر کھڑا رہے چونکہ ابوداؤد شریف میں حدیث ہے حضور ﷺ جب کسی کے ہاں جاتے تو اس کے دروازے کے بالکل سامنے کھڑے نہ ہوتے بلکہ ادھر ادھر قدرے دور ہو کر زور سے سلام کہتے اس وقت دروازوں پر پردے بھی نہیں لٹکے رہا کرتے تھے۔ حضور ﷺ کے مکان کے دروازے کے سامنے ہی کھڑے ایک شخص نے اجازت مانگی تو آپ ﷺ اسے تعلیم دی کہ نظر نہ پڑے اسی لئے اجازت مقرر کی گئی ہے پھر دروازہ کے سامنے کھڑے ہو کر آواز دینے کے کیا معنے؟ یا تو ذرہ سا ادھر ہو جاو ادھر ہو جاؤ۔ ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ اگر کوئی تیرے گھر میں تیری اجازت بغیر جھانکنے لگے تو اسے کنکر مارے جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تجھے کوئی گناہ نہ ہوگا ایک اور حدیث شریف میں ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ اپنے والد مرحوم کے قرضے کی ادائیگی کی فکر میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دروازہ کھٹکھٹانے لگے تو آپؐ نے پوچھا کون صاحب ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں آپ ﷺ نے فرمایا میں میں کیا ہوتا ہے آپ ﷺ نے اس کہنے کو ناپسند فرمایا کیونکہ میں کہنے سے یہ تو معلوم نہیں ہوسکتا کہ کون ہے جب تک کہ نام اور کنیت نہ بتائی جائے میں تو ہر شخص اپنے لئے کہہ سکتا ہے لہٰذا اجازت طلبی کا عملی مقصود حاصل نہیں ہوسکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس چار عورتیں گئیں اور اجازت چاہی کہ ہم آجائیں؟ آپ نے فرمایا نہیں تم میں سے جو اجازت کا طریقہ جانتی ہو اسے کہو کہ وہ اجازت لے تو ایک عورت نے پہلے سلام کیا پھر اجازت مانگی حضرت عائشہ صدیقہ نے اجازت دے دی پھر آیت اجازت واسلام علیکم والی پڑھ کر سنائی انصار کی ایک عورت نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں گھر میں بعض دفعہ گھر میں اس حالت میں ہوتی ہوں کہ اگر میرا باپ بھی آجائے یا میرا لڑکا بھی اس وقت آجائے تو مجھے برا معلوم ہوتا ہے کیونکہ وہ حالت ایسی نہیں ہوتی اس وقت کسی کی بھی نگاہ مجھ پڑے تو میں ناخوش نہ ہوئیں' اور گھر والوں میں کوئی آہی جاتا ہے اس وقت آیۃ مذکورہ اتری یعنی اجازت والی آیت۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں تین آیات ایسی ہیں جن پر لوگوں نے عمل کرنا چھوڑ رکھا ہے ایک تو یہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم میں سے زیادہ بزرگی والا وہ ہے جو سب زیادہ خوف خدا رکھتا ہو اور لوگوں کا خیال یہ ہے کہ سب سے بڑا وہ ہے جو سب سے زیادہ امیر ہو۔ اور ادب کی آئتیں بھی لوگ چھوڑ بیٹھے ہیں حضرت عطا رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ میرے گھر میں میری یتیم بہن ہیں جو ایک ہی گھر میں رہتی ہیں اور میں ہی ان کی پرورش کرتا ہوں کیا ان کے پاس بھی مجھے جانے کی اجازت کی ضرورت ہے آپ نے فرمایا ہاں ضرور اجازت طلب کیا کرو میں نے دوبارہ یہی سوال کیا کہ شائد کوئی رخصت کا پہلو نکل آئے۔ لیکن آپ نے فرمایا کیا تم انہیں ننگا دیکھنا پسند کرو گے؟ میں نے کہا نہیں پھر فرمایا ضرور اجازت مانگا کرو۔ میں نے پھر یہی سوال دہرایا تو آپ نے فرمایا کیا تو اللہ تعالیٰ کا حکم مانے گا یا نہیں میں نے کہا ہاں مانوں گا آپ نے فرمایا پھر بغیر اطلاع کے ہرگز ان کے پاس نہ جاؤ حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں محرمات ابدیہ پر ان کی عریانی کی حالت میں نظر پڑ جائے اس سے زیادہ برائی میرے نزدیک اور کوئی نہیں ابن کثیر جلد ۳ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے لیکر مَاتُبْدُوْنَ وماتکتمون تک اور ان آیات کی کچھ تفسیر یہ سب واقعات پردہ شرعی کے ضمن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہیں جو ہر لحاظ سے فرض اور سنت ہیں چونکہ عاجز نے پردہ کے بارہ میں کچھ گزارشات عرض کرنے تھے اسی لئے آیات اور ان کے تراجم حدیث کے تراجم عرض کیے ہیں :

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الخدری رضی اللہ عنہ قَالَ اَتَانَا اَبُوْمُوْسٰی قَالَ اِنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَیَّ اَنْ اٰتِیَهٗ فَاَتَیْتُ بَابَهٗ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ یَرُدُّ عَلَیَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَامَنَعَكَ اَنْ تَاتِیَنَا فَقُلْتَ اِنِّیْ اَتَیْتُ فَسَلَّمْتُ عَلٰی بَابِكَ ثَلَاثًا فَلَمْ تُرُدُّوْا عَلَیَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اِسْتَاْذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ یُؤْذَنْ لَهٗ فَلْیَرْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ اَقِمْ عَلَیْهِ الْبَیِّنَةَ قَالَ اَبُو سَعِیْدٍ فَقُمْتُ مَعَهٗ فَذَهَبْتُ اِلٰی عُمَرَ فَشَهِدْتُّ (متفق علیه مشکوٰۃ شریف باب الاستیذان)

(یہی حدیث بالتفصیل تفسیر ابن کثیر کے حوالے سے عرض کر آیا ہوں)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آئے ہمارے پاس ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہا تحقیق حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھیجا تھا طرف میرے ایک آدمی کو کہ حاضر ہوں میں ان کے پاس پھر حاضر ہوا میں ان کے دروازے پر اور میں نے سلام کیا تین بار نہ جواب دیا مجھ کو پھر میں واپس آ گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کس چیز نے منع کیا تجھ کو میرے پاس آنے سے میں نے کہا کہ تحقیق میں آیا تھا پھر سلام کیا میں نے تمہارے دروازے پر تین دفعہ پس نہ جواب دیا آپ نے مجھ کو پس واپس گیا میں اور تحقیق فرمایا تھا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ اذن مانگے ایک تمہارا تین بار پھر اسے اذن نہ دیا جائے پھر چاہیے کہ واپس ہو جائے یہ بات سنکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ کوئی گواہ لائیں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں کھڑا ہوا حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اور میں نے گواہی دی کچھ تشریح اجازت مانگنے کا یوں طریق ہے کہ دروازہ پر کھڑے ہو کر سلام کہئے تین اذن مانگے اگر اجازت مل جاء تو اندر جائے وگرنہ واپس آ جائے اور کھانسنا اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دستک دینا بجائے اجازت دینے کے ہے اور باب مذکورہ کے فصل ثالث میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں صاف بیان ہے شرع میں اجازت کا حکم اس لئے ہوا کہ نہیں معلوم آدمی اپنے گھر میں کس حالت میں بیٹھا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فعل احتیاط اور مصلحتاً تھا کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا کہنا قبول نہ کیا جس کو انہوں نے خود بیان کیا وہ یہ کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے تم کو جھوٹا نہیں سمجھا تھا لیکن میں ڈرا ایسا نہ ہو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر باتیں جوڑ لیا کریں روایت کیا اس حدیث کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اپنی مؤطا امام مالک میں ورنہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی ہیں ان کی نسبت کذب کا احتمال ہی نہیں ہوسکتا

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَوَجَدَ لَبَنًا فِیْ قَدَحٍ فَقَالَ اَبَاهُرَیْرَةَ اَلْحَقْ بِاَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ اِلَیَّ فَاَتَیْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَاَقْبَلُوْا فَاسْتَاْذَنُوْا فَاُذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔ باب الاستیذان مشکوٰۃ شریف)

''ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا داخل ہوا میں ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ کا ایک پیالہ آپ نے فرمایا ابوہریرہ اہل صفہ کے پاس جا اور ان کو بلا لا میرے پاس پس آیا میں ان کے پاس اور بلایا میں نے ان کو وہ آئے اور اذن مانگا انہوں نے پس اذن دیا گیا ان کو پس داخل ہوئے وہ کچھ تشریح اہل صفہ کچھ ایسے مسلمان فقراء مہاجرین وانصار میں سے تھے ایک چبوترہ میں رہائش پذیر تھے۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ کسی کو دعوت دی جائے تو اسے بھی اذن معاف نہیں مگر یہ کہ زمانہ قریب ہو

وَعَنْ كَلْدَةَ ابْنِ حَنْبَلٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ صُفْوَانَ ابْنَ اُمَیَّةَ رضی اللہ عنہ بَعَثَ بِلَبَنٍ وَّجَدَ ایَةٍ وَضَغَابِیْسَ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِاَعْلَی الْوَادِیْ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَیْهِ وَلَمْ اُسَلِّمْ وَلَمْ اَسْتَاْذَنْ فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِرْجِعْ فَقُلِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَدَخُلُ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(رواہ الترمذی و ابوداؤد مشکوٰۃ شریف باب مذکورہ)

ترجمہ: حضرت کلدہ بن جنبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صفوان بن امیہ نے بھیجا دودھ اور ہرن کا بچہ اور ککڑی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اترے ہوئے تھے مکہ کی بلند جانب میں کہا کلدہ رضی اللہ عنہ نے کہ داخل ہوا میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور نہ سلام کیا میں نے اور نہ اذن مانگا میں نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واپس پھر جا اور کہہ اسلام علیکم کیا داخل ہوں میں ترمذی اور ابوداؤد شریف نے روایت کیا ہے اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ کوئی آدمی بغیر اجازت وسلام کے کسی کے گھر میں داخل نہ ہوا گر داخل ہو تو اہل خانہ اسے واپس موڑ سکتے ہیں اور اسے تہذیب سکھائیں کہ بغیر سلام واجازت کے کسی کے گھر داخل نہیں ہونا چاہیے

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَتٰى بَابَ قَوْمٍ لَمْ يَسْتَقْبِلِ الْبَابَ مِنْ تِلْقَآءِ وَجْهِهٖ وَلٰكِنْ مِنْ رُكْنِهِ الْاَيْمَنِ وَالْاَيْسَرِ فَيَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ ذَالِكَ اَنَّ الدُّوْرَ لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا سُتُوْرٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ قَالَ عَلَيْهِ الصلوٰة والسَّلَامُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فِيْ بَابِ الضِّيَافَةِ

(مشکوٰۃ شریف باب الاستیذان)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آتے کسی کے دروازہ پر نہ سامنے کرتے منہ اپنا دروازہ کے اور لیکن آتے دروازہ کی داہنے طرف بائیں طرف اس کے پھر فرماتے سلام ہو تم پر اور یہ اس لئے تھا کہ نہ تھے ان دنوں میں دروازوں پر پردے روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے اور ذکر کی گئی حدیث انس رضی اللہ عنہ کی کہ سر اس کا یہ ہے کہ فرمایا آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے اسلام علیکم ورحمۃ اللہ بیچ باب ضیافت کے کچھ مفہوم یعنی تا کہ گھر والوں پر نظر نہ پڑے اور یہ دروازے کے دائیں یا بائیں جانب کھڑا ہونا اور سامنے کھڑا نہ ہونا معلوم ہوا کہ جب دروازے کے کواڑ لگے ہوں پردہ پڑ رہا ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو سامنے کھڑا ہونے میں کچھ مضائقہ نہیں لیکن اصل سنت کی اتباع ہی بہتر ہے چونکہ بعض وقت کواڑ کھولنے پر یا پردہ اٹھانے سے نظر اندر جا پڑتی ہے نوٹ یہ جتنی بھی احادیث کا ترجمہ ابن کثیر کے حوالے سے یا مشکوٰۃ شریف کی چار عدد ۱۱احادیث کا متن یعنی عبارت لکھی ہے ان سب سے شرم وحیا پردہ کی تائید ہے تا کہ ہر طرح کی عریانی بے پردگی دیوثیت کا سدباب ہو سکے

قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ الخ وَقُلْ لِلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ الخ

یہ دونوں ایات مبارکات اور ان کے تراجم متصل صفحات میں لکھے جا چکے ہیں اس پہلی اینۃ کریمہ میں رب العلمین کی طرف سے حکم ہوتا ہے کہ جن چیزوں کا دیکھنا میں نے حرام کر دیا ہے ان پر نگاہیں نہ ڈالو۔ حرام چیزوں سے آنکھیں نیچی کرلو۔ اگر بالفرض اچانک نظر پڑ جائے تو بھی دوبارہ نظر بھر کر نہ دیکھو۔ صحیح مسلم شریف میں ہے حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک نظر پڑ جانے کی بابت پوچھا تو آپ نے فرمایا اپنی نگاہ فورا ہٹالو۔ نیچی نگاہ کرنا یا ادھر ادھر دیکھنے لگ جانا خدا تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو نہ دیکھنا آیت کا مقصود ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ نظر پر نظر نہ جماؤ۔ اچانک جو پڑ گئی وہ معاف ہے قصدا وہ معاف نہیں تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا راستوں میں بیٹھنے سے بچو' لوگوں نے عرض کی حضور کام کاج کے لئے وہ تو ضروری ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اچھا تو راستوں کا حق ادا کرتے رہو انہوں نے عرض کی وہ کیا ہے؟' فرمایا نیچی نگاہ رکھنا' کسی کو ایذا نہ دینا' سلام کا جواب دینا اچھی باتوں کی تعلیم کرنا بری باتوں سے روکنا' چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے

عن عُبَادَةَ ابْنِ لصَّامَةِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اُضْمَنُوْالِیْ سِتًّا مِنْ اَنْفُسِكُمْ اَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ اُصْدِقُوْا اذاحَدَّ ثْتُمْ وَاَوْفُوْا اِذاوَعَدتُّمْ وَاَدُّ وْا اِذَا ئْتُمِنْتُمْ وَاحْفُظُوْ افُرُوْ جَكُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَ كُمْ وَكُفُّوْا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَیْدِیَکُمْ۔ (مشکوٰۃ شریف باب حفظ اللسان)

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضمانت دو مجھے چھ چیزوں کی میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں سچ بولا کرو جس وقت کہ بات کرو۔ اور پورا کرو جبکہ وعدہ کرو۔ اور ادا کرو امانت جب امانت دیئے جاؤ۔ اور نگہبانی کرو شرمگاہ اپنی کی اور بند رکھو نگاہ اپنی اور بند رکھو ہاتھ اپنے کچھ مفہوم یعنی حرام کاری سے بچو ایسی چیز کی طرف نہ دیکھو جس کا دیکھنا جائز نہیں جیسے غیر محرم بے ریش کی طرف شہوت سے دیکھنا اور جتنی بھی چیزیں حرام و ناجائز ہیں ان کو دیکھنے سننے سے پرہیز کرنا چاہیے اور اپنے ہاتھوں کو ایسی اشیاء اور ایسے معاملات میں ڈالنا جہاں ڈالنا حرام ہو بچنا چاہئے دوسری حدیث میں آتا ہے

عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ يَضْمَنُ لِيْ مَابَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَابَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنُ لَهُ الْجَنَّةَ (رواہ البخاری۔ مشکوٰۃ شریف باب حفظ اللسان)

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ضمانت دے مجھ کو اس کا جو اس کے دو کلوں کے درمیان ہے (یعنی زبان) اور اس کا جو اس کے دو پاؤں کے درمیان ہے (یعنی شرمگاہ) کی میں ضامن ہوں اس کے لئے جنت کا۔

کچھ مفہوم:

یعنی زبان سے جھوٹ نہ بولے عیب نہ کرے حرام مال نہ کھائے جتنے بھی برے افعال زبان سے سرزد ہوتے ہیں باز رہے اجتناب کرے۔ شرمگاہ کو بھی سوائے اپنی بیوی اور زرخرید لونڈیوں کے کہیں استعمال نہ کرے بدکاری اور لواطت وغیرہ جرائم کے قریب نہ جائے اکثر گناہ انہیں دونوں مقام سے صادر ہوتے ہیں ان گناہوں کو حضرت مولنا عنایت احمد صاحب نے اپنے رسالہ ضمان الفردوس میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جمع کر دیا ہے وہ رسالہ اسی حدیث کی شرح میں انہوں مرتب کیا ہے یہ رسالہ اپنے باب میں خطیب نے الحر اب ہے (فوائد غزنویہ مشکوٰۃ شریف)

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ الْعَبْدَ يَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَايُلْقِىْ لَهَابَا لًا يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَادَرَجٰتٍ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَايُلْقِىْ لَهَا بَالًا يَهْوِىْ بِهَافِى جَهَنَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ وَفِىْ رَوَايَةٍ لَّهُمَايَهْوِىْ بِهَافِى النَّارِ اَبْعَدَمَابَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ (مشکوٰۃ شریف باب حفظ اللسان)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ البتہ کلام کرتا ہے ایسی کلام جس میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہوتی ہے نہیں جانتا اس کی شان کو بلند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بسبب اس کے بڑے درجے اور تحقیق بندہ جب کلام کرتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہوتی ہے نہیں جانتا اس کی شان کو گراتا ہے اللہ تعالیٰ بسبب اس کے جہنم میں (بخاری شریف) اور بیچ ایک روایت بخاری مسلم کے ہے گرادیتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ آگ میں جس کا فاصلہ مشرق سے مغرب تک ہے کچھ مفہوم اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ آدمی بدون سوچے سمجھے ہر ایک بات کرنے میں احتاط کرے اور غور وفکر لازم ہے یہ نہیں کہ جو منہ میں آیا کہ دیا شتر بے مہار کی طرح ٹرٹر کرنے والا بیوقوف ہے اور اکثر ایسے آدمیوں کے منہ سے ایسی باتیں نکل جاتی ہیں جو اللہ تعالیٰ سُبْحَانَهٗ کو ناگوار ہو جاتی ہیں پھر وہ ایک بات کی وجہ سے دوزخی بن جاتا ہے

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ لِسَانِىْ

دوسری آیت میں اللہ رب العلمین ارشاد فرماتے ہیں مومنہ عورتوں کو حکم دیتے ہیں تا کہ ان کے باغیرت مردوں کو تسکین ہو اور جاہلیت کی بری رسمیں نکل جائیں حدیث شریف میں آتا ہے کہ اسماء بنت مرشدہ رضی اللہ عنہا مکان بنو حارثہ کے محلّہ میں تھا ان کے پاس عورتیں آتی تھیں اور دستور کے مطابق اپنے پاؤں کے زیور اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سینے اور بال کھولے ہوئے آیا کرتی تھیں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا یہ کیسی بری بات ہے؟ اس پر یہ آیتیں اتریں حکم ہوتا ہے کہ مسلمان عورتوں کو بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھنی چاہئیں سوا اپنے خاوندوں کے کسی کو یہ نظر شہوت نہ دیکھنا چاہیے۔ اجنبی آدمی کی طرف تو دیکھنا ہی حرام ہے خواہ شہوت سے ہو خواہ بغیر شہوت کے۔ ابوداؤد ترمذی شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی تھیں جو حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور یہ واقعہ پردے کی آیتیں اترنے کے بعد کا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پردہ کرلو انہوں عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو نابینا صحابی ہیں نہ ہمیں دیکھیں گے نہ پہچانیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم تو نابینا نہیں ہو کہ اسے نہ دیکھو؟ عورتوں کو بھی اپنی عصمتوں کا بچاؤ چاہیے۔ بدکاری سے دور رہیں اپنا آپا کسی کو نہ دکھائیں اجنبی غیر مردوں کے سامنے اپنی زینت کی کسی چیز کو ظاہر نہ کریں۔ ہاں جس کا چھپانا ممکن ہی نہ ہو اس کی اور بات ہے جیسے چادر اور اوپر کا کپڑا وغیرہ جن کا پوشیدہ رکھنا عورتوں کے ناممکنات سے ہے۔ یہ بھی مروی ہے کہ اس سے مراد چہرہ پہنچوں تک کے ہار اور انگوٹھی ہے لیکن ہوسکتا ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ یہی زینت کے وہ محل ہیں جن کے ظاہر کرنے سے شریعت نے ممانعت کردی ہے جبکہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنی زینت ظاہر نہ کریں یعنی بالیاں۔ ہار پاؤں کا زیور وغیرہ۔ فرماتے ہیں زینت دو طرح کی ہے ایک تو وہ جسے خاوند ہی دیکھے جیسے انگوٹھی اور کنگن دوسری زینت وہ ہے جیسے غیر بھی دیکھیں جسے اوپر کا کپڑا۔ تفسیر ابن کثیر جلد (۳)

وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَتٰی فَاطِمَةَ بِعَبْدٍ قَدْوَهَبَهٗ لَهَا وَعَلٰی فَاطِمَةَ ثَوْبٌ اِذَاقَنَّعَتْ بِهٖ رَاْسَهَا لَمْ یَبْلُغْ رِجْلَیْهَا وَاِذَا غَطَّتْ بِهٖ رِجْلَیْهَا لَمْ یَبْلُغْ رَاْسَهَا فَلَمَّا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَاتَلْقٰی قَالَ اِنَّهٗ لَیْسَ عَلَیْكِ بَاْسٌ اِنَّمَا هُوَاَبُوْكِ وَغُلَامُكِ (رواہ ابود اود۔ مشکوٰۃ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریف باب النکاح)

''ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے ایک غلام لیکر آئے اور یہ غلام حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک کپڑا تھا جب سر کو ڈھانکتی تو پاؤں ننگے ہو جاتے تھے جب پاؤں ڈھانکتیں تو سر ننگا رہ جاتا تھا جب دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مشقت کو کہ حضرت فاطمہ پاتی ہیں فرمایا تحقیق تجھ پر کچھ مضائقہ نہیں اس لئے کہ تیرا باپ ہے اور تیرا غلام ہے روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے کچھ مفہوم یہ تھی شرم حیا دو جہانوں کے سردار حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی کہ شرم اور پردہ کے سلسلہ میں چادر کپڑا چھوٹا ہونے کی وجہ سے اگر سر پر لیتی تو پاؤں ننگے ہو جاتے ہیں اگر پاؤں پر لیتی ہیں تو سر ننگا ہو جاتا ہے ایسی تکلیف اور مشقت کی حالت میں جب اقا علیہ اسلام نے دیکھا تو تسکین و تسلی ارشاد فرمائی۔ سبحان اللہ جیسے شرم وحیا اسلام میں ہے کسی دین میں نہیں ہے یہود و نصاریٰ ایک دوسرے کے سامنے ننگے نہایا کرتے تے اور مشرکین مکہ جاہلیت کے زمانہ ننگے ہو کر طواف اور عبادت کیا کرتے تے اور اب بھی یہ رسم ہندوؤں میں موجود ہے مگر دین اسلام نے ان سب بے حیائی کی باتوں کو رد کر دیا اور تہذیب وحیا و شرم سکھائی

وَعَنْ اَبِیْ اَمَامَۃَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَامِنْ مُسْلِمٍ یَنْظُرُ اِلٰی محاسِنِ اِمْرَاَۃٍ اَوَّلَ مَرَّۃٍ ثُمَّ یَغُضُّ بَصَرَہٗ اِلَّا اَحْدَثَ اللّٰہُ لَہٗ عِبَادَۃً یَجِدُ حَلَاوَتَھَا (رَوَاہُ اَحْمَدُ۔ مشکوٰۃ شریف باب انکاح)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کی نظر کسی عورت کے حسن پر پڑے پہلی دفعہ پھر اس نے اپنی نظر کو نیچی کر لیا مگر پیدا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے عبادت کہ اس کا مزا پائے گا روایت کیا اس کو احمد نے کچھ مفہوم یعنی بلا قصد جو نظر غیر محرمہ عورت پر پڑی وہ معاف ہے دوبارہ قصداً نظر نہ ڈالنے والے پر اللہ تعالیٰ کی طرف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اجر وثواب ہوگا کہ وہ جو عبادت کرے اس میں اس کو حلاوت ومزا فراہم ہوگا۔

وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ الْمَرْاَۃَ تُقْبِلُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْطٰنٍ وَتُدْبِرُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْطٰنٍ اِذَا اَحَدَکُمْ اَعْجَبَتْہُ المراۃُ فَوَقَعَتْ فِیْ قَلْبِہٖ فَلْیَعْمِدْ اِلٰی اِمْرَأَتِہٖ فَلْیُوَا قِعْھَا فَاِنَّ ذَالِکَ یَرُدُّمَا فِیْ نَفْسِہٖ

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ مشکوٰۃ شریف باب النکاح)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عورت شیطان کی صورت میں آتی ہے اور شیطان کی صورت میں جاتی ہے جس وقت تم میں سے کسی کو ایک عورت خوش لگے پس اس کے دل میں اس کی محبت آئے ایسے آدمی کو چاہیے کہ اپنی بیوی کی طرف قصد کرے پس اس سے صحبت کرے پس تحقیق یہ اس چیز کو دور کردیگا جو اس کے دل میں ہے روایت کیا اس حدیث کو مسلم شریف نے کچھ مفہوم عورت کا آنا جانا شیطان کی صورت میں یہ ہے کہ لذات جماع کو یاد دلاتی ہے اور یہ شیطان کا اثر ہے بیگانی عورت کی اگر دل میں محبت آئے تو اس کا کامل علاج یہی ہے کہ اپنی بیوی سے صحبت کرے اگر ایک بار یا دوبارہ سے خیال چلا گیا تو بہتر ہے نہیں تو کئی بار اس معاملہ کو دہرائے تو اس کا خیال بالکل دفع ہو جائے گا عشق کا حکما لوگ یہی معاملہ دوا تجویز کرتے ہیں اس لئے کہ شہوت کا سبب مادہ منویہ کی زیادتی ہے جب صحبت کی تو مذکورہ مادہ میں کمی ہوگی اور شہوت عشق بھی دور ہوگا۔ آنحضرت ﷺ نے یہ دوا اس لئے تجویز فرمائی کہ کہیں مسلمان حرام میں گرفتار نہ ہو جائے (فوائد غزنویہ) اس حدیث مذکورہ کی روشنی میں مسلمان خواتین اور ان کے مرد حضرات سوچیں شوہر۔ سوچے باپ جوان بیٹی کا سوچے جوان بہن کا بھائی سوچے الغرض ہر مسلمان سوچ سمجھ سے کام لے اب بازار میں ننگے سر نوجوان عورتوں کا گھومنا۔ طواف کرنا۔ بازاروں میں۔ پارکوں میں روڈوں اور چوکوں میں پھرنا ہر طرح کی سیر گاہوں میں مردوں سے زیادہ تعداد میں سیر گاہوں کی زینت بننا کہاں کی شرافت ہے حالانکہ مسلمان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت صرف گھر کی زینت گھر کی ملکہ شوہر کو خوش رکھنے والی اپنے بچوں بچیوں کی نیک تربیت کرنے والی اپنی عصمت کی تحفظ کرنے والی اپنے ناموس کو اللہ اور اللہ کے رسولؐ کی شریعت میں رہ کر اپنی قبر برزخ حشر اور پل صراط کو درست کرنے والی افسوس صد افسوس کہ اس کے سر پر دوپٹا ہی نہیں یا اگر ہے تو گلے میں پڑا ہے یا ہے تو اتنا باریک ہے سر کے بال اور چہرہ نکھر کر صاف شفاف نظر آ رہا ہے پھر بعض نوجوان خواتین اور عورتوں کا یہ حال ہے کہ سر پر چھوٹا سقاف ہے اور دوپٹا اگلی طرف سے گریباں پر ڈال کر اسکے دونوں کنارے کندھوں پر ڈال دیئے جاتے ہیں کہ یہ عورت مسلمان ہے یا ہندوانی ہے یا سکھنی ہے یا یہود و نصاری کی عورت ہے یا مغربی تہذیب سے متاثر ہو کر ان کی ایجنٹ بنی ہوئی ہے اللہ رب العزت معاف فرمائے اور مسلمانوں کے بگڑے معاشرے کی اصلاح فرمائے امین ثم امین پاکستانی ماؤں بہنوں جواں بیٹیو ذرا سوچو تدبر سے کام لو کیا ازواج مطہرات کی زندگیاں بھول گئی ہو کیا صحابیات کی زندگیاں بھول گئی ہو۔ کیا تاجدار مدینہ ﷺ کی چار بیٹیوں کا پردہ شرم وحیا آپ کو یاد نہیں کیا ان کی پاکیزہ زندگیوں کی داستانیں علمائے کرام سے آپ نے نہیں سنیں کیا خاتون جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا محمد کریم ﷺ کی بیٹی کا وہ واقع تاریخی آپ نے کبھی نہیں سماعت فرمایا جبکہ اپنے شوہر داماد مصطفیٰ علی رضی اللہ عنہ کو اپنی موت فوت کے قریب نصیحت کی کہ علیؓ جب میں فوت ہو جاؤں میرا جنازہ رات کی تاریکی میں اٹھانا اور جنازہ پڑھ کر سپرد خاک کرنا تاکہ میری چارپائی میرا کفن میری میت کو اوڑھا ہوا یا کپڑا پردہ کیا ہوا کپڑا بھی میرے بابا حضرت محمد الرسول کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نہ دیکھیں یہ وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا لخت جگر رسول اللہ ﷺ کی ہیں جن کو نبوت کی زبان نے ایک دفع ارشاد فرمایا تھا۔

يَا فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضِيْنَ اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

ترجمہ: اے فاطمہ کیا تو اس بات کو پسند کرتی ہے کہ تو جنت کی تمام عورتوں کی سردار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو۔ یہ وہ فاطمہ خاتون جنت ہے کہ جس کو آسمان کا سورج بھی بغیر پردہ کے نہ دیکھے یہ وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہے جس کو آسمان کا چاند بھی نہ دیکھے لیکن آج عورت مسلمان وہ عورت ہی نہیں جو غیر محرموں کی نظروں کا نشانہ اور آوازیں گسنے کا ذریعہ نہ بنیں اگر مسلمان عورتوں کو کچھ بھی خیال نہیں آتا تو کم از کم اپنے نام کے معنے پر ہی غور کریں شائد میرا اللہ میرا معبود خالق مالک حاجت روا مشکل کشا آپ کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمادے لہٰذا ماؤں بہنوں بیٹیو آپ کے نام کا معنی ہی پردہ ہے یعنی لفظ عورت کے معنے ہی پردہ ہے اب جو عورت پردہ شرعی کی پابند ہے وہ تو عورت کہلانے کی حقدار ہے اور جو عورت شرعی پردہ کی پابند نہیں وہ عورت ہی نہیں اب خدا جانے کہ وہ انسانی روپ میں گدھی ہے۔ یا انسانی روپ میں گدھ ہے۔ یا انسانی روپ میں لومڑی ہے۔ یا انسانی روپ میں باندری ہے یا انسانی روپ میں خنزیرنی ہے۔ یہ خدا ہی جانتا ہے کہ اس کا حشر کیا ہوگا۔ ایسے خلاف شرع مردوں عورتوں کے لئے اللہ رب العزت نے قرآن کریم فرقان عظیم میں ایسے جانوروں جانداروں کے ساتھ عجیب انداز سے تشبیہ کا تذکرہ کیا جیسے رب العلمین کا ارشاد گرامی ہے۔

﴿وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَ لَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَ لَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ﴾ (پارہ ۹ رکوع ۱۲:)

ترجمہ: البتہ تحقیق پیدا کیا ہم دوزخ کہ لئے بہت جنوں سے اور انسانوں سے ان کے ایسے دل ہیں کہ نہیں سمجھتے ساتھ ان کے اور ان کی ایسی آنکھیں ہیں نہیں دیکھتے ساتھ ان کے اور ان کے ایسے کان ہیں جن کے ساتھ سنتے نہیں یہ لوگ چوپائیوں جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر ہیں اور یہ لوگ غافل ہیں ایسی دیوث بے پردعورتوں کے لیے میں نے ذاتی جذبات نہیں استعمال کئے بلکہ قرآن وسنت۔ اور قرآن وسنت کی روشنی میں ہی لکھا ہے جو کچھ لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ہی واجب لاطاعت ہیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَامُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّابَعْدُ○

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

﴿ وَمَا آتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھَاکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴾ (پارہ ۲۸ رکوع ٤)

ترجمہ: جو کچھ تمہیں اللہ تعالیٰ کے رسول دیں وہ لے لو اور جس چیز سے منع کریں رک جاؤ اور ڈرو اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سخت عذاب کرنے والے ہیں۔

دوسری جگہ فرقان حمید ہیں اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں

﴿لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰہَ وَ الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیْرًا﴾ (پارہ ۲۱ رکوع ۱۹)

ترجمہ: البتہ تحقیق ہے تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ایک عمدہ نمونہ واسطے اس شخص کے جو امید رکھتا ہو اللہ تعالیٰ کی اور اخرت کے دن کی اور اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ یاد کرتا ہو وَمَا آتَاکُمُ الرَّسُوْلُ الخ (پارہ۲۸) کے حوالہ سے آپ مع ترجمہ پڑھ آئے ہیں جس میں اللہ رب العلمین نے ارشاد فرمایا کہ جس کام کے کرنے کو میرے پیغمبر ﷺ تم سے کہیں تم اس کو کرو اور جس کام کے کرنے سے وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہیں روکیں اس سے رک جاؤ۔ یقیں مانو کہ جس کا وہ حکم کرتے ہیں وہ بھلائی کا کام ہوتا ہے اور جس کام سے وہ روکتے ہیں وہ برائی کا کام ہوتا ہے حافظ عمادالدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر ابن جریر کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ ایک عورت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہا کہ آپ گودنے سے یعنی جسم کے چمڑہ پر یا ہاتھوں پر عورتیں سوئی وغیرہ گدوا کر جوتلوں کی طرح نشان وغیرہ بنالیتی ہیں اس سے اور بالوں میں بال ملانے سے جو عورتیں اپنے بالوں کو لمبا ظاہر کرنے کے لیے کرتی نہیں اس سے منع فرماتے ہیں تو کیا یہ ممانعت کتاب اللہ میں ہے یا حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے؟ آپ نے فرمایا کتاب اللہ میں بھی اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی دونوں میں اس کی ممانعت پاتا ہوں۔ اس عورت نے کہا خدا کی قسم دونوں لوحوں کے درمیان جس قدر قرآن شریف میں ہے میں نے سب پڑھا ہے اور خوب دیکھ بھال کی ہے لیکن میں نے تو کہیں اس ممانعت کو نہیں پایا آپ نے فرمایا کیا تم نے آیت وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ الخ نہیں پڑھی؟ اس نے عرض کی کہ ہاں یہ تو پڑھی ہے۔ فرمایا قرآن شریف سے تو ثابت ہوا کہ حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ممانعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم قابل عمل ہیں۔ اب سنو خود میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے نیل گودنے سے اور بالوں میں بال ملانے سے اور پیشمانی اور چہرے کے بال نوچنے سے منع فرمایا ہے (یہ بھی عورتیں اپنی خوبصورتی ظاہر کرنے کے لیے کرتی ہیں اس زمانے میں مرد بھی بکثرت کرتے ہیں۔ اس عورت نے کہا حضرت یہ تو آپ کی گھر والیاں بھی کرتی ہیں آپ نے فرمایا جاؤ دیکھو وہ گئیں اور دیکھ کر آئیں اور کہنے لگیں حضرت معاف کی جیسے غلطی ہوئی ان باتوں میں سے آپ کے گھرانے والیوں میں میں نہیں دیکھی آپ نے فرمایا کیا تم بھول گئیں کہ خدا کے نیک بندے حضرت شعیب علیہ السلام نے کیا فرمایا تھا **ما ارید ان اخالفکم الی ما انھا کم عنه** یعنی میں نہیں چاہتا کہ تمہیں جس چیز سے روکوں خود میں اس کا خلاف کروں (ابن کثیر جلد ۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اب مسلمان کا گھر میں شوقیہ کتے اور تصاویر کا رکھنا:

عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِکَةُ بَیْتًا فِیْهِ کَلْبٌ وَّلَا تَصَاوِیْرُ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ مشکوٰۃ شریف باب التصویر)

ترجمہ: حضرت ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں داخل ہوتے فرشتے اس گھر میں کہ ہو اس میں کتا اور نہ اس گھر میں کہ اس میں تصویریں ہوں بخاری مسلم۔ اب مسلمانوں نے شوقیہ طور پر کتے رکھے ہوئے ہیں اور ان کے لئے باقاعدہ چارپائی بستر کا بھی انتظام کیا ہوا ہے اور ان کے لئے اچھی قسم کا گوشت اور اچھے قسم کے کھانے کھلائے جاتے ہیں اور باقاعدہ ان کی لئے نوکروں کا انتظام کیا جاتا ہے غرباء یتامی بیوہ عورتوں کا دین اسلام کے مذہبی ادارے جہاں غربا یتامی پردیسی طلباء بھی سینکڑوں ہزاروں کے حساب سے تعلیم دین حاصل کرتے ہیں لیکن یہ امیر لوگ غریبوں کی تعاون سے محروم ہیں (۲) مسلمانوں کا کوئی خوش نصیب گھر ہی ایسا ہوگا جہاں تصاویر فوٹو اور عورتوں کی تصویریں ان کے گھروں ڈرائنگروموں کی سجاوٹ کو دوبالا نہ کر رہی ہونگی افسوس درافسوس ایک طرف تو مسلمان اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے ساتھ محبت کا دعویدار بھی ہے لیکن آقا علیہ السلام کی نافرمانی کر کے آپ کا گستاخ بھی ہے چونکہ نبی ﷺ کے حکم کو نہیں مانتا اور جس سے روکا ہے اس سے رک بھی نہیں رہا آپ کے اوامر ونواھی کو نعوذ باللہ ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا ہے پھر بھی سچا پکا مسلمان ہے علامہ اقبال کی بات کو پھر دہراتا ہوں وہ ایسے مسلمانوں کو تاسف کی نظر سے کیا خوب کہہ گئے ہیں۔

وضع میں تم ہو نصاری تو تمدن میں ہنود
تم ہو مسلمان جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ قَالَ اَتَیْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ یَمْنَعْنِیْ اَنْ اَکُوْنَ دَخَلْتُ اِلَّا اِنَّهٗ کَانَ عَلَی الْبَابِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَمَاثِيْلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمُرْ بِرَأْسِ التِّمْثَالِ الَّذِيْ عَلٰى بَابِ الْبَيْتِ فَيُقْطَعُ فَيَصِيْرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ فَلْيُجْعَلْ وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوْذَتَيْنِ تُوْطَانِ وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَلْيُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (رواه الترمذی وابوداؤد مشکوۃ شریف باب التصاویر)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آئے میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام فرمایا میں آیا تھا آپ کے پاس گذشتہ رات میں پس نہیں منع کیا مجھ کو گھر میں آنے سے کسی چیز نے مگر کہ تھیں دروازے پر تصویریں اور تھا گھر میں کپڑا رنگین منقش کہ اس کا پردہ بنایا تھا تھیں اس میں تصویریں اور تھا گھر میں کتا پس حکم کرو ساتھ تصویروں کے کہ دروازے پر ہیں کاٹے جائیں سران کے اور ہو جائیں درختوں کی طرح اور حکم دیں آپ کہ کاٹا جائے پردہ بنائے جائیں دو تکیے ڈالے گئے روندن میں آجائیں اور حکم کرو ساتھ کتے کے نکالا جائے گھر سے پھر کیا رسول اللہ ﷺ نے روایت کیا ترمذی اور ابوداؤد نے کچھ مفہوم افسوس ہے ہمارے اس گئے گزرے دور میں مسلمانوں نے جہاں اور امور میں نصاریٰ کی تقلید کی ہے وہاں تصویریں رکھنے میں بھی انہی کی پیروی کی ہے پہلے پہل تو عکسی اور نقشی تصویریں رکھتے تھے اب رفتہ رفتہ مجسم تصویریں بھی گھروں میں رکھنے لگے اور جب ان کو منع کیا جائے تو جواب میں کہتے ہیں سابقہ زمانہ میں لوگ تصویروں کو پوجتے تھے اس لئے آنحضرت ﷺ نے تصویر رکھنے سے منع کیا تھا اب کوئی بھی تصویر کو پوجتا نہیں بلکہ زیب زینت اور دل لگی کے لیے رکھتے ہیں تو یہ جائزہ ہوگا اور یہ گفتگو ان کی فاسد ہے کیونکہ تصویر پرستی اور بت پرستی اب بھی جاری ہے اور مشرکین اب تک باقی ہیں بلکہ مسلمانوں میں طرح طرح کے شرک پھیل رہے ہیں اگر مان لیا جائے کہ ممانعت کی علت یہی ہے تو وہ علت اب تک قائم ہے لہٰذا ممانعت بھی قائم رہے گی (فوائد غزنویہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا وَّقَالَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ كَانَ وَعَدَنِيْ اَنْ يَّلْقَانِيَ اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِيْ اَمَ وَاللّٰهِ مَا اَخْلَفَنِيْ جَرْدُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَّهٗ فَاَمَرَبِهٖ فَاُخْرِجَ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِهٖ مَآءً تَنْضَحَ مَكَانَهٗ فَلَمَّا اَمْسٰى لَقِيَهٗ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ لَقَدْ كُنْتَ وَعَدْتَّنِيْ اَنْ تَلْقَانِيَ الْبَارِحَةَ قَالَ اَجَلْ وَالكِنَّا لانَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ فَاَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰى اَنَّهٗ يَاْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيْرِ وَيَتْرُكُ كَلْبُ الْحَائِطِ الْكَبِيْرِ (رواہ مسلم۔ مشکوۃ شریف باب التصاویر)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے صبح کی ایک دن غمگین اور فرمایا کہ تحقیق وعدہ کیا جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے ملاقات کرنے کا آج کی رات نہ ملاقات کی مجھ سے خبردار خدا کی قسم نہیں خلاف کیا وعدہ جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے کبھی پھر نبی ﷺ کے دل میں کتے کے بچہ کا خیال آیا کہ آپ کے خیمہ کے نیچے پڑا ہوا تھا آپ ﷺ نے نکالنے کا حکم دیا اور وہ نکالا گیا پھر آپ نے پانی لیکر اس کتے کے بیٹھنے کی جگہ چھڑک دیا جب شام ہوئی تو جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ کو ملے آپؐ نے فرمایا جبرئیل گذشتہ رات کو ملاقات کا آپ نے وعدہ کیا پھر آپ ملے نہیں جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی ہم اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جہاں کتا اور تصویر ہو۔ پھر صبح کو نبی ﷺ نے کتوں کے قتل کرنے کا حکم ارشاد فرما دیا یہاں تک کے چھوٹے باغوں کے کتے بھی قتل کئے گئے۔ اور بڑے باغوں کی حفاظت والے کتوں کو رہنے دیا روایت کیا اس حدیث کو مسلم شریف نے کچھ مفہوم اس حدیث سے کتوں اور تصویروں کی مذمت ہوئی ان کا اپنے گھر شوقیہ رکھنا بہت بڑا جرم ہے۔ البتہ وہ کتا جو باغ یا جنگل میں رہائش ہو حفاظت کے لئے رکھا جائے تو جواز کی صورت ہے اس کے ماسوا قطعا جائز نہیں آج تو مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ نوجوان اور چھوٹے بچے جو لباس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریڈیمیڈ' پہنتے ہیں ان میں بکثرت تصویریں ہوتی ہیں نوجوانوں کی شرٹوں میں عموما نوجوان لڑکیوں کی حسین وجمیل تصویریں منقش ہوتی ہیں اس پر اکتفانہیں آج پرائمری۔ ہائی سکولوں۔ کالجوں یونیورسٹیوں کا یہ حال ہے کہ ان لڑکوں لڑکیوں کے جو بیگ ہیں وہ کتوں ریچھوں بھگیاڑوں۔ چیتوں۔ ہاتھیوں کی شکل کے بنے ہوئے ہیں۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پاکستان نہیں بلکہ یہ یورپ ملکوں میں سے ایک عظیم یورپ ملک ہے اور اس کے باسی مسلمان نہیں بلکہ پورپین ممالک کی طرح ٹھیٹھ یہودی اور خالص عیسائی ہیں نعوذ باللہ من ذالک۔ اب اس نعرہ (پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ) کا کیا مطلب ہوا کیا مفہوم ہوا۔ مسلمانوں آنکھیں کھولو ہوش وحواش سے بیداری کی حالت میں زندگی گزارو۔ مسلمان بنو مومن بنو مسلم کا معنی خدا کا تابع مومن کا مطلب اللہ اور اللہ کے رسول پر فرشتوں اور آسمانی کتابوں پر آخرت پر ایمان رکھنا۔ اللہ والو پاکستانیوں علامہ اقبال آج سے نصف صدی پہلے تمہیں ایک اپیغام دے گئے جو ذیل میں تحریر ہے شعر

کبھی اے نوجواں مسلم تدبر بھی کیا تو نے
وہ کیا گردوں تھا جس کا تو ہے اک ٹوٹا ہوا تارا
تجھے اس قوم نے پالا ہے اغوش محبت میں
کچل ڈالا تھا جس نے پاؤں میں تاج سردارا

آخری نبی ﷺ کی آخری امت ذرہ ہوش وحواس کے ناخن لو کبھی عالم برزخ میدان حشر میں پچھتانا نہ پڑے عاجز کے یہ ذاتی جذبات نہیں بلکہ قرآن و سنت کے جذبات رکھتے ہوئے اپنے بھائیوں کا دل دماغ میں درد رکھتا ہوں خیر خواہی اور خیراندیشی کے ضمن میں ہی یہ سب کچھ عرض کیا ہے شاعر ہمیں دوبارہ جھنجھوڑ کر ہماری کھڑمستی اور مدہوشی سے بیدار کر رہا ہے

زمانے کو خبر کیا ساز عشرت کی صداؤں میں
صدائے ساز ایماں کتنی مدھم ہوتی جاتی ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہی جام سیاست ہے وہی دستور ساقی ہے
سفید آقا گئے لیکن سیاہ قانون باقی ہے

ایک حدیث عرض کر کے اس مضمون تحریر کو سمیٹتا ہوں۔

وَعَنْ اَبِی الْهَيَّاجِ الْاَسْدِيِّ قَالَ قَالَ لِیْ عَلِیٌّ اَلَا اَبْعَثُكَ عَلٰى مَابَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ لَّا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهٗ وَلَا قَبْرًا مُشَرَّفًا اِلَّا سَوَّيْتَهٗ (رواه مسلم۔ مشكوة شريف باب دفن الميت)

ترجمہ: حضرت ابی الھیاج اسدی سے روایت ہے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا کیا میں تجھے ایک ذمہ داری عہدہ نہ سوپوں جو ذمہ داری عہدہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے سونپی تھی وہ یہ کہ نہ چھوڑ تو کوئی تصویر مگر تو اسے مٹا ڈال اور جو قبر پختہ اونچی تجھے ملے اسے زمیں کے برابر کر دے۔ کچھ مفہوم اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ تصویر اتنی بدترین چیز ہے کہ اس کا باقی رکھنا کسی طرح بھی جائزہ نہیں اسی طرح پختہ اور اونچی قبر بھی درست نہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قبے گرائے اس مسئلہ کو ابن ماجہ کے سوا تمام اہل سنن اور احمد نے بھی روایت کیا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبروں کی ایسی وضع قطع بنائی جائے جن سے ان کی پوجا کا خطرح ہو تو ان کو گرا دینا چاہیے آنحضرت ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کام پر باقائدہ ملازم رکھا اور بیت المال سے باقائدہ تنخواہ دی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسی کام پر ابوالھیاج اسدی رضی اللہ عنہ کو ملازم رکھا۔ اگر کسی جاندار کی پوری مجسم تصویر ہو تو اس کا رکھنا بالکل حرام ہے اور عکسی تصویروں کے متعلق اختلاف ہے بہر حال یہ قبے گرانے کا کام آج سے نہیں بلکہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے آرہا ہے۔ کافروں نے بنائے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ کے حکم سے گرائے (فوائد غزنویہ) دوسری حدیث میں آتا ہے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ وَاَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ (رواه مسلم مشكوة شريف باب دفن الميت)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا منع کیا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قبریں پکی بنائی جائیں اور ان پر عمارتیں بنائی جائیں اور ان پر مجاور بن کر بیٹھا جائے اس کو مسلم شریف نے روایت کیا ہے کچھ مفہوم اس حدیث کو اہل سنن ابن حبان حاکم اور احمد نے بھی روایت کیا ہے کہ قبروں کو پکا بنانا ان پر عمارت کھڑی کرنا ان پر چراغ جلانا ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا ان پر بیٹھنا یا مجاوری کرنا اور ان پر غلاف چڑھانا یہ سب کام ناجایز ہیں اور ان میں سے اکثر پر حدیث شریف میں لعنت آئی ہے فوائد غرنویہ) اس کے متصل ہی پیچھے چند حدیثیں لکھ آیا ہوں کہ تصویر اور کتا جس گھر میں ہو وہاں فرشتہ جبرئیل نہیں آتا تو بعض لوگ یہ اعتراض کر دیتے ہیں کہ نعوذ باللہ جبرئیل اتنا ڈرپوگ ہے کہ ان سے ڈر کر نہیں آتا نہیں میرے بھائی جبرئیل تو تمام مخلوقات انسان و جنات اور پوری کائنات سے بھی نہیں ڈرتا وہ تو معزز فرشتہ ہے جو تمام انبیاء کا من جانب اللہ قاصد رہا جسکی شان وشوکت کے چرچے قرآن وسنت میں موجود ہیں لیکن یہ شرعی اداب ہیں جن کی اہمیت کی وجہ سے جبرئیل امین بھی اللہ اور اللہ کے رسول کی خوشنودی کی وجہ سے حدود الٰہی کو اور سنت رسول کو عروج دینے کے لیے ان چیزوں سے نفرت کا اظہار اس لئے کرتے ہیں تا کہ خدا کے بندوں کو تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو پتہ چلے کہ یہ چیزیں ناجائز ہیں اور ان سے پرہیز کریں لیکن آج ہم بھی مسلمان ہیں کہ جبرئیل امین کو بھی معاف نہیں کرتے بلکہ اعتراض کا نشانہ بنا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے مسلمانوں کو ہدایت سے نوازے امین ثم امین

وَعَنْ اَبِیْ مَرْثَدِ الْغَنَوِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَجْلِسُوْا عَلَی الْقُبُوْرِ وَ لَاتُصَلُّوْا عَلَیْھَا (رواہ مسلم مشکوۃ شریف باب دفن المیت)

ترجمہ حضرت مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیٹھو تم قبروں پر اور نہ نماز پڑھو تم ان کی طرف منہ کر کے روایت کیا اس حدیث کو مسلم شریف۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ مفہوم:-

حضرت ابی الہیاج اسدی کی روایت اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت حضرت ابی مرثد غنوی رضی اللہ عنہ کی روایت یہ تینوں روایات مذکورہ سے ہر قسم کے شرک وبدعات رسومات رواجات کی تردید ہوتی ہے تصویروں کو مٹا دینا اونچی قبروں کو زمین کے برابر کر دینا۔ ایک اور حدیث میں یہ بھی آتا ہے کہ قبر کی انچائی ایک بالشت یعنی ایک گٹھ ہونی چاہئے اس سے زائد شرعاً درست نہیں اور اسی طرح قبر کو پختہ یعنی پکا کرنا بھی درست نہیں اور نہ ہی اس پر مزار قبہ روضہ بنانا جائز ہے دیگر قبروں پر بیٹھنا یا ٹیک لگا کر بیٹھ جانا یہ بھی ناجائز ہے قبر کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنی بھی سنت کے خلاف ہے چونکہ اس میں غیر اللہ کی عبادت کی تشبیہ موجود ہے جو کفر وشرک سے خالی نہیں۔ اور اس دور میں ایک بہت بڑا ظلم ہمارے مسلمان بھائی یہ کر رہے ہیں کہ اگر کوئی مولوی یا سجادہ نشیں یا لوگوں کا کوئی نظر منظور فوت ہو جاتا ہے تو اس کی وصیت کے مطابق اس کی قبر مسجد کی حدود میں یا مسجد کی متعلقہ جگہ میں بنا دیتے ہیں یہ از حد خدا تعالیٰ کی نافرمانی اور تاجدار مدینہ ﷺ کی بغاوت اور آپ ﷺ سے دشمنی ہے نا معلوم ایسے عاشق لوگوں کو آپ کا فرمان آپ کی پیاری حدیث یاد نہیں رہتی یا خدا جانے حدیث شریف کی کتابیں انہیں ان پروانوں کو پڑھائی نہیں جاتیں یا ایسے معلمین وتلامذہ کسی نشہ آور چیز سے مخمور ہو کر نہ سمجھاتے اور یہ سمجھتے ہیں بلکہ عجیب طریقہ ہے کہ نام محمدؐ اسم محمدؐ سنکر انگھوٹھے چومتے ہوئے (قرة عيني يارسول الله) ترجمہ: اے اللہ کے رسول آپ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں میں اتنا کہ حدیث اور فرمان رسول اللہ ﷺ کی بے ادبی اور گستاخی کر لیتے ہیں کیا یہ عشق ہے کیا یہ حب رسول ہے نعوذ بالله من ذالك جیسے حدیث شریف میں آتا ہے۔

كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُبْنٰى مَسْجِدًا بَيْنَ الْقُبُوْرِ (مصنف ابن ابی شیبه جلد۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ قبرستان میں مسجد بنانے کو ناپسند فرماتے تھے۔

اس بات کی تائید رسول اللہ ﷺ کے ارشاد سے بھی ہوتی ہے جو تواتر سے بھی منقول ہے: جس میں آپ ﷺ نے قبروں کو سجدہ گاہ بنانے سے منع فرمایا ہے اگر قبرستان میں قبروں کی حدود میں مسجد بنانی جائز نہیں تو میں ازروئے عدل و انصاف ایسے پروانوں ایسے محبان رسولؐ ایسے عاشقان رسولؐ سے جسارت کرسکتا ہوں کہ اگر قبروں میں مسجد بنانی جائز نہیں تو آپ مسجد میں یا مسجد کی متعلقہ جگہ میں کسی صوفی کسی مولوی۔ کسی سجادہ نشین کی قبر بنا کر صوفی کو دفن کر کے اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ ﷺ کی کیوں نافرمانی کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ ﷺ کی عداوت مول لیتے ہو۔ بھائیو ذرہ سوچو تو سہی کیا قرآن عظیم میں بھی کبھی دھان کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

﴿ وَ مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ ﴾

ترجمہ: جو آدمی بھی اللہ تعالیٰ کے رسول کی مخالفت کرے اس کے بعد کہ اس کے لیے ہدایت واضح ہو چکی ہے اور تابعداری کرے سوائے راستے ایمانداروں کے پھیر دیتے ہیں ہم اس کو جس طرف وہ پھر جاتا ہے پھر ہم اسے جہنم میں داخل کریں گے جو بہت برا ٹھکانا ہے ایک حدیث میں بھی آتا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ((من ضيع سنتي حرمت عليه شفاعتي)) ترجمہ: جس نے میری سنت کو ضائع کیا میری شفاعت قیامت کے دن اس کے لیے حرام ہوگی اب پھر عرض کرتا ہوں پروانوں کا محبان کا عاشقان کا دعویٰ چھوڑ دو پھر سب کچھ کرتے رہو ہم آپ کو کچھ نہیں کہیں گے دعویٰ وہ صحیح ہوتا ہے جس کے دلائل ہوں۔ اگر دلائل نہ ہوں تو داعی بل کل بودالاشیئ ہے قرآن عظیم میں اللہ تعالیٰ نے منافقوں کے بارہ میں ارشاد فرمایا

﴿ اِذَا جَآئَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ﴾ (سورہ منافقون)

ترجمہ: جب آپ کے پاس منافق آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کا جواب دیا کہ اللہ جانتا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ رسول ہیں اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں کہ یہ منافق جھوٹ بولتے ہیں یہ دعویٰ ان لوگوں کو پھبتا نہیں یہ دعوی ان لوگوں کو سزاوار ہے جو کھانے پینے میں جو پہننے اوڑنے میں جو غمی شادی نکاح ختنہ عقیقہ جنازہ کفن دفن قبر الغرض دنیا دین کی ہر چیز میں فرمامین رسول اللہ ﷺ کا فرمودات مصطفیٰ علیہ السلام کی ہدایات کا دھان رکھیں اور آپ کو اپنا پیرو راہنما اپنا ہادی اپنا پیرو مرشد جان کر آپ کی ہر ادا پر عمل پیرا ہوں چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے

لَاتَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَفِرُّ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِىْ يُقْرَا فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَ (حوالہ صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب استحباب صلوٰۃ النافلہ فی یتہ)

ترجمہ: تاجدار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ جس گھر میں سورہ بقرہ کی تلاوت کی جائے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے اس بات کی وضاحت فرمادی کہ قبرستان قرائت قرآن کی جگہ نہیں اس لئے کہ آپ ﷺ نے ترغیب دلائی ہے کہ گھروں میں قرآن کریم کی تلاوت کیا کرو اور انہیں قبرستان کی طرح نہ بنادیا جائے جہاں قرآن کریم نہیں پڑھا جاسکتا۔ اسی طرح ایک دوسری حدیث میں اس بات کا حکم ہے کہ قبرستان نماز ادا کرنے کی جگہ نہیں ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

((صَلُّوْا فِىْ بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا))

ترجمہ: اپنے گھروں میں نماز ادا کیا کرو اور انہیں قبرستان نہ بنالو اس حدیث کا باب حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح باندھا ہے کہ قبرستان میں نماز ادا کرنے کی کراہت کا بیان لہٰذا اب اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ قبرستان میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز ادا کرنا مکروہ ہے اسی طرح حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ قبرستان میں قرآن عظیم پڑھنا مکروہ ہے اسی لئے جمہور اہل علم کا یہ فتویٰ ہے کہ قبرستان میں قرآن پڑھنا مکروہ ہے جیسے امام ابوحنیفہ امام مالک امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مسائل صفحہ ۱۵۸ میں نقل کرتے ہیں کہ: میں نے امام احمد سے سنا۔ ان سے قبر کے پاس قرآن شریف پڑھنے کے بارے میں سوال ہوا تو انہوں نے فرمایا جائز نہیں اب جو لوگ قبرستان میں قرآن لے جا کر بڑی نمائش دل لگی سے بہت جھوم جھوم کر تلاوت قرآن کرتے ہیں اور بڑی عجز و انکساری سے مردوں پر احسان کرتے ہیں وہ سوچیں کہ نبوت کی زبان طیبہ سے کیا بیان ہو رہا ہے اور یہ کیا کر رہے ہیں متصل جو حدیث گزری ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ گھروں میں نفلی نماز پڑھو بلاوجہ فرض نماز گھروں میں نہیں ہوتی۔ البتہ فوت شدگان کے لئے قربستان میں دعائے مغفرت کر سکتے ہیں اور جائز بھی ہے اور اس کا وجود سنت صحیحہ میں موجود ہے چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے

خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاَرْسَلْتُ بَرِيْرَةَ فِيْ اَثَرِهٖ لِتَنْظُرَ اَيْنَ ذَهَبَ قَالَتْ فَسَلَكَ نَحْوَ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَوَقَفَ فِيْ اَدْنَى الْبَقِيْعِ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَرَجَعَتْ اِلَيَّ بَرِيْرَةُ فَاَخْبَرَتْنِيْ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ سَاَلْتُهٗ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ خَرَجْتَ اللَّيْلَةَ قَالَ بُعِثْتُ اِلٰى اَهْلِ الْبَقِيْعِ لِاُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ (مسند امام احمد جلد ٦ صفحه ٩٢ موطا امام مالك كتاب الجنائز)

ترجمہ: حضرت عائشہ بیاں کرتی ہیں ایک رات رسول اللہ ﷺ گھر سے نکلے میں نے بریرہ کو آپ کے پیچھے بھیجا تا دیکھے کہ آپ کہاں گئے ہیں؟ بریرہ نے بتایا کہ آپ ﷺ بقیع الغرقد کی طرف گئے پھر بقیع کے قریب کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھائے پھر واپس پلٹ آئے بیریرہ نے واپس آ کر مجھے ساری بات بتادی صبح ہوئی تو میں نے پوچھا کہ آپ رات کہاں تشریف لے گئے تھے؟ آپ ﷺ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا مجھے اہل بقیع کی طرف بھیجا گیا تھا تا کہ ان کے حق میں دعا کروں لیکن دعا کرتے وقت قبروں کی بجائے کعبے کی طرف رخ کرے اس لئے کہ نبی ﷺ نے قبروں کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے جس کی تفصیل حدیث کی کتابوں میں موجود ہے دعا نماز کا مغز اور لب لباب ہے جیسا کہ یہ بات واضع ہے لہٰذا دعا کا بھی نماز والا حکم ہے اور رسول خدا ﷺ کا ارشاد ہے دعا ہی تو عبادت ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی

﴿ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ﴾ (سورہ مومن)

اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کرتا ہوں

پیچھے دو عدد حدیثیں گزر چکی ہیں

لَاتَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ (الحدیث) صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَلَاتَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا (احادیث)

کی روشنی میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ مساجد الٰہی میں کسی مسلمان کی کسی مولوی صوفی کسی پیر فقیر کی قبر بنانی اور اسے مسجد اور اس کی متعلقہ جگہ میں دفن کرنا بدعت ہی نہیں بلکہ شرک اور اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عداوت دشمنی کے مترادف ہے اور اس فعل میں سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ وہاں عرس کرائے جاتے ہیں لیکن وہاں میلے عیدیں، غیر اللہ کے نام پر شرینی بڑی بڑی رقمیں لیں اور دی جاتی ہیں۔ غیر اللہ کے تقرب پر کھانوں کی دیگیں اور پلاؤ زردہ پنڈھارے پکائے تقسیم کیے جاتے ہیں اتنا شرک اور کفر ہوتا ہے کہ ایک مسلمان مواحد متبع سنت دیکھ کر افسردہ و پریشان ہو جاتا کہ کیا یہ اسلام ہے کیا یہ توحید و سنت ہے جس کے لئے نبی محترم تاجدار مدینہ والیٔ بطحا شافع روز جزا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اس توحید کی خاطر اس سنت کی خاطر مشرکین مکہ سے یہودیوں اور عیسائیوں سے سرداران طائف اور عوام الناس طائف سے اپنے آپ کو زخمی کرایا بیشتر غزوات اور جنگیں اسی توحید و سنت کے بقا کے لیے لڑی گئیں، غزوہ احد میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ زخمی ہوئے خود لوہے کی ٹوپی کے حلقے آپ کے سر میں گھس گئے آپ کے دندان نبوت شہید ہوئے نبوت کا پورا جسم اور چہرہ اطہر خون سے تر ہو گیا۔ عاشقان رسول اسے ایسے غلامان رسول سے جو شرک و بدعات میں سرتا پا ڈوبے ہوئے ہیں لیکن میں پوچھتا ہوں کیا تم نے سید الکونین سید العالمین شفیع المذنبین کی یہ قدر کر رہے ہو جو تم نے خرافات بنا رکھیں ہیں خدارا سوچو تو سہی کچھ غور و فکر کرو شاید اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت سے نواز دے۔ دوسری قباحتیں یہ بھی ہیں کہ قبروں' مزاروں' روضوں' بزرگوں کی چوکھنڈیوں پر اگر بتی' گلاب کے پھولوں کی پتیاں خوشبو دار قسم کی گھاس اور ہر قسم کے پھول نچھاور کرنا' پھول بکھیرنا جائز نہیں ہیں۔ اس لیے صحابہ کرامؓ آئمہ دین اور بزرگان دین ملت اسلامیہ والے ایسا کرتے تھے' اگر اس معاملہ میں کوئی نیکی ہوتی تو ضرور ہم سے پہلے لوگ صحابہ' تابعی تبع ہمارے اسلاف ضرور کرتے نہیں کیا تو اسے بدعت شرک جان کر پرہیز کی۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے ہر بدعت گمراہی ہے خواہ لوگ اسے کتنا ہی اچھا سمجھیں۔ اب توحید وسنت کا درکھل کر سہہ بارہ پھر التماس کرتا ہوں کہ توحید وسنت کی عینک آنکھوں پر ڈال کر کانوں پر سماعت توحید وسنت کا آلا رکھ کر کبھی بھائی لاہور میں سید علی ہجویری رحمۃ اللہ کے مزار کے پاس۔ باب فرید رحمۃ اللہ علیہ پاکپتن کے مزار کے پاس عین میلہ عرس کے موقع پر گزر ہو تو دیکھ لینا کہ زائرین مزارات زائرین روضہ جات کس قدر توحید وسنت کے پرخچے اڑا رہے ہیں اور بدعات وشرک میں کیسے حسین طریقوں سے محو ہیں (العیاذ باللہ۔ العیاذ باللہ) ترجمۃ اللہ تعالیٰ کی پناہ۔ اللہ کی پناہ۔ جو جہاں کا بھنگی' چرسی' نشئی' بے نماز لوٹیرا' ڈاکو' بدکار' جن کے کپڑوں سے بدبو آ رہی ہے' جن کو دیکھ کر ایک سلیم الفطرت آدمی ہکا بھکا رہ کر پریشان ہو جاتا ہے کہ یہ زائرین موجود دین کس قدر اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی توہین' ہتک' اور بے ادبی کر رہے ہیں' پھر زائرین اسی پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ کوئی مزار کو سجدہ کر رہا ہے۔ کوئی ہاتھ باندھ کر قیام میں کھڑا ہے۔ کوئی تشہد کی حالت میں مزار کے سامنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوزانوں بیٹھا ہے۔کوئی روضہ کو چوم رہا ہے۔کوئی بڑے انہماک سے بڑی عاجزی انکساری بڑے خشوع وخضوع وسوز سے اپنی من مانی مرادیں مانگ رہا ہے کوئی ولیوں کے سامنے عرض کر رہا ہے کہ آپ میری مرادیں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کریں۔اور خدا سے مانگ کر مجھے دیں چونکہ آپ پہنچی ہوئی سرکار ہیں اور میں بے پہنچا بدکار گناہگار ہوں۔آپ ﷺ کے قرب وصال کی ایک حدیث عرض کرتا ہوں

لَمَّا نُزِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً لَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فَاِذَا اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهٖ فَقَالَ وَهُوَ كَذَالِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدًا يُحَذِّرُ مِثْلَ مَا صَنَعُوْ

(صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ۔ صحیح مسلم کتاب المساجد)

ترجمہ: جب رسول کریم ﷺ کی تکلیف بڑھ جاتی تو اپنا پلو چہرہ مبارک پر ڈال لیتے اور جب ذرا افاقہ ہوتا تو چہرہ انور سے کپڑا ہٹا دیتے اور اس دوران آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود ونصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے انبیا کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا (اور عبادت گاہیں) آپ ﷺ ان کے کردار سے خبردار و ہوشیار کر رہے تھے ایک دوسری حدیث میں آتا ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

فَلَوْلَا ذَاكَ اُبْرِزُ قَبْرَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ خُشِيَ اَنْ يُّتَّخِذَ مَسْجِدًا (صحیح بخاری شریف کتاب الجنائز صحیح مسلم شریف کتاب المساجد))

''اگر یہ حکم نہ ہوتا تو آپ کی قبر روضہ اطہر مبارک کھلی جگہ میں بنائی جاتی لیکن اس بات کا خطرہ تھا کہ وہ سجدہ گاہ نہ بن جائے۔''

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اس قول سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اللہ کے پیغمبر کی قبر گنبد حضرا جو مسجد نبوی کے متصل بنائی گئی ہے اس کے کئی اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی ہے کہ اگر آپ کی قبر شریف کھلی جگہ میں بنائی گئی تو لوگوں کی پوجا پاٹ کا ذریعہ بن جائے گی اکثر احادیث کی کتابوں میں یہ حدیث آتی ہے کہ اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ نے اللہ تعالیٰ رب العزت کے ہاں دعا مانگی۔

اَللّٰھُمَّ لَاتَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا (الحدیث)

''اے اللہ میری قبر کو پوجا گاہ نہ بنا دوسری حدیث میں یہ الفاظ بھی آتے ہیں۔''

اَللّٰھُمَّ لَاتَجْعَلْ قَبْرِیْ صَنَمًا (الحدیث)

''اے اللہ میری قبر کو بت نہ بنانا۔ جب کسی نبیؑ یا ولی کی قبر کو پوجا جاتا ہے اللہ کے ہاں تو وہ قبر نبیؑ یا ولیؒ کی ہوتی ہے لیکن پوجا کی وجہ سے بت صنم کے مترادف ہوتی ہے۔''

علامہ اقبال توحید کے اثبات میں موجودہ قبر پرستوں کی خوب تردید کی ہے:

ہم تو مائل بکرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے کوئی راہ روے منزل ہی نہیں
تربیت عام تو ہے جوہر قابل ہی نہیں
جس سے تعمیر ہو آدم کی یہ وہ گل ہی نہیں
اگر کوئی قابل ہو تو ہم شان کہی دیتے ہیں
مانگنے والوں کو دنیا بھی ہم نیئی دیتے ہیں

دوسرے مقام پر اس طرح رقم طراز ہیں

جن کو آتا نہیں دنیا میں کوئی فن تم ہو
نہیں جس قوم کو پرائے نشیمن تم ہو
بجلیاں جس میں آسودہ وہ خرمن تم ہو
بیچ کھاتے ہیں جو اسلاف کے مدفن تم ہو
ہونکو نام قبروں کی تجارت کر کے
کیا نہ بیچوگے جو مل جائیں صنم پتھر کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعلان وفات کا جائز طریقہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَامُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّابَعْدُ○ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

کسی کی وفات کی اطلاع کرنی جائز ہے بشرطیکہ وہ جاہلانہ رسم کے مطابق نہ ہو اور اگر غسل تکفین تدفین کے لئے کوئی نہ ہو تو اطلاع کرنی واجب ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ نَعَی النَّجَاشِیَ فِیْ الْیَوْمِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ (الحدیث صحیح بخاری کتاب الجنائز باب النعی الی المیت مسند امام احمد جلد ٤)

''جس دن نجاشی فوت ہوا اسی دن آپ ﷺ نے اس کی اطلاع وفات عام مسلمانوں کو دی۔''

الحدیث بہتر یہ ہے کہ اطلاع دینے والا لوگوں سے درخواست کرے کہ وہ مرنے والے کے حق میں دعا کریں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی کی وفات کی اطلاع کے بعد فرمایا:

((اِسْتَغْفِرُوْا لِاَخِیْکُمْ))

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اپنے بھائی کے حق میں استغفار کرو (صحیح بخاری کتاب الجنائز)۔''

اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ ہاتھ اٹھا کو دعا مانگو بلکہ مطلب یہ ہے کہ زبان سے میت کے لئے بخشش کے کلمات کہو۔ اس دور میں بعض لوگ کہتے ہیں کہ فلاں کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ پڑھو یہ کہنا سنت کے منافی ہے اور بدعت بھی ہے کیونکہ کسی کی تلاوت سے مرنے والوں کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اب جو لوگ مرنے والے کے لئے کچھ آدمیوں یا درس کے طلباء کو بلا کر یا عورتوں اور بچیوں کو دعوت دیکر یا محلّہ اور گلی میں سپارے تقسیم کرتے ہیں پڑھنے کے لئے اس کا قطعا کوئی ثبوت نہیں اگر یہ معاملہ جائز ہوتا تو تاجدار مدینہ ﷺ اس کا فرمان ارشاد فرماتے یا صحابہ کرام تابعین وتبع۔ عظام ضرور ارشاد فرماتے یا اس سلسلہ میں چاروں آئمہ رحمھم اللہ ہی تاکید فرما دیتے لہٰذا موجودہ دور میں جو مسلمانوں میں رواج پڑ گیا ہے یہ قرآن وسنت عقل نقل سے کسی طرح بھی ثابت نہیں ہے قرآن عظیم میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں

﴿وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى وَاَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرٰى﴾ (سورہ النجم)

اور یہ کہ نہیں واسطے انسان کے مگر وہ جو کچھ اس نے کوشش کی ہے اور تحقیق کوشش اس کی عنقریب دیکھی جائے گی تاجدار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهٖ وَاِنَّ وَلَدَهٗ مِنْ كَسْبِهٖ (سنن ابی دائود کتاب البیوع)

''ترجمہ: سب سے پاکیزہ غذا آدمی کی اپنی کمائی ہے اور اس کی اولاد اس کی کمائی میں شمار ہے مذکورہ بالا آیت اور حدیث کی تائید کئی ایک دوسری مخصوص احادیث بھی کرتی ہیں جن میں یہ وارد ہوا ہے کہ والدین کو نیک بچے کے عمل سے فائدہ ہوتا ہے جیسے صدقہ کرنا روزے رکھنا۔ یا غلام آزاد کرنا چند ایک حادیث ملاحظہ فرمائیں حضرت عائشہ صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنَّ رَجُلاً قَالَ اِنَّ اُمِّیْ اُفْتُلِتَتْ نَفْسَهَا وَلَمْ تُوْصِ وَاَظُنُّهَا لَوْتَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا وَلِیْ اَجْرٌ قَالَ نَعَمْ فَتَصَدَّقَ عَنْهَا (صحیح بخاری کتاب الجنائز صحیح مسلم کتاب الزکوۃ)

ترجمہ: ایک آدمی نے عرض کی میری ماں اچانک فوت ہوگئی اور کوئی وصیت نہیں کی میرا گمان ہے اگر بولتی تو صدقہ کرتی اگر میں صدقہ کروں تو اسے اجر ملے گا آپ ﷺ نے فرمایا ہاں تو اس نے اپنی ماں کی طرف سے صدقہ کیا بلکہ قرآن مجید میں اللہ رب العلمین ارشاد فرماتے ہیں

﴿وَ نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ اٰثَارَهُمْ وَ كُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْۤ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ۝﴾ (سورہ یس)

ترجمہ: جو کچھ افعال انہوں نے کئے ہیں وہ سب ہم لکھ رہے ہیں اور جو کچھ آثار انہوں نے پیچھے چھوڑے ہیں وہ بھی ثبت کر رہے ہیں لوح محفوظ میں مزید تاجدارِ مدینہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

((اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةِ اَشْیَآءَ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِیَةٍ اَوْ عِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْا لَهٗ (صحیح مسلم کتاب الوصیۃ)

تاجدار مدینہ ﷺ فرماتے ہیں جب انسان مرجاتا ہے تو ان تین چیزوں کے سوا اس کا نامہ اعمال منقطع ہو جاتا ہے (۱) جاری رہنے والا نیک عمل۔ (۲) ایسا علم جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں (۳) نیک اولاد جو اس کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

وہ کام جن سے میت کو فائدہ پہنچتا ہے

میت کو دوسرے کے کئی ایک کاموں سے فائدہ پہنچتا ہے اول کسی مسلمان کا میت کے حق میں دعا کرنا جبکہ شروط مکمل ہوں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (سورہ حشر پارہ ۲۸)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو اگلوں کے بعد آئے ہیں کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اور ہمارے ان سب بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں اور ہمارے دلوں میں اہل ایمان کے لئے کوئی بغض نہ رکھ اے ہمارے رب تو بڑا مہربان اور رحیم ہے اس بارہ میں احادیث تو بہت ہیں چند ایک کا تذکرہ تو گزر چکا ہے اور کچھ اب بھی عرض کر رہا ہوں بفضل خدا رسول اللہ ﷺ نے مردوں کے حق میں دعا فرمائی اور دوسروں کو بھی دعا کرنے کا حکم فرماتے ہیں

دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ لِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَاْسِهٖ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ اٰمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ

(صحیح مسلم شریف کتاب الذکرو الدعا)

ترجمہ: ایک مسلمان اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کے لئے دعا کرتا ہے تو وہ قبول ہوتی ہے ہر آدمی کے پاس ایک نگران فرشتہ ہوتا ہے جب بھی آدمی اپنے بھائی کے حق میں دعا کرتا ہے تو نگران فرشتہ امین کہتا ہے اور کہتا ہے تجھے بھی ایسا ہی ملے بلکہ نماز جنازہ کا اکثر حصہ اس بات کی دلیل ہے اس لئے کہ زیادہ تر اس میں میت کے حق میں دعا اور استغفار ہوتی ہے جس کی کچھ تفصیلات گزر چکی ہیں۔ تعزیت میت کے ورثا سے تعزیت کرنا شرعی حکم ہے اس بارہ میں چند حدیثیں عرض کرتا ہوں حضرت قرۃ المزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ اِذَا جَلَسَ يَجْلِسُ اِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ وَفِيْهِمْ رَجُلٌ لَهٗ اِبْنٌ صَغِيْرٌ يَاْتِيْهِ مِنْ خَلْفِ ظَهْرِهٖ فَيُقْعِدُهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَبَّكَ اللّٰهُ كَمَا اُحِبُّهٗ فَهَلَكَ فَامْتَنَعَ الرَّجُلُ اَنْ يَحْفُرَ الْحَلْقَةَ لِذِكْرِ ابْنِهٖ فَخَزِنَ عَلَيْهِ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ ﷺ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ مَالِیْ لَا اَرٰی فُلَانًا فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ بُنَیَّتُہُ الَّذِیْ رَاَیْتَہُ ھَلَکَ فَلَقِیَہُ النَّبِیُّ ﷺ فَسَاَلَہُ عَنْ بُنَیِّہٖ فَاَخْبَرَہُ بِاَنَّہُ ھَلَکَ فَعَزَّاہُ عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ یَافُلَانُ اَیُّمَا کَانَ اَحَبَّ اِلَیْکَ اَنْ تَمَتَّعَ بِہٖ عُمُرُکَ اَوْلَاتَاتِیَ غَدًا اِلٰی بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ اِلَّا وَجَدْتَّہُ قَدْ سَبَقَکَ اِلَیْہِ یَفْتَحُہُ؟ قَالَ یَانَبِیَّ اللّٰہِ بَلْ یَسْبِقُنِیْ اِلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ فَیَفْتَحُھَا اِلَیَّ لَھُوَ اَحَبُّ اِلَیَّ قَالَ فَذَاکَ لَکَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ جَعَلَنِیَ اللّٰہُ فِدَاءَ کَ اَلَہٗ خَاصَّۃً اَوْ لِکُلِّنَا قَالَ بَلْ لِکُلِّکُمْ (سنن نسائی کتاب الجنائز)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ جب تشریف رکھتے تو کئی ایک صحابہ کرام آپ کی خدمت میں آ کر بیٹھ جاتے ان میں سے ایک صاحب کا چھوٹا سا بچہ تھا اسے پیٹھ پر بٹھا کر لاتے اور اپنے سامنے بیٹھا دیتے رسول اللہ ﷺ دریافت کیا تم اس سے محبت کرتے ہو؟ اس نے عرض کی یارسول اللہ اللہ تعالیٰ آپ سے محبت فرمائے جیسی میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ وہ بچہ فوت ہو گیا چنانچہ اس آدمی کا اپنے بیٹے کی یاد اور غم کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کی محفل میں آنا بند ہو گیا رسول اللہ ﷺ نے جب اسے نہیں دیکھا تو فرمایا کہ میں فلاں آدمی کو نہیں دیکھ رہا؟ صحابہ کرام نے عرض کی اس کا جو بچہ آپ نے دیکھا تھا وہ فوت ہو گیا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے اسے تسلی دیتے ہوئے فرمایا اے فلاں کون سی صورت تجھے زیادہ پسند ہے یہ کہ تم اس سے اس دنیاوی زندگی میں فائدہ اٹھاؤ یا کل قیامت کے دن تجھ سے آگے بڑھ کر تمہارے لیے جنت کا دروازہ کھول دے؟ اس نے عرض کی یا نبی اللہ یہ مجھے زیادہ پسند ہے کہ وہ آگے بڑھ کر میرے لئے جنت کا دروازہ کھول دے تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ تیرے لئے ہو چکا ہے ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ میں قربان کیا یہ اس آدمی کی خصوصیت ہے یا ہم سب کے لئے ہے آپ نے ارشاد فرمایا بلکہ تم سب کے لئے ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْ عَزّٰی اَخَاهُ الْمُؤْمِنَ فِیْ مُصِیْبَتِهٖ کَسَاهُ اللّٰهُ حُلَّةً خَضْرَاءَ یُخْبَرُ بِهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَایُخْبِرُ قَالَ یُغْبَطُ (تاریخ بغداد جلد ۷ صفحہ ۳۹۷ وغیرہ)

ترجمہ: جو اپنے بھائی مسلمان کی مصیبت میں اظہار ہمدردی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے قابل رشک پوشاک پہنائیں گے کسی نے دریافت کیا یخبر سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا جو قابل رشک ہو: فوت شدہ کے اہل خانہ سے اس انداز سے تعزیت کرے جوان کے لئے باعث تسلی ہو اور انہیں اظہار غم سے روک دے اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر رضا اور صبر کا باعث ہے جو الفاظ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں اگر وہ یاد نہ ہوں تو جس طرح بھی باآسانی احسن انداز سے یہ مقصد حل ہو سکے تعزیت کرے البتہ شریعت اسلامی کی خلاف ورزی نہ کرے جیسے بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تجھے اس کی عمر دے یا بعض لوگ بوقت تعزیت ہاتھ اٹھا کر کہتے ہیں فاتحہ پڑھو ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے ہیں اس کا نبی ﷺ سے کوئی ثبوت نہیں اگر دعا استغفار میت کے لئے کرنی ہے تو قبر کے پاس قبلہ رخ منہ کر کے کرو۔ یا مسجد میں بعد از نماز فوت شدہ کے لئے دعائے مغفرت کرو۔ اگر کوئی مسلمان جنازہ پر نہ پہنچ سکے تو قبر کے پاس کھڑے ہو کر دوبارہ جنازہ پڑھ سکتے ہیں لیکن پھوڑی پر تین دن یا زیادہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کا بالکل کوئی ثبوت نبی ﷺ سے نہیں ہے اظہار تعزیت کے لئے کئی احادیث ہیں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اول

اَرْسِلَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بعض بِنَاتِهٖ اَنَّ صَبِیًّا لَهَا اِبْنًا اَوِبْنَةً وَفِیْ رَوَایَةٍ اُمِیْمَةَ بِنْتَ زَیْنَبَ قَدِاحْتُضِرَتْ فَشْهَدْنَا قَالَ فَاَرْسَلَ اِلَیْهَا یُقْرِءُ هَا السَّلَامَ وَیَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلِلّٰهِ مَا اَعْطٰی وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ اِلٰی اَجَلٍ مُسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ (الحدیث صحیح بخاری شریف کتاب الجنائز)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی ایک صاحبزادی نے پیغام بھیجا کہ اس کی بچی یا بچہ حالت نزع میں ہے چنانچہ آپ ہمارے پاس تشریف لائیں آپ نے واپسی پیغام میں سلام بھیج کر فرمایا اللہ تعالیٰ جو بھی لیتا ہے یا دیتا ہے وہ اسی کا ہے اور ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے لہٰذا صبر کرو اور اجر کی طلبگار رہو۔ یہ الفاظ اگرچہ قریب المرگ کے لئے ثابت ہیں معنی حدیث کے لحاظ سے جو فوت ہو چکا ہو وہ انکا زیادہ حقدار ہے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ الاذکار میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اظہار تعزیت کے لئے بہت عمدہ ہے (دوم) ایک انصاری عورت کے بچے کی تعزیت کرتے ہوئے آپ ﷺ نے اس سے فرمایا

اَمَا اِنَّهٗ بَلَغَنِیْ اِنَّكِ جَزِعْتِ عَلٰی اِبْنِكِ فَاَمَرَهَا بِتَقْوَی اللّٰهِ وَبِالصَّبْرِ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِیْ لَا اَجْزَعُ وَاِنِّی امْرَاَةٌ رَقُوْبٌ لَااَلِدُ وَلَمْ یَكُنْ لِیْ غَیْرُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلرَّقُوْبُ الَّذِیْ لَایَبْقٰی وَلَدُهَا ثُمَّ قَالَ مَامِنْ اِمْرِیءٍ اَوْ اِمْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ یَمُوْتُ لَهَا ثَلٰثَةٌ اَوْلَادٍ یَحْسَبُهُمْ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمُ الْجَنَّةَ فَقَالَ عُمَرُ وَهُوَ عن یَمِیْنِ النَّبِیِّ ﷺ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ وَاِثْنَیْنِ قَالَ وَاِثْنَیْنِ (مستدرك حاكم جلد ١ صفحه ٣٨٤)

''ترجمہ: آپ ﷺ نے فرمایا مجھے معلوم ہوا اپنے کہ تم نے اپنے بچے پر جزع فزع کیا ہے پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کے تقویٰ اور صبر کی تلقین فرمائی کہنے لگی یارسول اللہ میں کیوں نہ جزع فزع کروں میں ایسی عورت ہوں جو رقوب ہوں (جس کا بچہ نہ بچے) اور میرا صرف یہی بچہ تھا آپ ﷺ نے فرمایا۔ رقوب تو وہ ہے جس کا بچہ باقی رہے پھر فرمایا جس مسلمان مرد وعورت کے تین بچے فوت ہو جائیں اگر وہ اللہ تعالیٰ سے اجر کا طلبگار ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے ان بچوں کی وجہ سے جنت میں داخل کر دے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا جب کہ وہ آپ کی دائیں طرف تھے میرے والدین آپ پر قربان ہوں اور دو کا کیا حکم ہے آپ ﷺ نے فرمایا ہاں دو کی وجہ سے بھی (سوم) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو ارشاد فرمایا

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمَهْدِیِّیْنَ فَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِیْهِ))

ترجمہ: آپ نے فرمایا اے پروردگار ابوسلمہ کی مغفرت فرما: اہل ہدایت میں اس کا درجہ بلند فرما دے اس کے پسماندگان کا والی بن جا اے رب العلمین ہماری اور اس کی بخشش فرما دے اس کی قبر کشادہ کر کے نور سے بھر دے (چہارم)

حضرت عبداللہ جعفرؓ سے ان کے والد حضرت جعفر کی موت پر اظہار افسوس کرتے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

((اَللّٰهُمَّ اخْلُفْ جَعْفَرًا فِیْ اَهْلِهٖ وَبَارِكْ لِعَبْدِ اللّٰهِ فِیْ صَفْقَةِ یَمِیْنِهٖ قَالَهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ))

ترجمہ: اے اللہ خاندان جعفر کا والی بن جا اور عبداللہ کی کمائی میں برکت عطا فرما اور یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی تعزیت تین دن تک ہی محدود نہیں بلکہ جب بھی مفید محسوس کرے کر سکتا ہے چونکہ قرب وجوار والے قریبی رشتہ دار اور دوسرے مسلمان بھائی تین دنوں میں تعزیت کر لیتے ہیں لیکن جو دور دراز کے رہنے والے ہیں جب بھی ان کو پتہ چلے یا اطلاع ملے وہ آ کر یا بذریعہ خط وکتابت یا بذریعہ فون تعزیت کر سکتے ہیں (پنجم) جیسے عبداللہ بن جعفر کی روایت میں زید بن حارثہ کی سپہ سالاری میں جو لشکر بھیجا تھا یہ روایت مسند امام احمد جلد ا صفحہ ۲۰۴ میں ہے ان تمام روایات مذکورہ میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کا کوئی ایک لفظ بھی نہیں ملتا۔ لیکن آج مسلمانوں میں رواج پڑ گیا ہے کہ شہروں میں دھاتوں میں کہ پھوڑی پر بیٹھے ہیں حقہ کا دور چل رہا سگرٹیں بکثرت پی جا رہی ہیں پان سے منہ بھرا پڑا ہے ایک ہاتھ میں حقہ کی نڑی پکڑی ہے اور دوسرے ہاتھ سے فاتحہ خوانی ہو رہی ہے ضلع ہزارہ۔ ایبٹ آباد، راولپنڈی کے حلقہ جات میں یہ حال ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پشاوری چلم کے سوٹے پر سوٹے چل رہے ہیں اور تمباکو کا دھواں پوری مجلس کو جو چار پائیوں پر نشت کر رہے ہیں بدبو سے معطر کر رہا ہے اور ہر طرف پوری مجلس میں چلم اور حقہ پنجابی سگرٹ وغیرہ خرافات کی وجہ سے بدبوئیں پھیل رہی ہیں اور میرے جیسے آدمی کا دم گھٹ رہا ہے اور جو آدمی ان چیزوں کا عادی نہیں وہ سوچ رہا ہے کہ یا اللہ کب نجات ہوگی۔ لیکن سب چیزوں کے باوجود جو صاحب بھی تشریف لاتے ہیں وہ یہی فرماتے ہیں فاتحہ پڑھو جی کلام بخشو جی۔ دعا مانگو جی۔ دعا کرو جی۔ بس کسی کو یہ بھی علم نہیں کہ تاجدار مدینہ ﷺ سے بھگل پر پھوڑی پر تعزیت کے آیام میں صرف تعزیت سنت ہے دعا مانگنی سنت نہیں دعا مانگی ہے تو قبر کے پاس جا کر دعا مانگو مسجد میں بعد فراغت' نماز دعائے مغفرت کرو۔ بعض احباب اعتراض کرتے ہیں نبی ﷺ تعزیت میں عربی کے الفاظ ارشاد فرمایا کرتے تھے اور وہ الفاظ ہمیں نہیں آتے۔ تو محترم ساتھیو۔ بزرگو۔ بھائیو۔ گذارش ہے کہ آپ اپنی زبان میں تو یہ کہہ ہی سکتے کہ بھائی بزرگ میت کے وارث۔ اللہ تعالیٰ کا حکم۔ اللہ اپنے اس بندے کو مغفرت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمتیں برکتیں نازل فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے جوار رحمت میں اسے جگہ عنائت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اسے جنت الفردوس عنایت کرے اور اس کے چھوٹے موٹے دیدہ دانستہ بھول چوک والے سب گناہ معاف فرمائے اور آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے محترم جہاں آپ گھنٹوں کی گفتگو کر سکتے ہیں وہاں آپ یہ تعزیت کے کلمات بھی کہہ سکتے ہیں لیکن افسوس ہے کہ سنت سے پیار محبت الفت عشق نہیں جس وجہ سے ہر غیر سنت بدعت کو رسومات رواجات کو سینے سے لگایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ میرے بھائیوں بزرگوں دوستوں ماؤں بہنوں بیٹیوں اور بچیوں کو سمجھنے کی توفیق عنائت فرمائے اور آقا علیہ السلام کی ہر چھوٹی بڑی سنت پر عمل پیرا ہونے کی سعادت سے نوازے امین ثم امین ایک اور رسم کی جو ملک پاکستان کے طول عرض میں ہے اور بہت ضروری سمجھی جاتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ میت کے ورثا کئی ایام تک اپنے قیمتی کاروبار ہر قسم کی مصروفیات کو ترک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کے آنے جانے والے لوگوں کے لئے بیٹھے رہتے ہیں اور ایسے آیام میں کا روبار کرنا برا جانتے ہیں اس سلسلہ میں حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

كُنَّا نَعُدُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ نَرَى الْاِجْتِمَاعَ اِلٰى اَهْلِ الْمَيِّتِ وَصَنِيْعَةَ الطَّعَامِ بَعْدَ دَفْنِهٖ مِنَ النِّيَاحَةِ (مسند امام احمد جلد ۲ صفحه ۲۰۴ سنن ابن ماجه كتاب الجنائز)

ترجمہ: کہ ہم میت کے گھر میں اکٹھا ہونا اور دفن کے بعد کھانا تیار کرنا نیاحہ کے حصہ میں شمار کرتے تھے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تعزیت کی خاطر اس شکل میں بیٹھنا منع ہے کہ میت کے متعلقین ایک جگہ جمع ہو جائیں اور جو تعزیت کرنا چاہے ان کے پاس پہنچ جائے ان کی رائے ہے کہ متعلقین میت کو اپنے کاموں میں مصروف ہونا چاہئے جب ان سے ملے تعزیت کر لے' تعزیت کی خاطر بیٹھنے کو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مایہ ناز کتاب کتاب الام جلد پہلی صفحہ ۲۴۸ میں فرمایا ہے: اظہار افسوس کے لئے جمع ہونا مکروہ ہے خواہ اس میں رونا دھونا بھی نہ ہو اس لئے کہ یہ غم کو تازہ کرتا ہے اور اخراجات بھی ہوتے ہیں اس سلسلے میں ایک صحابی کی رائے بھی گزر چکی ہے گویا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ حضرت جریر بن عبداللہ والی حدیث کی طرف اشارہ کر رہے ہیں امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مصنف اور دیگر اہل علم نے اس بات سے استدلال کیا ہے کہ یہ طریقہ بعد میں ایجاد ہوا ہے (یعنی بدعت ہے) ایسا ہی حکم شارع ہدایہ امام ابن ھمام رحمۃ اللہ علیہ نے جلد ا صفحہ ۴۷۳ میں لگایا ہے کہ اہل میت کی طرف سے مہمانداری کا کھانا مکروہ ہے اور اسے بری بدعت قرار دیا ہے یہی مسلک امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور علما کا بھی یہی فتوی ہے

بلکہ سنت تو یہ ہے کہ رشتہ دار اور پڑوسی کھانے کا انتظام کریں:

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ والی حدیث میں ہے کہ جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی خبر آئی تو رسول خدا ﷺ نے فرمایا

(اِصْنَعُوْا لِاٰلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ اَتَاهُمْ اَمْرٌ يَشْغَلُهُمْ اَوْ اَتَاهُمْ مَايَشْغَلُهُمْ۔ (سنن ابی داوود کتاب الجنائز سنن ترمذی)

ترجمہ: خاندان جعفر کے لئے کھانا تیار کرو ان کے پاس ایسی چیز آئی ہے جس نے انہیں مشغول کر دیا ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کتاب الام جلد ا صفحہ ۲۷۴ میں فرماتے ہیں کہ میں میت کے قریبیوں اور رشتہ داروں کا یہ کام پسند کرتا ہوں کہ ایک دن رات کا کھانا اہل میت کے لئے تیار کریں۔ یہ کام سنت بھی ہے اور اچھا بھی ہے جو صاحب خیر یہ کام کرے ہم بھی قبول کرتے ہیں اور بعد والے بھی قبول کریں گے پھر حضرت عبداللہ جعفر رضی اللہ عنہ والی حدیث بیان فرمائی (۱) اب پھر عرض کرتا ہوں کہ نبی ﷺ نے اہل میت کے لئے ایک دن کے کھانے کا انتظام کرنے کو فرمایا اور ضلع ہزارہ میں اکثر لوگ کئی کئی ایام تک کھانا تیار کر کے اہل میت کے گھر بھیجتے رہتے ہیں حالانکہ نبی ﷺ نے ایک دن دو وقت کے کھانے کا ارشاد فرمایا ہے ایک دن دو ٹائم کے کھانے سے زیادہ دن کا کھانا بھیجنا یہ بھی سنت سے ہٹ کر بدعت تک پہنچ جاتا ہے (۲) پنجاب میں بھی اچھا بھلا مرد عورت فوت ہو جائے تو فوراً مہمانوں اور لوگوں کے لئے دیگیں پکنا شروع ہو جاتی ہیں بعد از نماز جنازہ بڑی دھوم دھام سے کھانا کھلایا اور تقسیم کیا جاتا ہے اور اسی طرح ضلع ہزارہ ایبٹ آباد حویلیاں کے مضافات میں پہلے ہی دن لمبا چوڑا کھانا تیار کیا جاتا ہے اور اسے خیرات کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور بڑے جوش خروش سے لوگ کھانے کے لئے جاتے ہیں اور لوگوں کو دعوت بھی دی جاتی ہے بلکہ بعض پہاڑی حلقہ جات میں امیر کبیر لوگ اپنی ناموری اور شہرت کے لئے دیسی گھی خالص اور چینی یا شکر چاولوں پر ڈال کر کھلاتے تھے اور وہاں ضلع ہزارہ میں یہ مشہور ہو جاتا تھا کہ فلاں خاں صاحب کے بیٹوں بھائیوں نے اپنے فوت شدہ بڑے آدمی کی طرف سے لوگوں کے کھانے کے لیے چاولوں پر کوزوں کی حساب سے گھی ڈالا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(پنجاب میں ایسے برتن کو کوجہ کہتے ہیں اور ہزارہ میں کوزہ کہتے ہیں) بہر حال یہ دونوں فعل سنت مصطفیٰ ﷺ کے خلاف ہیں یا اللہ اپنے حبیب ﷺ کی سنت پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرما اور ہر طرح کی بدعت سے بچنے کی توفیق عنایت فرما امین یارب العلمین۔ اور اس دور میں توحید وسنت پر عمل کرنے والے اور خالص توحید وسنت کی دعوت دینے والے کے لئے سب سے مشکل یہ ہے کہ ایسے آدمی کے ساتھ لڑائی جھگڑہ تک نوبت پہنچ آتی ہے اور طرح طرح کے مصنوعی اعتراضات کرتے اور الزامات تراشتے ہیں لیکن اس کے برعکس ایک مشرک اور بدعات کرنے والے کے کیے کوئی صعوبت اور پریشانی نہیں ہوتی وہ ہر طرح سے نازاں وفرحاں رہتا ہے کوئی اس کی طرف ٹیڑھی نظر سے بھی نہیں دیکھتا اس نقطہ کو ایک اللہ والے نے خوب نبھایا ہے

جو حق بات کہتا ہے وہ ہے وہابی
جو فرض اور سنت کا تارک وہ عاشق
یہ الٹی ہی گنگا عجب چل رہی ہے
میری سمجھ میں کچھ بھی آتا نہیں ہے
یہ تعظیم ولیوں پہ صدقے ہے خاکی
انہوں نے تو ہے سیدھا رستہ بتایا
یہ گدی نشیں پیٹ اپنے کی خاطر
چھپاتا ہے حق راہ بتاتا نہیں ہے

اس سے پہلے مزید لکھتے ہیں

درمصطفیٰ پہ جو آتا ہے یارو
وہ دردر پہ سر کو جھکاتا نہیں ہے
نبی کا ہے فرمان عبادت خدا کی
وہ شیطان کو اپنا بناتا نہیں ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبیوں نے توحید ہم کو سکھائی
جسم اپنا پتھروں سے زخمی کرا کر
وہ کہتے تھے لوگو پڑھو لاالہ
خدا کے سوا کوئی داتا نہیں ہے

نیک اعمال کے معاملہ میں ایک ضروری گذارش کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ نیک عمل گو چھوٹے سے چھوٹا کیوں نہ ہو دوسرے شرائط کے ساتھ سنت مصطفیٰ ﷺ کے مطابق ہو وہ اگر رائی کے دانہ کے برابر ہو ایسا عمل اللہ رب العزت کے ہاں وہ عظیم عمل ہے اگر کوئی عمل کو ہمالیہ پہاڑ کے برابر ہو لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے جیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت کے مطابق نہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ومنظور نہیں بلکہ وہ مردود وملعون ہے اس کی مثال دو حدیثوں کے ضمن میں عرض کرتا ہوں

عَطَسَ رَجُلٌ اِلٰی جَنْبِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَا اَقُوْلُ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلَيْسَ هٰكَذَا عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَقُوْلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ (ترمذی شریف باب العطس)

ترجمہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چھینک ماری ساتھ ہی کہنے لگا سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے رسول پر سلام ہو حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے ہمیں یہ نہیں سکھایا کہ ہم یہ کہیں کہ ہر حال میں سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں آپ نے یہ حدیث پڑھ کر باور کرلیا ہے کہ صحابی رسول اللہ ﷺ نے صرف (وَسَلَامٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ) یعنی اللہ کے رسول پر سلام ہو یہ اس لئے نہیں برداشت کیا کہ نبوت کی زبان سے یہ الفاظ نہیں نکلے نہیں بیان ہوئے دوسری گزارش یہ ہے کہ حدیث مذکورہ میں جو الفاظ (اللہ کے رسول پر سلام ہو) بظاہر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی برے لفظ نہیں ہیں معنی کے اعتبار سے بڑے پیارے اور ادب واحترام والے ہیں التحیات میں جو ہم (اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ) پڑھتے ہیں ہو بہو اس کے مشابہ ہیں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس آدمی کو کیوں روکا کیوں ٹوکا اور ایسے دلائل کے ساتھ سختی سے کیوں منع کیا جواب یہ ہے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حدیث ترمذی شریف کی عبارت پڑھی اور اس میں اس چھینک مارنے کے موقع پر یہ الفاظ سنت میں موجود نہ تھے اس لئے پورے اہتمام کے ساتھ پوری سختی سے اسے منع فرمادیا۔ (۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک موقع پر کیا ہی خوب ارشاد فرمایا تھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کے ہاں اولاد نہیں ہوتی تھی گھر میں کسی بی بی کسی عورت نے کہا اگر عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو اللہ تعالیٰ بچہ دے تو ہم اس کے عقیقہ میں ایک اونٹ ذبح کریں گے یہ بات صدیقہ کائنات نے سنکر فرمایا کہ

اَلسُّنَّةُ اَفْضَلُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ۔

(مستدرك جلد ٤ صفحه ٢٣٨)

ترجمہ: ام المومنین حضرت صدیقہ نے فرمایا نہیں بلکہ سنت ہی افضل ہے وہ یہ کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے عقیقہ میں ایک بکری ہی کافی ہے اونٹ اور دو بکریوں کی قیمت اور گوشت کا اگر موازنہ کیا جائے تو نمایاں فرق نظر آئے گا۔ مگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بکریوں کے بجائے اونٹ پر محض اس لئے راضی نہیں کہ یہ سنت کے خلاف ہے اس لئے اگر اس کی قیمت یا گوشت زیادہ ہے تو پھر بھی اس کی چنداں قدر نہیں ہے سنت ہی افضل ہے اور اس کی پابندی لازم ہے (المنہاج الواضح ۱۳۷) (۳) ایک اور حدیث بھی عرض کردوں تا کہ مسئلہ کی پوری وضاحت ہو جائے حضرت عثمان بن ابی االعاص رضی اللہ عنہ کو کسی نے بیٹے کے ختنہ میں دعوت دی تو انہوں نے اس میں شامل ہونے سے صاف انکار کر دیا جب ان سے انکار کی وجہ پوچھی گئی تو صاف شفاف الفاظ میں یہ جواب ارشاد فرمایا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّا كُنَّا لَانَاْتِی الْخِتَانَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا نُدْعٰی لَهٗ (مسند احمد جلد ٤ صفحه ٢١٧)

ترجمہ: ہم لوگ زمانہ رسالت مآب ﷺ میں ختنوں میں نہیں جایا کرتے تھے اور نہ اس کے لئے ہمیں دعوتیں دی جاتی تھیں چونکہ آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک میں ختنوں میں بلائے جانے کا دستور نہ تھا اور نہ لوگوں کو دعوتیں موصول ہوتی تھیں اس لئے میں بھی اس میں شریک نہیں ہوتا اب عاجز اپنے بھائی مسلمانوں کو خواہ پنجاب میں رہنے والے ہیں یا فرنیٹر ہزارہ میں یا پاکستان و ہندوستان کے کسی حصہ کے طول وعرض میں رہائش پذیر ہیں ایسی رسومات سے بچیں۔ فوت شدہ کے لئے پہلے دن دیگیں پکانی خیرات وغیرہ کونی ختم پڑھانا یا فوت شدہ کے گھر والوں کو ایک دن کے دوٹائم سے زیادہ ایام تک کھانا بھیجوانا بالکل بدعت ہے سنت مصطفیٰ ﷺ سے روگردانی کرنی ہے یہاں پنجاب میں یہ حال ہے کہ تیسرے دن قل کا ختم ساتویں دن ساتے کا ختم دس دن بعد دسویں کا ختم چالیس ایام بعد چالیسویں کا ختم ان چیزوں کا شریعت محمدی ﷺ میں ذرہ بھر بھی کوئی ثبوت نہیں نہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ نے یہ کام کیے نہ صحابہ کرام نے نہ تابعین نے نہ تبع نے نہ آئمہ دین نے نہ شیخ بھاء الدین نقشبندی نے نہ شیخ شہاب الدین سہروردی نے نہ خواجہ معین الدین چشتی نے اِن معاملات کا کسی سے بھی ثبوت نہیں البتہ ایک ثبوت ہے تاریخ اسلام منصف (اکبر نجیب آبادی) اپنی مذکورہ کتاب میں لکھتے ہیں کہ یہ سب بدعات ہندوؤں میں تھیں وہ کرتے تھے اور مسلمانوں نے بھی دیکھا دیکھی یہ کام شروع کر دیئے ہیں نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذَالِكَ ترجمہ: ان کاموں سے اللہ کی پناہ پھر مسلمان اسی پر اکتفا نہیں کرتے برسی بھی کرتے ہیں عرس میلے اور بچوں بچیوں کی سال گرہ وغیرہ خرافات کے سختی سے پابند ہیں جس قوم میں ایسی رنگیلی رسومات ہوں وہ نہ نماز پڑھتے ہیں نہ رمضان المبارک کے روزوں کی پروانہ تلاوت قرآن نہ مساجد الٰہی کی آبادی حج و زکوٰۃ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بالکل آزاد شب و روز ٹیلی ویژن کے رنگ راگ گانے بجانے سننا ڈانس دیکھنا ڈرامہ سے مستفیض ہونا بس یہی مصروفیات ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ

یا اللہ میری قوم کو ہدایت فرمادے اس لیے کہ وہ جانتے نہیں۔

اللہ کے نبی ﷺ نے یہ دعا کفارِ عرب کے بارہ میں کی تھی اور ہمیں اپنے بھائی مسلمانوں کے لیے کرنا پڑتی ہے' میں افسردہ حالت میں اپنے بھائیوں کے لیے خدا تعالیٰ کے ہاں یہ بھی درخواست کرتا ہوں جو ذیل میں تحریر ہے۔

یا الٰہی تو ہمیں عامل قرآن کر دے
پھر نئے سرے سے مسلمانوں کو مسلمان کر دے
وہ پیغمبر جسے ہم ختم الرسل کہتے ہیں
اس کی امت کو ذرا تابع فرمان کر دے

نمازِ جنازہ کا اہتمام اور پڑھنے کی فضیلت:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَۃَ مُسْلِمٍ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا وَّکَانَ مَعَہٗ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَیْھَا وَیَفْرُغَ مِنْ دَفْنِھَا فَاِنَّہٗ یَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِیْرَاطَیْنِ کُلُّ قِیْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیْھَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّہٗ یَرْجِعُ بِقِیْرَاطٍ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ مشکوۃ شریف باب مشی بالجنازۃ)

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی کسی مسلمان کے جنازہ کے ساتھ جائے ایمان اور ثواب کی نیت سے اور اس کے ساتھ رہے جنازہ پڑھنے تک پھر فارغ ہو اس کے دفن سے ایسا آدمی اس حال میں واپس آتا ہے کہ اس کو دو عدد قیراط کا ثواب ملتا ہے اور ہر قیراط احد پہاڑ جتنا ہے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو آدمی جنازہ سے فارغ ہو کر واپس آ جائے دفن سے پہلے اس کو ایک قیراط کا ثواب ملتا ہے۔ یہ بخاری شریف اور مسلم شریف کی روایت ہے۔

مفہوم:

قیراط دورتی کے قریب ایک وزن ہے لیکن جو قیراط اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ احد پہاڑ سے بڑا ہے۔ جو آدمی دفن میت تک ساتھ رہے اسے احد پہاڑ سے دگنا اجر ملے گا اور جو جنازہ کی نماز پڑھ کر آ جائے اسے احد کے برابر ثواب ملتا ہے۔ بعض روایات میں کچھ الفاظ حدیث کے زیادہ بھی آتے ہیں۔

مَنْ شَهِدَ الجَنَازَةَ مِنْ بَيْتِهَا وَفِيْ رَوَايَةٍ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْقِيْرَاطَانِ قَالَ مِثْلَ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ وَفِيْ رَوَايَةِ الْاُخْرٰى كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلَ اُحُدٍ۔ (صحیح بخاری شریف کتاب الجناز، مسلم شریف کتاب الجنائز سنن نسائی کتاب الجنائز)

جو آدمی گھر سے جنازہ کے ساتھ رہے دوسری روایت میں ہے جو مسلمان جنازے کے ساتھ ایمان اور اجر کی نیت سے چلے حتیٰ کہ نماز جنازہ سے فارغ ہو جائے اس کے لیے ایک قیراط اجر ہے اور جو آدمی دفن کرنے تک ساتھ رہے اور دوسری روایت میں ہے فارغ ہونے تک اس کے لیے دو قیراط اجر ہے۔

رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا۔ دو قیراط کتنے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا دو بڑے پہاڑوں جتنے۔ ایک دوسری روایت میں ہر قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

کچھ مفہوم

جنازے کے ساتھ رہنے کا یہ اجر و ثواب صرف مردوں کے لیے ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کے لیے نہیں، اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو جنازے کے ساتھ جانے سے روکا ہے اور یہی نہی تنزیہ کے طور پر ہے، چنانچہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

كُنَّا نُنْهٰى وَفِىْ رِوَايَةٍ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اِتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا (صحيح بخارى كتاب الجنائز باب اتباع النساء الجنازه۔ صحيح مسلم كتاب الجنائز)

ہمیں جنازے کے ساتھ جانے سے روکا تو جاتا تھا ایک روایت میں ہے ہمیں رسول اللہ ﷺ نے روکا تھا لیکن سختی سے نہیں۔

اس لیے کہ نہ نہی تنزیہ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ فعل نہ کرنا بہتر ہے لیکن اگر کر لیا جائے تو گناہ نہیں۔ اگر مسجد میں جنازہ ہو رہا ہے تو عورتیں مسجد میں یا مسجد کی گیلری میں جنازہ کے ساتھ باپردہ شامل ہو جائیں تو جواز کی صورت ہے یا کسی شہید کا غائبانہ نماز جنازہ پڑھا جا رہا ہے اور عورتیں موجود ہیں وہ بھی پڑھ سکتی ہیں۔

عورت مسجد میں نمازِ جنازہ ادا کر سکتی ہے:

عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِالرحمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا تُوُفِّىَ سَعْدُ ابْنُ اَبِىْ وَقَّاصٍ فَقَالَتْ اُدْخِلُوْا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتّٰى اُصَلِّىَ عَلَيْهِ فَاَنْكَرَ ذَالِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلٰى اِبْنَيْ بَيْضَآءَ فِى الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَّاَخِيْهِ (رواه مسلم)

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا جنازہ مسجد میں لاؤ تا کہ میں بھی نمازِ جنازہ ادا کر سکوں۔ لوگوں نے نماز جنازہ میں مسجد میں پڑھنا ناپسند کیا تو حضرت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضا کے دونوں بیٹوں یعنی سہیل اور اس کے بھائی کا نماز جنازہ مسجد میں پڑھا تھا۔ اسے مسلم شریف نے روایت کیا ہے۔

• نوٹ:- اس حدیث سے دو چیزیں ثابت ہوئیں۔ (۱) تو عورت کا نماز جنازہ پڑھنا (۲) نماز جنازہ مسجد میں پڑھنا۔ حالانکہ احناف بھائی بزرگ مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کے مخالف ہیں۔

حضرت حنظلہ اُسیدیؓ کا اپنے حق میں نفاق سے ڈر اور اتباع نبوی:

وَعَنْ حُنْظَلَةَ ابْنِ الرَّبِيِّعِ الْاُسَيِّدِيِّ قَالَ لَقِيَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ اَنْتَ يَاحَنْظَلَةُ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاتَقُوْلُ قُلْتُ نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُوْنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَاْىُ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَ الضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ فَوَاللّٰهِ اِنَّا لَنَلْقٰى مِثْلَ هٰذَا فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَ اَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَاْىُ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اَنْ لَوْتَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِىْ وَفِى الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِىْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّسَاعَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ (رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ شریف باب ذکر اللہ عزوجل)

حضرت حنظلہ بن الربیع اسیدی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ کو حضرت ابوبکر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے حنظلہ تم کیسے ہو۔ میں نے کہا حنظلہ منافق ہے۔ تو ابوبکر نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے تو کیا کہہ رہا ہے میں نے کہا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ہوتے ہیں۔ تو وہ ہم کو آگ اور جنت سے نصیحت کرتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ہم ان کو دیکھ رہے ہیں۔ پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے باہر آ جاتے ہیں۔ تو ہم اپنے بیوی بچوں میں مشغول ہو جاتے ہیں اور کھیتی باڑی کا شغل شروع ہو جاتا ہے۔ تو ہم آپ کی بہت سی باتیں بھول جاتے ہیں تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اللہ کی قسم ہماری کیفیت بھی تو اسی طرح ہے۔ پھر میں اور ابوبکر دونوں چل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول حنظلہ تو منافق ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا بات ہے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول جب ہم آپ کی خدمت میں ہوتے ہیں تو آپ ہمیں جنت اور دوزخ سے نصیحت کرتے ہیں تو ہماری یہ کیفیت ہو جاتی ہے کہ گویا ہم ان کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور جب ہم آپ کے پاس سے چلے جاتے ہیں تو ہم بیوی بچوں اور کھیتی باڑی میں مشغول ہو جاتے ہیں اور آپ کی اکثر باتیں بھول جاتے ہیں۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس اللہ کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم ہمیشہ اسی کیفیت پر رہو جو کیفیت تمہاری میرے پاس ہوتی ہے تو فرشتے تم سے تمہارے بستروں اور راستوں میں تم سے مصافحے کریں۔ لیکن اے حنظلہ وقت الگ الگ ہیں تین مرتبہ اسی طرح فرمایا اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ مفہوم:

حضرت حنظلہ نے کہا چونکہ میری طبیعت یکساں نہیں رہتی اس لیے میں تو منافق ہوں۔ ورنہ یہ تو کامل الایمان صحابی ہیں صرف اختلاف احوال کو انہوں نے نفاق سے تعبیر کیا (۲) یعنی خدا تعالیٰ کی حکمت اسی چیز کا تقاضہ کرتی ہے کہ طبیعت یکساں نہ رہے اس لیے اگر وہی کیفیت ہمیشہ رہے جو میرے حضور میں تمہاری ہوتی ہے تو دنیا کے کاروبار اُلٹ پلٹ ہو کے رہ جائیں۔ لوگ دنیا سے الگ تھلگ ہو جائیں تو دنیا کا نظام کیسے چلے اس لیے کبھی ایسا بھی ہونا چاہئے کہ یہ کیفیت بدلے تاکہ دنیا کا نظام بھی برقرار رہے اسی وجہ سے یہ کیفیت بدلتی رہتی ہے اور یہ کوئی بری بات نہیں ہے۔ یہ بھی ٹھیک ہے کہ اوقات الگ الگ ہیں اور ہر وقت کا تقاضا بھی الگ ہے۔

قارئین کرام آپ نے اتباع نبوی ﷺ کی سلسلہ میں حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ پڑھ کر باور کرلیا ہوگا کہ صحابہ کرام نبوت اور سنت کے معاملہ میں کس قدر سختی سے پابند تھے کہ حضور ﷺ کی مصاحبت میں جو کیفیت ہوتی ہے وہ غیر حاضری میں کیوں نہیں ہوتی اس لیے ایسی تھوڑی سی کمی کی حالت میں اپنے بارہ میں نفاق کا شبہ ہونے لگا۔ آج ہم بھی ہیں کہ ہر معاملہ میں خواہ دین کا ہو خواہ دنیا کا ہو۔ نہ نبوت کی پرواہ نہ سنت کی دیکھ بھال۔ نہ اتباع رسالت کی فکر پھر بھی ہم مسلمان ہیں۔ ہم اہل حدیث، ہم اہل سنت ہیں، ہم مومن ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِکَةُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ وَذَکَرَهُمُ اللّٰهُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ (رواہ مسلم۔ مشکوۃ شریف باب ذکر اللہ عزوجل)

حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشاد فرمایا جو قوم بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھے۔ اس کو فرشتے آ کر گھیر لیتے ہیں۔ اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور سکینت ان پر نازل ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان فرشتوں میں کرتے ہیں جو اس کے پاس ہیں اس کو مسلم شریف نے روایت کیا ہے۔

کچھ مفہوم:

اس حدیث کو احمد ابن حبان ابن ماجہ اور ترمذی نے بھی روایت کیا ہے اور صحیح کہا ہے۔ اس حدیث شریف سے ذکر و اذکار کی فضیلت ثابت ہوتی ہے لیکن ذکر کے کچھ آداب ہیں جن کا تفصیلی ذکر آگے آ رہا ہے اور ذکر کے فائدے اس میں بیان کیے گئے ہیں کہ فرشتے ان کے گرد گھیرا ڈالتے ہیں اور ان کی نورانیت کا پرتو مومن کے دل پر پڑتا ہے خدا تعالیٰ کی رحمت ذاکر پر نازل ہوتی ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ مِثْلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ (متفق علیه۔ مشکوۃ شریف باب مذکورہ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مثال اس آدمی کی جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے۔ اور اس کی جو ذکر نہیں کرتا زندہ اور مردہ کی مثال ہے۔ (بخاری مسلم کی روایت ہے)

کچھ مفہوم:

اس حدیث کو مسلم، ابن حبان اور ابو عوانہ نے بھی روایت کیا ہے۔ میت سے نہ تو کسی کو فائدہ پہنچ سکتا ہے اور نہ نقصان اور زندہ سے فائدہ بھی پہنچ سکتا ہے۔ اور نقصان بھی اسی طرح مومن سے خلق خدا کو نفع پہنچتا ہے اور اگر اس سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی دشمنی کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے جنگ کرتے ہیں اور کافر بے حیثیت ہے ایسا نہیں یعنی ذاکر زندہ ہے اور ذکر نہ کرنے والا مردہ ہے (فوائد غزنویہ)

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰه تَعَالٰی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَکَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ وَ اِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ ذَکَرْتُهٗ فِیْ مَلَاءٍ خَیْرًا مِنْهُمْ (متفق علیه مشکوة شریف باب مذکوره)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اپنے بندے سے وہی سلوک کرتا ہوں جس کی وہ مجھ سے توقع رکھے اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اور اگر وہ مجھے مجلس میں یاد کرے تو میں اس کو اس سے بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں۔ (بخاری مسلم کی روایت ہے)

کچھ مفہوم:

اللہ تعالیٰ کے ذکر کے آداب یہ ہیں کہ لباس صاف ستھرا اور پاک صاف ہو۔ حلال پیسوں سے بنایا ہوا ہو۔ کھانا حلال کا ہو۔ ذکر میں زبان بھی حرکت کرے۔ اور دل اس پر غور کرے۔ ذہن کو پوری کائنات سے فارغ کر دے اور اللہ تعالیٰ کی طرف پوری توجہ رکھے اور اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھے۔ ذکر بلند آواز سے اور آہستہ آواز سے دونوں طرح جائز ہے۔ اذکار مسنونہ بے شمار ہیں ان سب میں سے بہتر لا الہ الا اللہ کا ذکر ہے، اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ امید کو خوف پر غالب رکھنا چاہئے۔

نوٹ:- موجودہ دور میں جو لوگ ذکر کی جھلی ڈالتے ہیں اور ریاکاری کرتے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ جائز نہیں اور تمام زبانی عبادات ذکر میں شامل ہیں۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ فَکُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَهُ مَسَاءَتَهٗ وَلَا بُدَّ لَهٗ مِنْهُ (رواه البخاری۔ مشکوة شریف باب مذکوره)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو آدمی میرے کسی دوست (ولی) سے دشمنی رکھے۔ میں اس کو اعلان جنگ کرتا ہوں اور جن چیزوں کو میں نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے۔ ان چیزوں سے کوئی چیز بندے کو میرے قریب نہیں کر سکتی۔ اور میرا بندہ نفلی عبادت سے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کو اپنا دوست بنالیتا ہوں۔ اور جن چیزوں کو میں نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے۔ ان چیزوں سے کوئی چیز بندے کو میرے قریب نہیں کر سکتی اور میرا بندہ نفلی عبادت سے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کو اپنا دوست بنالیتا ہوں۔ اور جب میں اس کو اپنا دوست بنالیتا ہوں۔ تو پھر میں اس کے وہ کان بن جاتا ہوں۔ جن سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں۔ جن سے وہ چلتا ہے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اس کو دیتا ہوں اور اگر مجھ سے کسی چیز کی پناہ مانگے تو میں اس کو پناہ دیتا ہوں اور مجھ کو کبھی کسی چیز کا اتنا تردد نہیں ہوا جس کو میں کرنے والا ہوں۔ جتنا تردد مجھے مومن کی جان نکالتے وقت ہوتا ہے۔ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کی ناراضگی کو ناپسند کرتا ہوں اور اس سے اس کو کوئی چارہ بھی نہیں ہوتا۔ اس کو بخاری شریف نے روایت کیا ہے۔

کچھ مفہوم:

اس حدیث کو بیہقی نے بھی روایت کیا ہے۔ یہ اصول ہے کہ دوست کا دشمن اپنا دشمن ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اپنے دوستوں کے دشمنوں کو دشمن جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے دوست وہ ہیں جن کا دل خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو زبان ذکر کرے اعضا اس کی فرمانبرداری کریں ایسے لوگ جو خدا سے مانگیں وہ ان کو ملتا ہے۔ بندہ موت کی سختی سے گھبراتا ہے اور اس کے بغیر چارہ نہیں تھا۔ مومن کو جنت کی بشارت سنا کر موت کے لئے رضامند کیا جاتا ہے تاکہ وہ اپنی منزل مقصود پر پہنچے۔

مفہوم نمبر (۲)

بندہ بکثرت نوافل کی وجہ سے جب خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتے ہیں اس محبت کی بنا پر اللہ رب العزت اس کے کان، ہاتھ، آنکھ، پاؤں بن جاتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ اب یہ بندہ اپنے کانوں کو وہاں استعمال کرتا جہاں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہو۔ آنکھوں کو وہاں استعمال کرتا ہے جہاں اللہ تعالیٰ کا حکم اور خوشنودی ہو۔ ہاتھوں کو وہاں استعمال کرتا ہے، جہاں خدا تعالیٰ کا حکم اور خوشنودی ہوں پاؤں کو وہاں استعمال کرتا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں اللہ تعالیٰ کا حکم اور خوشنودی ہو۔ مطلب یہ ہے کہ ایسا با خدا انسان امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا پورا پابند ہوتا ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَاَزِيْدُ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ مِثْلُهَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ اَتَانِیْ يَمْشِیْ اَتَيْتُهٗ حَرْوَلَةً وَمَنْ لَقِيَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِيْئَةً لَا يُشْرِكُ بِیْ شَيْئًا لَقِيْتُهٗ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً (رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ شریف باب مذکورہ)

حضرت ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ جو نیکی لائے گا تو اس کے لیے اس کا دس گناہ ہے۔ اور میں زیادہ بھی دوں گا۔ اور جو آدمی برائی لائے گا۔ تو اس کو اس کے برابر بدلہ دیا جائے گا۔ یا میں معاف کر دوں گا۔ اور جو مجھ سے ایک بالشت بھی قریب ہوگا۔ میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوں گا۔ اور جو مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہو گا۔ تو میں اس سے (ایک باع) یعنی دو ہاتھ کی لمبائی قریب ہوں گا۔ اور جو آدمی میری طرف چل کر آئے گا۔ میں اس کی طرف دوڑ کر جاؤں گا اور جو آدمی میرے پاس زمین بھر کر گناہ لائے گا اور اس نے میرے ساتھ اگر شرک نہ کیا ہوگا۔ تو میں اتنی ہی بخشش لے کر اِسے ملوں گا۔

اس حدیث کو مسلم شریف نے روایت کیا ہے۔ کچھ مفہوم۔ اس حدیث شریف کو ابن ماجہ نے بھی روایت کیا ہے۔ اس حدیث سے توحید کی برکت دیکھیں۔ اور معلوم ہوا کہ ذاکر کے سلوک کے مراحل بندے کی ہمت سے بہت زیادہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے طے ہوتے ہیں۔ بندے کا کام ہے کہ شروع کر دے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منزل مقصود پر پہچانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اس حدیث سے توحید کی برکت ملاحظہ کریں کہ اگر کوئی آدمی شرک نہ کرے تو اس کی بخشش کی کتنی توقع ہے۔ اور مشرک کے لئے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے تمام دروازے بند ہیں۔ اللہ تعالیٰ رب العزت نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی آدمی کو شرک نہیں بخشے گا اور اس کے ماسوا جو گناہ ہیں وہ جس کو چاہے معاف کر دے اور جس کو چاہے سزا دے۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ وَاَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَاَرْفَعُهَا فِیْ دَرَجَاتِكُمْ وَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوْ عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ مَالِك و احمد و الترمذی و ابن ماجة الا اَنَّ مالكًا وَقَفَهٗ عَلٰى اَبِی الدَّرْدَاءِ۔ (مشکوۃ شریف باب مذکورہ)

حضرت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہا میں تمہیں بہترین عمل کی خبر نہ دوں۔ اور جو تمہارے رب کے پاس بہت پاکیزہ ہے۔ اور تمہارے درجات کو بلند کرنے والا ہے۔ اور تمہارے لیے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہے کہ تم اپنے دشمن کو ملو۔ تم ان کی گردنیں کاٹو۔ اور وہ تمہاری گردنیں کاٹیں صحابہ کرام نے عرض کی ہاں اللہ کے رسول ضرور بتایئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر۔ اس حدیث کو مالک۔ احمد، ترمذی، ابن ماجہ نے روات کیا ہے۔ مگر مالک نے اس کو ابودرداء پر موقوف کیا ہے۔

اس حدیث کو ابن ابی الدنیا، بیہقی اور حاکم نے بھی روایت کیا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ذکر افضل ترین عمل ہے اور مال اور جان سے جہاد کرنا بھی اتنا درجہ نہیں رکھتا جتنا کہ ذکر و اذکار سے درجہ ملتا ہے، اور ذکر سے مراد وہ ذکر ہے جو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دل اور زبان دونوں سے ہو پھر خواہ خفی ہو یا جلی ہو اور اگر زبان اور دل دونوں سے ذکر نہ ہو تو دل کا ذکر زبان کے ذکر سے افضل ہے اور اگر زبان ہی سے ہو تو وہ بھی اجر و ثواب سے خالی نہیں۔ ذکر میں بہتر یہ ہے، جو ذکر بلند آواز سے مسنون ہیں وہ بلند آواز سے کیے جائیں۔ اور جو آہستہ آواز سے افضل ہیں۔ باقی رہے غیر شرعی اور ناجائز ذکر اور وظیفے تو وہ قطعاً حرام ہیں۔ ان سے مومنوں کو پوری پرہیز کرنی چاہئے۔ اب اس دور میں بعض لوگوں میں یہ رسم بھی پائی جاتی ہے کہ جب امام فرض نماز سے سلام پھیرتا ہے تو بلند آواز سے (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه) کی جھلی ڈالتے ہیں۔ اور بعض نادان بھائی امام اور مقتدی امام کے سلام پھیرنے کے بعد (اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَلَّمُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰهِ) کا ورد کرتے ہیں۔ یہ دونوں میرے بھائیو بدعت ہیں نبی ﷺ سے بالکل ثابت نہیں ہے۔ بلکہ حضور ﷺ سے کتب احادیث میں یہ ثابت ہے کہ نبی ﷺ جب نماز جماعت سے سلام پھیرتے تو یہ ذکر کرتے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ O اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ O اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ O اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ O اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام رَبِّ اَعِنِّىْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ O اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِىَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (الخ) یہ ذکر نبوت کی زبان طیبہ سے ثابت ہے۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ بُسْرٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِىٌّ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَىُّ النَّاسِ خَيْرٌ فَقَالَ طُوْبٰى لِمَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَىُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تُفَارِقَ الدُّنْيَا وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ رواه احمد والترمذى (مشكوة شريف باب مذكوره)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک بدوی آدمی آنحضرت ﷺ کے پاس آیا۔ اور سوال کیا کون سا آدمی سب سے بہتر ہے آپ نے فرمایا جس کی عمر لمبی ہو اور عمل اچھے ہوں۔ اس نے کہا اے اللہ کے رسول کون سا عمل سب سے بہتر ہے آپ نے فرمایا کہ تو دنیا کو اس حال میں چھوڑے کہ تیری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر ہو۔

روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ترمذی نے۔ یہ حدیث شرح السنہ میں بھی ہے اور ترمذی شریف نے اسے حسن غریب کہا ہے۔ اور اس کو طبرانی نے کبیر اور ابونعیم نے بھی روایت کیا ہے۔ زبان کی تری سے مراد ذکر میں روانی ہے اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ تیری موت اس حال میں ہو کہ اس وقت تو ذکر الٰہی میں مشغول ہو تو یہ عمل بہترین عمل ہوگا۔

دوسرا مطلب یہ ہے کہ تو ذکر الٰہی میں اپنی زندگی گزار یہاں تک کہ تو اسی میں فوت ہو جائے۔ فوائد غزنویہ۔

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ

(رواه الترمذی) مشکوۃ شریف باب مذکورہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم جنت کے باغوں میں سے گزرو تو کچھ کھا پی لیا کرو۔ لوگوں نے عرض کی جنت کے باغ کون سے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ذکر الٰہی کے حلقے۔ (اسے ترمذی شریف نے روایت کیا ہے۔

کچھ مفہوم:

اس حدیث کو احمد اور بیہقی نے بھی روایت کیا ہے۔ اور ترمذی نے اسے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن کہا ہے۔ ذکر کے حلقوں کو جنت کے باغ اس لئے کہا ہے کہ ذکر الٰہی جنت کے باغ حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس طرح ذکر الٰہی میں مشغول رہنا مستحب ہے اسی طرح ذکر کی مجلسوں میں جانا بھی مستحب ہے۔ اور اہل ذکر کی محبت بھی اکبر ہے۔

وَعَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْثِرُ وَالْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَ اِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيُ (رواه الترمذی مشكوة شريف باب مذكوره)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ کلام زیادہ نہ کیا کرو کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر زیادہ کلام کرنا دل کو سخت کر دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ دور سخت دل ہے۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

کچھ مفہوم:- اس میں بڑی سخت وعید ہے زیادہ باتیں کرنے پر اگر چہ وہ مباح ہی کیوں نہ ہوں ان کا بھی حساب ہوگا حساب لیا جائے گا اور جو آدمی بری باتیں کرے تو اس کا بھی اندازہ کرنا چاہئے کہ اس پر کتنی پکڑ ہوگی۔ آدمی کو چاہئے کہ ضروری باتوں کے سوا باقی سب قیل وقال کو چھوڑ دے۔

زیادہ باتوں سے خوف خدا کم ہو جاتا ہے:

اس حدیث کو بیہقی اور ابن شاہین نے ترغیب میں اور ابوالشیخ نے ثواب میں بھی روایت کیا ہے اور ترمذی نے اسے حسن غریب کہا ہے۔ زیادہ باتونی آدمی حق بات کم سنتا ہے اور باتیں کرنے کے لیے لوگوں سے زیادہ میل جول رکھتا ہے اور اسی وجہ سے اس میں خدا تعالیٰ کا خوف کم ہو جاتا ہے اور غفلت بڑھ جاتی ہے۔ کسی فارسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دل ز پر گفتن بمیرد در بدن گر چہ گفتارش بود در عدن

زیادہ گفتگو کی وجہ سے دل بدن میں مردہ ہو جاتا ہے۔ اگر چہ اس کی گفتگو عدن کے موتیوں کی بابت کیوں نہ ہو۔

عاجز مؤلف کتاب ھذا کا بھی تجربہ ہے کہ اکثر باتونی آدمی زیادہ باتیں کرنے والے جھوٹ سچ کا امتیاز نہیں کرتے جو رطب و یابس مہہ میں آتی ہیں بک دیتے ہیں اور ان کی تتبع میں ایثار اور خلوص نہیں ہوتا۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَا یَذْكُرُ اللّٰهَ فِیْهِ كَانَتْ عَلَیْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَایَذْكُرُ اللّٰهَ فِیْهِ كَانَتْ عَلَیْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ (رواہ ابو داؤد۔ مشکوۃ شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جو آدمی کسی ایسی مجلس میں بیٹھے جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے۔ تو اس کا اس میں بیٹھنا اللہ کے نزدیک افسوس کا سبب ہوگا اور جو آدمی لیٹے کسی لیٹنے کی جگہ میں اس میں اللہ تعالیٰ ذکر نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر افسوس ہوگا۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ قَوْمٍ یَّقُوْمُوْنَ مِنْ مَجْلِسٍ لَایَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ فِیْهِ اِلَّا قَامُوْا مِثْلِ جِیْفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ عَلَیْهِمْ حَسْرَةً (رواہ احمد و ابو داؤد۔ مشکوۃ شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو قوم کسی ایسی مجلس سے اٹھے جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں۔ تو وہ ایسے ہی اٹھیں گے۔ جیسے مرے ہوئے گدھے کی لاش سے اٹھتے ہیں۔ اور یہ مجلس ان پر قیامت کے دن افسوس کا سبب ہوگی اس کو احمد اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَلَهُمْ (رواه الترمذی مشکوة شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو قوم کسی ایسی مجلس میں بیٹھے جو اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں اور نہ ہی اپنے نبی ﷺ پر درود پڑھیں تو یہ مجلس ان پر قیامت کے دن افسوس کا باعث ہوگی پھر خدا رب العزت چاہے تو ان کو سزا دے اور اگر چاہے تو ان کو بخش دے۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

ان تینوں احادیث کا کچھ مفہوم پیچھے لکھ آیا ہوں وہیں دیکھ لیں۔ یہ احادیث بھی مذکورہ باب کی ہیں۔

وَعَنْ ثُوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ نَزَلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا اَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهٗ فَقَالَ اَفْضَلُهٗ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَ زَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِيْنُهٗ عَلٰى اِيْمَانِهٖ (رواه احمد و الترمذی وابن ماجه۔ مشکوة شریف باب مذکوره)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وہ لوگ جو سونا اور چاندی ذخیرہ کرتے ہیں تو ہم اس وقت آنحضرت ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے تو آپ کے بعض صحابہ کرام نے کہا یہ آیت سونے اور چاندی کے متعلق تو نازل ہوگئی ہے اگر ہمیں پتہ چل جائے کہ کون سا مال اچھا ہے تو ہم اس کو اکٹھا کر لیں۔ تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا ذکر کرنے والی زبان اور شکر کرنے والا دل اور ایمان دار بیوی سے جو آدمی کی ایمان پر مدد کرے۔ اس حدیث کو احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

کچھ مفہوم:۔

ترمذی نے اس کو حسن کہا ہے۔ طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً صحیح سند سے روایت کیا ہے کہ جس آدمی کو چار چیزیں مل گئی۔ اس کو دنیا کی بھلائیاں مل گئیں۔ شکر گزار دل، ذکر کرنے والی زبان، مصیبتوں میں صبر کرنے والا جسم اور نیک عورت جو ایمان پر اس کی مدد کرے۔ مثلاً اس کو نماز اور روزے کا وقت بتلائے اور نفلی نماز روزے کی اس کو ترغیب دے۔ زنا اور دوسرے ناجائز کاموں سے اس کو روکے۔ فوائد عزنویہ۔

نوٹ: بعض لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے ذکر کو لا الہ الا اللہ تک ہی محدود رکھا ہے اور اس کے ثابت کرنے میں حدیث کا ایک حصہ یہی پڑھ دیتے یا بیان کرتے ہیں۔ افضل الذکر لا الہ الا اللہ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت وسعت والا ہے اور اسی ایک کلمہ میں منحصر نہیں ہے۔ نبی ﷺ نماز فرض سے فراغت حاصل کرتے تو اللہ اکبر۔ استغفر اللہ وغیرہ کچھ کلمات باواز بلند پڑھتے اور پھر آہستہ پڑھتے۔ اور ان کلمات میں الفاظ لا الہ الا اللہ کا ایک ہی مرتبہ آتا تھا۔ پیچھے حدیث میں آپ پڑھ آئے ہیں کہ جو آدمی بیٹھے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے۔ جو آدمی لیٹے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو ایسے احوال اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے لیے باعث افسوس ہوں گے۔ لہٰذا ایک مومن مسلمان ہونے کے رشتہ سے چلتے پھرتے بیٹھتے اٹھتے کھاتے پیتے۔ گھر سے نکلتے سفر کرتے۔ سواری پر بیٹھتے۔ لیٹرین میں جاتے۔ پاخانہ پیشاب سے فارغ ہوتے۔ وضو کرنے سے پہلے۔ وضو کرنے کے بعد۔ گھر نہانے اور غسل کے بعد۔ سوتے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت-آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاگتے۔ خوشی وغمی ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں بلکہ کپڑے بدلتے ہوئے بھی دعا ذکر کرتے ہیں۔ بلکہ ایک مومن مواحد جب سوتا ہے۔ سونے سے پہلے سورہ سجدہ اور سورہ ملک پڑھتا ہے۔ آیۃ الکرسی پڑھتا ہے۔ سبحان اللہ۔ الحمدللہ۔ اللہ اکبر وردوظائف پڑھتا اور مسنون دعائیں پڑھ کر سوتا ہے۔ الغرض یہ سب مواقع اللہ کے ذکر کے ہیں۔

﴿الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ الصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَ الْمُقِيْمِى الصَّلٰوةِ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ (پارہ ۱۷۔ رکوع ۱۲)

اللہ تعالیٰ کے وہ بندے جب ان کے سامنے اللہ تعالیٰ ذکر کیا جاتا ہے۔ ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور وہ صبر کرتے ہیں مصائب کی حالت میں نماز قائم کرتے ہیں۔ اور جو اللہ تعالیٰ نے ان کو رزق دیا ہے اللہ کے راستہ میں خرچ کرتے ہیں۔

﴿ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَ مَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَ لَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ﴾ (پارہ ٤۔ رکوع ٥)

اور وہ لوگ جبکہ کوئی بے حیائی کا کام کر بیٹھیں یا اپنے نفسوں پر ظلم کریں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا کون گناہوں کو بخش سکتا ہے۔ اور نہیں اصرار کرتے وہ جو کیا انہوں نے اور وہ جانتے ہیں۔

﴿ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ جَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ﴾ (پارہ ٤۔ رکوع ٥)

''یہ وہ لوگ ہیں جن کا بدلہ ان کے رب کے پاس بخشش ہے اور بہشتیں ہیں جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں۔ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور بہت اچھا ثواب ہے عمل کرنے والوں کے لیے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان دونوں آیات پر آپ غور کریں کہ ذکر خداوندی کا کتنا اونچا مقام ہے کہ بندہ عاجز مسلمان سے کوئی گناہ سرزد ہو جاتا ہے اب وہ نادم و پشیمان ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر شروع کر دیتا ہے گناہوں کی معافی کی درخواستیں شروع کر دیتا ہے' دل دھڑکتے ہوئے آنکھیں اشک بار ہوتی ہیں اور رو رو کر معافی مانگ رہا ہوتا ہے۔ تو اللہ کریم اپنے بندے کو بذریعہ قرآن کے یہ ارشاد فرما دیتے ہیں کہ میرے بندے میں نے صرف تیرا گناہ ہی نہیں معاف کیا بلکہ تیرے لیے جنت کا انتخاب فرما دیا ہے' جس کے نیچے نہریں چل رہی ہیں جن میں ابدالآباد تک تم وہاں رہو گے۔

﴿ اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ يَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ○ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ○ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ○ رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَ لَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ○ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَ قٰتَلُوْا وَ قُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ لَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ○

(پارہ ٤ رکوع ٥)

اے میرے بندو میرا ذکر کرنے والو مجھے خوف و رجا سے یاد کرنے والو مجھ سے گناہوں کی معافیاں مانگنے والو میرے سامنے راز نیاز کے سجدے کرنے والو۔ میرے سامنے اپنی جبین کو خاک آلود کرنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والو۔ میرے سامنے تمام کائنات سے کٹ کر درخواستیں کرنے والو۔ میرے سامنے تمام کائنات سے الگ تھلگ ہو کر اپیلیں دائر کرنے والو۔ میرا ایسا دربار ہے درخواستیں مسترد نہیں ہوتیں۔ اپیلیں ضائع نہیں ہوتیں اپیلیں خارج نہیں ہوتیں۔ تم نے معافیاں مانگیں۔ میں نے معافیاں دیں۔ تم روئے اور میں نے اپنی رحمت سے تمہارا رونا قبول کیا۔ تم نے معذرت کی میں نے تمہارے عذر قبول کیے اب میری رحمت جوش میں ہے میں نے تمہارے جملہ جرائم پر قلم پھیر کر تمام گناہوں کو مٹا دیا ہے اور تمہیں اس قابل کر دیا ہے کہ جنت میری ہوگی۔ رہائش گیری تمہاری ہوگی پھل فروٹ میرے ہوں گے مہمان تم ہو گے۔ کھانے پینے کی تمام اشیاء میری طرف سے ہوں گی میں میزبان ہوں گا تم میرے چہیتے مہمان ہو گے۔ حور وغلمان کا میری طرف سے تمہاری دل لگی کا انتظام ہوگا۔ میرے بندو جو بھی مجھ سے مانگو گے حاضر کیا جائے گا۔ مانگنا تو کجا بلکہ

﴿ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ﴾ (پارہ ٢٤۔ رکوع ١٨)

تمہارے لیے میری بہشت میں ایسی چیزیں موجود ہوں گی جن کو تمہارے جی چاہیں گے۔ یا جو چیزیں تم مانگو گے۔

اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ دل کی چاہت والی نعمتیں بھی اللہ رب العزت حاضر کر دے گا۔ یہ ہے فضیلت اللہ رب العزت کے ذکر واذکار کی۔

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ۝ وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝ ﴾ (پارہ ٢٢ رکوع ٣)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو یاد کرو اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا بہت اور تسبیح بیان کرو اس کی صبح وشام۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان دو آیات میں بھی اللہ رب العزت نے اپنے ذکر اور اپنی یاد کی طرف امر کا لفظ کہہ کر ارشاد فرمایا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی یاد اللہ تعالیٰ کا ذکر خدا احکم الحاکمین کو بہت زیادہ پسند ہے' اسی لیے تو حکم دیا کہ اے میرے بندو مجھے زیادہ سے زیادہ یاد کرو قرآن عظیم کے دوسرے پارہ میں ارشاد فرمایا:

﴿فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ﴾

(پارہ ۲ رکوع ۲)

اے میرے بندو! تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا۔ اور تم میرا شکر کرو اور ناشکری نہ کرو۔

ایسی متعدد آیات ہیں جن میں اللہ رب العزت نے اپنے ذکر کی طرف اپنے بندوں کو توجہ دلائی ہے۔ چونکہ ذکر کے بارے میں کئی احادیث عرض کر چکا وہاں دیکھ لیں اسی لیے آیات کی زیادہ تفسیر نہیں لکھ رہا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام کو سنت سے پیار

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَامُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّابَعْدُ○ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

وَعَنْ عَمَارَةَ ابْنِ رُوَيْبَةَ اَنَّهٗ رَاٰى بِشْرَ ابْنِ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَايَزِيْدُ عَلٰى اَنْ يَقُوْلُ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ (رواه مسلم مشكوة شريف باب الخطبه والصلوة)

حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بے شک انہوں نے دیکھا بشر بن مروان کو منبر پر جنہوں نے خطبہ جمع کے موقعہ پر دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے تو فرمایا اللہ تعالیٰ تیرے ان دونوں ہاتھوں کو برباد کرے۔

البتہ تحقیق دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ نہیں زیادہ کرتے تھے یہ کہ فرماتے تھے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے تسبیح کی انگلی کے ساتھ روایت کیا اس حدیث مسلم شریف نے۔ اس حدیث سے پتہ چلا کہ صحابی رسول ﷺ نے خطبہ جمعہ کے موقعہ پر دونوں ہاتھوں کا اٹھانا یعنی سامعین کی طرف دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرنا اس لیے نہیں برداشت کیا کہ نبی ﷺ ایک ہاتھ کی ایک انگلی سے اشارہ کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے۔اور بشر بن مروان دونوں ہاتھوں کی سب انگلیوں سے کیوں اشارہ کررہے ہیں۔ یہ تھا صحابہ کرام کا نبوت سے پیار اور سنت سے عشق۔سنت کے خلاف دیکھ کر نہ رہا گیا اور فرمایا تیرے دونوں ہاتھ برباد ہو جائیں تو نے ان کو سنت کے خلاف کیوں استعمال کیا ہے۔معلوم ہوا کہ سنت کے خلاف کرنے والے کو سنت رسول ﷺ کی غیرت کی وجہ سے تشدد کی بات بھی آدمی کہہ سکتا ہے۔ آج ہم مسلمان ہیں معاملات دنیا کی وجہ سے لڑائی جھگڑا تک نوبت پہنچ جاتی ہے بلکہ قتل وقتال کے حادثات ہو جاتے ہیں۔لیکن سنت کی خلاف ورزی پر مسلمان کے کان پر جوں بھی نہیں رینگتی۔اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو سنت کے معاملہ میں غیرت وحیا نصیب فرمائیں۔آمین

وَعَنْ كَعْبِ ابْنِ عُجْرَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ اُمِّ الْحَكِيْمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ انْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الْخَبِيْثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا وَّقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذَا رَاَوْتِجَارَةً اَوْ لَهْوَنِ انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا۔ (مسلم باب الخطبه والصلوة مشكوة شريف)

کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ داخل ہوئے مسجد میں اور عبدالرحمٰن بن ام الحکم کو دیکھا کہ وہ خطبہ جمعہ بیٹھ کر کررہے تھے۔آپ فرمانے لگے اس پلید کی طرف دیکھو جو بیٹھ کر خطبہ جمعہ کر رہا ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب وہ دیکھتے ہیں سامان تجارت یا لھو کو آپ کو کھڑا چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں۔روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے۔

اس حدیث سے بھی یہ پتہ چلا کہ گورنر عبدالرحمٰن بن ام الحکم نے جب سنت کے خلاف بیٹھ کر خطبہ پڑھا تو کعب بن عجرہ نے سختی سے ٹوکا اور ڈانٹ دیا کہ سنت کے خلاف یہ حرکت کیوں کررہا ہے بلکہ قرآن مجید کی آیت پڑھ کر بتایا کہ پیغمبر خدا ﷺ کا خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے اور تو نے سنت کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاف یہ حرکت کیوں کی ہے۔ حالانکہ گورنر کعب بن عجرہ کو سزا بھی دے سکتا تھا لیکن سنت کے شیدائی فدائی نے اس کی پرواتک نہ کی اور تشدد آمیز الفاظ کہے۔

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا اِسْتَوٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ اِجْلِسُوْا فَسَمِعَ ذَالِكَ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ فَجَلَسَ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعَالَ يَا عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ (رواه ابو داؤد۔ مشكوة شريف باب الخطبه والصلوة)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ جمعہ والے دن منبر پر۔ فرمایا بیٹھ جاؤ اس بات کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مسجد کے دروازہ پر سنا تو بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے عبداللہ بن مسعود تم آ جاؤ۔ روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے۔

مسجد میں کچھ آدمی کھڑے تھے نبی ﷺ نے ان کو ارشاد فرمایا بیٹھ جاؤ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مسجد کے دروازے پر آپ ﷺ کا ارشاد سنا تو وہیں بیٹھ گئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا عبداللہ تم آ جاؤ۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمانِ نبوی سن کر گھٹنوں کے بل گھسٹ کر مسجد کے اندر تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے غالباً بعد میں ارشاد فرمایا کہ آپ کو بیٹھنے کا نہیں فرمایا تھا لیکن لفظ (اِجْلِسُوْا) یعنی بیٹھ جاؤ سن کر بیٹھ گئے۔ پھر تمہیں تمہارا نام لے کر کہا آ جاؤ تو تم کھڑے ہو کر نہیں آئے۔ عرض کی آپ نے آنے کا ارشاد فرمایا کھڑے ہونے کا آپ نے نہیں فرمایا۔ اس لیے میں گھسٹتے ہوئے آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا۔ یہ تھا ادب واحترام نبی ﷺ کا۔ یہ تھی متابعت آقا علیہ السلام کی۔ یہ تھی محبت وعشق تاجدارِ مدینہ ﷺ کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نظر میں۔ اللہ کریم تو اپنے بے پایاں فضل ورحمت خاصہ سے ہمیں بھی اپنے حبیب ﷺ کی ہر سنت پر عمل کرنے کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توفیق نصیب فرما۔ اور ہر بدعت سے بچنے کی توفیق عنایت فرما۔ امین یا الہ العالمین۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسْتَاذَنَكُمْ نِسَآءُكُمْ بِاللَّيْلِ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاْذَنُوْهُنَّ (بخاری شریف کتاب الصلوۃ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہاری عورتیں رات کو مسجد میں جانے کی اجازت مانگیں تو انہیں اجازت دے دیا کرو۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جب یہ حدیث بیان کی کہ اللہ تعالیٰ کی بندیوں کو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں سے نہ روکو۔ تو ان کے بیٹے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ ہم روکیں گے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کو ڈانٹا برا بھلا کہا کہ میں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کر رہا ہوں اور تو حدیث کی مخالفت کرتا ہے۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ مرتے دم تک انہوں نے بیٹے سے بات تک نہ کی۔ آج بھی جو کوئی حدیث رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سن کر تسلیم خم نہ کرے۔ اس کی بھی یہی سزا ہونی چاہئے۔ آج ہم بھی مسلمان ہیں ہمارا کوئی مالی نقصان کرے ہم لڑ جھگڑ کر بائیکاٹ کر دیتے ہیں ہماری زمین جائیداد مکان پر کوئی قابض ہو جائے بائیکاٹ کر دیتے ہیں۔ ہماری کوئی کسی سے رنجش ہو بائیکاٹ کر دیتے ہیں۔ کسی مسلمان کا کوئی عزیز کسی نے قتل کیا ہو بائیکاٹ کر دیتے ہیں۔ لیکن اگر نہیں بائیکاٹ کرتے تو مشرک سے نہیں کرتے۔ اگر بائیکاٹ نہیں کرتے تو سنت کی خلاف ورزی کرنے والے۔ سنت کو ضائع برباد کرنے والے بدعتی سے نہیں کرتے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ عید گاہ میں خطبہ عید کے لیے منبر بنانا یا منبر لے جانا جائز نہیں جانتے تھے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام اسی سنت کے عامل تھے۔ لیکن مروان بن حکم نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کی سنت کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنی رائے اور قیاس سے عید گاہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں منبر بنوایا جو اینٹوں کا تھا۔ کیونکہ لکڑی کا منبر جو لایا جا سکتا ہے دوسرے سنت کے خلاف نماز سے پہلے خطبہ پڑھا تو ابوسعید خدری صحابی رسول ﷺ نے سمجھایا اور قسم کھا کر کہا کہ تم نے نبی ﷺ کا طریقہ بدل دیا ہے۔ پھر بھی وہ نہ مانا۔ الٹا یوں کہنے لگا کہ فَقَالَ يَا اَبَا سَعِيْدٍ قَدْ ذَهَبَ مَا تَعْلَمُ فَقُلْتُ مَا اَعْلَمُ وَاللّٰهِ خَيْرٌ مِمَّا لَا اَعْلَمُ۔ ''اے ابوسعید! اک وہ زمانہ گذر گیا۔ جس کو تم جانتے ہو۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم جس زمانہ کو میں جانتا ہوں وہ اس زمانہ سے بہتر ہے جو کہ میں نہیں جانتا۔ سچ ہے ہدایت ورشد کا زمانہ گذر گیا۔ دین کے بدلنے والے مروانیوں کا زمانہ آ گیا۔ اب بھی مروان کے مقلدین نے دین کے اکثر کام بدل دیئے ہیں اور یوں کہتے ہیں یہاں سنت کو چھوڑو۔ زمانہ کی روش کے مطابق عمل کرو۔ اب وہ زمانہ کہاں اب تو نئی روشنی کا دور ہے بھلا ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین جیسے ہو سکتے ہیں؟ بھلا میں گئے گزرے دور میں ہم اپنے ملک میں اسلامی نظام رائج کر سکتے ہیں؟ جبکہ معاشرہ مکمل طور پر خراب ہو چکا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ خلاف سنت عمل پر رو دیئے۔ بخاری شریف میں ہے امام زہری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں

دَخَلْتُ عَلٰى اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ بِدِمَشْقَ وَهُوَ يَبْكِيْ فَقُلْتُ مَا يُبْكِيْكَ فَقَالَ لَا اَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا اَدْرَكْتُ اِلَّا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ وَهٰذِهِ الصَّلٰوةُ قَدْ ضِيْعَتْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے گھر دمشق میں۔ میں خود حاضر ہوا' تو میں نے دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں۔ میں نے پوچھا آپ کو کس چیز نے رُلا دیا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا میں نے جو چیزیں نبی ﷺ کے دور میں دیکھی تھیں ان میں سے سوائے نماز کے اب کچھ بھی نہیں دیکھ رہا ہوں۔ اور وہ نماز بھی ضائع کر دی گئی ہیں۔

بنو امیہ کے دور میں خلفا نمازوں کو دیر سے پڑھا کرتے تھے حالانکہ حدیث میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اول وقت نماز پڑھنے کی تاکید ہے۔ ولید بن عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو عراق کا حاکم مقرر کیا تھا۔ حجاج بن یوسف بھی نماز تاخیر سے پڑھتا تھا۔ طبقات ابن سعد میں ہے کہ جب حجاج بن یوسف کو نماز میں تاخیر کرتے ہوئے حضرت انس بن مالک صحابی رسول ﷺ نے دیکھا تو چاہا کہ حجاج کو کچھ کہیں لیکن حضرت انس کے بھائیوں نے ان کو منع کیا کیونکہ حجاج بہت بڑا خوں خوار تھا چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے سواری پر سوار ہوتے ہوئے کہہ بھی دیا کہ سوائے کلمہ توحید کے رسول اللہ ﷺ کے زمانے کی کوئی چیز میں نے تم میں نہیں دیکھی۔ کسی نے کہا کیا نماز بھی نہیں؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ظہر کی نماز عصر کے وقت عصر کی نماز مغرب کے وقت پڑھتے ہو کیا تاجدارِ مدینہ ﷺ کی نماز یہی تھی۔

مسند امام احمد میں ہے کہ ابورافع رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابوحمزہ کیا نماز بھی ویسی نہیں رہی تمہیں خود معلوم ہے کہ حجاج نے جو کچھ نماز کا حال کر رکھا ہے۔ یعنی بے وقت پڑھتے ہیں جو پڑھی نہ پڑھی برابر ہے۔ ایسی بے وقت نماز کے متعلق حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا (قَدْ ضُيِّعَتْ) یعنی نماز ضائع کر دی ہے' نماز کا ضائع کرنا یہ ہے کہ اسے بے وقت پڑھا جائے اور نماز کے ارکان خلاف سنت ادا کرے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فخلف من٘ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوْ الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوْا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴾

پھر ان کے بعد ایسے نالائق لوگ ہوئے جنہوں نے نماز کو ضائع کر دیا وہ عنقریب غَيًّا جہنم کے ایک درجہ میں داخل ہوں گے۔

علامہ بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی یہی تفسیر بیان کی ہے۔

نرالی مجلس ذکر:

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب تلبیس ابلیس کے صفحہ ۱۷ پر لکھتے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوالبختری سے یہ روایت درج کی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ نماز مغرب کے بعد ایک قوم مسجد میں بیٹھتی ہے ان میں سے ایک شخص یہ کہتا ہے کہ اتنی بار اللہ اکبر کہو۔ وہ کہتے ہیں۔ پھر وہ کہتا ہے اتنی بار سبحان اللہ کہو۔ وہ کہتے ہیں پھر وہ کہتا ہے اتنی بار الحمدللہ کہو وہ کہتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب اس طرح دیکھو تو مجھے خبر کرنا۔ چنانچہ جب انہوں نے اس طرح مجلس قائم کی تو اس شخص نے حضرت عبداللہ بن مسعود کو خبر کر دی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود جو مستقل مزاج اور سنت کی ادائیگی میں سخت تھے کھڑے ہوئے اور وہاں جا کر خطاب کرتے ہوئے فرمایا ادھر توجہ کرو میں عبداللہ بن مسعود ہوں۔ پھر فرمایا

وَاللّٰهِ الذِیْ لَا اِلٰهَ غَیْرُهٗ لَقَدْ جِئْتُمْ بِبِدْعَةٍ ظُلْمًا وَلَقَدْ فَضَّلْتُمْ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ تم نے شریعت الٰہی پر ظلم کر کے بدترین بدعت نکالی ہے اور تم اپنے خیال میں صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں بڑھ گئے ہو کہ وہ اس طرح نہ کرتے تھے۔

تب عمرو بن سلمہ بولے میں اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں۔ ہمارا یہ دعویٰ ہرگز نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم سنت کے سیدھے طریق کو لازم پکڑو اگر سنت کو چھوڑ کر دائیں بائیں راستہ اختیار کرو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ قارئین کرام غور فرمائیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود جو بلند پایہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مجلس ذکر کو بدعت کہا ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ایسی مجلس ذکر اس اہتمام سے منعقد نہیں کی تھی جس اہتمام سے وہ لوگ کر رہے تھے حالانکہ اگر سوچا جائے تو وہ کوئی برا کام نہیں کر رہے تھے۔ لیکن چونکہ طریقہ براہ راست سنت کے خلاف تھا اس لیے وہ کام بدعت ہی ہوا۔ پھر ہر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قسم کی عبادت کرتے وقت یہ ضرور سوچ لیں کہ عبادت اور عبادت کا جو طریقہ میں نے اختیار کیا ہوا ہے۔ آیا سنت کے مطابق ہے۔ سنت رسول ﷺ میں نہ وال برابر کمی ہو سکتی ہے اور نہ ہی زیادتی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ حضرت محمد ﷺ کی بدولت دین اسلام کی تکمیل ہو چکی ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ قول آب زر سے لکھنے کے قابل ہے:

اِنِّیْ اَخْشٰی اِنْ تَرَکْتُ شَیْئًا مِّنْ اَمْرِہٖ اَنْ اُزِیْغَ

یعنی اگر میں حضور ﷺ کے فرمان میں سے کچھ چھوڑ دوں تو مجھے بہک جانے کا ڈر ہے۔

اتباع توحید خداوندی میں اور اتباع سنت مصطفیٰ ﷺ میں بڑی بڑی خوبیاں اور کمالات موجود ہیں کاش کہ آج کا مسلمان ان ضوابط کی پابندی کرتے ہوئے اپنے آپ کو ان کا محکوم بنا لے۔ جیسے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے خدا اور خدا کے رسول ﷺ کی غلامی کا طوق گلے میں ڈالا غلامی کی حالت میں اس دنیا سے چل بسے۔ اسی لیے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا ہے۔ ذیل میں شعر ہے

لگاتا تھا تو جب نعرہ تو خیبر توڑ دیتا تھا
حکم کرتا تھا سمندر کو تو رستہ چھوڑ دیتا تھا

یہ نعرہ علی مرتضیٰ حیدرِ کرار نے مارا تھا اور اس نعرہ کی عبارت یہ تھی۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ ''یعنی اللہ بہت بڑا ہے'' اور یہی نعرہ تاجدارِ مدینہ ﷺ نے مکہ معظمہ میں جب کہ ارقم صحابی کے دولت سرا پر موجود تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ننگی تلوار لئے ہوئے آپ کے پاس آ رہے تھے اور کچھ آپ کے پروانے بھی آپ کے پاس حاضر خدمت تھے اور مرعوب ہو رہے تھے لیکن عم رسول حضرت امیر حمزہ بھی آپ کی رفاقت میں موجود تھا فرمانے لگے مسلمانوں پریشان نہ ہونا اگر عمر اچھے ارادہ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ رہا ہے تو ٹھیک وگرنہ ان ہی کی تلوار سے ان کو قتل کیا جائے گا۔ ایسے موقع پر نبی ﷺ کے نبوت کے منہ مبارک سے بھی ایک نعرہ نکلا یعنی آپ نے بھی ایک نعرہ مارا۔ مؤرخین نے لکھا ہے وہ نعرہ بھی اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ تھا ''یعنی اللہ بہت بڑا ہے'' نبوت کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلتے ہوئے معجزہ بن کر مکہ معظّمہ کی پہاڑیوں میں گونج پیدا ہوگئی۔ قرآن وسنت کے مطالعہ کے بعد اور مستند تواریخ کی ورق گردانی کے بعد اس اسٹیج پر پہنچا ہوں کہ نعرہ صرف اور صرف اَللّٰہُ اَکْبَرُ ہے اس کے سوا دوسرا کوئی بھی نعرہ نہیں ہے۔ موجودہ مروجہ جتنے بھی نعرے۔ نعرہ رسالت، نعرہ حیدر، نعرہ پیر، نعرہ غوثیہ۔ یہ سب نعرے بدعت ہیں۔ بھائیو بزرگو، عزیزو، ساتھیو، ماؤں، بہنوں، بیٹیو، یہ صرف بدعت ہی نہیں بلکہ یہ شرک اور کفر سے خالی نہیں بلکہ یہ عین شرک وکفر ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں اپنی ہدایت سے نوازیں آمین یا الہ العالمین۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیت المقدس کو بغیر جنگ کرنے کے فتح کرنے کی طرف اشارہ کر کے لکھتے ہیں:

زمانہ میں وہ معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے بارہ میں یوں رقمطراز ہیں:

زلزلے جن کے شہنشاہوں کے درباروں میں تھے
بجلیوں کے آشیانے ان کی تلواروں میں تھے

عقبہ ابن نافع اور ان کی فوج کے متعلق لکھتے ہیں

دیں آذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں
کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں
دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

طارق ابن زیاد کے متعلق لکھتے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے گلستانِ اندلس وہ دن ہیں یاد تجھ کو
تھا تیری ڈالیوں میں جب آشیاں ہمارا
اے موجِ دجلہ تو بھی پہچانتی ہے ہم کو
اب تک ہے تیرا دریا افسانہ خواں ہمارا

محترم بزرگوار مومنوں مسلمان بھائیو پاکستانیوں میں تم کو کہہ رہا ہوں میں تم سے مخاطب ہوں۔ میں تم ہی کی بات کر رہا ہوں کہ تم پر اتنی ذلت و رسوائی کیوں مسلط ہے۔ ہر قسم کی تباہی بربادی تمہارا مقدر کیوں بن چکی ہے آئے دن مصائب و الام میں تم کیوں پس رہے ہو۔ اپنے جملہ اعمال کی اصلاح کرو اور شرک و بدعات کی نجاستوں سے بچ کر توحید وسنت کے نور سے منور ہو جاؤ۔ توحید وسنت کے زیور سے آراستہ ہو کر طہارت اور پاکیزگی حاصل کرو۔ پھر تم قرآن عظیم کی نداودعوت سے مستفیض ہو جاؤ گے۔ جیسے فرمایا

﴿وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾

اور تم بلند ہو اگر تم سچے ہوئے۔

اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین رحمہم اللہ کا تذکرہ علامہ اقبال کی ترز اور ان کی تحریر میں عرض کر چکا ہوں وہ اتنے کامیاب کیوں تھے۔ ان کو اتنا عروج کیوں ملا۔ ان کی کامیابی و کامرانی قدم بوسی اور قدم کیوں چومتی تھی۔ اس لیے کہ ان اسلاف بزرگوں نے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع وفرمانبرداری کا طوق اپنی گردن میں ڈال رکھا تھا اور اس بات پر نازاں وفرحاں تھے کہ ہم دنیا وعقبیٰ میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ماسوا سب سے کٹ چکے ہیں۔ صحیح بخاری شریف میں حدیث ہے:

عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ جَآءَ اِلَى الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ فَتَقَبَّلَهٗ فَقَالَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ لَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَاقَبَّلْتُكَ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ طواف کرتے وقت حجر اسود کے پاس آئے اس کو چوما بوسا دیا۔ پھر فرمانے لگے میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اور نہ نفع دے سکتا ہے اور اگر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے چومتے ہوئے نہ دیکھتا۔ تو میں بھی تجھے نہ چومتا)

غور فرمائیں کہ کتنے واضح الفاظ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے توحید باری تعالیٰ کو نکھارا ہے اور صاف کہہ دیا ہے کہ حجر اسود تو نفع اور نقصان کا کچھ اختیار نہیں رکھتا۔ یعنی اس لالچ میں تجھے بوسہ نہیں دیتا ہوں کہ تو مجھے رزق مال و دولت عطا کر سکتا ہے۔ یا اس خوف سے نہیں چومتا ہوں کہ تو مجھ پر افلاس، غریبی بھوک یا بیماری طاری کر سکتا ہے، حجر اسود! میں صرف تمہیں اس لیے بوسا دیتا ہوں کہ تجھ پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لب مبارک رکھے تھے۔ میں تو تجھے صرف اتباع سنت کی وجہ سے چومتا ہوں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک مرتبہ رات کو حفاظتی گشت کرنا:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ رات کو حفاظتی گشت کر رہے تھے کہ ایک گھر میں چراغ کی روشنی محسوس ہوئی کہ ایک بڑھیا مائی کی آواز کانوں میں پڑی جو اون دھنتی ہوئی یہ اشعار پڑھ رہی تھی

عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلٰوتُ الْاَبْرَارِ صَلَّی عَلَیْهِ الطَّیِّبُوْنَ الْاَخْیَارِ

قَدْ کَانَ قَوْمًا بَکِی بِالْاَسْحَارِ یَالَیْتَ شَعْرِیْ وَالْمَنَایَا اَطْوَارِ

هَلْ تَجْمَعَنِیْ وَجَیْبِی الدَّارِ

(رحمۃ للعلمین جلد دوم)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نیکیوں کا درود پہنچے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راتوں کو عبادت کرنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے اور رات کے آخری حصہ میں رونے والے تھے۔ کاش کہ مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ میں اور میرا محبوب رسول اللہ ﷺ کبھی اکٹھا ہو سکتے ہیں یا نہیں اس لیے کہ موت مختلف حالتوں میں آتی ہے (نہ معلوم میری موت کس حالت میں آئے اور مرنے کے بعد حضور ﷺ سے ملاقات ہو سکے یا نہ ہو سکے) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ان اشعار کو سن کر وہیں بیٹھ گئے۔ روتے رہے اور چند دن تک صاحب فراش رہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا قصہ مشہور ہے کہ جب ان کے انتقال کا وقت ہوا تو ان کی بیوی جدائی پر رنجیدہ ہو کر کہنے لگیں کہ ہائے افسوس، اس پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کہنے لگے سبحان اللہ کیا مزے کی بات ہے کہ کل حضرت محمد ﷺ کی زیارت کریں گے اور آپ کے صحابہ کرام سے ملیں گے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک مرتبہ زلزلہ آیا۔ بار بار زمین ہلتی تھی تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور ایک درہ زمین پر مارا اور فرمایا کہ زمین ساکن ہو جا کیا میں نے تجھ پر عدل قائم نہیں کیا۔ چنانچہ وہ فوراً ساکن ہوگئی اور زلزلہ موقوف ہو گیا (تاریخ الخلفاء)

دریائے نیل کا خشک ہونا:

جب مصر فتح ہوا تو اہل مصر نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فاتح مصر سے شکایت کی کہ ہمارے ملک میں کاشتکاری کا دار و مدار دریائے نیل پر ہے۔ اور دریائے نیل کا یہ دستور ہے کہ ہر سال ایک کنواری عورت جو حسن و جمال میں سب سے ممتاز ہوتی ہے۔ دریائے نیل میں ڈالی جاتی ہے' اگر کسی سال ایسا نہ کیا جائے تو دریائے نیل خشک ہو جاتا ہے۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا آپ رضی اللہ عنہ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ اسلام ایسی وحشیانہ رسموں کی اجازت نہیں دیتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ عَنْ عَبْدِاللّٰه عُمَرَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلٰى

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نِیْلِ مِصْرَ۔ اَمَّا بَعْدُ اِنْ کُنْتَ تَجْرِیْ مِنْ قِبَلِكَ فَلَا تَجْرِ وَاِنْ کَانَ اللّٰہ یَجْرِیْكَ فَاَسْئَلُ اللّٰہَ الْوَاحِدَ الْقَھَّارَ اَنْ یَجْرِیْكَ۔

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بخشش کرنے والا نہایت مہربان ہے۔ یہ خط اللہ تعالیٰ کے بندے عمر رضی اللہ عنہ امیر المؤمنین کی طرف سے ہے مصر کے دریائے نیل کی طرف۔ اس کے بعد کہا اے دریائے نیل اگر تو اپنے اختیار سے چلتا ہے پھر تو بالکل نہ چل۔ اور اگر اللہ تعالیٰ تجھے چلاتا ہے تو پھر میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایک زبردست تجھے چلنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ (تاریخ الخلفاء)

کچھ مفہوم:

قاصد کو حکم دیا کہ دریائے نیل میں اس رقعہ کو ڈالتے ہوئے ہی فوراً باہر آ جانا۔ قاصد نے رقعہ پھینکتے ہی فوراً اپنا گھوڑا بھگا کر باہر آ گیا اور دریائے نیل فوراً اچھلتا کودتا ہوا بھر آیا اور تاریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ اس دن اس وقت سے لے کر آج تک دریائے نیل کبھی خشک نہیں ہوا یہ تھی شان یہ تھی برکت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی جنہوں نے اپنی زندگیاں تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع آپ کی فرمانبرداری آپ کی سنت میں گزاریں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے گرد و پیش میں بھی دوسرے لوگوں کی بدعات و رسومات سے روکتے اور وعظ و نصیحت کرتے رہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ کے ایک بندہ نے کیا خوب لکھا ہے۔

یہ بہار آج جو گلشن میں آئی ہوئی ہے
یہ سب پود انہیں کی لگائی ہوئی ہے

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا تذکرہ:

جنگ قادسیہ کی لڑائی ختم ہونے کے بعد ایرانیوں نے دریائے دجلہ کا پل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توڑ دیا۔ اور کشتیاں بھی ہٹا لیں۔ تاکہ اسلامی فوج مدائن کے علاقہ میں نہ داخل ہو سکے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ساحل پر کھڑے ہو کر فرمایا۔ میں نے اس سمندر کو پار کر کے ان دشمنوں تک پہنچنے کا عزم کر لیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اپنا گھوڑا دریا میں کدا دیا یعنی ڈال دیا۔ ان کے گھوڑے کا دریا میں پڑنا ہی تھا کہ ایک دم ساٹھ ہزار گھوڑے دریا میں تھے۔ ترتیب یہ دی گئی تھی دو دو مسلمان باہم ملے جلے ہوئے چلیں۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ساٹھ ہزار اسلامی فوج کے شہسوار دریائے دجلہ متحرک پانی کی سطح پر اس طرح پھیلے ہوئے تھے کہ گویا باغ کی روشوں پر چہل قدمی کر رہے ہیں۔ اور جہاں گھوڑے تھک جاتے ہیں وہاں خشک ٹیلہ یا خشک زمین نمودار ہو جاتی ہے۔ جس پر کھڑے ہو کر گھوڑے آرام کر لیتے ہیں۔ نہ کوئی شخص دریا میں ڈوبا نہ کسی کی کوئی چیز ضائع ہوئی تمام لوگ آنکھ کے جھپکارے میں دریا سے پار ہو گئے کسی گھوڑے کا پاؤں تک نہ بھیگا۔ البتہ ایک سوار کا پیالہ دریا میں گر گیا پار اتر کر اس نے کہا خدا کی قسم یہ نہیں ہو سکتا کہ میرا پیالہ دریا میں رہ جائے کیونکہ ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا ہیں۔ اور ہم نے اسی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت کے لیے یہ سفر اختیار کیا ہے۔ یہ کہنا ہی تھا کہ ایک موج آئی اور اس نے یہ پیالہ کنارے پر پہنچا دیا۔ دشمن نے جب یہ کیفیت دیکھی تو آپس میں کہنے لگے وَاللّٰهِ مَا تُقَاتِلُوْنَ اِنْسًا بَلْ تُقَاتِلُوْنَ جِنًّا ''خدا کی قسم تم انسانوں سے نہیں لڑ رہے بلکہ جنات کی قسم کے مخلوقات سے لڑ رہے ہو۔'' چنانچہ انہوں نے اس بعید از قیاس تائید ربانی کو دیکھ کر مدائن کا شہر خالی کر دیا اور بغیر جنگ کے مسلمانوں کا اس پر قبضہ ہو گیا۔ اس دن کا نام عرب کی تاریخ میں (یوم الماء) رکھا گیا۔ اقبال مرحوم نے درج ذیل شعر میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ کیا ہے

دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابن نافع رضی اللہ عنہ:

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے افریقہ کے صحرا میں چھاونی اور شہر تعمیر کرنے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ وہ جب صحرا میں پہنچے تو لوگوں نے کہا۔ یہاں تو صحرا میں بڑے بڑے جنگلی جانور درندے رہتے ہیں اور اژدہا قسم کے سانپ ہیں۔ جو ہمیں کسی وقت ضرر پہنچا سکتے ہیں حضرت عقبہ ابن نافع رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اللہ رب العزت سے دعا کی اور پھر جنگل کی مخلوق کو خطاب کر کے فرمایا:

اَیَّتُھَا الْحَیَّاتُ وَالسَّبَاعُ! اِنَّا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلِّمِ اِرْخَلُوْا عَنَّا فَاِنَّا نَازِلُوْنَ۔ وَمَنْ وَّجَدْنَاہُ بَعْدَ ذٰلِکَ قَتَلْنَاہُ۔

اے جنگل کے درندو اور اژدھا کے گروہ (تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ) ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں۔ ہم اس جنگل میں اپنا ڈیرا ڈال چکے ہیں۔ لہٰذا تم یہاں سے کوچ کر جاؤ (یاد رکھو) اس اعلان کے بعد اگر تمہارا کوئی جانور ہم نے دیکھ لیا تو ہم اس کو قتل کر دیں گے۔

اس اعلان کا ہونا ہی تھا کہ تمام درندے اور اژدھا اپنے چھوٹے بچوں کو بھی اٹھا کر جنگل چھوڑ کر چلے گئے۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے وقت جب کسی مرد یا عورت کو کوئی جن یا شیطان آسیب کرتا اور لوگ ان کو اس مریض کے پاس لے جاتے تو امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس کے پاس جا کر فقط یہ بات کہہ دیتے کہ تو اس کو چھوڑ کر چلا جا ورنہ تم پر شرع کی حد جاری کی جائے گی۔ چنانچہ وہ اسی وقت بھاگ جاتا۔ پھر یہاں تک نوبت آ پہنچی جس کو آسیب زدہ کے سامنے امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا نام ہی لیا جاتا یعنی ابن تیمیہ کا لفظ ہی کہا جاتا وہ جن یا بھوت فوراً بھاگ جاتا اور مریض تندرست ہو جاتا (ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ) ''یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اللہ تعالیٰ جسے چاہے دے دیتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ:

حضرت سفینہ صحابی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی ایک ایسا واقع پیش آیا جو حدیث شریف میں ہے

وَعَنْ ابنِ الْمُنْكَدِرِ اَنَّ سَفِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اَخْطَأَ الْجَيْشَ بِاَرْضِ الرُّوْمِ اَوْ اُسِرَ فَانْطَلَقَ هَارِبًا يَلْتَمِسُ الْجَيْشَ فَاِذَا بِالْاَسَدِ فَقَالَتْ يَا اَبَا الْحَارِث آنَا مَوْلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم كَانَ مِنْ اَمْرِىْ كَيْت وَكَيْتَ فَاَقْبَلَ الْاَسَدُ لَهٗ بَصْبَصَةٌ حَتّٰى قَامَ اِلٰى جَنْبِهٖ كُلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا اَهْوٰى اِلَيْهِ ثُمَّ اَقْبَلَ يَمْشِىْ اِلٰى جَنْبِهٖ حَتّٰى بَلَغَ الْجَيْشَ ثُمَّ رَجَعَ الْاَسَدُ (رواه فی شرح السنة مشكوة شريف باب الكرامات)

ابن المنکدر سے روایت ہے کہ حضرت سفیہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آزاد کردہ غلام تھے انہوں نے بحری سفر کیا یا قید کیے گئے راستہ بھول گئے لشکر کا روم کی سرزمین۔ پھر بھاگ کر چلے کافروں کے ہاتھ سے اس حالمیں کہ ڈھونڈتے تھے لشکر کو اچانک ہی اس جنگل میں آپ کے سامنے ایک شیر حملہ آور ہو کر آیا حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابو الحارث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں۔ میرے ساتھ اس سفر میں فلاں معاملہ پیش آیا۔ شیر ان کے لیے دم ہلاتا ہوا ان کے پاس پہلو میں بطور تحفظ کے کھڑا ہو گیا۔ جب کوئی خوفناک آواز سنتا۔ تو قصد کرتا اس کی طرف۔ پھر متوجہ ہوا ان کے ساتھ چلتا ہوا یہاں تک پہنچایا ان کو لشکر میں پھر واپس ہوا شیر۔

کچھ مفہوم:

آپ اندازہ کریں متابعت رسول۔ اتباع سنت کا کتنا فائدہ ہے دنیا میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر اتنا فائدہ ہے کہ ایک درندہ جو پھاڑ چیر کر کھانے کا عادی ہے اگر رسول اللہ ﷺ کی غلامی کا نام سنتا ہے، تو گرویدہ اور تابع بن جاتا ہے۔ اور غلام نوکر کی حیثیت سے پوری رات پہرا دیتا ہے تاکہ اسے جنگل کا کوئی درندہ گزند نہ پہنچائے۔ اور پھر اسی خدمت کی حالت میں حضرت سفیہ رضی اللہ عنہا کو ان لشکر کے پاس پہنچا کر پھر دھاڑتا ہے گویا الوداع کر رہا ہے۔ لہٰذا آخرت کا فائدہ اور کامیابی لامحدود ہے جس کی کوئی تعداد و شمار ہی نہیں۔ اللہ ہمیں بھی اپنے نبی ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرح متابعت رسول ﷺ اور اتباع سنت کی توفیق عطا فرما۔ امین یا الہ العلمین۔

یہ سب کچھ اِس بات کا ثمرہ ہے کہ بزرگ ہستیاں صحیح معنوں میں متبع رسول ﷺ تھے۔ جب حضرت سفیہ رضی اللہ عنہا نے شیر کو مخاطب ہو کہا کہ میں حضرت محمد ﷺ کا غلام ہوں۔ تو شیر نے جو جواب دیا وہ شاعر نے ان لفظوں میں کچھ یوں بیان کیا ہے جو ذیل میں تحریر ہے:

شیر کیا سفینے تائیں سن راہی راہ جاندے
جو غلام رسول اللہ دے آسیں غلام انہاندے

لہٰذا ایک عامل کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ متبع سنت رسول اللہ ﷺ اور صاحب اخلاص و تقویٰ ہو۔ نواب صدیق حسن خاں رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ایک بزرگ باشرع آدمی نے ایک آسیب زدہ شخص پر قرآن عظیم کی ایک آیت پڑھ کر پھونک ماری دم کیا تو آسیب زدہ آدمی بفضل خدا ٹھیک ہو گیا اللہ تعالیٰ نے اسے صحت مند کر دیا۔ چند روز بعد پھر ایک شخص کو آسیب ہوا۔ عامل مذکورہ وفات پا چکے تھے۔ ایک آدمی نے ان کی زبان سے وہ آیت سن کر یاد کر لی تھی۔ چنانچہ اس آدمی نے جا کر اس آسیب زدہ کو وہی آیت پڑھ کر دم کیا لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔ جب بار بار اس کو پڑھا تو جن نے کہا تو چلا جا تیرا کچھ اثر نہ ہوگا۔ اس شخص نے کہا آخر یہ آیت یہ وظیفہ تو وہی ہے۔ اس جن نے کہا ہاں اَلْاٰیَۃُ اَلْاٰیَۃُ وَلٰکِنَّ الرَّجُلَ غَیْرَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرَّجُلِ۔ ''آیت تو وہی ہے مگر آدمی اور ہے۔ اس سنت کی پابندی اور تقویٰ و پرہیز گاری جو اس میں تھی اس میں نہیں ہے۔''

تاجدار مدینہ ﷺ سے صحابہ کرام کی محبت:

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَعْرابِیًّا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَعْدَدْتَّ لَهَا قَالَ حُبَّ اللّٰهَ رَسُوْلِهٖ قَالَ اَنْتَ مَعَ عَنْ اَحْبَبْتَ متفق علیه وهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَ فِیْ رَوَایَةٍ لَّهُمَا مَا اَعْدَدْتُّ لَهَا مِنْ كَثِيْرِ صَوْمٍ وَلَا صَلٰوةٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَالكِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ اَنَسٌ فَمَا رَاَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ فَرِحُوْا بِشَیْءٍ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرْحَهُمْ بِهَا (بخاری مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول ﷺ عرض کی کہ قیامت کب ہے تو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے اس کو ارشاد فرمایا کہ تو نے قیامت کے لیے کیا تیار کیا ہے اعرابی نے عرض کی اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول ﷺ کی محبت تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس سے تو محبت رکھتا ہے۔ قیامت کے دن اس کے ساتھ ہوگا یہ بخاری و مسلم کی روایت ہے۔ اور یہ لفظ مسلم شریف کے ہیں۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ الخ۔ یہ آیت نازل ہوئی (پارہ ۵ رکوع ٦)

اور بخاری مسلم کی ایک اور روایت میں آتا ہے کہ اس اعرابی نے عرض کی کہ میں نے قیامت کی تیاری کے لیے نفلی روزے نہیں رکھے۔ نفلی نمازیں نہیں پڑھیں۔ نفلی صدقات نہیں کیے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نہیں دیکھا مسلمانوں کو کہ کسی چیز پر اتنے زیادہ خوش ہوئے ہوں جتنے اس اعرابی کے سوال و جواب پر خوش ہوئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ مفہوم:

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی اتباع ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے انتہائی محبت جنت کے داخلے کا ذریعہ ہی نہیں بلکہ جنت میں نبی ﷺ کی معیت کا ذریعہ بھی ہے۔ ایک شخص تاجدار مدینہ ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کو اپنی جان اور بچوں سے زیادہ چاہتا ہوں۔ اور جب تک گھر میں ہوتا ہوں آپ کو یاد کرتا رہتا ہوں۔ جب تک آپ کو دیکھ نہیں لیتا مجھ کو چین نہیں آتا۔ اب سوچتا ہوں کہ موت فوت مجھ کو اور آپ دونوں کو آنے والی ہے۔ آپ تو بلند درجہ میں پیغمبروں کے ساتھ ہوں گے۔ اور اگر میں جنت میں چلا بھی گیا تو آپ تک کیسے پہنچ سکوں گا۔ یہ سوال یہ گفتگو تاجدار مدینہ ﷺ سن کر خاموش ہو گئے۔ اتنے میں جبرئیل امین یہ آیہ کریمہ لے کر حاضر خدمت ہوئے۔

﴿ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًاO ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًاO﴾ (پارہ ۵ رکوع ۶)

جو شخص اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول کی تابعداری کرے گا ایسے لوگ قیامت کے دن ایسے لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے۔ نبیوں سے صدیقیوں سے شہداء سے نیکوکار لوگوں سے۔ اور بہت اچھے ہیں یہ لوگ از روئے رفاقت کے۔ یہ فضل ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور کافی ہے اللہ تعالیٰ جاننے والا۔

آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت و پیار کو دیکھا ہے اگر ان کو محبت ہے تو خدا اور رسول ﷺ سے اگر ان کی چاہت و پیار ہے تو خدا تعالیٰ کے مصطفیٰ ﷺ سے ہے پھر ان کی تائید و حمایت میں۔ ان کی تسلی و تشفی کے لیے جبرئیل علیہ السلام آسمان سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیات قرآنی لے کر کیوں نہ نازل ہوں۔ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ آیت مذکورہ حضرت ثوبان صحابی رضی اللہ عنہ کے بارہ میں نازل ہوئی ہے۔ ابن کثیر اور تفسیر وحیدی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بہت زیادہ محبت ہے اور مجھ کو امید ہے کہ ان کی محبت کی وجہ میں بھی ان کے ساتھ ہوں گا۔ گو میرے اعمال ایسے نہیں ہیں (وحیدی)

وَفِیْ رِوَایَةِ التِّرْمَذِیِّ قَالَ اِنِّیْ لَاُحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاُحِبُّ اَبَا بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَرْجُوْ اَنَّ اللّٰهَ یَبْعَثَنِیَ اللّٰهُ مَعَهُمْ وَ اِنْ لَّا اَعْمَلُ کَعَمَلِهِمْ (ترمذی شریف)

ترمذی شریف کی روایت میں ہے کہ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہوں اور مجھے اللہ تعالیٰ پر امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان کے ساتھ اٹھائیں گے گو میرے اعمال ان جیسے نہیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے سارے دل سے پیار کرنا:

انجیل مقدس میں ہے کسی آدمی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا دین کا پہلا حکم کیا ہے تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے سارے دل سے پیار کرے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے برابر کسی سے محبت نہ کریں یہ ہے اللہ تعالیٰ کی محبت اور یہ ہے اللہ تعالیٰ کے رسول سے پیار۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ فاتح خیبر۔ آپ کو تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنی محبت ہے، تو فاتح خیبر نے جواب میں فرمایا خدائے تعالیٰ کی قسم تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے نزدیک ہمارے مالوں سے ہماری اولادوں سے ہماری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی ماؤں سے اور سخت پیاس کی حالت میں ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں جس آدمی میں وہ پائی جائیں تو اسے ایمان کی حلاوت ایمان کا مزہ نصیب ہو جائے گا۔

(۱) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر ہو۔

(۲) جس کسی سے محبت کرے اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے کرے۔

(۳) کفر کی طرف لوٹنا ایسا ہی مشکل ہو جیسے کہ آگ میں گرنا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی جان کے ماسوا اور سب اشیاء سے آپ بہت زیادہ محبوب ہیں۔ تو تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا کہ کوئی آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میری محبت اپنی جان سے زیادہ نہ ہو۔ تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کی آقا اب آپ میری جان سے بھی مجھے زیادہ محبوب ہو۔ یہ تھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دلوں میں محبت۔ یہ تھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اتباع نبوی صلی اللہ علیہ وسلم۔ سہیل تستری رحمۃ اللہ علیہ ایک بزرگ باشرع انسان گزر چکے ہیں فرماتے ہیں کہ جو شخص ہر حال میں تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا والی نہ جانے اور اپنے نفس کو اپنی ملک میں سمجھے وہ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مزہ نہیں چکھ سکتا۔ حضرت سید الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ سے بہت محبت کرنے والے ایسے لوگ ہوں گے جو میرے بعد پیدا ہوں گے اور ان کی یہ تمنا ہوگی کاشکہ وہ اپنے مال اپنے اہل وعیال کے بدلے مجھے دیکھ لیتے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ عرض کی کہ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے باپ کے مسلمان ہونے کی بنسبت آپ کے چچا ابو طالب کے مسلمان ہونے کی زیادہ تمنا ہے۔ اس لیے کہ اس سے آپ کو زیادہ خوشی ہوگی۔ ایک دفع حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے۔ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ آپ کے اسلام قبول کرنے کی۔ آپ کے اسلام لانے کی مجھے اپنے باپ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان ہونے سے بھی زیادہ خوشی ہے۔ اس لیے کہ آپ کا اسلام لانا سید الانبیاء ﷺ کو زیادہ محبوب ہے۔ تاجدار مدینہ ﷺ۔ نبیوں کے سردار، معراج کے مہمان، بیت المقدس کے خطیب، بیت المقدس کے امام اور تمام ملائکہ و نبیوں کو امامت کرانے والے کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ایسی شخصیتیں تھے جنہوں نے خدا تعالیٰ پر اور خدا تعالیٰ کے رسول ﷺ پر اپنے والدین، اپنی بیویاں، اپنے بچے، اپنی اولادیں، اپنا کاروبار، اپنا وطن اور دیس، اپنے گھر، اپنی تجارت، اپنی مزدوری، اپنی زر اپنی دولت، اپنی عیش و عشرت، اپنا دنیاوی سکون، اپنا اچھا اور مرغن کھانا پینا، بہترین قسم کی عمدہ پوشاکیں، فاخرانہ لباس، سب کچھ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ پر نچھاور و قربان کر دیا اپنے آپ کو اللہ و رسول کے ہاتھوں فروخت کر دیا۔ بھائیو بزرگو آپ سے پوچھتا ہوں کہ ان اسلاف صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بزرگوں نے اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ سے اور خدا احکم الحاکمین سے کیا لیا ہے۔ ان لوگوں کو خدا تعالیٰ نے ان تمام مجاہدات کے عوض میں یہ دیا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ''میں اپنے بندوں سے راضی ہو گیا ہوں اور میرے بندے مدنی تاجدار ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مجھ سے راضی ہو گئے ہیں۔''

اور یہی راضی ہونے کے نغمے نبوت کے دربار سے نبوت کی زبانِ طیبہ سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ملے موصول ہوئے۔ آج جو مسلمان بھی دین اسلام کے ساتھ علم دین کے ساتھ تعلق رکھتا ہے، جب بھی کسی صحابی کا اسم گرامی اس کی زبان پر آتا ہے بے ساختہ اس کی زبان سے (رضی اللہ عنہ) کا لفظ تلاوت ہو جاتا ہے۔ عبادات کے معاملہ میں کبھی سہو بھول چوک مجھ سے بھی ہو جاتی ہو گی لیکن خدا رب العزت کا لامحدود احسان ہے کہ جب بھی کسی صحابی کا نام لیتا ہوں یا لکھتا ہوں تو (رضی اللہ عنہ) ضرور پڑھتا اور لکھتا ہوں۔ شائد اللہ رب العزت انہی باتوں کو اپنے بے پایاں فضل سے میری نجات کا ذریعہ بنا دیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام اور محبت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَامُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّابَعْدُ○ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

﴿قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَ یَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ (ال عمران پارہ ۳)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا مجوسی نام مابہ تھا ان کے والد بوذخشان اصفہان کے ایک گاؤں (جی) کے رہنے والے زمیندار تھے۔ باپ کو بیٹے سے ازحد محبت تھی۔ چونکہ آتش پرست تھے۔ اس لیے آتش کدہ کی نگرانی انہیں کے سپرد تھی۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بچپن سے مذہبی شوق رکھتے تھے۔ اس لیے جب تک آگ کے پجاری رہے۔ بڑی سختی سے آگ کی پوجا کرتے رہے اور کبھی آگ کو بجھنے نہیں دیتے تھے۔ جب عیسائیت کی طرف رجحان ہوا تو ایک دن باپ کو کسی ضروری کام کے لیے گھر رہنا پڑا اور بیٹے کو کھیتوں کی دیکھ بھال کے لیے بھیج دیا۔ راستے میں ایک گرجا تھا۔ وہاں عیسائی بڑے خضوع وخشوع سے عبادت کر رہے تھے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ گرجے کے اندر چلے گئے۔ اور لوگوں کو عبادت کرتے دیکھ کر بہت متاثر ہوئے ان کی زبان سے نکلا یہ مذہب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے مذہب سے بہتر ہے۔ کھیتوں کا خیال چھوڑ کر ان عیسائیوں سے چند باتیں دریافت کیں پھر پوچھا کہ اس مذہب کا سرچشمہ کہاں ہے؟ جواب ملا ملک شام۔ وہاں سے فارغ ہو کر گھر آئے تو باپ نے پوچھا اب تک کہاں رہے ہو۔ یہ بولے کہ گرجے میں لوگوں کو عبادت کرتے دیکھتا رہا ہوں مجھے اِن کا طریق عبادت بہت پسند آیا چنانچہ میں شام تک وہاں رہا ہوں۔

ملک شام کا سفر:

باپ نے خیال کیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ بیٹا اپنے مذہب کو تبدیل کر دے اس لیے اس کو بیڑیاں پہنا کر گھر میں مقید کر دیا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے دل میں تلاش حق کی تڑپ ضرور تھی انہوں نے عیسائیوں کو کہلا بھیجا کہ جب بھی کوئی قافلہ تجارت آئے تو مجھے ضرور اطلاع دینا۔ شام سے کاروان تجارت آیا اور جب واپس جانے لگا تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو اطلاع مل گئی وہ بیڑیوں کی قید سے نکل کر اس قافلہ میں جا ملے اور اس طرح ملک شام میں پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر لوگوں سے دریافت کیا کہ یہاں اس مذہب کا سب سے بڑا عالم کون ہے لوگوں نے بتایا کہ بشپ۔

یہ بشپ اوّل:

کے پاس پہنچے اور کہا کہ میں آپ کی خدمت میں اس لیے آیا ہوں کہ مجھے آپ کا مذہب بہت پسند آیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ کے پاس رہ کر مذہب عیسائی کا مطالعہ کروں۔ چنانچہ انہوں نے مذہب مجوسیت کو ترک کر کے عیسائی مذہب اپنا لیا۔ یہ بشپ یعنی عیسائی عالم پادری جو کردار و اخلاق کا اچھا نہ تھا فوت ہو گیا اور اس کی جگہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا بشپ:

یعنی پادری مقرر کیا گیا یہ بڑا عابد و زاہد نیک تھا رات دن خدا تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتا تھا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اس سے بڑی محبت کرنے لگے اور اس کی محبت سے فیض حاصل کرنے لگے۔ جب اس کی موت فوت کا وقت آ پہنچا تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اب میرے لیے کیا ارشاد ہے کس کے پاس ٹھہروں اور تعلیم حاصل کروں بشپ یعنی عیسائی پادری نے کہا یہاں تو کوئی عیسائی نیک بندہ مجھے نظر نہیں آتا خدا کے بندے اکثر بیت گئے ہیں اور باقی طالب دنیا ہی رہ گئے ہیں۔ جنہوں نے مذہب میں ردو بدل کر ڈالا ہے اور نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ البتہ موصل میں دین کا ایک سچا عالم پادری ضرور ہے اس کے پاس چلے جاؤ۔

موصل کو روانگی:

اس نیک بشپ کی وفات کے بعد حق کی تلاش میں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ موصل جا پہنچے اس نیک اور صالح مرد خدا کی ملاقات کی۔

تیسرا بشپ:

یہ بشپ پادری بڑا نیک، صالح، پرہیز گار مردِ خدا کی ملاقات کی یہ بشپ بڑا نیک، پرہیز گار اور خدا پرست تھا کچھ عرصہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اس کے پاس ٹھہرے اور بہت بڑا فائدہ اٹھایا اللہ تعالیٰ کی قدرت اس کا وقت بھی آخری قریب آ گیا اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میری مذہبی ہدایت کی کیا صورت ہوگی اس نیک پادری نے کہا کہ تم نصیبین میں فلاں شخص کے پاس چلے جاؤ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصیبین کا سفر:

پادری مذکور کی وفات کے بعد حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نصیبین کو روانہ ہو گئے اور نئے پادری کو ملے۔

چوتھا بشپ:

یہ پہلے پادریوں کی طرح بہت بڑا نیک عابد اور زاہد آدمی تھا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے اس سے بہت تسکین پائی ابھی تھوڑا وقت ہی اس کی خدمت میں گزرا تھا کہ اس نے بھی داعی اجل کو لبیک کہہ دیا۔ جب فوت ہونے کا وقت قریب آیا تو اس نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو کہا کہ تم عموریہ کے اسقف کے پاس چلے جاؤ وہ بہتر آدمی ہے۔

عموریہ کا سفر:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اس اسقف یعنی پادری کی وفات کے بعد عموریہ کو روانہ ہو گئے اور وہاں کے اسقف یعنی پادری کو مل کر اپنی ساری داستان سنائی۔

پانچواں اسقف یعنی پادری:

وہ بڑی محبت سے پیش آیا اور انہیں اپنے پاس ٹھہرا لیا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کچھ بکریاں مول لے لیں ان کا دودھ استعمال کرتے اور اسقف پادری سے روحانی غذا حاصل کرتے خدا تعالیٰ کی قدرت اس اسقف پادری کا پیراہن زندگی بھی چاک ہو گیا جب آثارِ موت نمایاں ہوئے تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے تلاش حق کی خاطر جتنے سفر کیے تھے سب کی کیفیت سنائی اور کہا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب میں کدھر جاؤں۔

عموریہ کے اسقف پادری کی وصیت اور بشارت:

اس نیک اور پاک باز اسقف نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو وصیت کی۔ بیٹا بزرگانِ خدا کا قحط پڑ گیا ہے۔ اللہ والے سب چل بسے ہیں اب میں تم کو کس کا پتہ دوں؟ ہاں اب اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کا وقت قریب آ گیا ہے جو صحرائے عرب سے اٹھ کر دین ابراہیمی علیہ السلام پیش کرے گا۔ دینِ ابراہیم علیہ السلام کو زندہ کرے گا۔ وہ کھجوروں والی زمین کی طرف ہجرت کرے گا وہ صدقہ کو اپنے لیے حرام جانے گا اور ہدیہ قبول کرے گا اس کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی اب تم اگر مل سکو تو اسے ضرور ملو۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور عرب کا سفر:

اسقف یعنی پادری مذکور کی رحلت کے بعد ایسا اتفاق ہوا کہ بنو کلب قبیلہ کے تاجروں کا ادھر جانا ہوا تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ انہیں ملے اور کہا کہ مجھ کو عرب میں آپ لے چلیں تو میں اپنی سب بکریاں اور گائیں آپ کو دے دوں گا انہوں نے مان لیا اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ عازم عرب ہوئے۔

مجھ میں فریاد جو پنہاں ہے سناؤں کس کو
تپش شوق کا نظارہ دکھاؤں کس کو
صفت شمع لحد مردہ ہے محفل میری
آہ اے رات بڑی دور ہے منزل میری

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فروخت ہو گئے:

بنو کلب کے تاجروں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو دھوکا دیا اور وادی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

القریٰ میں لا کر ان کو بحیثیت ایک غلام ایک یہودی کے پاس فروخت کر دیا اور خود چلے گئے۔ ابھی یہاں تھوڑے ہی دن ٹھہرے تھے کہ ان کے یہودی آقا کا چچازاد بھائی مدینہ سے اس کو ملنے کے لیے آیا۔ یہودی نے حضرت سلمان فارسی کو اپنے بھائی کے پاس فروخت کر دیا اور وہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو غلام بنا کر مدینے میں لے آیا۔

غلامی اور سفر مدینہ:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ دو بار بکے اور اب دوہری غلامی کی ذلت اٹھاتے ہوئے مدینہ منورہ آ پہنچے انہیں کیا معلوم تھا کہ یہ غلامی انہیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا رہی ہے جیسے کسی شاعر کا کہنا ہے۔

اسی سے ہو گی تیرے غمکدہ کی آبادی
تیری غلامی کے صدقے ہزار آبادی

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اسقف یعنی پادری کی نشان دہی کے مطابق اب کھجوروں والی زمین میں آ گئے لیکن رسالت کا مہر تاباں ابھی مکہ کی سرزمین میں ضوفشاں تھا اور ظلم وستم کے تاریک بادلوں میں پنہاں تھا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو ان کا آقا اتنا مصروف رکھتا تھا اس قدر محنت لیتا کہ ان کو اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حال پوچھنے کا وقت نہ ملتا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اسی انتظار میں تھے۔ آفتاب نبوت مدینہ کے افق پر ضیا بار ہو گیا۔ اب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی گھڑیاں انتظار کی کی ختم ہوئیں اور شب ہجر سے صبح وصال کی روشنی پھیلی یعنی شافع محشر ہجرت فرماتے ہوئے مدینہ طیبہ میں آ گئے۔ شاعر نے لکھا ہے:

جب سے آباد تیرا عشق ہوا سینے میں
نئے جوہر ہوئے پیدا میرے آئینے میں
حسن سے عشق کی فطرت کو ہے تحریک کمال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجھ سے سرسبز ہوئے میری امیدوں کے نہال

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام:

کھجوروں کے باغ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ درخت پر کچھ کام کے لیے چڑھے ہوئے تھے اور ان کا آقا درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نے آ کر اس کو کہا۔ بنی قیلہ کو خدا تباہ کرے وہ سب قبا میں ایک شخص کے پاس اکٹھے ہوئے ہیں جو مکہ سے آیا ہے یہ اس کو پیغمبر سمجھتے ہیں۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے جونہی یہ مژدہ جانفزا سنا تو ان کا پیمانہ شکیب لبریز ہو گیا اور ضبط کی قوت جاتی رہی۔ طبیعت میں عجیب کیفیت پیدا ہوئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت سن کر فرطِ مسرت سے قریب تھے کہ فرش زمیں پر آ گرتے۔ بڑی جلدی درخت سے اترے اور یکا یک اپنے آقا سے پوچھا کہ آپ کیا ذکر کر رہے تھے اس نے ڈانٹ پلائی اور کہا کہ تم اپنا کام کرو! اب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے لیے صبر کرنا نہایت مشکل تھا۔ فرصت پا کر کھانے کی کچھ اشیاء لے کر بارگاہِ رسالت میں پہنچے اور عرض کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ خدا تعالیٰ کے چنے ہوئے بندے ہیں اور آپ کے ساتھ کئی غریب الوطن آئے ہوئے ہیں۔ میں کچھ چیزیں صدقہ کے طور پر لایا ہوں انہیں قبول فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ قبول نہ کیا اور فرمایا کہ دوسرے محتاجوں کو دے دیا جائے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے اسقف یعنی پادری کے کہنے کے مطابق ایک علامت نبوت کو پہچان لیا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ کی چیز کو قبول نہیں کرے گا۔ دوسرے دن حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہدیہ لے کر حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا کہ کل جناب نے صدقہ نہیں قبول کیا تھا آج ہدیہ یعنی تحفہ لایا ہوں قبول فرمائیں۔ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدیہ قبول کر لیا۔ خود بھی کھایا اور دوسروں کو بھی دیا۔ اب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ایک اور نشانی بھی دیکھ لی جو نبوت پر شاہد تھی اس کے بعد حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ایک طریق سے مہر نبوت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی زیارت بھی کر لی۔ اس وقت آپ کی آنکھیں محبت کے آنسوؤں سے تر ہو گئیں کہ نبوت کی تینوں نشانیاں پالیں پھر مہر نبوت کو چومنے کے لیے جھکے۔ تو تاجدارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا سلمان سامنے آؤ یہ سامنے آئے اور اپنی تمام سرگذشت تاجدار مدینہ ﷺ کو کہہ سنائی اور اتنی منزلیں تہہ کرنے کے بعد اب گوہر مقصود پالیا کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ کسی شاعر نے کیا خوب لکھا ہے جو ذیل میں تحریر ہے:

مجھ کو حلقے میں تبسم نے لیا خورشید کے
شامِ غم رخصت ہوئی جلوؤں میں صبح عید کے

یہودی آقا سے آزادی:

چونکہ غلام تھے اس لیے اسلامی فرائض کو بجا نہیں لا سکتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ بدر اور احد کے غزوؤں میں شامل نہ ہو سکے۔ رسول رحمت ﷺ نے ان سے فرمایا بہتر ہے کہ اپنے آقا کو کچھ معاوضہ دے کر آزاد ہو جاؤ انہوں نے اپنے آقا کو آزادی کے لیے کہا تو اس نے تین سو درخت کھجور کے اور چالیس اوقیہ سونا لے کر آزاد کرنا منظور کر لیا۔ خدا تعالیٰ نے ایسے اسباب پیدا کر دیئے کہ ایک ہی سال میں تین سو درخت کھجور کے مہیا ہو گئے باقی سونا رہ گیا خدا تعالیٰ نے اس کا بھی بندوبست کر دیا کہ غزوہ میں مرغی کے انڈے کے برابر سونا آیا تاجدارِ مدینہ ﷺ نے اپنی زبان مبارک اس پر پھیر کر دعائے برکت فرمائی اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو دے دیا انہوں نے یہودی کے حوالے کر دیا اس نے تولا تو چالیس اوقیہ ہوا اب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ آزاد ہو گئے اور سرورِ کائنات ﷺ کی خدمت میں رہنا شروع کر دیا۔ جیسے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے

بعد ازیں روئے من و آئینہ حسن نگار
کہ در آنجا خبر از جلوہ ذاتم دادند

(مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سیرت و تاریخ کی دوسری کتب)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام:

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرے کچھ اونٹ گم ہو گئے میں ان کی تلاش میں باہر نکلا بہت دور دراز وہ مجھے جنگل میں مل گئے لیکن اتنے میں شام ہوگئی اور میں نے جاہلیت کے دستور کے مطابق اونچی آواز سے کہا۔ میں اس جنگل کے سردار جن کی پناہ پکڑتا ہوں۔ جونہی میں نے یہ الفاظ کہے تو معاً ایک آواز غیب سے آئی اور مجھے یہ اشعار سنائی دینے لگے۔

وَيَحْكَ عُذْ بِاللّٰهِ ذِي الْجَلَالِ
وَالْمَجْدِ وَالنَّعْمَآءِ وَالْاَفْضَالِ

''افسوس تجھ پر جنوں کی پناہ لینے والے اللہ ذی الجلال کی پناہ لے۔ جو بزرگیوں والا نعمتیں دینے والا فضل کرنے والا ہے۔''

مُنَزِّلَ الْحَرَامِ وَالْحَلَالِ وَوَحِّدِ اللّٰهَ وَلَا تُبَالِ

''جو حلال اور حرام کے احکام نازل کرنے والا ہے اور اللہ کی توحید مان اور کچھ فکر نہ کر۔''

مَا هُوَ ذِي الْجِنِّ مِنَ الْاَهْوَالِ وَاقْرَءْ اٰيَاتٍ مِنَ الْاَنْفَالِ

''جنوں سے ڈرنا اور خوف کرنا چھوڑ دے۔ سورہ انفال کی آیتیں پڑھ۔''

اِذْ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلَى الْاَمْيَالِ وَفِيْ سُهُوْلِ الْاَرْضِ وَالْجِبَالِ

''ہر ہر منزل پر صرف اللہ تعالیٰ کو یاد کر۔ میدانوں اور پہاڑوں پر اسی کا ذکر کر۔''

وَصَارَ كَيْدُ الْجِنِّ فِيْ سِفَالِ اِلَّا تُقًى وَصَالِحُ الْاَعْمَالِ

''جنوں کے مکر و فریب تو جل گئے۔ اب صرف پرہیز گاری اور نیک اعمال ہی کام آئیں گے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے غیب سے یہ اشعار سنے تو مارے خوف کے لرزنے لگا اور حواس ٹھکانے نہ رہے۔ دل کڑا کر کے جب ذرا سنبھلا تو کہنے لگا۔

يَاَيُّهَا الدَّاعِيْ مَا تَقُوْلُ اَرُشْدٌ عِنْدَكَ اَمْ تَضْلِيْلُ

''اے بلانے والے جو تو مجھے کہہ رہا ہے۔ کیا یہ ہدایت کی بات ہے یا گمراہی ہے۔ اس کے جواب میں پھر ہاتف غیب یوں ترنم ہوا۔''

هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ذُوالْخَيْرَاتِ يَثْرِبَ يَدْعُوْا اِلَى النَّجَاتِ

''یہ ہیں اللہ کے رسول بھلائیوں والے نیکیوں والے۔ مدینہ منورہ میں بلاتے ہیں لوگوں کو نجات کی طرف۔''

جَآءَ بِيَاسِيْنَ وَحَمِيْمَاتٍ وَسُوْرٍ بَعْدُ مُفَصَّلَاتٍ

''جو قرآن میں سورہ یاسین اور حامیم والی سورتیں لے کر آئے ہیں۔ ان کے ساتھ بہت سی مفصل کی بھی سورتیں لائے ہیں۔''

مُحَرَّمَاتٍ وَ مُحَلَّلَاتٍ يَامُرُ بِالصَّوْمِ وَبِالصَّلٰوتِ

''ان سورتوں نے حلال اور حرام کے احکام واضح کر دیئے ہیں۔ اور یہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم روزے اور نماز کا حکم دیتے ہیں۔

يَنْزَجِرُ النَّاسَ عَنِ الْهُنَاتِ قَدْ كُنَّ فِي الْاَنَامِ مُنْكَرَاتِ

''اور برے کاموں سے منع کرتے ہیں۔ اور روئے زمین کی بدیوں کو ملیا میٹ کر رہے ہیں۔''

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھ پر خوف طاری ہو گیا میں سخت ڈرا کہ کون میرے ساتھ مصروف کلام ہے۔ بڑی ہمت اور جرأت کے ساتھ میں نے کہا۔ اے اشعار پڑھنے والے بتاؤ کہ تم کون ہو۔ جواب ملا کہ میرا نام مالک ہے میں مسلمان جن ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نجد کے مسلمان جنوں کی طرف امیر بنا کر بھیجا ہے میں ان سب کا سردار ہوں میں اس جنگل سے گزر رہا تھا کہ تو نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگل کے سردار جن کی پناہ چاہی یہ شرکیہ الفاظ سن کر میرے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ اور تجھ کو تبلیغ کرنے لگا کہ شرک چھوڑ دو توحید کے راستے پر چل پڑو۔ مواحد بن جاؤ۔ مافوق الاسباب طور پر صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارنا اور اسی کی پناہ میں آنا چاہئے۔ اے انسان میں نے دین اسلام قبول کر لیا ہے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت میری رگ رگ میں سما گئی ہے کیونکہ مجھے ان سے ہدایت ملی ہے۔ خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ نے کہا اے مالک امیر جنات تمہاری گفتگو سن کر میرے دل میں خدا کے رسول ﷺ کی زیارت کا شوق پیدا ہو گیا ہے۔ اگر کوئی اس وقت میرے اونٹوں کی حفاظت کرنے والا ہوتا تو میں یہاں سے ہی سیدھا مدینہ منورہ پہنچ کر داعی اسلام کی زیارت کا شرف حاصل کرتا اور مسلمان ہو جاتا۔ امیر جنات نے کہا اگر یہ عزم ہے تو تم مدینہ منورہ چلے جاؤ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہارے اونٹ تمہارے گھر پہنچا دوں گا۔ خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ نے یہ بات سن کر مارے خوشی کے پھولے نہ سمائے اور وہ باغ باغ ہو گئے اور ایک اونٹ پر سوار ہو کر مدینہ کی طرف چل دیئے۔ حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں روانہ ہوا تو امیر جنات نے مجھے ان دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ ذیل کے شعر میں ہے:

صَاحَبَكَ اللّٰهُ وَسَلَّمَ نَفْسَكَا وَبَلَّغَ الْاَهْلَ وَاَدَّای رَحْلَكَا

''خدا تیرا ساتھ دے اور تیری جان سلامت رکھے۔ اور تجھے تیری سواری منزل مقصود پر پہنچا دے۔''

اٰمِنْ بِهٖ اَصْلَحَ رَبِّیْ حَقَّكَا وَانْصُرْهُ اَعَدَّ رَبِّیْ نَصْرَكَا

''تو ان پر ایمان لا اللہ تجھے نجات دے۔ اور ان کی دین میں مدد کر خدائے برتر تیری مدد کرے گا۔''

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ چلتے چلتے مدینہ منورہ میں پہنچ گئے۔ مسجد نبوی ﷺ کے نزدیک اونٹ سے اترے یہ جمعۃ المبارک کا دن تھا مسجد میں لوگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز جمعہ ادا کرنے کے لیے آئے ہوئے تھے۔ حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اونٹ کو وہاں باندھ دیا اور دل میں سوچ رہا تھا کہ نماز کے بعد خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوں گا ابھی اسی سوچ میں تھا کہ صحابی میری طرف آئے ایک ابوذر رضی اللہ عنہ اور دوسرے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ انہوں نے مجھ کو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو اندر بلا رہے ہیں میں دل میں بے حد خوش ہوا اور طہارت اختیار کر کے مسجد کے اندر چلا گیا اور دیکھا کہ خدا تعالیٰ کے محبوب حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے ہیں خدا کی قسم مجھے ایسا دکھائی دیا کہ چودھویں رات کا چاند نور برسا رہا ہے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ما فعل الشيخ الذى ضمن لك ان يؤدى ابلك الى اهلك سالمة اما انه قد اداها الى اهلك سالمة

ترجمہ خریم بن فاتک تمہیں معلوم ہے کہ جس شخص امیر جنات نے تجھ سے وعدہ کیا تھا۔ کیا تمہارے اونٹ صحیح سلامت تمہارے گھر پہنچا دے گا اس نے کہا اس نے کیا کیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اس نے وعدہ کے مطابق تمہارے اونٹ صحیح سلامت پہنچا دیئے۔ خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ اس پر اپنی رحمت نازل کرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہاں اللہ اس پر اپنی رحمت نازل کرے۔ خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ نے جی بھر کر رحمت عالم رضی اللہ عنہ کی زیارت کی اور مشرف بااسلام ہوئے۔ رضی الله عنه و رضوعنه۔ حضرت خریم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے خطبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو حدیث بیان کی وہ یہ ہے

ما من مسلم تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوَضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰى اصَلٰوةً يَحْفَظُهَا وَيَعْقِلُهَا اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ (طبرانی منتخب کنزل العمال برحاشیه مسند امام احمد)

''جو مسلمان سنوار کر وضو کرے اور سنت کے مطابق وضو کرے پھر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حفاظت کے ساتھ سمجھ کر نماز ادا کرے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

مسلمان بھائیو! قربان ہو جاؤ رسول رحمت ﷺ کی ذات اقدس پر ان کی زندگی۔ ان کی سنت ان کی متابعت اپنے تن بدن جان کی روح تصور کر کے آپ کے غلام آپ کے خادم بن جاؤ۔ چونکہ آپ بہت بڑے رتبے والے ہیں۔ سرورِ کائنات ﷺ۔ رسول ﷺ ہیں انسانوں کے۔ رسول ہیں جنوں کے، وہ عالی شان ذات سید الانبیاء ہیں، آپ ﷺ رسول سموات والارض ہیں۔ آپ ﷺ مدینہ کے تاجدار ہیں، آپ ﷺ مکے کے سردار ہیں۔ آپ ﷺ سید العرب والعجم ہیں۔ آپ ﷺ معراج والے ہیں۔ آپ ﷺ سدرۃ المنتہیٰ والے ہیں۔ آپ ﷺ عرب کے سب قبائل میں ممتاز قبیلہ بنی ہاشم والے ہاشمی ہیں۔ آپ ﷺ قبیلہ کے چشم و چراغ ہیں۔ آپ ﷺ سید ولد آدم ہیں۔ آپ ﷺ شفاعت کبریٰ والے ہیں۔ آپ ﷺ ہی سب سے پہلے گنبد حضرا سے اٹھائے جانے والے ہیں۔ آپ ﷺ ہی جنت کے دروازے کو سب سے پہلے کھٹکھٹانے کھولوانے والے ہیں۔ آپ ﷺ ہی بیت المقدس کے امام و خطیب ہیں۔ آپ ﷺ ہی خدا تعالیٰ کے بعد تمام کائنات سے افضل و بہتر ہیں۔ قاضی محمد سلیمان منصور پوری نے کیا خوب لکھا ہے:

اے کہ برتخت سیادت زازل جاداری
آنچہ خوباں ہماں دارند تو تنہا داری

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی بَدْرِ التَّامِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الظَّلَامِ

''الٰہی درود بھیج چودھویں رات کے پورے چاند پر۔ الٰہی درود بھیج اندھیروں کو مٹانے والے نور ہدایت پر۔''

تین مسجدوں کے سوا کسی کے لیے بغرض ثواب سفر نہ کیا جائے:

لَا تَتَّخِذُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَلَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنْ صَلٰوتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ۔ (سنن ابی داؤد کتاب المناسك باب زیارة القبور)

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری قبر کو میلا نہ بنالینا اور اپنے گھروں کو قبریں نہ بنانا تم جہاں بھی ہو مجھ پر درود بھیجا کرو۔ تمہارے درود مجھے پہنچ جاتے ہیں۔ دور دراز سفر کر کے قبروں مزاروں کی زیارت کے لیے جانا بالکل حرام وممنوع ہے۔

اور چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا (وَفِیْ رَوَایَةٍ) اِنَّمَا یُسَافَرُ اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ صَلَی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم وَ مَسْجِدِ الْاَقْصٰی۔

''تین مسجدوں کے سوا کسی کے لیے بھی بغرض ثواب سفر نہ کیا جائے۔ مسجد حرام یعنی بیت اللہ شریف کی مسجد۔ مسجد رسول اللہ ﷺ یعنی مسجد نبوی ﷺ۔ اور مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس کی مسجد قدس۔

دوم: حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

لَاتُشَدُّوْا اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِیْ ھٰذَا وَالْمَسْجِدِالْحَرَامِ وَ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی۔

یعنی تین مسجدوں کے سوا کسی کے لیے بھی بغرض ثواب سفر نہ کرو میری یہ مسجد، مسجد حرام، مسجد اقصیٰ۔

سوئم: حضرت ابو بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

اِنَّہٗ لَقِیَ اَبَا ھُرَیْرَةَ وَھُوَ جَآءَ فَقَالَ مِنْ اَیْنَ اَقْبَلْتَ قَالَ اَقْبَلْتُ مِنَ الطُّوْرِ صَلَّیْتُ فِیْہِ قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَوْ اَدْرَکْتُکَ لَوْ تَذْھَبُ اِنِّیْ سَمِعْتُ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّم يقول لَاتُشَدُّالرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ۔ اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَسْجِدِى هٰذَا وَ الْمَسْجِدُالْاَقْصٰى۔

(صحيح مسلم كتاب الحج صحيح بخارى)

''میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملا جبکہ وہ کہیں سے تشریف لا رہے تھے میں نے دریافت کیا کہ آپ کہاں سے آ رہے ہو۔ کہنے لگے کوہ طور سے واپس آ رہا ہوں میں نے وہاں نماز ادا کی ہے۔ ابو بصرہ غفاری کہنے لگے اگر آپ سے پہلے ملاقات ہو جاتی تو آپ نہ جاتے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تین مسجدوں کے سوا کہیں بھی بغرض ثواب سفر کر کے نہ جاؤ۔ مسجد حرام' مسجد نبوی' مسجد اقصیٰ۔''

چہارم: حضرت قزعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ اِلَى الطُّوْرِ فَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ لَاتُشَدُّالرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّم وَالْمَسْجِدُ الْاَقْصٰى وَدَعْ عَنْكَ الطُّوْرَ فَلَا تَاتِهِ۔

''میں نے کوہ طور کی طرف جانے کا ارادہ کیا تو حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا انہوں نے فرمایا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ تین مسجدوں کے سوا کہیں سفر کر کے نہ جایا جائے۔ مسجد حرام' مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور مسجد اقصیٰ۔ لہٰذا کوہ طور کو چھوڑ وہاں مت جانا۔

مندرجہ بالا چار عدد سب روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ پاکستان کے طول وعرض میں جو مسلمان مرد عورتیں بچے بچیاں لمبا سفر کر کے سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ عرف داتا صاحب لاہور۔ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ پاکپتن، موڑہ شریف، گولڑہ شریف، توسہ شریف، حسن ابدال بابا ولی کندھاری کے مزار پر۔ چاچڑ ان شریف کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزار پر، بہاؤالحق ملتانی کے مزار پر، اللہ ہو گوجرانوالہ کے مزار پر۔ نانگے شاہ گوندلانوالہ اڈہ کے پاس گوجرانوالہ مزار پر، پیران کلیر کے مزار پر، سیالکوٹ علی پور سیداں پیر مہر علی کے مزار پر، حق باہو ضلع جھنگ کے مزار پر، اکثر مزارات پر لوگ پوری تیاری اور سامان باندھ کر بکثرت ہزاروں روپے خرچ کر کے جاتے ہیں ایسے سفر میں کپڑے میلے کچیلے ہوتے ہیں جسم اور سر منہ خاک آلود ہوتا ہے۔ لوگ ایسا سفر صرف برکت اور ثواب سمجھ کر کرتے ہیں۔ حالانکہ مذکورہ حدیثوں سے ان سفروں کی تردید اور گناہ ہونا ثابت ہے۔ نہیں بھائیو گناہ ہی نہیں بلکہ بدعت اور عین شرک ہے۔ اگر عاجز کی تحریر تقریر پر اعتبار نہ ہو تو میلے اور عرس کے موقع پر خود جا کر ملاحظہ کریں کہ صحیح کہہ رہا ہوں یا نہیں۔

حضرت مولانا حالی نے مسلمانوں کی عظمت کے موضوع پر کیا خوب لکھا ہے:

کیا امیوں نے جہاں میں اجالا ہوا جس سے اسلام کا بول بالا
بتوں کو عرب اور عجم سے نکالا ہر ایک ڈوبتی ناؤ کو جا سنبھالا
زمانہ میں پھیلائی توحید مطلق
لگی آنے گھر گھر سے آواز حق حق

ہوا غلغلہ نیکیوں کا بدوں میں پڑی کھلبلی کفر کی سرحدوں میں
ہوئی آتش افسردہ آتشکدوں میں لگی خاک سی اڑنے سب معبدوں میں
ہوا کعبہ آباد سب گھر اجڑ کر
جمے ایک جا سارے دنگل بچھڑ کر

ہر اک علم کے فن کے جویا ہوئے وہ ہر اک کام میں سب بالا ہوئے وہ
فلاحت میں بے مثل و یکتا ہوئے وہ سیاحت میں مشہور دنیا ہوئے وہ
ہر اک ملک میں ان کی پھیلی عمارت
ہر اک قوم نے ان سے سیکھی تجارت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سدا ان کو مرغوب سیر و سفر تھا ہر اک براعظم میں ان کا گزر تھا
تمام ان کا چھانا ہوا بحر و بر تھا جو لنکا میں ڈیرا تو بربر میں گھر تھا
وہ گنتے تھے یکساں وطن اور سفر کو
گھر اپنا سمجھتے تھے ہر دشت و در کو

جہاں کو ہے یاد ان کی رفتار اب تک کہ نقش قدم ہیں نمودار اب تک
ملایا میں ہیں ان کے آثار اب تک انہیں رو رہا ہے ملیبار اب تک
ہمالہ کو ہیں واقعات ان کے ازبر
نشان ان کے باقی ہیں جبرالٹر پر

حضرت مولانا حالی رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ کرام تبع تابعین سلف صالحین کے بارہ میں لکھ کر موجودہ دور کے مسلمانوں کو جھنجھوڑا ہے کہ مسلمانوں دین اسلام کے بارے میں کتاب وسنت پر عمل کرتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں اور ان کے اعمال حسنہ کو اپناؤ۔ ان کو اپنا مقتدا اور پیش رو مانوں ان کے شرعی راستوں کو اپنے لیے مشعل راہ تصور کرتے ہوئے اپنا رہبر و راہنما مانوں ان کے نقش قدم پر چل کر اپنی دنیا و برزخ اور آخرت کو سنوارو۔ تاکہ دنیا میں آنے اور پیدا ہونے کا مقصد پورا ہو جائے۔

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان وعظمت:

آپ کی پیدائش سے قبل کئی ہزار سال کے پہلے واقعات عرض کرتا ہوں تاکہ آپ کی عظمت کا عنوان نکھر کر سامنے آجائے۔ حضرت مسیح علیہ السلام سے قریباً دو ہزار سال پیشتر کا ذکر ہے کہ سلطنت بابل نہایت عروج پر تھی۔ سلطنت کی مالی حالت مستحکم اور فوجی طاقت زبردست تھی۔ دولت کثیر امن بسیط نے بادشاہ کے دماغ میں نخوت وغرور اس قدر بھر دیا تھا کہ اس نے سلطنت کے معبد اعظم میں اپنی سونے کی مورت رکھ کر حکم دیا تھا کہ مخلوق اسی کو سجدہ کرے اور اسی سے منت و

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نذر و نیاز مانگی جایا کرے۔ اللہ رب العلمین نے ان کی ہدایت کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مبعوث کیا۔ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ نسب کئی واسطوں سے حضرت نوح علیہ السلام سے جا ملتا ہے۔ بادشاہ کو توحید کی آواز پسند نہ آئی کیونکہ اس کے قبول کرنے سے بادشاہ کو خدائی کے درجہ سے اتر کر بندہ بننا پڑتا تھا اس لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا گھرانا بھی جو بادشاہ رس تھا۔ اپنے خاندان کے نونہال سے ناراض ہو گیا قوم اور سلطنت کی مخالفت دیکھ کر انہوں نے وطن چھوڑ دیا۔ سرہ جو بیوی تھی اور لوط بن فاران جوان کا برادر زادہ تھا۔ دونوں نے مہاجرت میں ان کا ساتھ دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی گزران کے لیے بھیڑ بکریاں رکھ لی تھیں خدا تعالیٰ نے ان میں برکت دی اور وہ بڑھ کر بہت گلے یعنی اجڑ بن گئے۔ امساک بارش سے وہ سرسبز میدان جہاں ان کے اجڑ رہتے اور کھاتے پیتے تھے جب کف بیاباں بن گیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام وہاں سے آگے بڑھے چلے گئے اور مصر پہنچ گئے۔ مصر پر اس وقت جو بادشاہ تھا اس کا نام رقیون تھا۔ بعض مورخین نے اس کا نام طوطیس بھی لکھا ہے۔ اور انہوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ اس کا اصلی نام رقیون ہے اور اس کا شاہی نام طوطیس ہے۔ جیسا کہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی مایہ ناز کتاب رحمۃ للعلمین میں رقم طراز ہیں۔ دراصل وہ بادشاہ بابل ہی کا باشندہ تھا۔ ممکن ہے مصر جاتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہموطنی کی وجہ سے تعارف خیال کر لیا ہو۔ بادشاہ مصر نے بی بی سرہ کو اپنے ملک کی خاتون سمجھ کر اپنے لیے پسند کیا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اسے جلد معلوم کرا دیا کہ وہ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ کی بیوی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس نے نہایت قدر و منزلت کی اور جب وہ وہاں سے وطن کو واپس ہوئے۔ تو اس نے اپنی بیٹی حاجرہ بھی ساتھ کر دی۔ تاکہ اسی نیک خاندان میں اس کی تربیت ہو اور وہ اپنے ہی ملک اور قدیم نسل کے باشندوں میں بیاہی جائے۔ اپنے مہمان نواز بادشاہ کی خوش آئند آرزو کے پورا کرنے کی عرض سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکاح کر لیا۔ خدا تعالیٰ نے پہلوٹھا بیٹا اسی کے بطن سے عنایت کیا۔ اس کا نام اسماعیل علیہ السلام رکھا گیا۔ بی بی سرہ جن کا نام سارہ بھی آتا ہے۔ دوسرا لڑکا پیدا ہوا اس کا نام اسحٰق علیہ السلام رکھا گیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے دوست حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بتا دیا تھا کہ یہ دونوں بیٹے بابرکت ہوں گے اور بڑی بڑی قوموں کے جداعلیٰ ہوں گے اور ان کی اولاد کثرت سے ہوگی اور گنی نہ جائے گی۔ اس لئے باپ نے خدا تعالیٰ کے حکم اور کنبہ والوں کی درخواست پر ان کے لیے علیحدہ علیحدہ ملک تقسیم کر دیئے تھے۔ شام کا ملک حضرت اسحٰق علیہ السلام کو دیا کیونکہ بابل اس کے مشرق میں تھا اور حضرت اسحٰق علیہ السلام کو اپنے ننھیال سے قرب کا موقع ملا۔ عرب کا ملک حضرت اسماعیل علیہ السلام کو دیا کیونکہ مصر اس کے مغرب میں تھا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اپنے ننھیال سے قریب تر رہنے کا موقعہ مل گیا۔ اور بایں ہمہ دونوں بھائی اس طرح آباد ہوئے کہ ان کے درمیان کوئی تیسرا ملک نہ تھا تاکہ وقت پر ایک بھائی دوسرے بھائی کی امداد واعانت کر سکے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی شادی بنو جرہم کے سردار مضاض کی بیٹی سے ہوئی تھی۔ بنو جرہم عرب کا قدیم حکمران قبیلہ تھا اور مضاض علاقہ کا واحد فرمانروا تھا۔ اور حضرت اسحٰق علیہ السلام کی شادی اپنے ننھیال میں ہوئی تھی اس طرح ایک ہی نسل کے بچوں میں جسمانی بعد بڑھتا رہا۔ لیکن اللہ رب العلمین وقتاً فوقتاً اس بعد کو دونوں قوموں کے باہم ملاپ اور معاونت سے دور فرماتا رہا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے خوف سے بھاگ کر عرب ہی میں پناہ لی تھی اور پھر جب وہ بنی اسرائیل کو مصر سے نجات دے کر لائے تب بیابان عرب ہی میں انہوں نے چالیس سال پورے کیے تھے۔ حضرت داؤد بھی جب بادشاہ سموئیل کے خوف سے بھاگ کر اپنے ملک سے نکلے تھے تو عرب ہی میں آ کر ٹھہرے تھے۔ جب بنی اسرائیل کو بخت نصر شاہ بابل نے تباہ کیا تھا تو انہیں معدن بن عدنان نے عرب ہی میں آرام سے رکھا تھا۔ حضرت اسحٰق علیہ السلام کی اولاد میں پیدا ہونے والے انبیاء علیہم السلام نے بھی اپنے الہامات میں بنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسماعیل کی بابت بہت اشارے کیے ہیں اس جگہ میرا مقصود صرف کچھ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی بابت لکھنے کا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کو اور ان کی والدہ ماجدہ کو اس جگہ آباد کیا تھا جہاں اب مکہ آباد ہے' مقدس باپ نے نامور بیٹے کی شمولیت سے اس جگہ ایک مسجد بھی (مکعب شکل کی) بنا دی تھی اور خدا تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ وہ مالک الملک اس سنسان جگہ میں آباد ہونے والی قوم کی روزی کا خود سامان کرے انہیں کھانے کے لیے عمدہ عمدہ میوے ترکاریاں ملتی رہیں اور ان کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے ایک عظیم الشان رسول بھی اسی مقام پر پیدا ہوا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں بارہ بیٹے پیدا ہوئے۔ انہوں نے عرب کو آپس میں تقسیم کر لیا اور وہ بہت جلد اس قدر پھیل گئے کہ مغرب کی طرف مصر سے جو ان کا ننھیال تھا جا ملے اور جنوب کی طرف ان کے خیمے یمن تک پہنچ گئے جہاں باپ نے ان کے بھائیوں بنو قطورہ کو آباد کیا تھا۔ اور شمال کی طرف ان کی بستیاں شام سے جا ملیں جہاں ان کے بھائی بنو اسحٰق آباد تھے۔ اس طرح ایک ہی باپ کے فرزند بابل اور مصر کے قدیم علم و تہذیب کے مالک ہو گئے اور بحر ہند و بخیرہ احمر کے ایسے بندرگاہوں پر ان کا قبضہ ہو گیا۔ جہاں سے اس وقت کی متمدن دنیا کی تجارت پر وہ اپنا قبضہ کر سکتے تھے۔ اور عرب کا اندرونی حصہ بھی ان کے پاس آ گیا جو غیر اقوام سے بچاؤ کے لیے ہمیشہ ناقابل تسخیر حصار ثابت ہوا ہے۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں ان کا دوسرا فرزند قیدار نہایت نامور ہوا ہے۔ قیدار کی اولاد خاص مکہ میں آباد ہوئی انہوں نے اپنے باپ کی طرح اس مقدس مسجد کے حقوق کو ہمیشہ پورا کیا جو دنیا کے لیے پہلی درسگاہ تھی۔ قیدار کی اولاد میں ۳۷ پشت کے بعد عدنان اول نہایت اولوالعزم شخص گزرا ہے اس کے چھوٹے بھائی عک نے یمن میں سلطنت قائم کر لی تھی۔ عدنان کے بعد اس قوم پر بنی جرہم کا قبیلہ غالب آ گیا اگرچہ وہ ان کے ماموں ہی تھے تاہم بنی جرہم نے ان کو ۲۰۷ء میں مکہ سے نکال دیا کیونکہ نبو اسماعیل علیہ السلام نے اب تک بنی جرہم کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بت پرستی میں ساتھ نہ دیا تھا۔ لیکن قصی نے جو عدنان دوم سے پندرھویں پشت میں ہے پھر مکہ پر قبضہ حاصل کیا۔ اور اس نے مکہ میں مشترکہ حکومت کی بنیاد ۴۴۰ء میں رکھ کر مندرجہ ذیل عہدے قائم کیے۔ (۱) رخادہ (۲) سقایہ (۳) حجابہ (۴) قیادہ (۵) نیز قومی نشان بنایا جسے لوا کہتے تھے۔ (۶) قومی مجلس قائم کی جسے ندوہ یا دارالندوہ کہتے تھے۔

قصی کے بعد اس کا فرزند عبد مناف پھر اس کا فرزند ہاشم اس کا فرزند عبدالمطلب المولود ۴۹۷ء اس کا فرزند ابو طالب اپنے اپنے وقت میں مکہ کے محترم سردار ہوتے رہے۔ سیدنا حضرت محمد ﷺ جن کی سیرت پاک پر یہ متوسط کتاب لکھی گئی ہے سردار عبدالمطلب کے پوتے تھے۔ مذکورہ بالا بیان سے آپ سمجھ گئے ہیں کہ عرب کے بسنے والے کون تھے اور ان کا اپنی ہمسایہ قوموں کے ساتھ کیا تعلق تھا لیکن ابھی ملک عرب کی نسبت مجھے کچھ اور کہنا ضروری ہے۔ نقشہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عرب وہ جزیرہ نما ہے جس کے مغرب میں بحیرہ احمر اور جنوب میں بحیرہ ہند، مشرق میں خلیج فارس اور شمال میں ملک شام ہے اسے شام سے وہ سلسلہ کوہ جدا کرتا ہے جو اس کے شمال میں چلا گیا ہے۔ مصر سے آبنائے سویز جو چالیس برس پیشتر خاکنائے سویز سے موسوم تھی۔ الگ کرتی ہے ہندوستان اور عرب میں خلیج بحیرہ عرب ہے۔ عرب وسط میں مملکت فرانس سے تقریباً دوچند بڑا ہے۔ ملک کے مختلف حصے اپنی اپنی خاص خصوصیتوں کی وجہ سے ممتاز ہیں۔ یمن کی وادی اور طائف کے پہاڑ سرسبز ہیں کہ ہندوستان کے بہترین حصوں کو رشک آتا ہے۔ الحجر کی پتھریلی زمین اور وسط عرب کا وسیع ریگستان اس قدر بے آب و گیاہ ہے کہ صحرائے اعظم افریقہ سے مقابلہ کرتا ہے۔ ہم جس ستودہ صفات کے عہد سے اپنی کتاب کا آغاز کرنے والے ہیں ان کی پیدائش کے وقت عرب کی ملکی اور اخلاقی حالت کا یہ حال تھا کہ ان کے جنوب پر سلطنت حبشہ کا اور مشرقی حصہ پر سلطنت فارس کا اور شمالی اقطاع پر روما کی مشرقی شاخ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلطنت قسطنطنیہ کا قبضہ تھا اندرون ملک بزعم خود آزاد تھا۔ لیکن ہر ایک سلطنت اس پر قبضہ کرنے کے لیے مساعی تھی۔ اندرون ملک کے باشندوں پر بہت بڑا اثر ڈالا تھا ان میں خود مختاری سے خودسری پیدا ہوگئی تھی انہوں نے اپنی شجاعت و جرأت کا نشانہ اپنے ہی بھائیوں کو بنا رکھا تھا بیکاری اور کاہلی نے جوا اور شراب کی عادت پیدا کر دی اور طبیعت ثانی بنا دی تھی۔ ممالک غیر سے الگ تھلگ رہنے کی وجہ سے ان کی زبان اور نسل بے شک کھری تھی لیکن فصاحت کے استعمال میں وہ زیادہ تر خودستائی اور دوسری قوموں کی تحقیر میں کیا کرتے تھے۔ یا اپنے فحش کارناموں کو مشتہر کرنے کے لیے زبان کی ساری طاقت خرچ کر کے اپنے اپنی معشوقہ کی بھی تشہیر کیا کرتے تھے الگ تھلگ رہنے نے مصاہرت کی برائی ان کے ذہن میں قائم کر دی تھی اور مدعیان شرافت بڑی دلیری اور فخر سے اپنی بیٹیوں کو زندہ زمین میں گاڑ دیا کرتے تھے۔ جہالت نے ان میں بت پرستی رائج کر دی تھی اور بت پرستی نے انسانی دل و دماغ پر قابض ہو کر ان کو توہم پرست بنا دیا تھا۔ فطرت کی ہر ایک پتھر، درخت چاند، سورج، پہاڑ، دریا وغیرہ کو وہ اپنا معبود سمجھنے لگ گئے تھے اور اس طرح وہ خدا تعالیٰ کی عظمت و جلال کے خاموش کر دینے کے ساتھ ساتھ خود اپنی قدر و قیمت کو بھی بھول چکے تھے۔ اس لیے انسانی حقوق کے لیے نہ کوئی ضابطہ تھا اور نہ ایسے حقوق کو صحیح مرکز پر لانے کے لیے کوئی قانون تھا۔ قتل انسان، رہزنی، جبس بیجا، تصرف ناجائز، مداخلت بے جا، عورتوں کو جبر یا پھسلاوٹ سے بھگا لے جانا بیٹیوں کو زندہ پیوند خاک کر دینا اسی شجر کے ثمر تھے کہ بت پرستی ان کی نگاہ میں سب سے زیادہ حقیر ہستی انسان ہی کو بنا دیا تھا۔ برسوں بلکہ نسلوں اور صوبوں کے جمود نے ان کے دل و دماغ میں یہی نقش کر دیا تھا کہ ان کی حالت سے بہتر کوئی حالت ان کے تمدن سے بہتر کوئی تمدن اور ان کے تدین سے بہتر کوئی تدین ہو ہی نہیں سکتا۔ عرب کے مختلف اطراف میں مختلف حکومتوں اور سلطنتوں کے تعلق کی وجہ سے تمام ملک میں مختلف مذاہب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بھی پائے جاتے تھے۔ یہودی، عیسائی، صابی، ایسے مذاہب ہیں جن کے نام سن کر ناواقف آدمی دھوکا کھا سکتا ہے کہ ان لوگوں میں ان مذاہب کی عمدگیوں کے نمونے بھی پائے جاتے ہوں گے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں نے اپنے آپ کو مذہب درست کرنے کی بجائے مذہب کو اپنی وجہ سے خراب کر دیا تھا۔ اگر موسیٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام، شعیب علیہ السلام، صالح علیہ السلام پیغمبروں کو ان کے دیکھنے کا موقع ملتا تو وہ ہرگز نہ پہچان سکتے کہ یہ ہمارے اصول پر چلنے والے لوگ ہیں۔ عام عیسائی ایک مسیح علیہ السلام کو ابن اللہ کہتے ہیں۔ لیکن عرب کے عیسائی حضرت مریم علیہا السلام کو خدا کی جورو اور فرشتوں کو خدا تعالیٰ کی بیٹیاں بھی کہا کرتے تھے اور بت پرست تو لات اور عزیٰ کو مؤنث خدا (لات مؤنث ہے الٰہ کا) اور عزیٰ مؤنث ہے عزیٰ کا) بھی کہا کرتے تھے اس زمانہ کے عام یہودی حضرت عزیر علیہ السلام کو تورات شریف کے از برلکھ دینے سے ابن اللہ کہا کرتے تھے۔ مگر عرب کے یہودی اپنی قوم کے سب مرد وزن کو خدا تعالیٰ کے بیٹے بیٹی پیارے پیاری کہا کرتے تھے۔ آتش پرست غالباً بیٹی، بہن کو گھر میں ڈال لیا کرتے تھے۔ مگر عرب کے ملحد اپنی حقیقی والدہ کو چھوڑ کر اپنے باپ کی تمام جوروؤں کو اپنی لونڈیاں بنا لیا کرتے تھے۔ عرب کی جملہ اقوام (باستثنائے بعض افراد) لکھنے پڑھنے سے بے خبر۔ علوم سے بے بہرہ، فنون سے عاری تمدن سے ناواقف، مصالحت اور معافی سے ناشآنا تھا۔ ملحد اور دہریئے بھی عرب میں آباد تھے وہ حیات اور موت کو اتفاق اور وقت سے موسوم کر کے دنیا کے ہر انقلاب کو دورِ زمانہ سے منسوب کیا کرتے تھے۔ خدا تعالیٰ کی ہستی کا اقرار اور جزا وسزا کا تصور نیک و بد افعال پر نیک و بد نتائج مرتب ہونا ان کے نزدیک قابل تمسخر خیال تھا۔ ان جملہ عیوب کی وجہ سے عرب گویا جملہ مذاہب باطلہ اور تخیلات کی برائیوں کا مجموعہ تھا۔ اگر ہم عرب کو کرہ ارض کے نقشہ پر دیکھیں تو اس کے محل وقوع سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اسے ایشیا و یورپ و افریقہ کے براعظموں کے وسط میں جگہ دی ہے۔ اور وہ خشکی و تری دونوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راستوں سے دنیا کو اپنے داہنے اور بائیں ہاتھ سے ملا کر ایک کر رہا ہے۔ اس لئے ایسے ملک میں دنیا کے جملہ مذاہب کا پہنچ جانا اور جہالت کی حکومت اعلیٰ کے زیر اثر ہو کر سب ہی کا بگڑ جانا بخوبی ذہن نشین ہو سکتا ہے۔ اور اسی طرح یہ بھی سمجھ میں آ سکتا ہے کہ اگر تمام دنیا کی ہدایت کے واسطے ایک واحد مرکز قائم کرنے کے لیے ہم جگہ کا انتخاب کرنا چاہئیں۔ تو عرب ہی اس کے لیے موزوں ہے خصوصاً اس زمانہ پر نظر کر کے ہم کہہ سکتے ہیں کہ جب افریقہ اور یورپ اور ایشیا کی تین بڑی سلطنتوں کا تعلق عرب سے تھا تو عرب کی آواز ان براعظموں میں بہت جلد پہنچ جانے کے ذرائع بخوبی موجود تھے۔ رب العٰلمین نے جہاں تک میں جانتا ہوں اسی لیے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو عرب میں پیدا کیا اور ان کو بتدریج قوم اور ملک اور عالم کی ہدایت کا کام سپرد فرمایا۔ ناظرین اس کتاب کو پڑھ کر معلوم کر سکیں گے کہ نبی ﷺ کا کام کس قدر مشکل تھا۔ انہوں نے اس فرض کو کیسی خوش اسلوبی، صبر و حلم، استقامت اور تحمل سے شروع کیا۔ کیونکہ تہذیب و تمدن اور علم و اخلاق پھیلایا کیونکر قوموں اور ملکوں کو ایک بنایا۔ کس طرح انسانیت کا درجہ بلند کیا۔ کس طرح توحید کی اشاعت کی اور انسان کے دل پر عظمت و کبریائی ربانی کا نقش قائم کرنے کے بعد کس طرح جملہ اشیاء و اسباب کو خادم انسان ہونا ثابت کر دیا۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے کس طرح نسل اور قومیت کی خصوصیتوں اور ملک و مقام کی حالتوں اور امیری غریبی کی امتیازوں اور فاتح و مفتوح کے تفاوتوں، مختلف زبانوں مختلف رنگوں ما بہ الامتیازوں سے قطع نظر کر کے کیسی خوش اسلوبی سے سب کو دین واحد کے رشتہ سے متحد و متفق یکساں و مسایو۔ ہم سطح و ہم خیال ہم اعتقاد و ہم آواز بنایا۔ اور جب وہ اس عظیم الشان کام کو انجام دے چکے۔ بندوں کو خدا تعالیٰ سے نزدیک اور قوموں کو قوموں سے قریب بنا چکیں نفرت و عداوت کی جگہ نصرت و اخوت کو بٹھا چکے۔ ظلمت اور جہالت کو نکال کر ان کے دل و دماغ پر نورِ صداقت و علم کو متمکن کر چکے تب کیسی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فارغ البالی، کشادہ پیشانی اور مسرت کے ساتھ اس دنیا سے سدھار گئے۔ نبی ﷺ کے عظیم الشان کام کا اندازہ کرنے کے لیے دیکھو کہ اسلام کا بیج کیسے پاک قلوب میں بویا گیا تھا جو نیک پھل لائے تھے۔ نجاشی ملک حبشہ، ہرقل ملک عمان، اکیدر شاہ دومۃ الجندل، نجد کے وحشی، تہامہ کے بدو، اور یمن کے مسکین دوش بدوش کھڑے ہونے پر نازاں ہو رہے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ یہودیت اور ورقہ بن نوفل عیسائیت اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ ابراہیمیت کی مسند ہائے امامت چھوڑ کر اسلام کے خادم شمار کیے جانے پر متفخر ہیں۔ یہودیوں کا زرخرید غلام حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ منا اہل البیت کے درجہ پر فائز ہو جاتا ہے۔ اور بت پرستوں کے زرخرید غلام حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بھی جس کی سطوت و ہیبت سے قیصر و کسریٰ کے اندام پر لرزہ تھا۔ سید سید آقا آقا کہہ کر پکار رہا ہے رنگوں کا اختلاف زبانوں کا بتایں، قومیت کا تفرقہ، ملکی خصوصیات کا امتیاز سب کچھ جاتا رہا ہے۔ حسب ونسب کی شرافت کا زبان پر لانا کمینگی کی دلیل بن گیا ہے۔ دین واحد نے سب کو ملت واحد بنا کر ایک ہی ولولہ دلوں میں ایک ہی جوش طبیعتوں میں ایک ہی خیال دماغوں میں۔ ایک ہی آوازہ زبانوں پر جاری کر دیا ہے۔ دشمن دوست بن گئے اور جان ستان، جان نثار ثابت ہوئے ہیں۔ وہ عمرو بن عاص جو حبش نجاشی بادشاہ کے پاس قریش کا سفیر بن کر گیا تھا۔ مسلمانوں کو بطور اکسٹراڈیشن مجرموں کے حاصل کرے۔ چند سال کے بعد وہی عمان کے بادشاہ کے پاس داعی اسلام بن کر جاتا ہے اور ہزاروں اشخاص کے مسلمان ہو جانے کی بشارت نبی ﷺ کی خدمت میں لاتا ہے۔ وہی خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جو جنگ احد میں بت پرستوں کے رسالہ کی کمانڈ کرتا ہوا۔ مسلمانوں کو تباہ کرنا اپنی زندگی کا اعلیٰ مقصد سمجھتا تھا۔ کچھ عرصہ بعد حاضر ہوتا ہے۔ لات اور عزیٰ کے مندروں کو اپنے ہاتھوں سے گراتا ہے۔ اور اسلامی فتوحات میں گرمجوش جنرل کا درجہ پاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہی عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ جو حدیبیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں داخل ہونے سے روکنے کے لیے قریش مکہ کا سفیر بن کر آیا تھا۔ خود بخود مدینہ طیبہ میں حاضر ہوتا ہے اور اپنی قوم میں دعوت اسلام کی اجازت حاصل کر کے اسی خدمت میں اپنی جان قربان کر دیتا ہے۔ وہی سہیل بن عمرو معاہدہ حدیبیہ میں بت پرستوں کی جانب سے کمشنر معاہدہ تھا۔ اور جس عہد نامہ میں اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لفظ رسول اللہ لکھے جانے پر انکار کیا تھا۔ وفات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بیت اللہ شریف میں کھڑے ہو کر اسلام کی صداقت اور دین الٰہی کی تائید میں ایسی زبردست تقریر اور خطبہ کرتا ہے جو سینکڑوں دلوں میں سکنہ اور ایمان بھر دیتی ہے۔ وہی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جو ننگی تلوار لے کر گھر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سر قلم کرنے کے لیے نکلا تھا۔ وفاتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے دن شمشیر برہنہ لے کر کہہ رہا تھا کہ جو کوئی کہے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں اس کا سر قلم کر دیا جائے گا۔ وہی وحشی جس نے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا۔ کلیجہ نکالا تھا اعضاء کاٹے تھے جنازہ بے حرمت کیا تھا۔ کچھ دنوں بعد مسلمان ہو جاتا ہے۔ شرم وحجالت سے منہ سامنے نہیں کرتا اور بالآخر مسیلمہ کذاب جیسے کو قتل کر کے اپنی حرکت سابقہ کی تلافی سمجھتا ہے۔ وہی سردار ابوسفیان بن حارث عبدالمطلب جو حقیقی چچا کا بیٹا ہو کر بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں متواتر اشعار کہا کرتا تھا۔ جذبہ توفیق سے خدمت میں حاضر ہوتا ہے اور جنگ حنین کے میدان میں وہی اکیلا رکابِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تھامے نظر آتا ہے۔ وہی ابوسفیان بن حرب جو سات برس تک برابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں فوجیں لاتا رہا اور مسلمانوں کے خلاف سارے ملک میں آتشکن فساد بڑھکاتا رہا۔ اسلام لاتا ہے اور نجران کے عیسائی علاقہ پر اسلامی حاکم بنا کر بھیجا جاتا ہے۔ وہ طفیل دوسی رضی اللہ عنہ جو مکہ میں روئی کے ڈاٹ لگا کر کانوں میں پھرتا تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کان میں نہ پہنچے بالآخر اپنے وطن میں گھر گھر پھرتا ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز مبارک پہنچاتا ہے۔ وہ عبد یالیل ثقفی رضی اللہ عنہ جس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے طائف میں غلاموں اور بچوں کو پتھراؤ کرنے کے لیے نبی ﷺ کے پیچھے لگا دیا تھا۔ آخر مدینہ طیبہ میں حاضر ہوا اور وہاں سے اپنی قوم کے پاس جو ہر ایمان و ایقان لایا تھا۔ وہی بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ جو قریش مکہ سے سو شتر سرخ کے انعام کا وعدہ لے کر آنحضرت ﷺ کی گرفتاری کے لیے ستر سواروں کا دستہ لے کر گیا تھا۔ چند گھنٹہ کے بعد (نبی ﷺ) کا علم بردار آہستہ آہستہ دلوں کو فتح کرتی جاتی تھی اکثر انبیاء علیہم السلام نے معجزے دکھائے۔ لاٹھی، سانپ، پتھر، دریا، آگ کی قلب ماہیت یا سلب خاصیت کا نظارہ دیکھنے والوں کو نظر آیا۔ لیکن نبی ﷺ فداہ ابی وامی نے عظیم الشان معجزہ یہ دکھایا کہ دلوں کو بدل دیا۔ اور روح کو پاکیزہ بنا دیا۔ انسان اور لاٹھی، انسان اور سانپ، انسان اور پتھر میں جتنا تفاوت ہے۔ وہی تفاوت اس معجزہ اور دیگر معجزات میں بھی ہے اور یہی وہ چیز ہے جو آج تک ان سب دماغوں کی حیرت ومحویت کا موجب ثابت ہوئی ہے۔ جنہوں نے نبی ﷺ کے متعلق باوجود مخالفت مذہب کے کچھ کہنا یا کچھ لکھنا چاہا ہے۔ کاش کہ مسلمان اس پاکیزہ تعلیم کی قدر کریں۔ کاش کہ وہ نبی ﷺ کے پاک مقصد سے آگاہی حاصل کریں۔ کاش کہ وہ دین اسلام کی بقا وحفاظت کو اپنا فرض سمجھیں۔ کاش کہ وہ اسلام کی بقا کو اپنی جانوں اپنے بچوں اپنے باپ پیر بزرگوں کی حیات وبقا سے زیادہ ضروری سمجھنے لگیں۔ وَمَا ذَالِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ

قارئین! نبی ﷺ کی سیرت میں یہ عجیب خصوصیت ہے کہ اس سے ہر طبقہ کا شخص ہدایت پا سکتا ہے۔ آنحضرت ﷺ دنیا کی ہوا میں سانس لینے سے پہلے یتیم ہو چکے تھے اس مسکینی وغربت ایسے اوصاف ہیں جو حضور ﷺ کے توام ہیں۔ عمر کے ابتدائی سال دیہاتی زندگی میں بسر ہوئے تھے اس لیے سادگی و بے تکلفی نے حضور ﷺ کے ساتھ ساتھ نشوونما پائی تھی۔ لڑکپن کا زمانہ ایسے وقت میں کٹا تھا۔ جبکہ قوم حرب الفجار لڑائیوں میں مصروف تھی اس امن بسیط اور ہمدردی عامہ کی قدر و منزلت شروع ہی سے حضور ﷺ کی خاطر نشین تھی۔ ۲۵ سال تک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور ﷺ نے شادی نہیں کی۔ تجرد کا یہ زمانہ جو عین عنفوان شباب کا عالم تھا۔ کمال عفت وعصمت شرم وحیا سے بسر ہوا تھا دیکھنے والوں کی شہادت موجود ہے کہ حضور ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکیوں سے بڑھ کر باشرم و حیا تھے۔ آنحضرت ﷺ نے معاش کے لیے تجارت کو پسند فرمایا۔ اور اس طرح ان بلند حوصلہ لوگوں کے لیے جو ثبات و استقلال معاملہ فہمی وضرورت شناسی حلم اور بردباری سے متصف ہوں ہدایت فرمائی کہ تجارت سے بہتر اور کوئی معاش نہیں۔ مردانہ جمال میں کمال حسین حسب ونسب میں عالی خاندان ہونے پر بھی ایک بیوہ عورت سے جو عمر میں حضور ﷺ سے پندرہ سال زیادہ تھی پہلا نکاح کیا اور اس سے عقد بیوگان کی ضرورت اور عظمت پر نہایت شاندار نمونہ قائم فرمایا نیز واضح کر دیا کہ متاہل زندگی میں بھی ہم کیونکر شہوانی خیالات کے تقید سے آزاد رہ سکتے ہیں۔ یہ بیوی نہایت متمول تھی لیکن آنحضرت ﷺ اپنی قانعانہ قابلیت اور زاہدانہ سیرت کی وجہ سے اپنے آپ کو اپنی بیوی یا اپنے خاندان کی امداد مالی سے ہمیشہ مستغنی ثابت کیا اور اس طرح اپنی مدد آپ کرنے والوں کے لئے سربراہ ایک مشعل روشن فرمائی۔ آنحضرت ﷺ نے تھوڑے ہی عرصہ میں اپنی صادقانہ و ہمدردانہ زندگی کا اثر خونخوار عرب پر پھیلا دیا تھا۔ اور سب کے دلوں میں اپنے لیے عزت ومحبت کے ساتھ جگہ بنالی تھی اور اس طرح راست بازوں کے لئے ایک درخشندہ مثال قائم فرمادی کہ کیونکر نیکی اور صداقت کی طاقت۔ ظلم وجور اور جہالت کو مغلوب کر سکتی ہے۔ اور حلف الفضول کے قائم کرنے سے قیام امن اور حفاظت نوع انسانی کی جدید سڑک تیار کر دی اور ان منتظمین کو جو سچے دل سے کسی ملک کے باشندوں کو شریک انتظام کر لینے کے زرین اصول کا سبق دیا۔ حجر اسود کے نصب کرنے میں آنحضرت ﷺ نے بتا دیا کہ جب مختلف اغراض اور مختلف مقاصد کے لوگ ایک جگہ فراہم ہو جائیں تو ان کو کیونکر مرکز واحد پر لا سکتے ہیں نیز ثابت فرما دیا کہ خدشہ جنگ کے ٹلا دینے اور امن کو مستحکم رکھنے کے لیے جنگی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طاقت کی ضرورت نہیں بلکہ اعلیٰ درجہ کی دماغی قابلیت کی ضرورت ہے۔
آنحضرت ﷺ کی نبوت میں جملہ انبیاء علیہم السلام کی شان نظر آتی ہے۔ آپ ﷺ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کی طرح بیابانوں اور بستیوں میں خدا تعالیٰ کی آواز کو پہنچایا۔ آپ ﷺ نے حضرت ایوب علیہ السلام کی صبر و شکیبائی کے ساتھ گھاٹی میں تین سال تک محصوری کے دن کاٹے۔ اور پھر بھی آپ ﷺ کا دل خدا تعالیٰ کی ثنا گزاری سے لبریز اور زبان ستائش گوئی سے زمزمہ سنج رہی۔ آپ ﷺ نے حضرت نوح علیہ السلام کی طرح قوم کے برگشتہ بخت لوگوں کو خفیہ اور اعلانیہ خلوت اور جلوت میں۔ میلوں اور جلسوں میں گزرگاہوں اور راستوں میں، پہاڑوں اور میدانوں میں اسلام کی تبلیغ فرمائی اور لوگوں کو ان کے افعال بد سے نفرت دلائی۔ آپ ﷺ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح نافرمان قوم سے علیحدگی فرمائی مادرِ وطن کو چھوڑ کر شجرہ طیبہ اسلام کے لگانے کے لیے پاک زمین کی تلاش رہ نورد اور شب ہجرت کو داؤد علیہ السلام کی طرح دشمنوں کے نرغہ سے نکلنے میں کامیاب ہوئے۔ اور حضرت یونس علیہ السلام کی طرف جنہوں نے تین دن مچھلی کے پیٹ میں رہ کر پھر نینویٰ میں اپنی منادی کو جاری کیا تھا۔ غارِ ثور شکم میں تین دن رہ کر پھر مدینہ طیبہ میں کلمۃ اللہ آواز کو بلند کیا۔ آپ ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح جنہوں نے بنی اسرائیل کو فرعون مصر کی غلامی سے آزاد کرایا تھا۔ شمالی عرب کو شاہ قسطنطنیہ کی بند ملوکیت سے اور شرقی عرب کو کسرا ایران کی غلامی سے۔ اور جنوبی عرب کو شاہ حبش کی طوق بندی سے نجات دلائی۔ آپ ﷺ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرح مدینہ طیبہ میں خدا تعالیٰ کے لیے ایک گھر بنایا جو ہمیشہ خدا تعالیٰ کی یاد کرنے والوں سے معمور اور ضیا توحید سے پرنور رہا ہے جسے کوئی بخت نصر جیسا سیاہ بخت ویران نہیں کر سکا۔ آپ ﷺ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح اپنے ایذا رساں ستم برداران مکہ کے لئے نجد سے بتوسط ثمامہ بن اثال غلہ بہم پہنچایا اور بالآخر فتح مکہ کے دن لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ کا مژدہ سنا کر اَنْتُمُ الطُّلَقَاءَ کے فرمودہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے انہیں پابند منت واحسان بنایا۔ وقت واحد میں آپ ﷺ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح صاحب حکومت تھے اور حضرت ہارون علیہ السلام کی طرح صاحب امامت بھی تھے۔ ذات مبارک میں حضرت نوح علیہ السلام کی سی سرگرمی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسی نرم دلی۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی درگزر، حضرت داؤد علیہ السلام کی سی فتوحات، حضرت یعقوب علیہ السلام کا سا صبر۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی سی سطوت، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سی خاکساری۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کا سا زہد، حضرت اسماعیل علیہ السلام کی سی سبک روحی کامل ظہور بخش تھی۔

اے کہ برتخت سیادت زازل جاداری
آں چہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

خورشید رسالت میں اگر چہ تمام مقدس رنگ موجود تھے لیکن رحمۃ للعالمین کا وہ نور تھا۔ جس نے تمام رنگتوں کو اپنے اندر لے کر دنیا کو ایک برگزیدہ و چیدہ، بیضا و نقیہ روشنی سے منور کر دیا ہے۔

عاجز نے آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کے سلسلہ میں چند اوراق جو لکھے ہیں وہ اپنے بزرگ علامہ سلفی حضرت مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کی کتاب (رحمۃ للعلمین) سے نقل کیے ہیں۔ گو سیرت کے موضوع پر اکثر علمائے کرام نے بڑی بڑی کتابیں تحریر کی ہیں جیسے سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے (سیرت النبی ﷺ) اور دیگر علماء کی کئی کتابیں ہیں۔ لیکن قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب رحمۃ للعلمین سے ان کے زہد، ان کی تقویٰ و پرہیز گاری، ان کی للّٰہیت، علوم اسلامیہ کی کاملیت اور قابلیت، سیاق وسباق میں عبادات و الفاظ میں ان کی ولایت کا نور ٹپک رہا ہے اور بفضل خدا یہ اللہ کے ولی تھے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی دوستی ان کو نصیب فرمائی ہے۔ اے اللہ علمائے کرام کا خادم ہونے کے رشتہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ہم سب کے گناہ اور ذلات معاف کر کے اپنی ولایت کی چادر اپنے فضل و کرم سے ہمیں اوڑا دے اور ڈھانپ دے۔ آمین یا الٰہ العلمین۔ آمین یا ارحم الراحمین۔ آمین یا رب العلمین۔ آمین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا خلاق العلمین۔

اگر تاجدار مدینہ ﷺ کی شان وعظمت کا مطالعہ کرنا ہو تو عاجز کی تحریر شدہ کتاب (فضائل سید المرسلین) کا ضرور مطالعہ کریں بندہ نے اس کتاب میں اس موضوع پر اللہ رب العزت کی توفیق و اعانت سے قرآن و حدیث کے انبار لگا دیئے ہیں دلائل میں نہ غلو کیا ہے اور کمی کی ہے جو جو واقعات قرآن و حدیث کے تھے یا مستند تاریخ کے ہو بہو اسی طرح نقل کیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی عنایت عامہ و خاصہ سے قبول فرمائے اور خطائیں لغزشیں معاف فرمائے (امین یارب العلمین)

ایک خصوصی گذارش پاکستانی مسلمانوں سے ہے کہ آپ ماشاء اللہ ہر ایک کی بات مان لیتے ہیں ماں باپ کی، بہن بھائیوں کی، دادکوں نانکوں، ماموؤں، چچاؤں، دوستوں یاروں کی، بلا امتیاز خواہ وہ کتنی ہی بری بات ہو خواہ وہ کتنی ہی توحید وسنت کے خلاف ہو۔ شریعت اسلامیہ اور دین اسلام کے کتنی بھی مخالف ہو آپ مان کر اس پر عمل درآمد کرتے ہیں۔ آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ نے اللہ کے رسول ﷺ کی ذاتِ گرامی میں کون سی کمی دیکھی ہے۔ کون سی کوتاہی دیکھی ہے۔ کون سے نقص کا آپ میں مظاہرہ کیا ہے کہ آپ ﷺ کی بات آپ ﷺ کا ارشاد گرامی نہ آپ مانتے ہیں۔ نہ آپ ﷺ کے ارشادات پر عمل کرتے ہیں۔ لہٰذا قرآن عظیم کا مطالعہ کر کے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ میں کوئی کوتاہی کمی نقص نہیں۔ لہٰذا آپ سب مسلمانانِ پاکستان۔ اللہ تعالیٰ کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہر بات مانوں عمل درآمد کرو تا کہ ہم سب کی دنیا واخروی زندگی درست ہو جائے۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک حدیث شریف کی علمی تحقیق اور وضاحت

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ وَ تَوَلّٰی عَنْہُ اَصْحَابُہٗ اِنَّہٗ یَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِھِمْ اَتَاہُ مَلَکَانِ فَیُقْعِدَانِہٖ فَیَقُوْلَانِ مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَیَقُوْلُ اَنَّہٗ عَبْدُاللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ فَیُقَالُ لَہٗ اُنْظُرْ اِلٰی مَقْعَدِکَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَکَ اللّٰہُ بِہٖ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّۃِ فَیَرَاھُمَا جَمِیْعًا وَاَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْکَافِرُ فَیُقَالُ لَہٗ مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ کُنْتُ اَقُوْلُ مَا یَقُوْلُ النَّاسُ فَیُقَالُ لَہٗ لَادَرَیْتَ ولا تَلَیْتَ وَیُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِیْدٍ ضَرْبَۃً فَیَصِیْحُ صَیْحَۃً یَسْمَعُھَا مَنْ یَّلِیْہِ غَیْرَ اَلثَّقَلَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَ لَفْظُہٗ لِلْبُخَارِیِّ

(مشکوۃ شریف باب اثبات عذاب القبر)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب انسان کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس چلے جاتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اسے بٹھا کر اس سے دریافت کرتے ہیں تم اس شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق کیا کہا کرتے تھے مومن کہے گا میں گواہی دیتا کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اسے کہا جائے گا تم اپنی جگہ آگ میں دیکھ لو (جسے اللہ تعالیٰ نے جنت میں بدل دیا ہے) مومن دونوں جگہوں کو دیکھے گا۔ منافق اور کافر سے پوچھا جائے گا تم اس آدمی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(حضرت محمد ﷺ) کے متعلق کیا کہا کرتے تھے وہ کہے گا مجھے علم نہیں۔ لوگ کچھ کہا کرتے تھے میں وہی کچھ کہا کرتا تھا۔ اسے کہا جائے گا نہ تم نے کچھ جانا نہ ہی تم نے پڑھا اور اسے لوہے کی گرزوں سے مارا جائے گا۔ اور وہ چلائے گا اس کی آواز جنوں اور انسانوں کے علاوہ قریب کی سب چیزیں سنتی ہیں (بخاری مسلم) لفظ بخاری کے ہیں۔

کچھ تشریح:

یہاں هٰذَا الرَّجُلِ بعض کم فہم لوگوں کو غلطی لگی ہے، وہ خیال کرتے ہیں کہ هذا کا اشارہ آنحضرت ﷺ کے جسم کی طرف ہے جو بذاتِ خود یا مثالی طور پر قبر میں ہوں گے۔ پھر وہ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ بذاتِ خود ہر جگہ موجود ہیں۔ یہ خیال بالکل جہالت پر مبنی ہے۔ بالفرض آنحضرت ﷺ ہر قبر میں موجود ہوں بھی تو ہر جگہ کیسے موجود ہوئے۔ زیادہ سے زیادہ ہر قبر میں موجود ہوں گے اگر مثالی جسم مراد ہو تو پھر آنحضرت ﷺ موجود نہ ہوئے بلکہ آپ کی مثال اور شبیہ موجود ہوئی۔ دوم هذا کے لیے یہ بھی ضروری نہیں کہ جس کی طرف هذا کا اشارہ ہو وہ پاس ہی موجود ہو۔ چونکہ لفظ هذا نحوی طور پر اسمائے اشارات میں سے جو قریب اور بعید کے لیے بولا استعمال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ شرح مائۃ عامل اور نحو کی دوسری کتابوں میں اس کی تفصیل موجود ہے۔ قرآن مجید میں بھی اس کی اکثر مثالیں ملتی ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ ملائیکہ جب حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو ہلاک کرنے کے لیے تشریف لائے تو پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام جدالانبیاء کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ نے آمد کا سبب پوچھا تو فرشتوں نے عرض کی

اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ

ہم ان بستیوں کو ہلاک کرنے کے لیے آئے ہیں اس لیے کہ ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بستیوں کے رہنے والے ظالم ہیں۔

اب یہ تو معلوم ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام سدوم وعمورہ کی بستیوں میں رہتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام جدالانبیاء فلسطین میں رہتے تھے۔ اور یہ بھی آپ کو معلوم ہے کہ سدوم کی بستیاں سامنے نہیں تھیں۔ بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ملائکہ کے ذہن میں تھیں۔ اسی طرح

الٓمّٓ ذَالِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ۔

یہ ایسی کتاب قرآن عظیم ہے جس میں کوئی شک نہیں۔

یہ ذالك بھی اسمائے اشارات میں سے ہے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ابھی تک سارے کا سارا قرآن عظیم نازل نہیں ہوا تھا اب تک وہ آسمان دنیا والے میں بیت العزت کے مقام پر تھا۔ تو اسی ذالک سے اشارہ کیا گیا ہے۔ نیز جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں زندہ موجود تھے اس وقت جو مسلم غیر مسلم فوت ہوتے تھے ان سے یہ سوال کیسے کیا جاتا تھا آپ تو کبھی برزخ کی سیر کے لیے تشریف نہیں لے گئے۔ بلکہ ہمیشہ مدینہ منورہ میں اقامت فرما رہے تھیں ویسے بھی اگر ہر جگہ حاضر ناظر ہونا کوئی ضروری امر ہوتا تو اس کی ضرورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فِدَاهُ رُوْحِیْ) اس دنیوی زندگی میں زیادہ تھی تاکہ کفار اشرار کی شرارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں رہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تربیت میں ان کا پورا پورا احتساب فرما سکیں۔ لیکن یہ بالکل صاف معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں حاضر ناظر ہونا چاہئے تھا اور پھر کفار مکہ کی تکالیف کا امکان بھی بدستور رہنا تھا۔ پھر ہجرت سے فائدہ نہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آرام ملا نہ کفار شرارتوں سے رک سکے۔ غارِ ثور کا واقعہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش کی تگ و دو اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی معیت محض افسانے ہوں گے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو بدستور مکہ مکرمہ میں حاضر ناظر ہوں گے پھر اہل مدینہ کے مسلمانوں کا انتظار بے فائدہ ہوگا کیونکہ اس عقیدہ کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ میں حاضر ہونا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہئے۔ حدیبیہ کی صلح آنحضرت ﷺ کی زندگی بلکہ اسلام کی تاریخ کے اہم واقعات میں سے اور معلوم ہے کہ بیت الرضوان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے مفروضہ پر لی گئی تھی۔ لیکن اس وقت آنحضرت ﷺ مکہ مکرمہ میں بھی حاضر ناظر ہوں تو بیت الرضوان کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا ورنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے متعلق غلط فہمی پیدا ہوسکتی ہے۔ بلکہ آنحضرت ﷺ غیب دان ہوں تب بھی یہ واہمہ پیدا نہیں ہوسکتا لیکن قرآن عظیم نے متعدد مقامات پر انبیاء اور غیر انبیاء کے علم غیب کی نفی کی ہے۔ آگے اسی کتاب اسی باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔ کہ منکر نکیر آ کر اس فوت شدہ آدمی کو کہتے ہیں (مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ) کہ تو اس آدمی کے متعلق کیا کہتا ہے۔ اسی طرح اسی باب مذکورہ میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے اور یہ الفاظ ہیں (مَا هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ) یہ آدمی کون ہے، جو تم میں بھیجا گیا تھا۔ اور یہی الفاظ کہہ کر کافر منافق سے بھی پوچھا جاتا ہے۔ مشکوٰۃ شریف کے اسی باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اور حدیث ہے جس کے الفاظ بھی اسی طرح کے ہیں یہاں گوجرانوالہ کچی فتو منڈ محلہ امیر پارک میں ایک جنازہ کے بعد ایک مولوی صاحب نے بڑی بے باکی سے یہ ارشاد فرمایا کہ نبی ﷺ کو ہر قبر میں حاضر کر کے مردے سے پوچھا جاتا ہے کہ اس بارہ میں تیرا کیا خیال ہے تو کیا کہتا ہے۔ حالانکہ مردے مسلمان بھی ہوتے ہیں۔ کافر منافق بھی ہوتے ہیں۔ اگر ایسے مردوں کو قبروں میں داخل کر کے یہ بات پوچھی جاتی ہے تو یہ حضور ﷺ کا عجیب اعزاز واکرام ہے۔ کیا نبوت کا یہی ادب واحترام ہے کہ آپ کو ہر قبر کا نعوذ باللہ طواف کرایا جاتا ہے اور آپ کو گنبد حضرا کے مسکن سے جو مسجد نبوی ﷺ کے متصل ہے، بے آرام کیا جاتا ہے۔ ایسے مولوی صاحب کی جہالت کی حد ہو چکی کاش کہ قرآن عظیم کا مطالعہ ہوتا کاش کہ احادیث رسول ﷺ کو پڑھا ہوتا اور عقیدہ کی اصلاح ہوتی تو ایسی گل فشانیاں زبان سے نہ اگلتے۔ اس مضمون کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شروع میں حدیث شریف جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے لکھی ہے اس میں جو الفاظ (اِنَّہٗ یَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِھِمْ) اس میں بھی بعض مسلمان مولوی صاحبان اور عوام الناس نے بہت غلو اور غلط بیانی کرتے ہیں کہ مردے سنتے ہیں۔ حالانکہ اس حدیث پر ایسے لوگوں نے سرسری طور پر بھی غور نہیں کیا۔ حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں۔

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ وَ تَوَلّٰی عَنْہُ اَصْحَابُہٗ اِنَّہٗ یَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِھِمْ اَتَاہُ مَلَکَانِ فَیُقْعِدَانِہٖ فَیَقُوْلَانِ مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ (مشکوۃ شریف باب اثبات عذاب القبر)

حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ کی میت قبر میں اتاری جاتی ہے اور اس کے ساتھی واپس آ جاتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں کہ تو اس شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ کیا کہا کرتا تھا۔ وہ جواب میں کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ جب ملائکہ اسے اٹھا کر بٹھاتے ہیں تب یہ سنتا ہے۔ جب سوال جواب ہو جاتا ہے تو اس کے بعد سننے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یاد رہے کہ اس سے مردوں کا ایک خاص وقت میں سننا ثابت ہوتا ہے کہ جب منکر نکیر آ کر اس کو بٹھاتے ہیں اور سوال کرتے ہیں۔ صرف اس خاص وقت۔ سوالوں کے جواب دینے کے لیے اس کو زندہ کیا جاتا ہے، چنانچہ مشکوٰۃ شریف کی بعض روایات اور حصن حصین کی روایت میں آتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دفن کرنے کے بعد اس کے لیے خدا تعالیٰ سے ثابت قدمی کی دعا مانگو۔ سوالوں کے جواب میں ثابت قدمی کی دعا کرو۔ اَلْاٰنَ یُسْئَلُ۔ کیونکہ اب اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت وہ سوال کیا جاتا ہے۔ اس لیے اَلاٰنَ ثابت کرتا ہے کہ مردہ صرف سوال کیے جانے کے وقت ہی لوگوں کی جوتیوں کی آہٹ سنتا ہے۔ نکرین کے سوالوں کے بعد اس کی وہ حالت باقی نہیں رہتی اور یہی صحیح ہے، جمہور کا مذہب بھی یہی ہے، عموم سماع مردوں کے لیے برقرار و بحال قائم اور ثابت نہیں ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اس ایک حدیث کے ماسوا مردوں کے سننے کے بارہ میں دوسری کوئی حدیث نہیں۔ ضعیف اور منکر روایات تو قابل توجہ ہی نہیں۔ اور قرآن عظیم کی متعدد آیات صاف طور پر مردوں کے نہ سننے پر دلالت کرتی ہیں جن کے مقابلہ میں کوئی صحیح حدیث ہو ہی نہیں سکتی، اب آپ وہ قرآنی آیات سنیں جو روز روشن کی طرح مردوں کے نہ سننے کا یقینی ثبوت ہیں۔ اہل قبور کا نہ سننا۔

﴿وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗۤ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ﴾ (پارہ ۲۶۔ رکوع ۱)

''اور اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہوسکتا ہے جو خدا تعالیٰ کے سوا ایسے معبودوں کو پکارے جو قیامت تک اس کو جواب نہ دے سکیں (اور جواب دینا تو کجا وہ تو ان کے پکارنے سے ہی محض بے خبر ہیں۔''

اس آیت میں زندوں کی پکار اور آواز سے مردوں کو بے خبر اور غافل بتایا ہے۔ اگر چہ پکارنے والے قیامت تک پکارتے رہیں۔

﴿اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ وَ لَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ وَ لَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ۝﴾

(پارہ ۲۲۔ رکوع ۱۴)

''تم ان کو کتنا ہی پکارو گے۔ وہ تمہاری پکار کو نہیں سنیں گے اور اگر بالفرض سنیں بھی تو تمہاری فریاد رسی نہیں کرسکیں گے اور اگر تم جو ان کو پکار کر خدا تعالیٰ کا شریک بنا رہے ہو۔ قیامت کے دن وہ تمہارے شرک سے انکار کر دیں گے اور حق تعالیٰ خبردار کے مانند کوئی تم کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرک کی بے حقیقی کی خبر نہیں بتائے گا۔

اس آیت کریمہ میں خدا احکم الحاکمین نے صاف شفاف ارشاد فرمادیا ہے کہ اگر تم ان کو پکارو گے، تو وہ تمہاری پکار کو نہیں سنیں گے، معلوم ہوا کہ مردے نہیں سنیں گے پھر مردوں کے عدم سماع کی خبر خدا تعالیٰ نے دی ہے۔ اور ساتھ ہی اس نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خبیر کے مانند کوئی تم کو آگاہ نہیں کرے گا۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی صحیح درست مضبوط اور یقینی بات بتانے والا نہیں ہے۔ تو جو اس رب العلمین نے بتادیا ہے کہ جن کو تم پکارتے ہو بت ہوں یا مردے ہوں وہ ہرگز نہیں سنتے۔ یہ خدائے خبیر کی بات ہے بتائی ہوئی اور خبر اتنی یقینی صحیح اور درست معتبر ہے کہ اس کے سوا کسی کی خبر اتنی یقینی اور معتبر نہیں ہوسکتی' پھر خدا تعالیٰ کی اس بات کو مان کر نہ مشرک لوگ لات وعزیٰ کو پکاریں۔ اور نہ کلمہ گو مسلمان مصائب وحوائج میں نبیوں، ولیوں، صدیقوں، شہیدوں اور بزرگوں کو آوازیں دیں۔

تو مردوں کو نہیں سنا سکتا:

﴿ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَ لَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴾ (پارہ ۳ رکوع ۲)

''اے پیغمبر ﷺ تو مردوں کو نہیں سنا سکتا اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتا ہے' جب وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوں۔''

مطلب یہ ہے ارشاد خداوندی ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ اپنی آواز پکار کر مردوں کو نہیں سنا سکتے۔ اس سے بڑھ کر مردوں کے عدم سماع کا اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے اور خدا تعالیٰ کے سوا کس کی بات معتبر اور سچی ہوسکتی ہے؟ جب کہ حضرت محمد ﷺ کے اوصاف میں اہل قبور کو سنانا نہیں ہے، تو امت میں کون یہ وصف رکھ سکتا ہے۔ پھر جو عوام الناس یہ کہتے ہیں۔ پیر ہوں یا فقیر، گدی نشین ہوں یا مجاور صاحبان۔ وہ بزرگوں کو قبروں میں اپنی باتیں سنا سکتے ہیں، اس آیہ کریمہ کے حکم سے وہ غلط

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں۔ اور ان کا دعویٰ سراسر باطل اور لغو ہے، وہ لوگوں میں جھوٹا وقار اور نمائشی بزرگی قائم رکھنے کے لیے جھوٹ بولتے ہیں۔ آگے اللہ رب العزت نے ارشاد گرامی فرمایا ہے کہ نہ تو بہروں کو سنا سکتا ہے، بہروں سے مراد مردہ دل کافروں کے ہیں، آیہ کریمہ کا مطلب یہ ہے جس طرح قبروں کے مردوں کو سنانا تیری قدرت میں نہیں ہے اسی طرح کافروں کے مردہ دلوں کو حق سنا کر مومن بنانا تیری قدرت سے باہر ہے۔ ہاں یہ خدا احکم الحاکمین کی شان ہے اور اس کی قدرت ہے کہ تیری آواز سنا دے مردوں کو اور کافروں کے مردہ دلوں میں تیری حق کی آواز موثر بنا کر انہیں ایمان وتوحید کی دولت سے مالا مال کر دے۔ سردار ابو طالب کے دل کا مردہ رحمۃ للعلمین ﷺ کی مسیحائی سے زندہ نہ ہوا۔ کیونکہ مشیت ایزدی نے مسیحائی کی ہمنوائی نہ کی۔ اور حضرت امیر حمزہ سید الشہداء رضی اللہ عنہ کا سفاک قاتل کے دل کا گلا سڑا مردہ، حضور ﷺ کی جنبش لب سے کلمہ طیبہ پڑھ کر اٹھ بیٹھا۔ یعنی سید الشہداء کا قاتل وحشی مسلمان ہو گیا رضی اللہ عنہ کہ تصرف ایزدی نے جنبش لب کو یقیناً سہارا دے دیا۔ حاصل کلام یہ ہے کہ آیہ مذکورہ کے حکم سے نہ حضور ﷺ دل کے مردے کو سنا سکتے ہیں، اور نہ قبر کے مردے کو۔ ایک اور مقام پر اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ وَ مَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَ لَا الْاَمْوَاتُ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ وَ مَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴾ (پارہ ۲۲ رکوع ۱۵)

نہیں برابر زندے اور مردے اللہ تعالیٰ سنا دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور اے پیغمبر ﷺ جو لوگ قبروں میں مدفون ہیں آپ اپنی باتیں ان کو نہیں سنا سکتے۔

اس آیہ کریمہ کا مطلب یہ ہے۔ بلکہ خدا تبارک وتعالیٰ نے مردوں کے نہ سننے کا ایسا دوٹوک فیصلہ کر دیا ہے کہ کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش ہی نہیں رہی۔ اہل قبور کے سننے کی بالوضاعت نفی کر دی ہے، اے پیغمبر ﷺ تو قبروں میں مدفون

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں، مردوں کو نہیں سنا سکتا یاد رہے کہ خدا تعالیٰ ارشاد فرما رہے ہیں کہ رسول خدا ﷺ اہل قبور کو نہیں سنا سکتے، پھر عدل و انصاف کی بات یہ ہے کہ جو پیر بزرگ، صوفی اور درویش اہل قبور سے باتیں کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی ان سے باتیں کرا دینے کی کرامت جتاتے ہیں۔ وہ کون ہیں، قرآن شریف کی ان آیات سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا ہے کہ مردے قبروں والے نہیں سنتے ہیں، حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب بھی عدم سماع کا یہی ہے۔ اور اکثر کتب فقہ عینی، شرح ہدایہ، فتح القدیر، شرح کنز، کفایہ، وغیرہ میں بھی مردوں کے عدم سماع کے مسئلہ کو بڑی وضاحت سے ثابت کیا گیا ہے اور افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ قرآن و حدیث اور کتب فقہ کے دلائل بکثرت وقوی ہوتے ہوئے کہ مردے نہیں سنتے۔ اس کے باوجود پھر وہ یہ کہہ دیتے ہیں کہ تاجدار مدینہ ﷺ نے مقتولین کفار کے سرداروں کو جب بدر کے کوئیں میں ڈلوا دیا تو کوئیں کے کنارہ پر کھڑے ہو کر فرمایا تھا کیا تم نے اپنا وعدہ پا لیا جو اللہ تعالیٰ نے تم سے کیا تھا۔ لہٰذا مقتولین کفار سن سکتے ہیں تو کیا مسلمان اللہ تعالیٰ کے بندے ولی بزرگ، نہیں سن سکتے۔ اس کے کئی جوابات ہیں۔ ایک جواب تو یہ ہے کہ تاجدار مدینہ ﷺ کی آواز جو مقتولین بدر نے سن لی، تو یہ خدا تعالیٰ کی قدرت اور تصرف کے ماتحت سنی تھی۔ اس سے سماع موتیٰ کا عموم ثابت نہیں ہو سکتا۔ اب بندہ خاکسار اس حدیث کو ہی مع ترجمہ عرض کیے دیتا ہے جو بندہ کے دلائل کی بنیاد ہے اور مغالطہ والوں کی غلطی کی بیخ کنی کرتی ہے۔

وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِاَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيْدِ قُرَيْشٍ فَقُذِفُوْا فِیْ طَوِیٍّ مِنْ اَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِيْثٍ مُخَبَّثٍ وَكَانَ اِذَا ظَهَرَ عَلٰى قَوْمٍ اَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ الْيَوْمَ الثَّالِثَ اَمَرَ بِرَاحِلَتِهٖ فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا ثُمَّ مَشٰى وَاتَّبَعَهٗ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَصْحَابُهٗ حَتّٰی قَامَ عَلٰی شَفَةِ الرَّكِيِّ فَجَعَلَ يناديهم بِاَسْمَآئِهِمْ وَاَسْمَآءِ اٰبَآءِ هِمْ يَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ يَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ اَيَسُرُّكُمْ اَنَّكُمْ اَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّا قَدْ وَجَدْنَا ما وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَاوَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَقَالَه عُمَرُ رَضِی اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتُكَلِّمُ اَجْسَادِلَا اَرْوَاحَ لَهَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ وَفِیْ رِوَايَةٍ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ وَلَا كِن لَّا يُجِيْبُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِیُّ قَالَ قَتَادَةُ اَحْيَاهُمُ اللّٰهُ حَتّٰی اَسْمَعَهُمْ قَوْلَهٗ تَوْبِيْخًا وَّتَصْغِيْرًا وَّنَقْمَةً وَّحَسْرَةً وَّنَدَمًا (مشکوۃ شریف باب حکم الاسراء)

روایت ہے ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہا ذکر کیا واسطے ہمارے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے بدر کے روز قریش کے بڑے بڑے چوبیس سرداروں کی لاشیں بدر کے ایک گندے خبیث کونیں میں پھینک دی گئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا جب آپ کسی قوم پر فتح یاب ہوتے تو تین دن میدان جنگ میں قیام فرماتے۔ چنانچہ جب تیسرا دن ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسب الحکم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر کجاوہ کسا گیا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدل چلے اور پیچھے پیچھے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی چلے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کونیں کی بار پر کھڑے ہو گئے۔ پھر انہیں اور ان کے باپ کا نام لے کر پکارنا شروع کیا۔ اے فلاں بن فلاں اور اے فلاں بن فلاں۔ کیا تمہیں یہ بات خوش لگتی ہے کہ تم اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی ہوتی؟ کیوں کہ ہم سے جو ہمارے رب نے وعدہ کیا تھا اسے ہم نے برحق پایا۔ تو کیا تم سے تمہارے رب نے جو وعدہ کیا تھا اسے تم نے برحق پایا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ آپ ایسے جسموں سے کیا باتیں کر رہے ہیں جن میں روح ہی نہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے میں جو کچھ کہہ رہا ہوں اسے تم لوگ ان سے زیادہ نہیں سن رہے ہو۔

اور ایک روایت میں آتا ہے تم لوگ ان سے زیادہ سننے والے نہیں لیکن یہ لوگ جواب نہیں دے سکتے۔ اس روایت کے آخری الفاظ بھی قابل غور ہیں۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ کیا۔ یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ کا قول ان کو سنایا۔ سرزنش کے طور پر، ذلت اور عذاب اور افسوس کے طور پر اور ان کی پشیمانی اور ندامت کے لیے۔ اس حدیث مذکورہ اور اس کے معانی اور مفہوم پر غور کیا جائے تو روزِ روشن کے نصف النہار کی طرح یہ ثابت ہوتا ہے کہ مردوں کے لیے عالم برزخ میں دنیوی زندگی کی طرح زندگی نہیں اور نہ وہ سن سکتے ہیں۔ ھذا حدیث (اِنَّهٗ يَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ) ''کہ مردہ اپنے دفن کرنے والوں کی جوتیوں کی آہٹ سنتا ہے۔'' اس حدیث پر سرسری نظر رکھنے والے غلطی کا شکار ہو جاتے ہیں اور یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ مردہ زندہ ہوتا ہے اور زندوں کی باتیں قیل و قال سنتا ہے حالانکہ اس حدیث میں بھی جو آخری الفاظ ہیں وہ ایسے غلو کرنے والے دوستوں کے لیے دلیل نہیں بن سکتے وہ الفاظ یہ ہیں۔

اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ۔ (الحدیث)

''اس فوت شدہ آدمی کے پاس فرشتے نکیرین آتے ہیں آ کر اسے بٹھا دیتے ہیں پھر پوچھتے ہیں کہ اس آدمی حضرت محمد ﷺ کے بارہ تو کیا کہتا ہے آخر تک۔

ان نکیرین کے سوال کے بعد مردہ کی یہ کیفیت نہیں رہتی ختم ہو جاتی ہے۔ اسی لیے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے

قرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلماں
اللہ کرے تجھ کو عطا جدت کردار

دوسری جگہ لکھتے ہیں

شاخ گل ہی اونچی ہے نہ دیوار چمن بلبل
تیری ہمت کی کوتاہی تیری قسمت کی پستی ہے

قریش مکہ کے کفار سرداروں مقتولین کو کنوئیں میں ڈالنے سے پہلے خاتمہ جنگ کے بعد تاجدار مدینہ ﷺ نے مقتولین مشرکین کے پاس کھڑے ہو کر یہ بھی فرمایا تھا کہ تم لوگ اپنے نبی ﷺ کے لیے کتنا بُرا کنبہ اور قبیلہ تھے۔ تم نے مجھے جھٹلایا جبکہ اوروں نے میری تصدیق کی۔ تم نے مجھے بے یار و مددگار چھوڑا جبکہ اوروں نے میری تائید کی۔ تم نے مجھے نکالا جبکہ اوروں نے مجھے پناہ دی۔ اس کے بعد آپ نے حکم دیا اور انہیں گھسیٹ کر بدر کے ایک پلید کنویں میں ڈال دیا گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مسئلہ کی تائید میں سید الاحناف حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت عرض کئے دیتا ہوں

رَاَی الْاِمَام اَبُوْحَنِیْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ مَنْ یَّاتِی الْقُبُوْرَ لِاَهْلِ الصَّلَاحِ فَیُسَلِّمُ وَیُحَاطِبُ وَیَتَکَلَّمُ وَیَقُوْلُ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ هَلْ لَکُمْ مِنْ خَبَرٍ وَهَلْ عِنْدَکُمْ مِنْ اَثَرٍ اِنِّیْ اَتَیْتُکُمْ وَنَادَیْتُکُمْ مِنْ شُهُوْرٍ وَلَیْسَ سَوَالِیْ مِنْکُمْ اِلَّا الدُّعَاءَ فَهَلْ دَرَیْتُمْ اَمْ غَفَلْتُمْ فَسَمِعَ اَبُوْحَنِیْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ یَقُوْلُ لِیُحَاطَبَهُمْ هَلْ اَجَابُوْا لَکَ قَالَ لَا فَقَالَ لَهٗ سُحْقًا وَ تَرَبَّتْ یَدَاکَ کَیْفَ تُکَلِّمُ اَجْسَادًا لَایَسْتَطِیْعُوْنَ جَوَابًا وَلَا یَمْلِکُوْنَ شَیْئًا وَلَایَسْمَعُوْنَ صَوْتًا وَقَرًا وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ (کتاب غرائب فی تحقیق المذاهب)

کے حوالہ سے مجموع التفاسیر میں ہے۔ کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ ایک شخص نے اولیاء اللہ کی قبروں کی حاضری دے کر سلام عرض کیا۔ اور مخاطب کرنے لگا اور کلام کرنے لگا کہنے لگا اے قبروں والو کیا آپ کو کوئی خبر ہے یا آپ کو کوئی اثر ہے کہ کئی ماہ سے میں آپ کے پاس آ رہا ہوں اور آپ کو پکار رہا ہوں۔ اور میرا سوال آپ سے صرف دعا کا ہے۔ کیا آپ اس بات کو جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔ یہ بات حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے سنی۔ فرمانے لگے کہ اے سائل مانگنے والے آپ نے ان اولیاء کرام کو پکارا ہے۔ کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے تجھے جواب دیا ہے۔اس آدمی نے کہا نہیں۔حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ تجھ پر لعنت ہو اور تو تباہ و برباد ہو جائے۔کیسے کلام کرتا ہے تو ایسے جسموں کے ساتھ جو تجھے جواب تک نہیں دیتے۔اور اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی اختیار بھی کسی چیز کا نہیں رکھتے۔

اور کسی کی کوئی آواز اور پکار بھی نہیں سنتے۔پھر امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن عظیم کی آیہ مبارکہ کا ایک حصہ پڑھا ﴿وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ﴾ (پارہ ۲۲ رکوع ۱۵) ''اے میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آپ قبروں والوں کو نہیں سنا سکتے۔

یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کوئی معمولی شخصیت نہیں بلکہ یہ وہ متقی پرہیز گار زاہد شخصیت جن کے سامنے منصور عباسی نے قاضی القضاۃ کا عہدہ پیش کیا اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ انکار کرتے رہے ان کا انکار اور منصور عباسی کا اصرار تھا آپ کو جیل خانہ بھیج دیا گیا۔جیل میں آپ کو منصور عباسی نے زہر دلوا دیا اور آپ جیل خانہ سے شہید ہو کر ہی نکلے۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر بعض آئمہ دین کے تفصیلی واقعات میری کتاب (استقامت فی الدین) کا مطالعہ کریں۔کتاب غرائب فی تحقیق المذاہب کی عبارت سے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدہ کی وضاحت میں یہ ثابت ہوا کہ امام صاحب کا یہ مذہب ہے کہ مردے خواہ وہ نیکوں ولیوں کے کیوں نہ ہوں وہ نہیں سنتے۔دیگر یہ بھی ثابت ہوا کہ اولیاء کرام سے وفات کے بعد دعا کی درخواست نہیں کر سکتے۔تیسرا یہ بھی قرآن و حدیث اور اجماع امت اور تعامل صحابہ سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ولی کے انتقال کے بعد ان کا توسل اللہ تعالیٰ کے سامنے آدمی نہیں پیش کر سکتا۔صرف اور صرف اپنے نیک اعمال کا وسیلہ پیش کر سکتا ہے۔جیسے بخاری مسلم میں غار والوں کا قصہ مشہور ہے کہ انہوں نے اپنے نیک اعمال کو اللہ رب العزت کے سامنے پیش کر کے دعا کی یا اللہ یہ اعمال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نے اگر تیری رضا کے لیے کیے ہیں تو اپنی مہربانی سے غار کا منہ کھول دے۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کی اور اپنے فضل سے غار کا منہ کھول دیا۔ عاجز نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی توفیق سے جو چیز بھی عرض کی ہے مع دلائل عرض کی ہے۔ ایک اللہ تعالیٰ کا بندہ کیا ہی خوب لکھتا ہے

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مردِ ناداں پر کلام نرم و نازک بے اثر

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغِ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا تو نہ بن اپنا تو بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان اور انسانیت

درود شریف:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

((اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا ولا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرو ابالجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ○ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الحیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ وَلَکُمْ فِیْھَا مَاتَشْتَھِیْ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَا مَاتَدَّعُوْنَ○ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ○ صَدَقَ اللّٰہُ مولانا الاعظیم۔)) (پارہ ۲۴ رکوع ۱۸)

ہر قسم کی حمد وثنا تعریف وتمجید اس مالک الملک رب العزت وحدہ لاشریک کو لائق ہے کہ جسے بقا ہے اور باقی ہر چیز کو فنا ہے اس کی ذات گرامی کے علاوہ کوئی چیز بھی باقی رہنے والی نہیں کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ○ وَیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُوْالْجَلَالِ وَالْاِکرام۔ یہ اور اسی قسم کے اعلانات قرآن مجید میں جا بجا موجود ہیں حقیقت یہ ہے کہ آج ہمیں اس بات کا یقین ہی نہیں کہ ہم نے کسی نہ کسی وقت جو ہمیں معلوم نہیں اس دنیا کو خیر آباد کہہ دینا ہے۔ اگر ہمیں اپنی موت پر یقین آجائے۔ ہمارے دل میں یہ حقیقت واضح طور پر بیٹھ جائے کہ ہم نے اس دنیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے رخصت ہو جانا ہے اس دنیا کو چھوڑ جانا ہے یہاں سے چلے جانا ہے۔ تو ہماری حالت کچھ اور ہو جائیں ہمارے معاملات سدھر جائیں۔ ہمارا اخلاق سنور جائے ہمارا کردار درست ہو جائے۔ ایک روایت ہے۔ کَفٰی بِالْمَوْتَ وَاعِظًا تو جس شخص کو اپنی موت کے بارے میں یقین آ گیا جس نے اپنے مرجانے کے بارے میں سوچ لیا۔ اسے کوئی اور نصیحت کرنے کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی یہ ہی کافی ہے اور یہ دنیا یہ زندگی یہ سارے سلسلے اتنے عارضی ہیں اتنے پائیدار ہیں۔ اتنے وقتی ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی محبت بڑی شفقت سے مجھے یہ بات سمجھائی اور مجھے یوں فرمایا:

يَاعَبْدَ اللّٰهِ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْعَابِرُ سَبِيْلٍ اَوْكَمَا قَالَ صلی اللہ علیہ وسلم يَاعَبْدَاللّٰه كُنْ فِي الدُّنْيَا غَرِيْبٌ

اے عبداللہ دیکھنا اس دنیا میں دل نہ لگا بیٹھنا اس کو اپنی منزل مقصود نہ بنالینا اسی کو اپنا سب کچھ نہ سمجھ لینا بلکہ کیسے رہنا یہاں كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ جیسے تو یہاں سفر پر آیا ہوا مسافر ہے یہ مسافر خانہ ہے یہ ایک سرائے ہے اور تو ایک مسافر ہے اگر کوئی مسافر اپنے وطن سے اپنے اہل وعیال سے دور جا کر وہیں دل لگا بیٹھے وہیں ڈیرے ڈال دے تو دنیا کا کون سا عقلمند آدمی اسے عقلمند سمجھے گا کہ یہ کتنا بے وقوف ہے کہ اپنے اہل وعیال سے اپنے وطن سے دور جا کر وہیں ڈیرے ڈال دیئے ہیں واپسی کا اس نے کچھ سوچا ہی نہیں لہٰذا اس دنیا میں رہتے ہوئے ایک مسافر بن کر رہنا ہے ایک سفر پر آیا ہوا تصور کرنا ہے۔ اس دنیا کی بے مثالی اور اس کی زندگی کو ایسے انداز میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا ہے حضرت عبداللہ کے سامنے ایک تو مسافر کی حیثیت سے رہنا اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ آیا یوں سمجھو کہ تم سڑک کے ایک کنارے کھڑے ہو دنیا کی پوری زندگی ایک راستہ ہے کہ جیسے تم نے عبور کرنا ہے بس اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت کوئی وقعت اور کوئی قدر و قیمت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔

ہم نے کبھی غور نہیں کیا دنیا کی زندگی اتنی مختصر ہے اتنی تھوڑی ہے کہ جب مسلمان اس دنیا میں آتا ہے کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے کانوں میں اذان دی جاتی ہے اور جب دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو جماعت ہو جاتی ہے اتنا سا ہی وقفہ ہے صرف آیا ہے تو اذان ہوئی ہے اور گیا ہے تو جماعت ہوگئی ہے کبھی ہم نے سوچا ہے بڑے لمبے لمبے منصوبے بنا کے بیٹے ہوئے ہیں بڑے طویل پروگرام بنا کے بیٹھے ہوئے ہیں حالانکہ جو شخص بیٹھا ہوا ہے وہ یقین سے کہہ نہیں سکتا کہ وہ زندہ اٹھ کھڑا ہوگا ہو سکتا ہے اٹھنے سے پہلے زندگی دغا دے جائے جو کھڑا ہے وہ یقین سے کہہ نہیں سکتا کہ زندہ ہی بیٹھ جاؤں گا عین ممکن ہے کہ بیٹھنے سے پہلے پہلے زندگی ختم ہو جائے زندگی اتنی بے ثبات اور غیر یقینی چیز ہے کہ جس پر ہم آج دل لگائے بیٹھے ہوئے ہیں آج ہم نے سب کچھ سنبھال اور بنا رکھا ہے آج مجھے آپ کے سامنے نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد کے بارے میں کچھ عرض کرنا ہے جو آپ نے اس دنیا سے رخصت ہوتے ہوئے ایک مسلمان کی کیفیت کیا ہوتی ہے اور ایک اللہ کے نافرمان کی حالت کیا ہوتی ہے اور یہ صرف لکھنے اور پڑھنے کی حد تک ہی نہیں بلکہ اس کے بعد ہم سب کو اپنے اپنے گریبان میں جھانکنا چاہیے اور یہ دیکھنا اور سوچنا چاہیے کہ ہم کس قسم کی تیاری کر رہے ہیں۔ کیا ایک مسلمان کی طرح اس دنیا سے رخصت ہونے کی تیاری کر رہے ہیں۔ یا تصویر کا دوسرا رخ ہمارے سامنے آنے والا ہے۔ چنانچہ رسول مقبول ﷺ نے ایک مسلمان کی طرح اس دنیا سے رخصت ہونا اس دنیا سے جانا اللہ کی طرف سفر اختیار کرنا اس طرح سے بیان فرمایا ہے کہ جب کسی مسلمان کا آخری وقت آ رہا ہوتا ہے۔ اس دنیا سے اس کا انقطاع ہو رہا ہوتا ہے اس دنیا کو وہ چھوڑ کر جا رہا ہوتا ہے تو اس کے سامنے چار ملائکہ یعنی چار فرشتے آ کر کھڑے ہو جاتے ہیں اللہ کے فرشتے زمین پر آتے ہیں آسمان کی طرف جاتے ہیں ان کے ذمے جو کام لگے ہیں وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کو بڑی خوبی کے ساتھ بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ سرانجام دے رہے ہیں اور ہمارے کندھوں پہ بھی دو دو منشی اور کاتب اللہ نے بٹھائے ہیں جو بڑی ذمہ داری اور بڑی امانت داری کے ساتھ ہمارے الفاظ کو احاطہ تحریر میں لا رہے ہوتے ہیں لیکن ہمیں کبھی وہ نظر نہیں آئے نہ جاتے ہوئے نہ آتے ہوئے نہ ان کا کوئی بوجھ ہمیں اپنے کندھوں پر محسوس ہوا ہے۔ لیکن جب انسان اس دنیا سے رخصت ہو رہا ہوتا ہے تو اس وقت وہ ملائکہ اسے سامنے نظر آ جائیں گے۔ اور یہ ہے وہ لمحہ جب توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ اس سے پہلے ہر وقت توبہ کا دروازہ کھلا ہے ہر وقت پکارا جا رہا ہے آوازیں دی جا رہی ہیں کہ آ جاؤ کوئی بات نہیں اگر تم ساری زندگی بھولے بھٹکے بھی رہے ہو۔ اب بھی تم آ جاؤ تو تمہارے لیے بہت سارے انعامات موجود ہیں تمہارے لئے میرا سب سے بڑا انعام معافی کی شکل میں موجود ہے ساری زندگی کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے لیکن ان ملائکہ کو دیکھنے سے پہلے توبہ کا دروازہ کھلا ہے جب یہ سامنے آ کر کھڑے ہو جائیں گے انہیں دیکھ رہا ہوگا کوئی دیکھنے والا ان کی آواز کو وہ سن رہا ہوگا وہ جو اسے اللہ کی طرف سے آ کے بتائیں گے۔ تو پھر توبہ کا دروازہ بند ہو جائیگا۔ وہ آ کے کیا کہیں گے رسول مقبول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو سنا کے ایک ان میں سے کہتا ہے کہ اس بندے نے جو کھانا تھا وہ کھالیا اب اس کے لئے کھانے کی کوئی چیز باقی نہیں رہی۔ اللہ نے اس کی قسمت میں جو رزق لکھا تھا وہ سارا یہ کھا چکا ہے اب کچھ نہیں کھائے گا۔ دوسرا فرشتہ بول کر کہتا ہے کہ اس نے جو پینا تھا وہ پی لیا اب پینے کے لئے کوئی چیز اس کے لئے باقی نہیں ایک کہہ رہا ہے کہ اس نے جو کچھ کھانا تھا جو کچھ کرنا تھا وہ کر لیا اب اس کے لئے کوئی عمل باقی نہیں۔ یہ سن رہا ہے دیکھ رہا ہے یہ باتیں ہو رہی ہوتی ہیں۔ عین وقت مقررہ یہ ایک لمحہ پہلے جب حضرت عزرائیل علیہ السلام کے تشریف لانے کا وقت ہوتا ہے تو اٹھارہ فرشتے پھر اس چارپائی اس کے بستر کے اردگرد آ کے کھڑے ہو جاتے ہیں وہ انہیں آتے ہوئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھتا ہے وہ انہیں اپنے اردگرد کھڑے دیکھتا ہے رسول مقبول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان اٹھارہ فرشتوں میں نو فرشتے ایسے ہوتے ہیں جن کے پاس جنت کا خوشبودار اور معطر لباس ہوتا ہے اور اس خوشبو کو دنیا کی کسی خوشبو کے ساتھ تشبیہ نہیں دی جاسکتی دنیا بھر کی خوشبوئیں ملا دی جائیں اکٹھی کر لی جائیں تو ایسی خشبو پیدا نہیں کی جاسکتی جیسی خوشبو اس لباس سے آرہی ہوتی ہے۔ جو وہ جنت سے لے کر آئے ہوتے ہیں۔ دوسرے نو فرشتے جو ہوتے ہیں ان کے پاس جہنم کا بدبودار اور متعفن لباس ہوتا ہے اور ویسی بدبو دنیا میں کبھی سونگھی نہیں گئی پائی نہیں گئی جیسی بدبو اس میں سے آرہی ہوتی ہے۔ لیکن اللہ نے چونکہ ہم سے پردہ کر دیا ہے ان چیزوں کو ہماری نظروں سے زرا دور رکھ دیا ہے ہمارے احساسات وہاں تک نہیں پہنچ سکتے نہ ہی ہم اس خوشبو کو محسوس کرتے ہیں نہ بدبو کو پاتے ہیں اور نہ بدبو آتی ہے ہمیں جب یہ فرشتے بھی آچکے ہوتے ہیں قریب المرگ شخص کے اردگرد کھڑے ہو چکے ہوتے ہیں تو پھر حضرت عزرائیل علیہ الصلوۃ والسلام تشریف لے آتے ہیں۔ ایسی نورانی شکل میں ایسی خوبصورت شکل میں آتے ہی اس نیک بندے کو مخاطب کر کے کہتے ہیں اسلام عَلَيْكَ يَاعَبْدَاللّٰهِ اے اللہ کے بندے تجھ پر سلامتی ہو اللہ کی طرف سے اللہ کی تجھ پر رحمت ہو جائے تو جو بندہ اللہ کی سلامتی کی دعا اللہ کی رحمت کی دعا حضرت عزرائیل علیہ السلام سے سنتا ہے تو اس کی خوشی کی کوئی انتہا باقی نہیں رہ جاتی حضرت عزرائیل علیہ السلام پھر اس کی روح کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں يَاأَيَّتُهَا الرُّوْحُ طَيِّبٌ كُنْتِ فِيْ جَسَدٍطَيِّبٌ اُخْرُجِيْ اِلٰى رَبِّكِ اِنَّ رَبَّكِ رَاضٍ (مشکوۃ شریف)

''اے پاک روح اے نیک روح تو دنیا میں جب تک رہی اس جسم میں جب تک تیرا بسیرا رہا تو ایک پاک، مطہر، مطیع اور فرمانبردار جسم میں رہی۔ اُخْرُجِيْ اِلٰى رَبِّكِ تیرے پروردگار نے تجھے بلایا ہے اللہ نے تجھے بلایا ہے اس نے تجھے پیغام بھیجا ہے وہ تیری ملاقات کرنا چاہتا ہے وہ تجھے ملنا چاہتا ہے آ نکل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنّ رَبَّكَ رَاضٍ تیرا پروردگار تجھ پر بڑا راضی اور بڑا خوش ہے وہ پیغام ملتا ہے وہ خوشخبری سنائی جاتی ہے یہ معجزہ اس کو دیا جاتا ہے رسول کریم ﷺ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا مَنْ اَحَبَّ اَحَبَّ اللّٰہ لِقَاءَہٗ وَمَنْ کَرِہَ لِقَاَ اللّٰہ کَرِہَ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ آپ فرماتے ہیں جو شخص اللہ سے ملنا چاہتا ہے اللہ اس سے ملنا چاہتا ہے۔ جو خدا کی ملاقات کا مشتاق ہے اللہ اس کی ملاقات کا اشتیاق رکھتے ہیں جو اللہ سے ملنا نہیں چاہتا اللہ اس سے ملنا نہیں چاہتے جب یہ ارشاد فرمایا تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عرض کرتی ہیں یا رسول اللہ ﷺ قرآن مجید میں اللہ نے ارشاد فرما رکھا ہے لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ الَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ۔ یہ اس صبر خاکی کے ساتھ اس فانی وجود کے ساتھ کوئی بھی اپنے رب کو دیکھ نہیں پاتا مرنے کے بعد ہمیشگی کا ایک وجود ملے گا اس وجود میں یہ موت اور طاقت رکھ دی جائے گی کہ وہ اپنے رب کو دیکھ سکے تو یہ جو آپ نے فرمایا ہے کہ جو اللہ کی ملاقات کو پسند کرے اللہ اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے یہ مرنے کے بعد ہی ملاقات ہوسکتی ہے اور مرنا کوئی بھی پسند نہیں کرتا یہ ذرا سمجھا دیجئے کہ بات کیا ہے؟ چنانچہ رسول مقبول ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عائشہ جب بندے کو جب وہ قریب المرگ ہوتا ہے اللہ کی طرف سے یہ پیغام مل جاتا ہے فرشتے آ کے اسے کہہ دیتے ہیں حضرت عزرائیل علیہ السلام آ کے اسے بتا دیتے ہیں کہ تیرے پروردگار نے تجھے ملاقات کے لئے بلایا ہے اِنّ رَبَّكَ رَاضٍ تیرا رب تجھ پہ بڑا راضی ہے تو اس وقت بندہ یہ چاہتا ہے کہ میری زندگی کے یہ چند سانس ہیں وہ جلدی ختم ہو جائیں تاکہ میں جلدی سے اپنے اللہ کو جا کے مل سکوں یہ اس وقت کی کیفیت کی بات ہو رہی تھی۔ چنانچہ جب روح کو یہ پیغام ملتا ہے تو وہ اچھلتی کودتی بندہ مومن کے جسم سے نکل آتی ہے اور اس کے نکلنے کی کیفیت محمد رسول اللہ ﷺ نے یوں بیان فرمائی ہے۔ یوں سمجھائی ہے کہ جس طرح ایک مشکیزے کو پانی سے لبالب بھر دیا جائے اور پھر اس مشکیزے کا منہ باندھے بغیر اسے زمین پر رکھ کر چھوڑ دیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے تو پانی یکدم جمپ کر کے اس میں سے نکلنے کی کوشش کرتا ہے مومن کی روح اس طرح اچھلتی ہوئی اس کے جسم سے نکل آتی ہے جب روح جسم سے نکل آتی ہے تو وہ فرشتے جو نو جنت کا لباس لے کر اور نو جہنم کا لباس لے کر منتظر کھڑے ہیں کہ یہ روح انہیں کے سپرد کی جاتی ہے کس کے حوالے کی جاتی ہے حضرت عزرائیل علیہ السلام ان میں سے جو فرشتے جنت کا لباس لے کر آئے ہوتے ہیں ان کے سپرد کر دیتے ہیں اور وہ اس کو اس خوشبو دار اور معطر لباس میں لپیٹ لیتے ہیں اور آسمان کی طرف چڑھنا شروع کر دیتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اس روح کو جب آسمان کی طرف لے کر جا رہے ہوتے ہیں تو راستے میں کچھ ملائکہ آسمان کی طرف جاتے ہوئے کچھ آسمان سے آتے ہوئے ان سے ملتے ہیں اور وہ خوشبو کو محسوس کرتے ہیں تو وہ پوچھتے ہیں کہ مَن ھٰذا یہ کون خوش قسمت ہے یہ کون خوش نصیب ہے کہ جس کی روح تم لے کر جا رہے ہو تو وہ لیجانے والے ملائکہ اور فرشتے اس کا تعارف کراتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

بِاَحْسَنِ اَسْمَائِہٖ بڑے اچھے طریقے سے اس کا تعارف کرایا جاتا ہے ھٰذا فُلَانُ ابْنُ فُلَان۔ فلاں شخص کا بیٹا ہے فلاں جگہ کا رہنے والا ہے یہ اللہ کا فلاں نیک بندہ ہے جس کی روح ہم اللہ کی بارگاہ میں پیش کرنے جا رہے ہیں حتی کہ یہ آسمان پہلا آسمان جسے حدیث کی اصطلاح میں آسمان دنیا کہا گیا ہے یعنی ہمارے سب سے زیادہ جو قریب آسمان ہے وہ اس تک پہنچتے ہیں مخصوص دروازہ ہے جو کھٹکھٹایا جاتا ہے دروازہ کھل جاتا ہے پھر اس طرح دوسرے پر تیسرے پر علی لہٰذا القیاس پھر اس طرح بندہ مومن کی روح کو ساتویں آسمان سے بھی اوپر لے کر پہنچتے ہیں حتی کہ اسے اللہ کی بارگاہ میں پیش کر دیا جاتا ہے پہلے تو فرشتوں کے زریعے سے بالواسطہ طور پر خدا کی رضا اور اللہ کی خوشنودی کا پیغام ملا ہوتا ہے پھر جب وہ بالواسطہ طور پر اللہ کے سامنے پیش ہوتا ہے تو اللہ کی طرف سے بالواسطہ طور پر یہ پیغام ملتا ہے کہ اے میرے بندے میں راضی اور خوش ہو گیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں تم نے دنیا کی زندگی میری اطاعت اور میری فرمانبرداری میں میرے حقوق کی اطاعت میں میرے پیغمبر کی تعلیمات کے مطابق گذاری ہے میں تجھ سے راضی اور خوش ہو گیا ہوں۔ اب وہ مرحلہ شروع ہو گیا ہے کہ تیری خوشیوں کا اہتمام کر دیا جائے تیری خوشیاں پوری کر دی جائیں یہ خوشی رضا مندی کا پیغام دینے کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ وَمَا كَانَ يَلِيقُهُ کہ کس طرح اس کی ذات کے لائق ہے اس کی شان کے شایاں ہیں ملائکہ کو حکم دیتے ہیں۔ کہ میرے بندے کو لے جاؤ اور اسے جنت کی سیر کرادو ہم دیکھتے ہیں کہ دوسرے ملک کوئی سربراہ یا دوسرے ملک کوئی بڑی شخصیت ہمارے ہاں آئے یا ہمارا کوئی سربراہ دوسرے ملک میں جائے تو اس کی عزت میں کچھ ضیافتوں کا انتظام ہوتا ہے اس کی سیر کے لیے تاریخی مقامات دکھانے کے لیے اہتمام کیا جاتا ہے اللہ کے نیک بندے کو کہاں سیر کرائی جاتی ہے جنت میں لیجایا جاتا ہے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب جنت میں وہ روح لیجائی جاتی ہے۔ تو اس سے قبل جانے والی ارواح ایک نئے ساتھی کو دیکھ کر جلدی سے اس کی طرف لپکتی ہیں اسے پہچان لیتی ہیں اور جس طرح دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری طبائع میں اختلاف ہے کچھ بڑی دھیمی طبیعتیں ہیں کچھ بڑے جلد باز اور عجلت پسند طبیعتیں ہیں یہی کیفیت ارواح میں بھی ہے کچھ ارواح اس نئے ساتھی کو پہچان کر جلدی سے اس سے پوچھنا شروع کر دیتی ہیں کہ فلاں کا کیا حال ہے فلاں کیسا ہے فلاں کیسا ہے اس حال سے مراد یہ نہیں ہوتی ان کی کہ اس کا کاروبار ٹھیک چل رہا ہے کتنی زمین ہے اس کی کتنی اولاد ہے اس کی بلکہ اس حالت سے مراد ان کی یہ ہوتی ہے کہ وہ خدا کا مطیع اور فرمانبردار ہے یا نافرمان چنانچہ وہ نیا آنے والا ساتھی جس کے بارے میں یہ بتاتا ہے کہ وہ نیک ہے اچھا ہے پرہیز گار ہے صالح ہے متقی ہے تو وہ سب روحیں خوش ہوتی ہیں کہ یا اللہ تیرا شکر ہے کہ وہ جب بھی آئے گا ہمارے پاس ہی آئے گا اور بعض کے بارے میں وہ نیا ساتھی یہ خبر دیتا ہے کہ وہ تو مجھ سے پہلے آچکا ہے یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات سن کر ان کو بہت صدمہ اور افسوس ہوتا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اگر وہ آ چکا ہے اور وہ یہاں نہیں پہنچا تو اس کا مطلب ہے کہ وہ جہنمیوں کی طرف بھیج دیا گیا ہے دوزخیوں کے پاس چلا گیا ہے نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰالِكَ اس طرح سے اسے جنت کی سیر کرائی جاتی ہے پھر اللہ حکم دیتے ہیں کہ میرے بندے کو زمین پر لے جاؤ اس کے ساتھ میرا وہ قانون پورا ہو سکے اس اصول پر عمل ہو سکے۔ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى کہ اسی زمین پر تجھے بنایا اور اگایا ہے اسی زمین تمہیں ملا دیا جائے گا اسی میں سے پھر تمہیں اٹھا لیا جائے گا یہ اللہ کا قانون ہے اللہ کا اصول ہے چنانچہ اس روح کو واپس زمین کی طرف لایا جاتا ہے رسول مقبول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ روح اپنے اس جسم کو جس میں وہ خارج ہوئی ہوتی ہے اس کی کچھ تیاری دیکھتی ہے کہ اسے کچھ غسل دیا جا رہا ہے خاص قسم کا لباس پہنچایا جا رہا ہے اس کو رخصت کرنے کے لیے تیار کیا جا رہا ہے تو وہ زبان حال سے اس وقت کہہ رہی ہوتی ہے قَدِّمُوْنِیْ قَدِّمُوْنِیْ۔ جلدی کیجئے دیر نہ لگائے مجھے میرے ٹھکانے پہ پہنچائے اسی لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں رسول مقبول ﷺ نے مجھے تین نصیحتیں خاص طور پر فرمائی ہیں ایک وصیت تو یہ فرمائی کہ اے علی رضی اللہ عنہ جب نماز کا وقت آ جائے تو پھر کوئی کام حائل نہ ہو تمہارے اور نماز کے درمیان فوراً نماز پڑھ لینا یہ نہ سوچنا کہ تھوڑی دیر میں یہ کام ختم ہو جاتا ہے تو نماز پڑھتا ہوں ممکن ہے کہ کام ختم ہونے سے پہلے زندگی ختم ہو جائے اور نماز رہ جائے ہم تو بڑے لمبے لمبے پروگرام بنا کے چلتے ہیں نماز کا وقت ہو جائے تو نماز کو موخر نہ کرنا اس میں دیر نہ کرنا۔ فوراً نماز ادا کر لینا اور ایک دوسری حدیث میں یوں ارشاد فرمایا ہے کہ مسلمان جب نماز شروع کرے اس طرح سوچ کر اور اس ذہن سے نماز پڑھے کہ میری زندگی کی یہ آخری نماز ہے اس کے بعد میری اللہ سے ملاقات ہونے والی ہے تب ہی خشوع خضوع اور دل حاضر ہو سکتا ہے ہماری نمازیں آج کیوں بے اثر ہیں ان سے مطلوبہ فوائد حاصل نہیں ہو رہے اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بڑی وجہ ہی یہ ہے کہ نہ خشوع ہوتا ہے اور نہ خضوع ہوتا ہے نہ توجہ ہوتی ہے اور نہ ہمارا دل حاضر ہوتا ہے کھڑے نماز میں ہوتے ہیں اور نہ جانے کیا کچھ کر رہے ہوتے ہیں کیا سوچ رہے ہوتے ہیں اگر یہ بات ہو ذہین میں کہ یہ آخری نماز ہے جو میں ادا کر رہا ہوں اس کے بعد میری اللہ کے سامنے حاضری اور پیشی ہو جائے گی یقینی بات ہے کہ توجہ ہوگی نماز میں دھیان ہوگا نماز میں دوسری وصیت رسول کریم ﷺ نے یہ فرمائی۔ کہ جب تم میں سے کوئی شادی شدہ عورت یا آدمی فوت ہو جائے تو دوسرے ساتھی کے لئے تنہائی کی زندگی گزارنا مشکل ہو جائے گا اور ایک ساتھی کے چلے جانے کے بعد دوسرے ساتھ کا بے راہ رو ہو جانے کا زیادہ امکان ہے کوشش کرنا کہ اس کی دوبارہ شادی ہو جائے مرد ہو یا عورت اور تیسری وصیت جو آج ہمارے اس موضوع سے متعلقہ ہے۔ اے علیؓ جب کوئی شخص فوت ہو جائے تو جس قدر جلد ممکن ہو سکے اسے دفن کر دینا اگر وہ نیک ہے تو تمہیں کوئی حق نہیں پہنچتا کہ تم اس کے اصل ٹھکانے پر پہنچانے میں دیر لگاؤ اسے جلدی سے اس کے اصل ٹھکانے پر پہنچاؤ تا کہ اس کی خوشیوں کی ابتدا ہو اس کی مسرتوں کا آغاز ہو وہ آرام و راحت پائے اور اگر مرنے والا خدا کا نافرمان ہو اور تم اس کے دفن و کفن میں دیر کر رہے ہو تو جو عذاب قبر میں اس پر اترنے والا ہے اس کا کچھ حصہ تم پر اترنا شروع ہو جائے تو یہ روح زبان حال سے کہہ رہی ہوتی ہے قَدِّمُوْنِیْ قَدِّمُوْنِیْ۔ دیر نہ لگاؤ مجھے جلد پہنچاؤ میرے ٹھکانے یہ رسول مقبول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب بندہ مومن کو اللہ کے مطیع اور فرمانبردار کو غسل دے کر کفن پہنا کر قبرستان کی طرف لیجایا جاتا ہے خوش قسمتی سے اگر جنازہ سنت کے مطابق مل جائے آج تو جنازہ بھی ایک مذاق بن کر رہ گیا ہے بڑے اعلانات ہوتے ہیں بڑی دھوم دھام سے جنازے کی تیاریاں ہوتی ہیں لیکن جب جنازہ پڑھا جاتا ہے تو اس قدر افسوس ہوتا ہے کہ اس کے لئے سارہ کچھ کیا گیا ابھی لوگ صفیں بنا رہے ہوتے ہیں تو جنازہ ختم بھی ہو جاتا ہے حالانکہ حقوق میں سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخری حق ہے جو ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر رکھے گئے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتُّ خِصَالٍ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ پانچ حقوق ایسے ہیں جن کا تعلق زندگی سے ہے اور یہ چھٹا اور آخری حق ہے جو مرنے کے بعد دوسرے مسلمانوں پر عائد ہوتا ہے اور اس حق کے بارے میں ہم اس قدر جلدی سے اور عجلت سے کام لیتے ہیں اس قدر بے اعتنائی برتتے ہیں کہ افسوس ہوتا ہے دیکھ کر سنت کے مطابق اگر جنازہ ہو جائے اور فرمان محمد ﷺ ہے کہ جس مسلمان کے جنازے میں جس مواحد اور توحید پرست کے جنازے میں چالیس مسلمان جمع ہو جائیں اللہ ان کی سفارش قبول کر کے اس کے گناہ معاف کر دیتے ہیں لیکن اگر جنازہ سنت کے خلاف ہے اور چالیس کی بجائے چالیس ہزار آدمی جمع ہیں تو کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا مقام افسوس ہے کہ ہم اپنے کسی دوست کسی عزیز کسی بزرگ کسی بڑے کی میت اٹھا کے قبرستان کی طرف جا رہے ہوتے ہیں میت ہمارے کندھوں پر ہوتی ہے ہم نے اس کا جنازہ اٹھایا ہوتا ہے اس کے بارے میں شاید یہ خیال ہمارے دل میں آتا ہو کہ اب یہ اٹھے گا نہیں کھائے گا نہیں بولے گا نہیں اب یہ چلے گا نہیں ذرا اپنے اپنے گریبان میں جھانکیں اور پھر جواب دیں اس سوال کا کہ کبھی ہمیں اپنی موت کا کچھ تصور ذہن میں آیا ہے اس کے بارے میں تو یہ سوچ رہے ہوتے ہیں کہ یہ اٹھے گا نہیں یہ چلے گا نہیں یہ بولے گا نہیں یہ سنے گا نہیں۔ لیکن کتنے لوگ میں جو یہ سوچ کر جا رہے ہوتے ہیں کہ آج اس کی نعش ہے اس کی میت ہے ہمارے کندھوں پر کل ہماری نعش ہوگی کسی اور کے کندھوں پہ ہم تو اس وقت بھی اپنی موت کو نہیں سوچتے اس وقت بھی ہمارے ذہن میں یہ بات نہیں آتی اِلَّا ماشاء اللہ رسول مقبول ﷺ فرماتے ہیں جب اس بندہ مومن کو قبر میں اتار دیا جاتا ہے قبر برابر کر دی جاتی ہے مسنون طریقے سے قبر کے اردگرد کھڑے ہو کر دعا مانگی جاتی ہے۔ چند قدم پیچھے ہٹ کر نہیں وہیں تھے اور خصوصی طور پر فرمایا کرتے تھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اپنے اس ساتھی کی خیر دعافیت اور ثابت قدمی کی دعا مانگو فَاِنَّهٗ يُسْئَلَ الاٰنَ ہم نے اسے دفن کر کے واپس چلنا ہے اور اب اس سے سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہونا ہے۔ اس کی ثابت قدمی کے لئے اللہ سے دعا کرو فرمایا جب دفن کر کے واپس چلے ہیں چلنے والے فَيَعَادُ فِيْهِ الرُّوْحُ تو وہ روح جو جسم دی جاتی ہے۔ لوٹا دی جاتی ہے فَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسٰنِهٖ اسی لمحے جب روح اس کے جسم میں ڈالی جاتی ہے دو فرشتے اس کی قبر میں حاضر ہو جاتے ہیں ایک حدیث میں ان کے نام بھی آئے ہیں منکر اور نکیر ان کے نام ہیں اجنبی ایسی شکلیں جو کبھی نہ دیکھی گئی ہوں وہ دونوں قبر میں پہنچتے ہیں۔ فَيُجْلِسٰنِهٖ اسے بڑی عزت کے ساتھ بڑے احترام کے ساتھ اٹھا کے بیٹھا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے اللہ کے بندے ذرا ٹھیک طریقے سے مطمئن طریقے سے بیٹھ جا ہم نے تجھ سے کچھ سوالات کرنے ہیں پوچھنا ہے کچھ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بندہ مومن خواہ وہ دن کے وقت دفن ہو رات کا وقت ہو شام ہو دوپہر ہو کوئی وقت ہو اس کے دفن ہونے کا اس کی قبر میں جب فرشتے اسے اٹھا کے بٹھاتے ہیں اسے یوں دکھایا جاتا ہے جیسے سورج غروب ہونے کے بالکل قریب ہے یہ منظر اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے فرشتے کہہ رہے ہوتے ہیں کہ ہم نے تجھ سے کچھ پوچھنا ہے کچھ سوالات کرنے ہیں تو وہ کہہ رہا ہوتا ہے کہ ذرا ٹھہر جایئے یہ دیکھئے سورج غروب ہونے کو ہے۔ ابھی مغرب کا وقت ہوا چاہتا ہے میری نماز عصر فوت ہو جائے گی جلدی سے نماز ادا کرلوں پھر پوچھ لینا جو کچھ پوچھنا ہے فرشتے اسے کہتے ہیں کہ اے اللہ کے بندے نمازوں کا وقت گذر گیا اس کا تعلق دنیا کی زندگی سے تھا اب تو کہیں اور پہنچ چکا ہے ذرا دیکھ تو سہی غور تو کر ذرا۔ چنانچہ وہ اپنے دائیں بائیں آگے پیچھے اور اوپر نیچے جب دیکھتا ہے تو سمجھ جاتا ہے کہ واقعی میرا تو ماحول بدل چکا ہے میں تو کہیں اور منتقل ہو گیا ہوں پھر وہ بڑے اطمینان سے کہتا ہے اب تم جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو۔ یہاں ایک اور بات ذہن میں رکھیے رسول مقبول ﷺ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشاد فرمایا کہ قبر کی تنہائی قبر کی وحشت اور بربریت اور قبر میں پیش آنے والی کیفیت اور حالت ہے اگر دینا میں اانسان کچھ تھوڑی سی کوشش کر لے تو کچھ آسانی کچھ راحت کو ایسا ساتھ مل سکتا ہے۔ جو بڑا ہی اہم ہے بڑا ہی اچھا ہے بڑا ہی بہتر ہے اس کے لئے نسخہ یہ تجویز فرمایا کہ جو شخص اپنا معمول بنالے اپنی عادت بنالے کہ ہر روز عشاء کی نماز سے فارغ ہو کے سورۃ سجدہ اور سورہ ملک پڑھے اس میں زیادہ سے زیادہ آٹھ منٹ صرف ہوتے ہیں جو شخص اپنا معمول بنالے جب ملائکہ اور فرشتے اس کی قبر میں آئیں گے اس کے فوت ہونے کے بعد آ کے بٹھائیں گے تو یہ دونوں صورتیں اپنی نورانی شکل وصورت میں قبر میں پہنچ جائیں گیں اور اس طرح اس کو چھپالتی ہیں وہ ملائکہ اور فرشتے کہیں گے ایک طرف ہٹ جاؤ۔ کچھ پوچھنا ہے کچھ سوال کرنے ہیں لیکن وہ سورتیں کہہ رہی ہوں تلاوت کیا کرتا تھا اس سے ہم سوال کرنے کی اجازت نہیں دیں گے وہ فرشتے کہیں گے کہ اللہ نے ہمیں بھیجا ہے اللہ نے ہمارے ذمے یہ کام لگایا ہے ہم اس سے کچھ پوچھنا چاہتے ہیں ایک طرف ہٹ جاؤ تو وہ سورتیں جھگڑا کرتی ہیں اور یہ کہتی ہیں کہ تم نے اس سے بھی کچھ پوچھنا ہے جاؤ جا کے اللہ سے کہہ دو کہ پہلے ہمیں اپنی کتاب سے خارج کر دے۔ نکال دے اپنی کتاب سے اور پھر اس کا حساب لے یہ کتنا عمدہ ساتھی بن جاتا ہے کتنی ہمدرد ہیں یہ دونوں سورتیں آٹھ منٹ کا یہ نسخہ ہے اور ہے بڑا کارآمد وہ سوال کیا کریں پوچھیں گے کیا سب سے پہلا سوال یہ ہوگا فَيَقُولَانِ لَهُ من ربك اچھا یہ بتا تیرا رب کون ہے جس شخص نے دنیا میں رب کا معنی اور مفہوم سمجھا اپنے رب کے ساتھ متعلق رہا اس کے ساتھ وابستگی رکھی۔ اس کے حکم کو مانتا رہا اس کی حلال کردہ چیزوں کو حلال جانا اور حرام کردہ چیزوں کو حرام مانا سوال سنتے ہی فورا کہہ دیتا ہے رَبِّيَ اللّٰهُ میرا رب اللہ ہے۔ اس کے سوا اور کون ہوسکتا ہے دوسرا سوال ہوتا ہے وَمَنْ نَبِيُّكَ تیرا نبی کون ہے تیرا ہادی اور رہبر کون ہے جسے دنیا میں اپنے نبی سے پیار تھا اس سے محبت تھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ پیار یہ محبت اس کو پرکھنے کے لیے پیمانہ ہے ایک ایسا معیار ہے ہمارے پاس جو اللہ کے رسول ہی نے دیا ہے ہمیں آپ نے فرمایا جو شخص میرے ساتھ محبت کا دعویٰ کرتا ہو اس کی زندگی کو سامنے رکھنا اگر تو اسے میری سنت سے محبت ہے میرے طریقے سے محبت ہے تو اسے میرے ساتھ محبت ہے ورنہ وہ جھوٹا ہے اپنے دعوے میں۔ جسے دنیا میں اپنے پیغمبر کی سنت سے محبت تھی اپنے پیغمبر کی سنت سے پیار تھا وہ تو سوال سنتے ہی کہ تیرا نبی کون ہے یہ بتا فوراً کہہ دیتا ہے نَبِیِّ مُحَمَّدٌ ﷺ میرے نبی میرے پیغمبر میرے رسول محمد ﷺ ہیں تیسرا سوال ہوتا ہے یہ بتا وَمَا دِیْنُكَ یہ بتا کہ تو نے دنیا میں رہتے ہوئے کون سا طریقہ اختیار کر رکھا تھا وَنَادیٰ مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِیْ۔ آسمان سے اللہ آواز دیتے ہیں ملائکہ میرے فرشتو تم نے جو جو کچھ پوچھا تھا صَدَقَ عَبْدِیْ میرے بندے بالکل سچ بیان کر دیا اس کا رب میں ہوں اس کے لئے نبی محمد ہی بھیجے گئے ہیں ﷺ اس کے لیے دین اسلام ہی بھیجا گیا تھا میرے بندے نے بالکل سچ بتا دیا ہے میرے بندے نے تینوں سوال حل کر دیئے ہیں جلدی کرو اس پر میری تین رحمتیں اور تین انعامات ہو جانے چاہیں سب سے پہلے تو اس کی قبر کو حکم ملتا ہے اے قبر اب تو اتنی تنگ اور اتنی چھوٹی نہ رہ کھل جا۔ بستر بچھا دو اس کی قبر میں یہ کیوں زمین پہ لیٹا ہوا ہے جنت کا بستر لا کے بچھاؤ اَوْاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ اسے لباس بھی جنت کا پہنا دو۔ وَافْتَحُوالَهُ بَابًا مِنَ الْجَنَّةِ ایک دروازہ جنت کی طرف کھول دو یہ تین انعام فوراً مل جاتے ہیں بستر جنت کا لباس جنت کا قبر کا دروازہ جنت کی طرف نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا فَيَاتِ من الرّوحِها (وَطِيْبِهَا) جب جنت کی طرف دروازہ اکھلتا ہے قبر کا تو جنت کی خوشبو دار معطر اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں قبر میں پہنچنا شروع ہو جاتی ہے یہ تو ہے کیفیت ایک صورت ایک مسلمان کے دنیا سے رخصت ہونے کی اور اسے حکم ملتا ہے نَمْ كَنَوْمَتِ الْعَرُوْسَ اب تو آرام خوشی سے سو جا لیٹ جا اللہ تجھے قیامت کے دن یہاں سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹھالیں گے نکال لیں گے۔ آرام سے سوجا دوسرا رخ تصویر کا یہ ہے جب ایک نافرمان انسان کا وقت اس دنیا سے جانے کا قریب آتا ہے فرشتے آجاتے ہیں اور کہتے ہیں اس نے جو کھانا تھا کھالیا جو پینا تھا پی لیا جو کرنا تھا وہ کر چکا جہاں جہاں اس نے قدم رکھنے تھے وہ رکھ چکا زمین میں ایک بھی قدم اس کا باقی نہیں رہا ایک قطرہ پانی کا یا کسی اور چیز کا اس کی قسمت میں باقی نہیں رہا اب اس نے پی لیا جو کچھ پینا تھا اب اسے دنیا کی ساری زندگی میں جو کچھ کمایا اپنایا تھا وہ بھولنا شروع ہوگیا ہے اسی طرح نو ملائکہ جنت کا لباس لے کے اور نو فرشتے جہنم کا بدبو دار لباس لے کے آکے کھڑے ہو جاتے ہیں حضرت عزرائیل علیہ السلام تشریف لاتے ہیں وقت مقررہ پر لیکن وہ اتنی ڈراؤنی اور خوفناک شکل صورت میں تشریف لاتے ہیں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شکل میں کوئی اور انہیں دیکھ لے جس کی موت کا پیغام لے کر وہ آئے ہوتے ہیں اگر وہ پہلے انہیں دیکھ لے تو اس سے پہلے اس کی موت واقع ہو جائے اتنی ڈراؤنی اور خوفناک شکل ہوگی ان کی اتنی گرجدار آواز میں آکر اسے کہتے ہیں یَاایُّھَا الرُّوحُ النَّجِیثُ۔ اے خبیث روح اب یہ کسی ملک کا والی کیوں نہ ہو کسی سلطنت کا حکمران کیوں نہ ہو ارب پتی کیوں نہ ہو دنیاوی اعتبار سے دنیا کی کسی بڑی سے بڑی عدالت کا جج کیوں نہ ہو حضرت عزرائیل اسے یہ فرمارہے ہیں یاَ ایھَا الروح الخبیث اے خبیث روح اے پلید روح اے ناپاک اور گندی روح کُنْتِ فِیْ جَسَدٍ خبیث تیری بدنصیبی تیری شقاوت تیری بدبختی غالب رہی دنیا میں ایک پلید ناپاک جسم میں رہی تو ایک ناپاک جسم میں رہی اُخْرُجِیْ الٰی رَبِّكِ اِنَّ رَبُّكَ عَلَیْكَ غَضْبَانُ آنکل خدا نے تجھے بلایا ہے ہم تجھے لینے کے لیے آئے ہیں ذرا غور فرمایئے کہ دینا کا کوئی معمولی سا صاحب حیثیت صاحب اقتدار شخص کسی کو پیغام بھیجے کہ جاؤ اسے بلا کے لاؤ تو اس وقت آدمی کی کیا کیفیت ہوتی ہے دل چاہتا ہے کہ کہیں بھاگ جاؤں اس کے ہاتھوں میں نہ آؤں نہ جانے میرے ساتھ کیا سلوک کرے گا نہ جانے کیسا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رو یہ ہوگا جس نے مجھے غصے سے بلایا ہے کہ پکڑ کے لاؤ دینا کے معمولی انسان سے آدمی بھاگ جانے کی کوشش کرتا ہے اور جس بد بخت اور بدنصیب کو یہ پیغام مل جائے اِنَّ رَبَّكَ عَلَيْكِ غَضْبَانَ تیرا خدا تجھ پر ناراض ہے تیرے خدا نے تجھے بلایا ہے ہم تجھے لینے کے لئے آئے ہیں آنکل تجھے تیرے خدا کے سامنے پیش کریں اس وقت اس کی کیا کیفیت ہوتی ہوگی کیا حالت ہوتی ہوگی مگر وہ کچھ کر نہیں سکتا کہیں بھاگ نہیں سکتا کہیں چھپ نہیں سکتا کوئی شکایت نہیں لاسکتا کوئی رشوت نہیں دے سکتا کوئی بھی حیلہ کارگر نہیں ہوسکتا ایسے موقعہ پر اب اس کی روح نکلنا نہیں چاہتی کیونکہ اسے اپنا انجام نظر آ رہا ہوتا ہے۔ پیغام جس قسم کے مل رہے ہوتے ہیں اس سے وہ روح سمجھ جاتی ہے کہ اب اس کی کیا درگت بننے والی ہے مگر روح کو آخر نکلنا ہے اور اسے نکالا جانا ہے نبی کریم ﷺ نے ایسی روح کے نکلنے اور نکالے جانے کا منظر یوں بیان فرمایا کسی خاردار جھاڑی پر کوئی کپڑا ڈال دیا جائے اور اچھی طرح کانٹے اس میں چبھ جائیں اور کپڑا بچا کر اسے ایک کنارے سے پکڑ کر اسے یوں زور سے کھینچا جائے تو کیا نتیجہ ہوگا کپڑا تار تار ہو جائے گا کانٹوں میں الجھ کر رہ جائے گا کھینچنے والے کے ہاتھ میں کچھ نہیں آئے سوائے چند دھاگوں کے اس طرح اس خبیث انسان کی روح کو کھینچ کر نکالا جاتا ہے اس کا جوڑ جوڑ ٹوٹ جاتا ہے اور اس کی ایک ایک رگ میں ہلچل مچ جاتی ہے روح نکال کر جہنم کے فرشتوں کے سپرد کر دی جاتی ہے فرشتے اس لباس میں لپیٹتے ہیں اور آسمان کی طرف چڑھنا شروع کر دیتے ہیں جیسے میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ نیک انسان کی بندہ مومن کی روح کو دیکھ کر فرشتے پوچھنا شروع کر دیتے ہیں کہ یہ کون خوش قسمت بندہ ہے جبکہ اس نافرمان بندے کی روح کی بدبو دور دور تک پھیل جاتی ہے اور اس کے بارے میں بھی پوچھا جاتا ہے یہ کون خبیث ہے جس کی بدبو دور دور تک آ رہی ہے اب یہ دنیا میں کتنے بڑے منصب پر فائز کیوں نہ رہا ہو یہ ہے عزت اس کی خدا کے ہاں اور اس کے فرشتوں کے ہاں وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بارے میں بتاتے ہیں کہ یہ فلاں خبیث ہے فلاں کا بیٹا ہے فلاں جگہ کا رہنے والا ہے تو فرشتے اس پر لعنتیں ڈالتے ہیں کہ خدا کی اس پر لعنت ہو اس نے زندگی یوں بسر کر دی آسمان دنیا پہلا آسمان ہے اس کے قریب پہنچ کر دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں لیکن دروازہ کھولنے کی اجازت نہیں ملتی قرآن مجید میں اللہ نے یوں ارشاد فرمایا ہے اس بات کو لاتُفَتَّح لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآء ایسے بدبختوں کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اور نہ ہی وہ جنت میں داخل ہوسکیں گے جب تک کہ ایک شرط پوری نہ ہو جائے اور وہ شرط پوری ہونی ممکن ہی نہیں' کیا ہے وہ شرط۔ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ۔ حتیٰ کہ اونٹ سوئی کے ناکے سے نہیں گزرتا اسی طرح ان کا جنت میں داخلہ محال ہے۔ لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ ایسے بدنصیبوں کی لئے جنت کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ نہ وہ جنت میں داخل ہوسکیں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے سے نہیں گذرتا۔ اسی طرح فرشتوں کو حکم ملتا ہے کہ اسے زمین پہ واپس لے جاؤ اس کے لئے کوئی دروازہ نہیں کھولا جائے گا اب یہ روح واپس پہنچ کر اپنے جسم کی تیاری کو دیکھتی ہے اور محسوس کرتی ہے۔ اس کو غسل دیا جا رہا ہے کفن سیا جا رہا ہے اس کی رخصتی اور تیاری ہو رہی ہے۔ مومن کی روح تو یہ کہتی ہے کہ جلدی کرو دیر نہ لگاؤ۔ جبکہ اس بدنصیب کی روح یہ کہتی ہے اَيْنَ تَذْهَبُوْنِيْ اَيْنَ تَذْهَبُوْنِيْ تم مجھے کہاں لے جانا چاہتے ہو تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو۔ پر اسے رکھے کون کون رکھے گا اسے کچھ دیر کے بعد تو اسے ڈر اور خوف آنا شروع ہو جائے گا اَيْنَ تَذْهَبُوْنِيْ اَيْنَ تَذْهَبُوْنِيْ تم مجھے کہاں لیجانا چاہتے ہو گھر سے مجھے کیوں نکالنا چاہتے ہو لیکن آخر وہ لحہ آ جاتا ہے کہ اسے گھر سے نکال دیا جاتا ہے دفن کر دیا جاتا ہے جوں ہی دفن کرنے والے واپس لوٹتے ہیں فَيُعَادُ فِيهِ الرُّوحُ اس کے جسم میں بھی روح لوٹا دی جاتی ہے جو اللہ کے حکم سے ڈالی گئی تھی واپس لوٹا دی جاتی ہے فَيَاتِيهِ ملكان فَيُجْلِسَانِهِ وہ منکر اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکیر دونوں فرشتے اس کے پاس بھی پہنچ جاتے ہیں اور اسے اٹھا کے بیٹھا دیتے ہیں فرشتے کہتے ہیں کہ اٹھو ہم نے تجھ سے کچھ پوچھنا ہے کچھ سوالات کرنے ہیں اب یہ گھبرایا ہوا پریشان حال بیٹھ جاتا ہے اوپر دیکھتا ہے تو مٹی نیچے دیکھتا ہے تو مٹی دائیں طرف دیکھتا ہے تو مٹی بائیں طرف دیکھتا ہے مٹی اسی لئے حضور ﷺ نے فرمایا انسان کا لالچ بیان کرتے ہوئے خودغرضی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تیرا پیٹ نہیں بھرے گا اگر کوئی شخص دوملکوں کا حاکم مقرر کر دیا جائے تو وہ اس تلاش میں ہوتا ہے کہ تیسرا ملک بھی اسے مل جائے جیتے جی تیرا پیٹ نہیں بھرے گا اسے کونسی چیز بھرے گی فرمایا قبر کی مٹی اس وقت تیرا پیٹ بھرے گا جب ہر طرف مٹی ہی مٹی ہوگی۔ فرشتے اس سے وہی تین سوال پوچھنا شروع کر دیتے ہیں جو بندہ مومن سے پوچھتے ہیں سب سے پہلا سوال یہ پوچھتے ہیں مَنْ رَّبُّكَ یہ بتا تیرا رب کون ہے تجھ پر حکم کس کا چلتا تھا تجھے پیدا کس نے کیا تھا تیرا رازق کون ہے یہ تین بڑے عام اور مشہور معنی ہیں خالق مالک اور رازق ہے وہ سوال کرتے ہیں یہ دائیں بائیں جھانکتا ہے اسے کوئی جواب سوجھتا نہیں اس دینا میں اس نے اس خالق سے اس مالک سے کوئی بھی رشتہ قائم نہیں رکھا۔ اس پر تو دولت کمانے کی دھن سوار تھی اس نے اپنا اوڑھنا بچھونا دولت کو بنا رکھا تھا۔ اور وہ لوگ جو دین کو چھوڑ کر دنیا کے پیچھے مال دولت کے پیچھے بھاگ رہے تھے ان کی مثال بڑی عجیب بیان فرمائی حضور ﷺ نے الدنیا جیفۃٌ وَطَالِبُھَا کِلَابٌ) دین کو چھوڑ کر دنیا کے پیچھے بھاگنے والوں کی مثال یہ ہے دنیا ایک مردار ہے اور اس کے پیچھے بھاگنے والے کتے ہیں انسانی شکلوں میں اب یہ دیکھ رہا ہے کوئی جواب بن نہیں آتا آخر مایوس ہو کر کہتا ہے هَاهَا لا اَدْرِیْ میں کچھ نہیں جانتا کہ میرا رب کون ہے مجھے کچھ پتہ نہیں کہ مجھے پیدا کرنے والا میرا رازق میرا مالک کون ہے فَیَقُوْلَانِ مَنْ نَبِیُّكَ بتا تیرا نبی کون ہے اب نبی سے دنیا میں کوئی نسبت رہی ہو نبی کا کوئی طریقہ پسند آیا ہو سنت کی اہمیت سمجھی ہو تو نبی کا نام بتائے یہاں تو سارا کام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلتا رہا زبانی کلامی بڑی بڑی انجمنیں بنا لینے سے بڑے لمبے نام رکھ لینے سے کچھ نہیں بنتا مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ جس کو میری سنت سے پیار ہے میرے طریقے سے پیار ہے اس کو مجھ سے پیار ہے اور آپ کے طریقے سے پیار کرنے والا کوئی معمولی انسان نہیں ہوگا فرمایا وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جسے میرا طریقہ پسند آ گیا اسے میری سنت سے پیار ہو گیا اور جسے مجھ سے پیار ہو گیا اسے میری سنت سے پیار ہو گیا اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ وہ قیامت کے دن اسے اپنے ساتھ لے کے جاؤں گا چھوڑ کے نہیں جاؤں گا۔ اب اس سے پوچھا جا رہا ہے کہ یہ بتا وَمَنْ نَبِیُّكَ یہ بتا تیرا نبی کون ہے اسے پھر کوئی جواب نہیں سوجھتا دائیں بائیں جھانکتا ہے جسے ہم کہتے ہیں نعلیں جھانکنا جھانکتا ہے اور مایوسی کے انداز میں خود ہی جواب دیتا ہے هَاهَا لَا اَدْرِیْ مجھے کچھ پتہ نہیں میرا نبی کون ہے نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذَالِكَ میں نہیں جانتا کہ میرا رسول کون ہے تیسرا سوال ہوتا ہے کہ یہ بتا کہ تیرا دین کیا ہے کس لائحہ عمل اور طرز عمل کو اختیار کئے ہوئے تھے تو دینا میں وَمَا دِیْنُكَ کوئی جواب نہیں آتا کیونکہ اس نے دنیا برباد کر ڈالی دنیا کی زندگی ازموں کے پیچھے کبھی سوشلزم کے پیچھے کبھی Imperialism کے پیچھے کبھی کمیونزم کے پیچھے اس نے تو اسلام کو دیکھا تک نہیں پڑھا تک نہیں سوچا تک نہیں اس کے بارے میں پھر کہتا ہے هَاهَا لَا اَدْرِیْ کچھ معلوم نہیں کہ میرا دین کیا ہے۔ جب تینوں سوال ہو جاتے ہیں تینوں کے جواب نفی میں دیتا ہے فَیُنَادِیْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ اَنْ کَذَبَ آسمان سے اللہ آواز دیتے ہیں کہ اس خبیث نے جھوٹ بولا ہے یہ آج کہہ رہا ہے کہ مجھے کچھ پتہ نہیں یہ آج کہہ رہا ہے کہ مجھے کچھ پتہ نہیں کہ اللہ کون ہے کبھی اس نے زمین و آسمان کی طرف نہیں دیکھا تھا سورج اور چاند اس کے سامنے آئے اور گئے نہیں تھے۔ دن اور رات اس کے سامنے آتے جاتے نہیں تھے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی صدا اس کے سامنے بلند نہیں ہوتی تھی جھوٹ بول رہا ہے یہ کہتا ہے کہ مجھے کچھ پتہ نہیں یہ کہتا ہے کہ مجھے کچھ پتہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کہ میرا نبی کون ہے کیا یہ سنتا نہیں تھا اشھد ان محمد ارسول اللہ کی آواز یہ بھی جھوٹ بول رہا ہے یہ کہتا ہے کہ مجھے کچھ پتہ نہیں کہ میرا دین کیا ہے کیا اس کو بتایا نہیں گیا تھا کہ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الاسلام۔ اللہ کے نزدیک قابل مقبول دین جو ہے وہ صرف اسلام ہے آدمی جھوٹ بول رہا ہے غلط بک رہا ہے اس کی قبر کو حکم ملتا ہے یَا اَیُّھَا الْقَبْرَ اِنْتَھِنِیْ عَلَیْہِ اے قبر تو اس پر مزید تنگ ہو جا قبر پہلے کتنی کھلی ہوتی ہے جو مزید تنگ ہو جاتی ہے اِنْتَھِنِیْ علیہ تنگ ہو جا مل جا فَتَلْتَھِمُوْا عَلَیْہِ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں قبر اس قدر تنگ ہونا شروع ہو جاتی ہے آپؐ نے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈال کر یوں فرمایا جب یہ قبر تنگ ہو جاتی ہے ہر طرف سے اس کو تنگ کرتی ہے (فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُہٗ) تو اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں اس طرح سے پھنس جاتی ہیں دائیں طرف والی بائیں طرف اور بائیں طرف والی دائیں طرف ہوں ایک دوسرے میں پھنس جاتی ہیں فرشتوں کو حکم ہوتا ہے۔ فَافْرِشُوْہُ مِنَ النَّارِ۔ جہنم کی آگ کا بنا ہوا بستر لا کے بچھا دو جہنم کی آگ کو یہ دنیا کی آگ نہیں جہنم کی آگ کو ستر مرتبہ بجھانے کے بعد دنیا میں بھیجا گیا ہے ستر مرتبہ اس کے ساتھ ستر مرتبہ تمازت' حرارت' تپش جمع کریں تو پھر اندازہ کریں کہ کتنی شدید ہوگی۔ فافرشوہ من النار اس کے لئے جہنم کا بستر بچھا دو وَاَلْبِسُوْہُ مِنَ النَّا (جہنم کا لباس اس کو لا کے پہنا دو۔ وَافْتَحُوْلَہٗ بَابُ اِلَی النَّار اس کی قبر کا ایک دروازہ جہنم اور دوزخ کی طرف کھول دو قرآن مجید نے یوں ارشاد فرمایا لَھُمْ مِنْ جَھَنَّمَ مِھَادٌ وَمِنْ فَوْقِھِمْ غَوَاشٌ ہم اپنے نافرمانوں کے لیے بچھونا بھی جہنم کا اور اوڑھنا بھی جہنم کی آگ کا بچھائیں گے اور درمیان میں یہ انسان ہوگا بستر جہنم کا بچھ گیا لباس جہنم کا دروازہ قبر کا جہنم کی طرف کھول دیا گیا ایک حدیث میں آتا ہے جہنم اتنی گرم جگہ ہے اس کی جتنی حرارت اور تپش ہے اللہ نے زمین کے نیچے جس طرح اس کی شان کے شایاں ہے جس طرح میرے اللہ کو منظور ہے اس نے زمین کے نیچے جہنم کو رکھا ہوا ہے فرمایا اگر جہنم میں سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفتِ آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک سوئی کے برابر سوراخ ہو جائے زمین پر اور جہنم میں سے اس کی حرارت زمین پر آنی شروع ہو جائے تو ساری دنیا کے درخت پودے اور بیلیں جل کر راکھ ہو جائیں قیامت تک زمین پر کوئی چیز اگانے کی صلاحیت باقی نہ رہے اگر سوئی کے سوراخ کے برابر سوراخ زمین پر ہو جائے اور جس بدنصیب کی قبر کی طرف دروازہ جہنم کا کھل جائے اس کا حال کیا ہونا چاہیے فَيَأْتِ مِنْ حَرِّهَا وَرَمُوْمِهَا تو جہنم کی گرم، بدبودار اور متعفن ہوائیں آنا شروع ہو جاتی ہیں اسی وقت دوزخ کی اور اعلان ہوتا ہے کہ تو قیامت تک اسی عذاب میں مبتلا رہے گا قیامت کے دن جب خدا تجھے اٹھائے گا تو پھر دنیا میں رہنے والے ایک ایک لمحے کا حساب لیا جائے گا۔ پھر مزید سزا اس وقت ملے گی وقت کے اختصار کے ساتھ تصویر کے دونوں پہلو آپ کے سامنے رکھے ہیں اب یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے اپنے گریبان میں جھانکیں اپنا محاسبہ کرتے ہوئے کہ کیا ہم اللہ کے ایک نیک بندے کی طرح اس دنیا سے رخصت ہونے کی تیاری کر رہے ہیں یا دوسری طرف بڑھ رہے ہیں دوسری طرف راستہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔

(یہ مضمون مشکوٰۃ شریف کتاب الجنائز دیگر بعض کتب صحائح ستہ سے اخذ کیا ہے)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قربانی کے دن

افضل قربانی عید کے دن ہے پھر دوسرے دن اس کے علاوہ دو دن قربانی کے اور ہیں۔ بارہویں اور تیرہویں تاریخ عام طور پر بارہویں تاریخ تک مشہور ہے۔ لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایام تشریق دسویں تاریخ سے لے کر تیرہوں تاریخ ذی الحجہ تک ہیں۔ (فتح الباری جلد۲ص ۳۶۶)

حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ ثَلَاثَۃُ اَیَّامٍ بَعْدَ النَّحْرِ (غَنِیَۃ الطالین ص ۴۲۱)
''یعنی عید کے دن کے بعد تشریق کے تین دن اور ہیں۔''

اور حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے

صحیح روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کُلُّ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ ذِبْحٌ (مَجْمَعُ الزوائد جلد٤ ص ١٥٠٣٤)
پس دسویں ذی الحجہ سے شروع ہو کر تیرہ ذی الحجہ تک قربانی ہو سکتی ہے:

قربانی رات کے وقت:

قربانی کے دنوں میں رات کے وقت بھی قربانی ہو سکتی ہے یا نہیں ہو سکتی؟ اس میں اختلاف ہے بہت سے علما منع کرتے ہیں امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ اس کے جواز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے قائل ہیں یعنی جواز کو ترجیح دیتے ہیں مگر اختلاف سے نکلنا بہتر ہے۔اس لئے بہتر ہے کہ قربانی دن کو کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو سنت کے مطابق عمل کرنے کی سعادت اور توفیق بخشے۔اور قبول فرمائے۔امین۔

قرآن وحدیث کے علم کے حصول کی فضیلت

((وَكَذَالِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْيُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا○ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ج وَلَا تَعْجَلْ بِا الْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اِن يُّقْضٰى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِىْ عِلْمًا○ (پارہ ١٦ رکوع ١٥)

آیۃ مذکورہ کی تفسیر میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِىْ بِمَا وَعَلَّمْتَنِىْ مَا يَنْفَعُنِىْ وَزِدْنِىْ عِلْمًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ۔ روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ نے بزار نے اتنا زیادہ کیا ہے وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جب اوپر والی آیۃ مذکورہ کو پڑھتے تو فرماتے اَللّٰهُمَّ زِدْنِىْ اِيْمَانًا وَّيَقِيْنًا☆ روایت کیا اس حدیث کو خطیب بغدادی نے ابن کثیر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِىْ والی حدیث میں اللہ تعالیٰ سے علم کی زیادتی کے بارہ میں سوال کر رہے ہیں حالانکہ جبرائیل علیہ السلام کے وحی لانے کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جلدی سے قرآن پڑھتے تا کہ یاد کرلوں

﴿لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ○ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ○ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ○ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ○﴾(پارہ ٢٩ رکوع ١٧ سورۃ القیامہ)

ایک دوسری جگہ اللہ رب العلمین ارشاد فرماتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنسٰىO اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰىO وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰىO فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰىO﴾ (پارہ ۳۰ رکوع ۱۲۔ سورہ الاعلیٰ)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب اللہ رب العزت کی طرف سے حکم ہوا۔

﴿اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰىO قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْO وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْO وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْO يَفْقَهُوْا قَوْلِيْO وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْO هٰرُوْنَ اَخِيْO اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْO وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْO كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًاO وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًاO اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًاO قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰىO﴾ (پارہ ۱۶ رکوع ۱۰)

جب حضور ﷺ کی ذات گرامی کی تبلیغ دین کی کی باری آئی تو اللہ تعالیٰ رب العزت نے ارشاد فرمایا۔ سورہ الم نشرح پارہ ۳۰ میں اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَO الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَO وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَO

اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے امت کو یہ تعلیم دی ہے کہ آپ علم دین کے بارہ میں اللہ احکم الحاکمین سے یہ التجا کرتے رہا کریں اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّرِزْقًا طَيِّبًا (احمد اور ابن ماجہ)

وظیفہ علم دین سیکھنے کا۔

((اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا (مسلم شریف) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى))

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسانی پیدائش کی عجیب کیفیت

((حَدَّثَنَا عُمَرُ ابْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَیْدُ ابْنِ وَهَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ۔ ان اَحَدَکُمْ یَجْمَعُ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا ثُمَّ یَکُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَالِكَ ثُمَّ یَکُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَالِكَ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَیْهِ مَلِکًا بِاَرْبَعِ کَلِمَاتٍ فَیَکْتُبُ عَمَلَهٗ وَاَجَلَهٗ وَرِزْقَهٗ وَشَقِیٌّ وَّسَعِیْدٌ ثُمَّ یَنْفُخُ فِیْهِ الرُّوْحُ فَاِنَّ الرَّجُلَ یَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰی مَایَکُوْنُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْهِ الْکِتَابُ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَیَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰی مَایَکُوْنُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْهِ الْکِتَابُ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَیَدْخُلُ النَّارَ)) (بخاری شریف مولنا وحید الزمان مترجم جلد ۳ صفحہ ۳۵)

''ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا ہم سے عمش نے کہا ہم سے زید بن وہب نے کہا ہم سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہم سے آنحضرت ﷺ نے اور آپ سچے تھے آپ سے جو وعدہ کیا گیا وہ بھی سچ ہے آپ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک آدمی کا نطفہ اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس روز تک جمع ہوتا رہتا ہے پھر چالیس دن میں خون کی پھٹکی بن جاتا ہے پھر چالیس دن میں گوشت کا مضغہ بن جاتا ہے پھر تین چلوں کے بعد اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ ایک فرشتہ اس کے پاس بھیجتا ہے وہ اس کی چار باتیں لکھتا ہے عمل، عمر، رزق، نیک بختی یا بد بختی پھر اس میں روح انسانی پھونکی جاتی ہے تو کوئی کوئی آدمی ایسا ہوتا ہے (ساری عمر) دوزخیوں کے کام کرتا رہتا ہے دوزخ سے ایک ہاتھ کے فاصلے پر رہ جاتا ہے پھر تقدیر کا لکھا غالب آتا ہے اور وہ بہشتیوں کا کام کر کے بہشت میں جاتا ہے اور کوئی کوئی آدمی ایسا ہوتا ہے کہ ساری عمر بہشتیوں کا کام کرتا رہتا ہے بہشت سے ایک ہاتھ کے فاصلے پر رہ جاتا ہے اس وقت تقدیر کا نوشتہ غالب آتا ہے وہ دوزخیوں کا کام کر کے دوزخ میں جاتا ہے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیویارک میں ایک عورت نے نماز جمعہ مشترکہ مردوں عورتوں کو پڑھائی

نیویارک سنیٹ جان چرچ میں مسلمان خاتون امینہ ودود مسلم خواتین اور مردوں کی مشترکہ نماز کی امامت کی مذمت کرتے ہیں (علماء)

دومہ/ نیویارک متعدد اسلامی ممالک کے علماء اور مفتی حضرات نے نیویارک میں خاتون کی امامت میں پڑھی جانے والی نماز کی مذمت کی ہے واضح رہے کہ ڈاکٹر امینہ ودود جو ورجینا فارن ہیلتھ یونیورسٹی میں اسلامیات کی پروفیسر ہیں نے ایک گرجا گھر میں نماز جمعہ کی امامت کی گرجا گھر کا انتخاب اس لئے کیا گیا کیونکہ مسلم حلقوں کی سخت مخالفت کے باعث کئی مساجد کے منتظمین نے امینہ ودود کو نماز کے لئے جگہ دینے سے انکار کر دیا تاہم گرجا گھر میں نماز کا علم ہونے پر بعض افراد وہاں بھی پہنچ گئے اور افریقی نژاد امینہ ودود کے خلاف مظاہر کیا اس دوران گرجا گھر اور اس کے گرد سخت حفاظتی اقدامات کئے گئے تھے۔

ڈاکٹر املینہ کے بعض نظریات پر خامی تنقید کی جاتی ہے اس کے نزدیک اسلام کی بعض روایات جدید دور میں نہایت فرسودہ ہیں اور تبدیل کر دینی چاہیں۔ خاتون کی امامت پر قطر کے مفتی شیخ یوسف القردوی نے فتویٰ جاری کیا جس میں کہا گیا کہ ہم اس واقعے کی مذمت کرتے ہیں اسلام میں تمام مکاتب فکر عورت کی امامت کے جائز نہ ہونے پر متفق ہیں البتہ عورت عورتوں کو نماز پڑھا سکتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَامُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّابَعْدُ○ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

﴿ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوۃِ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ○ وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّ لٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ○ وَ لَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ○ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ○ اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَ رَحْمَۃٌ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ○ ﴾ (پارہ ۲ رکوع ۳)

''ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو مدد مانگو تم صبر اور نماز کے ساتھ یقیناً اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہیں۔ اور ان لوگوں کے لئے نہ کہو جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قتل کیے جاتے ہیں مردو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں سمجھتے اور البتہ ازمائیں گے ہم تمکو کسی چیز میں خوف بھیج کر بھوک اور مالوں کا نقصان کر کے جانوں اور پھلوں کا نقصان کر کے اے میرے رسول ﷺ بشارت دیجیئے ان لوگوں کو جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کے لئے ہی تھے مرنے کے بعد بھی اس کے دربار میں لوٹائے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائیں گے۔ ایسے لوگ جن پر اللہ تعالیٰ کی طرف عام اور خاص رحمتیں ہیں اور ایسے ہی لوگ ہدایت پانے والے ہیں۔ دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتے ہیں۔''

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۝ ﴾ (پارہ ٦ رکوع ٥)

''ترجمہ: آج کے دن ہم نے تمہارا دین تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے اور ہم نے اپنی نعمت بھی تمہارے لئے پوری کر دی ہے اور ہم نے تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا ہے۔''

دوسرے سپارہ کی پہلی پانچ آیات میں اللہ تعالیٰ جل مجدہ کی ذات عالی نے ارشاد فرمایا ہے کہ میرے بندو تم پر جو بھی مصائب والام آئیں تو تم صبر و استقلال کا مظاہرہ کرنا ہے بے صبری جذع فذعہ نہیں کرنا میری شان وعظمت کے خلاف کوئی ناشکری کا کلمہ اپنی زبان سے نہیں نکالنا بلکہ نماز ادا کرنی ہے عبادات بجالانے ہیں میری ناراضگی میرے غصہ کا کوئی کام آپ نے نہیں کرنا۔ بعض اوقات تمہارے گناہوں کی شامت کی وجہ سے تم پر کوئی مصیبت آسکتی ہے۔ بعض دفعہ تمہاری ابتلا و آزمائش بھی مقصود ہوسکتی ہے تاکہ تمہارے گناہ دُھل جائیں اور تمہارے درجات جنت کے بلند و بالا ہوسکیں۔ اس لئے صبر و شکر بجالاتے رہا کرو۔ کبھی ایسا بھی ہوگا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں شہادت کی موت تمہاری قدم بوسی کرے گی۔ کبھی تمہیں دشمنوں کا خوف تمہیں گھیرے گا کبھی بھوک اور غربت مسکینی مال و دولت کا نقصان تم پر وارد ہوگا کبھی تمہاری کھیتی باغات کے پھلوں کا نقصان ہو گا۔ لیکن ان معاملات میں تم نمازیں پڑھواگے اللہ تعالیٰ رب العزت کی ذات بہ برکات سے استعانت طلب کرتے رہو گے۔ اور تمہاری زبان پر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کا کلمہ ہوگا تم اپنی زبان اور قلب خزیں سے میری ستائش اور حمد وثنا بیان کرتے ہوئے میرے سامنے اپنی بیکسی اور لاچاری واضطراری کے گن گاتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رہو گے۔ اپنی گناہگاری اور سیاہ کاری کا اعتراف کرتے رہو گے۔ اپنے آپ کو میرے سامنے ذلیل رسوا اور خوار گردانوں گے۔ اب تم پر میری طرف سے عام وخاص رحمتیں نازل ہوگی اور میں اپنی طرف سے رحمت وشفقت کی خیر و برکات کی برکھا نازل فرماؤں گا۔ اور تمہارے تمام کے تمام کام سوار دوں گا تمہارے بگڑے ہوئے سب معاملات درست کر دوں گا۔ تمہاری بگڑی بنا دوں گا تمہیں ہر قسم کے معاملات میں کسی غیر کی احتیاج نہیں ہوگی۔ اور نہ ہی کسی غیر کے در پر تمہیں جانا پڑے گا۔ حدیث شریف میں آتا ہے مخبر صادق سید الانبیا ﷺ ارشاد فرماتے ہیں دنیا میں بعض اللہ تعالیٰ کے بندوں پر بعض اللہ والوں پر بڑی بڑی تکلیفیں آئیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے بندے ان سب مصائب والام کو برداشت کرتے رہے اور صبر واستقلال کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا اب آخرت میں خشر و نشر میں ان کو انعامات ملیں گے۔ اجر وثواب عنایت ہوگا۔ رحمت ایزدی شفقت مولا سے ہمکنار ہوں گے۔ تو دنیا کے متوالے دنیا کے بندے جنہوں نے مال و دولت کی فراوانی و آسائش زیب و زینت حسن و جمال و مال و منال۔ صحت و عافیت جسمانی وافرادی کنبہ اور خاندان ہر طرح کی سہولتیں دستیاب تھیں تو اللہ تعالیٰ کے بندوں کا یہ اجر وثواب دیکھ کر یہ آرزو کریں گے یا اللہ کیا ہی اچھا ہوتا کہ ہمارے جسم کا گوشت چھریوں اور قینچیوں سے کاٹا جاتا اور ایسا اجر وثواب ہمیں بھی ملتا۔ لہٰذا اگر مسلمان کا ٹھوس یہ عقیدہ ہے۔ تو عقیدہ کے مطابق ہر مومن کا عمل بھی چاہئے۔ قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے جہاں کہیں عقیدہ کے متعلق تذکرہ کیا ہے وہاں نیک اعمال کا بھی ذکر کیا ہے چنانچہ سورہ بروج میں رب العلمین ارشاد فرماتے ہیں (۱) اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِیْرُ تحقیق جولوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے ان کے لئے بہشتیں ہیں جن میں نہریں چلتی ہیں اور یہ سب سے بڑی کامیابی ہے سورہ الفرقان میں ارشاد فرمایا (۲) اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحًا فَاُولٰئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَّكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا☆ مگر جس شخص نے توبہ کی اور نیک اعمال کئے ایسے لوگوں کی برائیوں کو نیکیوں کے ساتھ بدل دیا جائے گا اور اللہ بخشش کرنے والے مہربان (۳) اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰئِكَ اَتُوْبُ عليهم وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْم۔ مگر جن لوگوں نے توبہ کی اور اپنے اعمال کی اصلاح کی اور اپنی برائیوں کو بیان کیا ایسے لوگوں کی میں توبہ قبول کرتا ہوں اور میں توبہ قبول کرنے والا مہربان ہوں۔ جو لوگ دنیا میں کام کرتے کرتے تھک جائیں چور ہو جائیں اور پھر یہ پڑھیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ☆ تو اللہ تعالیٰ رب العزت ان کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں حدیث شریف میں آتا ہے اگر کسی آدمی کو چلتے ہوئے پاؤں میں کانٹا لگ جائے تو وہ آدمی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھے تو اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ کی ذات پاک اس کے بھی گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ اور اللہ رب العلمین نے یہاں تک ارشاد فرمایا اِنَّمَا يُوَفَّ الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَاب یعنی اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر وثواب عنایت فرمائیں گے وہ لوگ یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور بزرگان سلف صالحین میں سے وہ لوگ بھی تھے جو دین اسلام کا کام کرتے عبادات بجالاتے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں تھکتے نہ تھے دن کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرتے رات کو مصلیٰ کے پیٹھ پر سوار ہوتے اللہ تعالیٰ کی عبادت بجالاتے اور عبادت کی حالت میں اپنی آنکھوں سے رو رو کر بارش برساتے یعنی آنسوؤں کی لڑیاں آنسوؤں بہاتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک سیاہ رنگ پکے رنگ کی ایک خاتون دیکھی ساتھیوں سے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی بندی منجر صادق سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں عرض کی آقا جی میں بیمار ہوں جب مرض کا دورہ پڑتا ہے تو غش کھا کر گر پڑتی ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تیرے لئے دعا کروں۔ اگر تو دعا منگوائے تو اللہ تعالیٰ تجھے معاف فرما دے گا۔ یہ مائی صاحبہ عرض کرنے لگی کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم صحت کی دعا نہ مانگیں اللہ تعالیٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے آخرت میں معاف فرمادے آخرت کے اجروثواب سے نواز دے۔لیکن یہ دعا ضرور فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ میرا ننگ ضرور رکھے یعنی میرا شرم پردہ رکھے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان مرد عورت کا پردہ رکھے امین ثم امین۔تو حضور ﷺ کی ذات گرامی نے اس مائی صاحبہ کے لئے دعا مانگی۔گویا یہ مائی صاحبہ آخرت کے ثواب کے حصول کے لئے دنیا کی اس مرض مرگی کے دورہ کو برداشت کیا تا کہ میں آخرت میں کامیاب اور کامران ہوسکوں بعض احادیث وتفاسیر میں ایسے متعدد واقعات موجود ہیں۔سید الانبیاء ﷺ نے فرمایا جو عورت اپنے ایک بیٹے۔دو بیٹوں۔تین بیٹوں کے فوت ہونے پر صبر کرے گی۔رضا بقضائے الٰہی ہوگی اللہ تعالیٰ ایسے مرد عورت کو اجروثواب کی وجہ سے جنت کا داخلہ عنایت فرمائیں گے۔اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا صدیقہ کائنات عرض کرنے لگی جس عورت کو اللہ تعالیٰ نے بچہ دیا ہی نہیں چونکہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی صلبی اولاد کوئی نہ تھی۔میرے اقا سید الانبیاء ﷺ کی ذات گرامی نے ارشاد فرمایا کہ عائشہ میں خود محمد ﷺ اس کی سفارش کروں گا (احادیث نبوی) اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں بڑی بڑی تکلیفیں آئیں۔حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ عم رسول کو شہید کیا گیا اور یہ وہ امیر حمزہ ہے جس کو سید العٰلمین ﷺ نے سید الشہدا کا تمغہ جرات عطا فرمایا تھا دیگر صحابہ کرام بھی کئی غزوات میں شہید ہوئے وہ سب شہید ہیں صرف اور صرف سید الشہدا کا لقب حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کے چچا حضرت امیر حمزہ کے لئے بالخصوص مخصوص تھا۔اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ان کے ہاتھ پاؤں کی انگلیاں کاٹی گئیں۔کان ناک جسم کے اکثر اعضا کاٹ کر آپ کو مثلہ بنایا گیا آپ کا سینہ پاک چاک کیا گیا دل نکال کر ہندہ نے چبا کر تھوک دیا۔کاٹے ہوئے بعض اعضاؤں کا ہندہ نے گلے کا ہار بنالیا۔آپ سید الانبیاء ﷺ نے جب یہ منظر دیکھا تو فرمایا کہ میں ان کافروں کے ستر مردوں کو قتل کر کے یہی ان سے سلوک کروں گا۔آسمان سے اللہ رب العزت نے یہ حکم دیا کہ ایک بدلے ایک ہی قتل کر سکتے ہیں زیادہ نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا کے مقابلہ میں انبیاء علیہم السلام آخرت کی کامیابی مانگتے ہیں

وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَ خَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا وَ قَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا وَ قَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَ جَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ اِخْوَتِيْ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ (سورہ یوسف)

''ترجمہ: حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والدین اور خونخوار بھائیوں کو جب تخت پر جگہ دی تو والدین اور سب بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے سجدہ کی حالت میں گر پڑے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے والدین کریمین سے عرض کی کہ یہ ہے تعبیر میرے خواب کی جس کو میرے رب نے سچا کر دکھلایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احسان کیا ہے کہ مجھ کو قید خانہ سے باہر نکالا ہے۔''

اور آپ کو جنگل سے میرے پاس لایا ہے۔ اس کے بعد کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان فساد ڈالا تحقیق پروردیگار میرا لطف کرنے والا ہے جو چاہے تحقیق وہ جاننے والا حکمت والا ہے کچھ مفہوم ان آیات مذکورہ میں اللہ تعالیٰ رب العٰلمین نے حضرت یوسف علیہ السلام کے عجیب واقعات بیان فرمائے ہیں۔ یعنی حضرت یوسف علیہ السلام کے والدین اور بھائی صاحبان جب آپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پاس آئے ملاقات ہوئی تو آپ نے اپنے والدین اور بھائیوں سے گذارش کی۔ آؤ بھگت کرتے ہوئے خیر مقدم کیا بڑے حسن سلوک سے اور با اخلاق طریقہ سے پیش آئے۔ اور اپنے پاس بیٹھ اٹھ کے لئے جگہ دی اور ساتھ ہی یہ بھی عرض کی کہ آپ پرسکون حال میں یہاں مصر میں رہیں سہیں امن چین اور آرام سے زندگی گزاریں۔ والدین بزرگوں کی ملاقات کے بعد اللہ تعالیٰ کے اس نعمت کا اعتراف کیا کہ ابا جی محترم میں نے جو خواب آپ کے سامنے عرض کی تھی اس کی تعبیر آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لی ہے میرے رب نے میرے خواب کو سچا کر دکھلایا ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ انعام کیا ہے کہ دور دراز کے جنگل سے آپ کو میرے پاس لایا ہے۔ اور شیطان کے فساد سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اور میرے بھائیوں کو محفوظ کیا ہے ان سب باتوں کا اقرار کر کے ان سب باتوں کو دُھرا کر اللہ رب العزت کے ہاں التجا کرتے ہیں کہ رب العٰلمین آپ نے مجھے بادشاہت عطا فرمائی ہے آپ نے مجھے خوابوں کی تعبیر سکھائی ہے تو آسمان وزمین کا پیدا کرنے والا ہے تو میرا دنیا واخرت میں میرا معاون ومددگار رہا ہے کون کون سی نعمتیں ہیں جو تو نے مجھے نہیں دی ہیں یا اللہ تو نے سب کچھ مجھے دیا میں کون کون سی تیری نعمتوں کا شکریہ ادا کروں کافی زندگی جی رہا ہوں بہت عمر حیاتی کی گزاری ہے اب التجا کرتا ہوں اب تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ اپنی تابعداری اپنی اطاعت اپنی بندگی میں مجھے اپنے پاس بلا لیجئے اور صالحین کی مصاحبت میں ملالی جیئے۔ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹوں کو وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں

﴿ وَ وَصّٰی بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِیْهِ وَ یَعْقُوْبُ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی لَكُمُ الدِّیْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۝ ﴾ (پارہ ۱ رکوع ۱۶)

''ترجمہ: حضرت ابراہیم علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام اپنے اپنے اہل خانہ کو وصیت کر رہے ہیں کہ بیٹو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے دین اسلام کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پسند کیا ہے تمہارا جب آخری وقت آئے تمہاری موت فوت کا وقت آجائے تو تم بحالت مسلمان ہو۔ آپ اندازہ کریں کہ جناب ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو اگر فکر ہے تو موت کا فکر ہے حضرت یعقوب علیہ السلام کو اگر فکر ہے تو موت کا فکر ہے۔ اسی آیت کے آگے اور اسی سپارہ میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں۔''

﴿ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴾ (پارہ ۱ رکوع ۱۶)

''ترجمہ: اے لوگو کیا تم حاضر تھے جب حضرت یعقوب کی وفات کا وقت آیا تو انہوں بیٹوں کو بلا کر پوچھا کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے تو بیک آواز بیٹیوں نے یہی عرض کی کہ ہم آپ کے معبود کی عبادت کریں گے اور آپ کے باپ دادوں کے معبود کی عبادت کریں گے یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت اسحٰق علیہ السلام کے معبود کی عبادت کریں گے اور ہم ہر حال میں اس اللہ تعالیٰ کے تابعدار ہیں اسی طرح حضرت یعقوب علیہ کے بارہ میں سورہ ابراہیم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔''

﴿ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيَّ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ○ ﴾

''اے میرے رب مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد کو بھی اے ہمارے رب دعا قبول فرمایا اللہ ہمیں بھی بخش اور ہمارے والدین کو بھی بخش قیامت کے دن تمام ایمانداروں کو بھی بخش دینا لہٰذا انبیاء علیہ السلام کو اپنی اولاد اور اپنی موت فوت کا فکر ہے کہ آخرت بہتر اور کامیاب بن جائے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہماری مطبوعات

ہماری دعوت صرف اور صرف کتاب وسنت ہے آیئے!

ہماری اس تحریک کے دستِ بازو بن جایئے !!!

برائے رابطہ

حافظ سیف الرحمٰن بٹ (ایم۔اے)

چیئرمین تحریک اصلاحِ امت پاکستان

رحمان منزل گلی نمبر 9 امیر پارک جناح روڈ گوجرانوالہ 0334-4527002

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ اردو بازار لاہور 7321865

E-Mail: nomania2000@hotmail.com